

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمْرٌ لِّمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّخْتَارَ لِطَلَبِ الْمَعْرِفَةِ

مَا لَكُمْ مِنَ الشَّرِّ اَلَا خَدْوَةٌ وَمَا هُمْ بِمُعْتِقِيْكُمْ

# سُنَنِ اِبْنِ مَاجَهْ شَرِيف

مُتَرَجِمٌ اَرَدُو مَعَ مُخْتَصَرٍ شَرَح

جلد اول

مکتبۃ المدینہ  
۱۸۔ اُردو بازار لاہور پاکستان

تألیف  
حافظ ابوعبدالله محمد بن یزید بن ماجة القزوينی

ترجمہ  
مولانا محمد اسلم امین

سُننِ اَبیْنِ مَاجِہِ  
حَشرِ شَرِیفِ



# سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تألیف

حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی رحمہ اللہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان  
7231788-7211788



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: \_\_\_\_\_ سنن ابن ماسیح حریف

تالیف: \_\_\_\_\_ حافظ ابوعبدالله محمد بن یزید  
ابن ماسیح القزوينی رحمہ اللہ

مترجم: \_\_\_\_\_ مولانا محرق اسماعیل

طابع: \_\_\_\_\_ خالد مقبول

مطبع: \_\_\_\_\_ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ، اقبال سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ تجریمیہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان 7211788

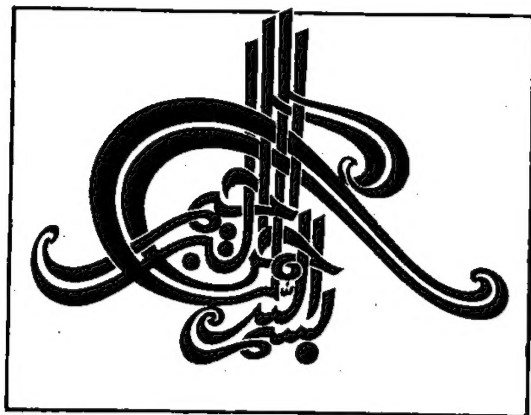
استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 'انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طبعیت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری اعتیاد کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

مکراہوں گے۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالیشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح و توضیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک کما حقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے مخلص اور ثقہ اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے بد طینت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہؒ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے، ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔ ہم شیخ حافظ ابو زرعہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر سمجھتے ہیں کہ: ”اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی“

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اردو تراجم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پبلشرز حضرات نے اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے) اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کی کوشدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کی کما ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (اربابِ مکتبہ العلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

”پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا۔“ ”پرانے نسخوں میں جو کتابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔“ ”جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔“ ”کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔“ ”پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔“

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابو عبد اللہ ودود اعوان (استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہو وہاں بڑی تفصیل سے احتیاف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقرار و روضۃ الاطفال ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصہ الا ابواب پر نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہو وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عز و جل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً گلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

خالد مقبول



# سنن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوينی

المعروف بہ

رح

## ابن ماجہ

۲۰۹ھ-----۲۷۳ھ

بمطابق

۸۲۳م-----۸۸۷م

### نام و نسب:

محمد نام ابو عبد اللہ کنیت الربیع القزوينی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد بن یزید الربعی مولا ہم بالولاء القزوينی الشہیر بابن ماجہ۔

”ماجہ“ کے بارے میں سخت اختلاف ہے، بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں، بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ ۰

ماجہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

### ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے

۲۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۲۳ عیسوی کے مطابق ہے۔

۱۔ علمائے کرام نے اس ”اختلاف“ کے بارے میں بہت کچھ لکھا تاہم یہی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ زہدی کی

تابع العروش کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔

اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ سے آپ کی معاصرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے:

امام یحییٰ بن معین المتوفی ۳۴۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہ کی عمر	۳۴ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	.....	۳۲ سال تھی
امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	....	۳۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۳۶۱ھ	....	۵۲ سال تھی

امام ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا

امام ابویسٰی الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی

امام احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد قضاء کی

### دو یر طالب علمی:

امام ابن ماجہؒ کے بچپن کا زمانہ علوم وفنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا اور دودمان عباسی کا گل سرسبد مامون عباسیؒ سریر آرائے خلافت بعد اذ تھا۔ عہد مامونی خلافت عباسیہ کے اوج شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم وفنون کی جیسی آبیاری مامونؒ نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز و عراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصبہ مختلف علوم وفنون کے لیے ”اتھارٹی“ کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر و ادب اور فقہ و حدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تعریف کی ہے۔

امام ابن ماجہؒ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپؒ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتدا کی ہوگی اور شروع میں قرآن پاک پڑھا ہوگا بعد کو سن تمیز پر پہنچ جانے اور سمجھنا ہو جانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپؒ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامونؒ اور عہد معتصمؒ ہی کو قرار دیتے ہیں۔

قزوینؒ جس کی نسبت سے قزوینی کہلائے، ابن ماجہ کا مولد و مسکن تھا۔ جب امام موصوفؒ نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درس گاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس و افتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوفؒ نے علم حدیث کی تحصیل

آغاز وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

علی بن محمد ابوالحسن طنافسی، عمرو بن رافع ابو جبرجلی، اسماعیل بن قویہ ابو بیل قزوینی، ہارون بن موسیٰ بن حیان حبشی، محمد بن ابی خالد ابو بکر قزوینی۔

## طلب حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ”مقدس سفر“ ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے شاگردی نہ کیا اور اکیس بائیس سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہوئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ”رحلت علیہ“ کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ صفی الدین خزرہتی نے خلاصہ تہذیب تہذیب الکمال میں اسماعیل بن عبد اللہ بن زرارہ ابو الحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ مکہ اور کوفہ کا سفر اختیار کیے۔ اور کوفہ کے متعلق امام ابو حنیفہؒ نے ”معدن العلم والفہم“ کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے:

”مغازی کے لیے مدینہ، مناسک کے لیے مکہ اور نقد کے لیے کوفہ ہے۔“

امام ابن ماجہ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی علمی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی نہ کی وہ حسب ذیل ہیں:

حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہ، شیخ الاسلام شیخ، حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ، درة العراق حافظ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محدث کوفہ ابو کریم شیخ الکوفہ ہناؤ حافظ ولید بن شجاع، حافظ ہارون۔

## مولفات:

تحصیل علم اور رحلات کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں:

(۱) التفسیر (۲) التاريخ اور (۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور علماء کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)



## سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب مشہورہ میں ناپید ہیں اور ”الروائد“ کے نام سے مدون بھی ہیں۔  
سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ مثلاً امام ابن ماجہ نے اجارِ سنت کو مقدم رکھا ہے جو ان کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

## شرح و تعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شرح و تعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیچ بن عبد اللہ الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زہیری۔
- ☆ (تاج السیاحۃ علی سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ۔
- ☆ (الدیلمیہ فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری المتوفی ۸۰۸ھ۔
- ☆ (مصباح الزاجہ شرح سنن ابن ماجہ) علام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابوالحسن محمد بن عبد البہادی سندھی حنفی المتوفی ۱۱۳۸ھ۔
- ☆ (انجام الحاجہ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبد الغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی حنفی المتوفی ۱۲۹۵ھ۔
- ☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔
- ☆ (مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد علوی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنف کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابوالحسن الطحطان نے نقل کیے ہیں۔

## وفات:

امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المستعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفین صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائی کے اسی کے دو خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی شروط الاثمتہ میں لکھتے ہیں کہ:

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام مہدوی کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قلم سے حسب ذیل ثبت تھی:

ابو عبد اللہ بن یزید ابن ماجہ نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو جعفر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے جرد و برادران ابو جعفر اور ابو عبد اللہ اور آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے آپ کو قبر میں اتارا اور دفن کیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆



## ﴿فہرست﴾

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۷۶	فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۷	<b>کتاب السنۃ</b>
۷۸	فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم	۲۸	سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا بیان
۷۹	فضائل ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۳۰	قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت
۸۰	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۱	حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا مقابلہ کرنے والے پر سختی
۸۱	حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے فضائل	۳۶	حدیث میں احتیاط اور محافطت کے بیان میں
۸۲	حضرت علی کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے فضائل	۳۸	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عدا جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان
۸۳	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۰	اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے
۸۴	حضرت سلمان ابی ذر المہقداد رضی اللہ عنہما کے فضائل	۴۱	خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کی پیروی بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۸۵	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۲	(دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان
۸۶	حضرت ثناب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۸	ایمان کا بیان
۸۷	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۵۶	تقدیر کے بیان میں
۸۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۶۳	اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بارے میں
۸۹	جبر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۶۵	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۹۰	اہل بدر کے فضائل	۶۸	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۱	انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل	۷۰	سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۲	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۷۲	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۳	خوارج کا بیان	۷۴	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۴	جمہیہ کے انکار کے بارے میں	۷۶	فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
۱۰۲	جس نے اچھا یا بُرا روایہ ڈالا		
۱۰۵	قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت		
۱۰۸	علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا		
۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل		

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۱۴۱	راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت	۱۱۲	تبیخ علم کے فضائل
۱۴۲	پاخاند کے لیے دُور جانا	۱۱۳	لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب
۱۴۳	پیشاب پاخانہ کے لیے موزوں جگہ تلاش کرنا	۱۱۶	ہمراہوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں
	نقصاء حاجت کے لیے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے	۱۱۷	طلب علم کے بارے میں وصیت
۱۴۵	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۲۱	علم چھپانے کی برائی میں
۱۴۶	پیشاب کے معاملے میں شدت	۱۲۴	<b>کتاب الطہارۃ و سننہا</b>
	جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو پانی سے استنجاء کرنا		وضو اور غسل جنابت کے لیے پانی کی مقدار کے بیان میں
۱۴۸	استنجاء کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا	۱۲۵	اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے
۱۴۹	برتن دھالنا		نماز کی کتنی طہارت ہے
۱۵۰	کستانہ ڈال دے تو برتن دھونا	۱۲۶	وضو کا اہتمام
۱۵۱	نبی کے چھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۷	وضو جزو ایمان ہے
۱۵۲	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں		طہارت کا ثواب
۱۵۳	اس کی ممانعت	۱۳۰	مسواک کے بارے میں
۱۵۴	مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل	۱۳۱	فطرت کے بیان میں
۱۵۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا		بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا
	نبید سے وضو کرنا	۱۳۴	بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگلی لے جانے کا حکم
۱۵۶	سمندری پانی سے وضو کرنا	۱۳۵	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا
۱۵۸	وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اس کا پانی ڈالنا		بیٹھ کر پیشاب کرنا
	جب آدمی نبید سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں	۱۳۶	دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجاء کرنا مکروہ ہے
۱۵۹	وضو میں بسم اللہ کہنا		پتھروں سے استنجاء کرنا اور (استنجاء میں) گو براور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت
۱۶۱	وضو میں دائیں کا خیال رکھنا	۱۳۷	پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے
	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۱۳۸	اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحراء میں رخصت نہیں
	خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا	۱۳۹	پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا
۱۶۲	وضو میں اعضاء تین بار دھونا		

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۱۸۶	وضو کے باوجود وضو کرنا	۱۶۴	وضو میں اعضا، ایک بار دو بار اور تین بار دھونا
۱۸۷	بغیر حدث کے وضو واجب نہیں	۱۶۵	وضو میں میانہ روزی اختیار کرنا اور حد سے بڑھنے کی
۱۸۸	پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی	۱۶۶	کراہت
۱۸۹	حوضوں کا بیان	۱۶۷	خوب اچھی طرح وضو کرنا
	آس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں	۱۶۸	دارحی میں خالی کرنا
	کھاتا	۱۶۹	سر کا مسح
۱۹۲	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے؟		کانوں کا مسح کرنا
۱۹۳	پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے	۱۷۰	کان سر میں داخل ہیں
	جنبی کے ساتھ مصافحہ		انگلیوں میں خلال کرنا
۱۹۴	کپڑے کو مٹی لگ جائے	۱۷۱	ایڑیاں دھونا
۱۹۵	مٹی کھرچ ڈالنا	۱۷۳	پاؤں دھونا
۱۹۶	اُن کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی بو		وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا
۱۹۷	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۴	وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی پر) پانی چھڑکنا
۱۹۸	موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا	۱۷۵	وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال
۱۹۹	مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لیے	۱۷۶	وضو کے بعد کی دعا
۲۰۰	مسح کے لیے مدت مقرر نہ ہونا	۱۷۷	پیشل کے برتن میں وضو کرنا
۲۰۱	جرابوں اور جوتوں پر مسح		نبید سے وضو کا نوٹنا
۲۰۲	عمامہ پر مسح	۱۷۸	شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا
۲۰۳	<b>ابواب التیمم</b>	۱۷۹	ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں
	تیمم کا بیان	۱۸۰	جو آگ میں پکا ہوا اُس سے وضو واجب ہونے کا بیان
۲۰۴	تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا		آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز
۲۰۵	تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۲	آؤنٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
۲۰۶	رضی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو	۱۸۳	دودھ پی کر کلی کرنا
	غسل جنابت		بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا
۲۰۷	غسل جنابت کا بیان	۱۸۴	مذی نکلنے کی وجہ سے وضو
۲۰۸	غسل کے بعد وضو	۱۸۵	سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا
	جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے		ہر نماز کے لیے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے
	اُس کے غسل کرنے سے قبل		پڑھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۸	نفس والی عورت کتنے دن بیٹھے؟ جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا	۲۰۹	جتنی اسی حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر اس بیان میں کہ جتنی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوئے
۲۲۹	حائضہ کے ساتھ کھانا لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دو پندے کے بغیر نماز نہ پڑھے	۲۱۱	سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے
۲۳۰	حائضہ مہندی لگا سکتی ہے پٹی پر مسح لعاب کپڑے کو لگ جائے تو؟ برتن میں کلی کرنا	۲۱۳	ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا ہر بال کے نیچے جنابت ہے
۲۳۱	جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے؟	۲۱۴	عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے عورتوں کا غسل جنابت
۲۳۲	جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی پانی نہ پہنچایا	۲۱۵	جتنی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے یہ کافی ہے
۲۳۳	<b>کتاب الصلوة</b>	۲۱۶	جب دو مختل جاکیں تو غسل واجب ہے خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے
۲۳۴	نماز فجر کا وقت	۲۱۷	نہاتے وقت پردہ کرنا پیشاب یا خاندروک کر نماز پڑھنا منع ہے
۲۳۵	نماز ظہر کا وقت	۲۱۸	مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض
۲۳۸	خت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا (یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)	۲۲۰	کے دن معلوم نہ ہوں کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا
۲۳۹	نماز عصر کا وقت	۲۲۱	اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے
۲۴۰	نماز عصر کی تکبہ داشت	۲۲۲	حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لیے کہاں تک گنجائش
۲۴۱	نماز مغرب کا وقت	۲۲۳	ہے؟ حائضہ سے صحبت منع ہے
۲۴۲	نماز عشاء کا وقت	۲۲۴	حائضہ کیسے غسل کرے؟ حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے پیچے ہوئے کا حکم
۲۴۳	نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟	۲۲۵	حائضہ مسجد میں نہ جائے حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور خاکی رنگ دیکھے تو
۲۴۴	عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت	۲۲۶	
۲۴۵	عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۲۲۷	
۲۴۶	نماز عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت	۲۲۸	
۲۴۷	<b>کتاب الاذان والاسنة فیہا</b>		
۲۵۰	اذان کی ابتداء		
۲۵۱	اذان میں ترجیح		
۲۵۳	اذان کا مسنون طریقہ		

صفحہ	محتوی	صفحہ	محتوی
۲۸۲	نماز میں تعویذ	۲۵۵	مؤذن کی اذان کا جواب
۲۸۳	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۵۶	اذان کی فضیلت اور اذان دینے والوں کا ثواب
۲۸۴	قراءت شروع کرنا	۲۵۷	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا
۲۸۶	نماز فجر میں قراءت		جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز
۲۸۷	جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت	۲۵۹	پڑھنے سے قبل (مسجد سے باہر نہ نکلے
	ظہر اور عصر میں قراءت	۲۶۰	<b>کتاب المساجد والجماعات</b>
	کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے		اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنانے والے کی فضیلت
۲۸۸	پڑھنا	۲۶۱	مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا
۲۸۹	مغرب کی نماز میں قراءت	۲۶۲	مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟
	عشاء کی نماز میں قراءت		جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۲۹۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا	۲۶۳	جو کام مسجد میں مکروہ ہیں
۲۹۳	امام کے دو سکتوں کے بارے میں	۲۶۴	مسجد میں سونا
۲۹۴	جب امام قراءت کرے تو خاموش ہو جاؤ	۲۶۵	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟
۲۹۷	آواز سے آمین کہنا		گھر میں ویں مساجد
	رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت	۲۶۷	مساجد کو پاک صاف رکھنا
۲۹۹	ہاتھ اٹھانا		مسجد میں تھوکرنا مکروہ ہے
۳۰۳	نماز میں رکوع	۲۶۹	مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنا
۳۰۴	گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا	۲۷۰	آؤٹوں اور بکریوں کے پاؤں سے نماز پڑھنا
۳۰۵	رکوع سے سر اٹھانے کو کیا پڑھے؟	۲۷۱	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۳۰۶	سجدے کا بیان	۲۷۲	نماز کے لیے چلنا
۳۰۸	رکوع اور سجدہ میں تسبیح		مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اُس کو اتنا زیادہ ثواب
	سجدہ میں اعتدال	۲۷۴	ملے گا
۳۱۰	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۲۷۵	باجماعت نماز کی فضیلت
۳۱۱	تشہد میں پڑھنے کی دعا	۲۷۷	(بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید
۳۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	۲۷۸	عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا
۳۱۵	تشہد اور درود کے بعد دعا	۲۷۹	مسجد میں بیٹھ رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا
۳۱۶	تشہد میں اشارہ	۲۸۱	<b>ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا</b>
۳۱۷	سلام کا بیان		نماز شروع کرنے کا بیان



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۳۸	عورتوں کی صفیں	۳۱۷	ایک سلام پھیرنا
۳۳۹	ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا	۳۱۸	امام کے سلام کا جواب دینا
۳۴۰	صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا		امام صرف اپنے لیے نعت اذکار کرے
۳۴۰	صف کی دائیں جانب کی فضیلت	۳۱۹	سلام کے بعد کی دعا
۳۴۱	قبلہ کا بیان	۳۲۰	نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۳۴۳	جو مسجد میں داخل ہو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے	۳۲۱	جب نماز تیار ہو (کھڑی ہونے کو) اور کھانا سامنے آ جائے
	جو بسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے	۳۲۲	بارش کی رات میں جماعت
۳۴۴	نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟	۳۲۳	سترے کا بیان
۳۴۵	لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم	۳۲۴	نمازی کے سامنے سے گزرتا
۳۴۶	نمازی بغیر کس طرف تھوڑے؟		جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز نوٹ باقی
۳۴۷	نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا	۳۲۵	ہے
	چٹائی پر نماز پڑھنا		نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک
۳۴۸	سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ کا حکم	۳۲۶	ہو سکے روکے
۳۴۹	نماز میں مرد متعجب کہیں اور عورتیں تالی بجا لیں		جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز
	جو توں سمیت نماز پڑھنا	۳۲۷	حائل ہو
۳۵۰	نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سیننا	۳۲۸	امام سے قبل رکوع 'سجدہ میں جانا منع ہے
۳۵۱	نماز میں خشوع	۳۲۹	نماز کے مکروہات
۳۵۲	ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا		جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے
۳۵۳	قرآن کریم کے بعد سے	۳۳۰	ہوں
۳۵۴	جو وقرآن نیکی تعداد	۳۳۱	وہ آدمی جماعت ہیں
۳۵۶	نماز کو پورا کرنا		امام کے قریب (پہلی صف میں) کن لوگوں کا ہونا
۳۵۹	سفر میں نماز کا قصر کرنا		مستحب ہے؟
۳۶۲	سفر میں نفل پڑھنا	۳۳۲	امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟
	جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر	۳۳۳	امام پر کیا واجب ہے؟
۳۶۴	کرے؟	۳۳۴	جو لوگوں کا امام بنے تو وہ پہلی نماز پڑھائے
۳۶۵	نماز چھوڑنے والے کی سزا		جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر
۳۶۶	فرض جمعہ کے بارے میں	۳۳۶	سکتا ہے
۳۶۹	جمعہ کی فضیلت	۳۳۷	صف اول کی فضیلت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۹۲	جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں	۳۷۱	جمعہ کے روز غسل
۳۹۳	جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں	۳۷۲	جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت
۳۹۳	ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا	۳۷۳	جمعہ کے لیے سویرے جانا
۳۹۳	دن میں جو نوافل مستحب ہیں	۳۷۴	جمعہ کے دن زینت کرنا
۳۹۴	مغرب سے قبل دو رکعت	۳۷۵	جمعہ کا وقت
۳۹۵	مغرب کے بعد کی دو سنتیں	۳۷۶	جمعہ کے دن خطبہ
۳۹۶	مغرب کے بعد چھ رکعات	۳۷۷	خطبہ توجہ سے سنا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا
۳۹۸	وتر میں کوئی سورتیں پڑھیں جائیں؟	۳۷۸	جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟
۳۹۹	ایک رکعت وتر کا بیان	۳۷۹	جمعہ کے روز لوگوں کو بھلا لگنے کی ممانعت
۴۰۰	وتر میں دعائے قنوت نازل	۳۸۰	امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا
۴۰۲	جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے	۳۸۱	جمعہ المبارک کی نماز میں قراءت
۴۰۳	دعا میں ہاتھ اٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا	۳۸۲	جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے
۴۰۳	رکوع سے قبل اور بعد قنوت	۳۸۳	جمعہ کے لیے کتنی دور سے آنا چاہیے؟
۴۰۴	انحرار میں وتر پڑھنا	۳۸۴	جو بلا غدر جمعہ چھوڑ دے
۴۰۴	جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں	۳۸۵	جمعہ سے پہلے کی سنتیں
۴۰۵	تین پانچ سات اور نو رکعات وتر پڑھنا	۳۸۶	جمعہ کے بعد کی سنتیں
۴۰۶	سفر میں وتر پڑھنا	۳۸۷	جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام
۴۰۷	وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا	۳۸۸	خطبہ دے رہا ہو تو گوشت مار کر بیٹھنا منع ہے
۴۰۸	وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لیے لیٹ جانا	۳۸۹	جمعہ کے روز اذان
۴۰۸	سواری پر وتر پڑھنا	۳۹۰	جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا
۴۰۹	شروع رات میں وتر پڑھنا	۳۹۱	سنتوں کی بارہ رکعات
۴۱۰	نماز میں بھول جانا	۳۹۲	فجر سے پہلے دو رکعت
۴۱۰	بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا	۳۹۳	فجر کی سنتوں میں کوئی سورتیں پڑھے؟
۴۱۰	دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ نہ کرے)	۳۹۴	جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی
۴۱۰	نماز میں شک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا	۳۹۵	قضا کرے
		۳۹۶	ظہر سے قبل چار سنتیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴۱	عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا	۴۱۱	نماز میں شگ ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا
۴۴۲	نماز عید کے لیے پیدل جانا	۴۱۲	بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا
	عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا	۴۱۳	سلام سے قبل جہد سہو کرنا
۴۴۳	عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا	۴۱۴	جہد سہو سلام کے بعد کرنا
۴۴۴	عید کے روز پر بھی نکالنا	۴۱۵	نماز میں حدت ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟
	عورتوں کا عیدین میں نکلنا		نفل نماز (یا عذر) پیٹھ کر پڑھنا
۴۴۶	ایک دن میں دو عیدوں کا جہد ہونا		پیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے
۴۴۷	بارش میں نماز عید	۴۱۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کی نمازوں کا بیان
	عید کے روز ہتھیار سے لپس ہونا	۴۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھنا
۴۴۸	عیدین کی نماز کا وقت	۴۲۱	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
	تہجد دو دور کعتیں پڑھنا		نماز فجر میں قنوت
۴۴۹	دن اور رات میں نماز دو دور رکعت پڑھنا	۴۲۲	نماز میں سانپ، بچھو کو مار ڈالنا
۴۵۱	رات کا قیام	۴۲۳	فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے
۴۵۳	رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لیے) جگانا	۴۲۵	نماز کے مکروہ اوقات
	خوش آوازی سے قرآن پڑھنا	۴۲۷	مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت
۴۵۵	اگر نیند کی وجہ سے رات کا درد رہ جائے	۴۲۸	نماز خوف
۴۵۶	کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟	۴۳۰	سورج اور چاند گرہن کی نماز
۴۵۸	رات کی نماز میں قراءت	۴۳۳	نماز استسقاء
۴۵۹	جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟	۴۳۴	استسقاء میں دعا
۴۶۰	رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟	۴۳۶	عیدین کی نماز
۴۶۲	رات کی افضل گھڑی	۴۳۷	عیدین کی تکبیرات
۴۶۳	قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے	۴۳۹	عیدین کی نماز میں قراءت
	جب نماز کو اونگھ آنے لگے	۴۴۰	عیدین کا خطبہ
۴۶۵	مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۴۱	نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا
	گھر میں نفل پڑھنا		
۴۶۶	چاشت کی نماز		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۹۵	میت کی آنکھیں بند کرنا	۳۶۷	نماز استخارہ
۳۹۶	میت کا پوشہ لینا	۳۶۸	صلوۃ الحاجۃ
	میت کو نہلانا	۳۶۹	جنگ مسئلہ تو سئل اور اس کی تین صورتیں
۳۹۸	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند غسل دینا	۳۷۰	(۱) وسیلہ کی پہلی صورت
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے غسل دیا گیا؟		(۲) وسیلہ کی دوسری صورت
۳۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن		(۳) وسیلہ کی تیسری صورت
۵۰۰	مستحب کفن		صلوۃ التبیح
	جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اُس وقت میت کو	۳۷۲	شعبان کی چند روئیں شب کی فضیلت
۵۰۱	دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)	۳۷۳	شکرانے میں نماز اور سجدہ
	موت کی خبر دینے کی ممانعت		نماز گناہوں کا کفارہ ہے
	جنازوں میں شریک ہونا	۳۷۶	پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی نگہداشت کا بیان
۵۰۲	جنازہ کے سامنے چلنا	۳۷۹	مسجد حرام اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت
۵۰۳	جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت	۳۸۱	مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت
	جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے		مسجد قبا میں نماز کی فضیلت
	اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے	۳۸۲	جامع مسجد میں نماز کی فضیلت
۵۰۴	جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے	۳۸۴	نماز میں لمبا قیام کرنا
۵۰۵	میت کی تعریف کرنا	۳۸۵	سجدے بہت سے کرنے کا بیان
۵۰۶	نماز جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہو	۳۸۶	سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا
۵۰۷	نماز جنازہ میں قراءت	۳۸۷	نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے
	نماز جنازہ میں دُعا	۳۸۸	مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ رکھنا
۵۰۹	جنازے کی چار تکبیریں		نماز کے لیے جوتا اتار کر رکھاں رکھے؟
۵۱۰	جنازے میں پانچ تکبیریں	۳۹۰	<b>کتاب الجنائز</b>
	بچے کی نماز جنازہ		بیمار کی عیادت
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات	۳۹۲	بیمار کی عیادت کا ثواب
	اور نماز جنازہ کا ذکر	۳۹۳	میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا
۵۱۲	شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا		موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟
۵۱۳	مسجد میں نماز جنازہ		مومن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و ثواب حاصل
	جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور	۳۹۵	ہوتا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲۲	جس کی کھلم ساقط ہو جائے؟	۵۱۵	وفن نہیں کرنا چاہیے
۵۲۳	میت کے گھر کھانا بھیجنا	۵۱۶	اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا
۵۲۴	میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور کھانا تیار کرنا	۵۱۷	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۲۵	جو سفر میں مر جائے	۵۲۰	نجاتی کی نماز جنازہ
	بیماری میں وفات		نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور وفن تک شریک رہنے کا ثواب
۵۲۶	میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت	۵۲۲	جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا بیان	۵۲۳	قبرستان میں جانے کی دعا
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ	۵۲۴	قبرستان میں بیٹھنا
۵۵۰			میت کو قبر میں داخل کرنا
۵۵۱	<b>کتاب الصیام</b>	۵۲۵	لحد کا اولیٰ ہونا
	روزوں کی فضیلت	۵۲۶	شق (مسند و قی قبر)
۵۵۷	ماہ رمضان کی فضیلت	۵۲۷	قبر گہری کھودنا
۵۵۸	شک کے دن روزہ		قبر پر نشانی رکھنا
	شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا	۵۲۸	قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے
۵۵۹	رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے سوائے اُس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے	۵۲۹	قبر پر منی و ان
۵۶۰	چاند دیکھنے کی گواہی		قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے
	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (حید) کرنا	۵۳۱	زیارت قبور
۵۶۱	مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے	۵۳۲	مشرکوں کی قبروں کی زیارت
۵۶۲	عید کے دنوں میں عید کا بیان		عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے
	سفر میں روزہ رکھنا	۵۳۳	عورتوں کا جنازہ میں جانا
۵۶۳	سفر میں روزہ موقوف کر دینا		نوحہ کی ممانعت
	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ موقوف کر دینا	۵۳۴	چہرہ پینے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت
۵۶۴		۵۳۵	میت پر رونے کا بیان
		۵۳۸	میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے
۵۶۵	رمضان کی قضاء	۵۳۹	مصیبت پر صبر کرنا
			جس کا بچہ مر جائے اُس کا ثواب

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۸۵	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۵۶۶	رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ
۵۸۶	اشہر حرام کے روزے	۵۶۷	بھولے سے افطار کرنا
۶۱۷	روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے		روزہ دار کو قے آ جانے
۸۵۸	روزہ دار کے سامنے کھانا	۵۶۸	روزہ دار کے لیے مسواک کرنا اور سرمہ لگانا
۵۸۹	روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟	۵۶۹	روزہ دار کو کچھ لگانا
	روزہ دار کی دعا و زمیں بونی	۵۷۰	روزہ دار کے لیے پوسہ لینے کا حکم
۵۹۰	عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا		روزہ دار کے لیے بیوی کے ساتھ لیٹنا
	جو شخص مہر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے	۵۷۱	روزہ دار کا غیبت اور بے ہودہ گوئی میں مبتلا ہونا
۵۹۱	ہوں جن کو تاجی کی وجہ سے نہ رکھا	۵۷۲	سحری کا بیان
	جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے		سحری دیتے نہ کرنا
		۵۷۳	جلد افطار کرنا
۵۹۲	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو		کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟
	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ رکھنا	۵۷۴	رات سے روزہ کی نیت کرنا اور نفل روزہ میں اختیار
۵۹۳	مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے		روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اُٹھے
	کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے	۵۷۵	
	لیلیۃ القدر	۵۷۶	ہمیشہ روزہ رکھنا
	ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت	۵۷۷	ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
۵۹۴	اعتکاف	۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے
	اعتکاف شروع کرنا اور قضا کرنا		حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
۵۹۵	ایک دن یا رات کا اعتکاف	۵۷۹	ماہ شوال میں چھ روزے
	مختلف مسجد میں جگہ متعین کرے	۵۸۰	اللہ کے راستے میں ایک روزہ
۵۹۶	مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا		ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت
۵۹۷	دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت	۵۸۱	یوم الفطر اور یوم النحر کو روزہ رکھنے کی ممانعت
	مختلف سردھو سکتا ہے اور کتنی ہی کر سکتا ہے	۵۸۲	جمعہ کو روزہ رکھنا
۵۹۸	مختلف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر سکتے ہیں	۵۸۳	ہفتہ کے دن روزہ
		۵۸۴	ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے
		۵۸۵	حرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ
			عشورہ کا روزہ

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۶۱۱	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام	۵۹۹	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے
۶۱۲	گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان		اعتکاف کا ثواب
۶۱۳	اموال زکوٰۃ	۶۰۰	عیدین کی راتوں میں قیام
	کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ	۶۰۱	<b>کتاب الزکاة</b>
۶۱۵	کھجور اور انگور کا تخمینہ		زکوٰۃ کی فرضیت
	زکوٰۃ میں برا (زوی و ناکارہ) مال نکالنے کی	۶۰۲	زکوٰۃ نہ دینے کی سزا
۶۱۶	ممانعت	۶۰۳	زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں
۶۱۷	شہد کی زکوٰۃ	۶۰۵	سوئے چاندی کی زکوٰۃ
۶۱۸	صدقہ فطر		جس کا مال حاصل ہو
۶۲۰	عشر و خراج	۶۰۶	جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
	وقت ساٹھ صاع ہیں		قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی
۶۲۱	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۶۰۷	جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ وعادے
	سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے		اونٹوں کی زکوٰۃ
۶۲۲	محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا	۶۰۹	زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ عمر کا جانور لینا
۶۲۳	جن لوگوں کے لیے صدقہ حلال ہے	۶۱۰	گائے، بیل کی زکوٰۃ
	صدقہ کی فضیلت		بکریوں کی زکوٰۃ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُحِبِّهِ

# کُتُبُ السُّنَّةِ

باب: سنت رسول اللہ ﷺ کی  
بیرونی کا بیان

۱: بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ  
فَنِي هَلْهُ عَلَيْهِ وَنَمِ

۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: ثنا شَرِيكَ عَنْ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس کو  
اللَّهُ ﷺ مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَايْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ بجا لاؤ اور جس سے روک دوں اُس سے رُک جاؤ۔

نہ: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔  
محلہ ص (الباب) ☆ یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں۔ قول اول: سنت سے مراد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر ہے۔ چارادہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی۔ قول ثانی: سنت سے  
مراد الطريقة المسلوکۃ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدین، مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین  
کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح و  
کامیابی کا دار و مدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان و مال و اولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین  
کے مقابلہ میں سطوت و غلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات، رسوم و رواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جو کام حضورؐ نے نہیں  
فرمائے اور جو کام آپؐ نے نہیں کیے، انہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آنے لگا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر  
تجہدار کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن و سنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن و سنت اور اولی  
الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کتاب و  
سنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے  
نفاذ پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں، عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی۔ بعض



لوگ تقلید کو تاج سنت کے منافی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فَسَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ ناواقف آدمی کو واقف کار کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن ”العبرة بعموم اللفظ“ کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ بنتا ہے کہ غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورۃ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورۃ توبہ کی آیت: ﴿فَلْيَلْزِمُوا بَيْنَهُم مَّكْلَ فِرْقَةٍ﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاں اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہ راست قرآن و سنت سے استنباط احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ ان سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہد صحابہؓ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقیہ صحابی اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہد صحابہؓ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا ما مضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ بجز اس کے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زیدؓ کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دوبارہ رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمایا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایات میں تصریح ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ یمن کے صرف گورنری نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دور مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتظامی مصلحت سے تقلید مطلق کے بجائے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحاب مذہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعیؒ یا امام احمدؒ (رحمہم اللہ) کسی نے بھی تدوین مذہب اور استخراج مسائل خلاف شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ "غایۃ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" میں فرماتے ہیں۔ عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے: جب فقہاء نے فقہ کو مدون کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کلام کیا تھا یا وہ ان کے زمانہ میں پیش آتے ہیں ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوعہ متصل یا موقوفہ صحیح یا ضعیف یا حسن یا شیعین اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل پالنے والا سامان کر دیا۔ ابھی۔ اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ ملتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر نصوص و آیات سے مستحیط نہیں ہوتے۔ بس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ الہالذ میں فرماتے ہیں ان مذاہب مدقونہ محرزہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں بالخصوص اس زمانہ میں کہ ہستیں بہت ہی پست ہو گئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور ابن حزمؒ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ "تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے" یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحب عقد الجید میں فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذاہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ولما اندرست المذاهب الحققة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ ختم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے لکھنا سواد اعظم سے نکلنے کے مراد ان ٹھہرا۔ بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب و سنت کی اتباع کے منافی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲: حَدَّثَنَا أَبُو غُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ: لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنَا جَرِيؤُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرْوَنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكُ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُوءِ الْبَلْغَمِ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَبَاذُوا أَمْرَكُمْ بِشَيْءٍ فُخِّلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَأْتَيْتُمُوهُ.

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلافات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو اور جب کسی چیز سے روکو تو رک جاؤ۔

۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ زَيْجِعُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اطَاعَ عَصِي فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ غَصَبَ عَصِي فَقَدْ غَصَبَ اللَّهَ.

۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پر داری کی میری اس نے قرآن پر داری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴: الْيَوْجَفَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ مِنْ مَرْوَى هُوَ كَيْ هُوَ كَيْ عِدَّ اللَّهُ بَنَ عَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَب رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ كَوْنِي

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: لَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوْقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَغْدُوهُ وَلَمْ يَقْضِرْ لَوْثَهُ.

بات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھاتے اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنُ سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاِفْلَسُ عَنْ ابْنِ أَبِي الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبُجَرِيّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ ابْنِ الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ فَقَالَ: أَلْفَقْرَ تَخَافُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنُصْبَنَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يَبْزِغَ قَلْبُ أَحَدِكُمْ إِذَا غَاةُ الْأَيَّامِ وَ إِنَّمَا لَفَقْرَ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَ نَهَارُهَا سَوَاءٌ قَالَ أَبُو الدُّرْدَاءِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْنَا وَاللَّهُ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا وَ نَهَارُهَا سَوَاءٌ.

۵: حضرت ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ درآئے حالیکہ ہم ذکر کر رہے تھے تنگ دہی کا اور اس سے خوف کر رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈر رہے ہو تم میں سے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً برسا دی جائے گی تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کبھی (ٹیز حاپن) پیدا ہو جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم تم کو ہوا رمیدہ ان کی سی حالت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کے دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابو الدرداءؓ نے کہ کچھ فرمایا تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم ایسی ہوا رحلت پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

۶: قرطی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ: ثنا أَبُو عَاقِبَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ غُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَ حَكِيمِ بْنِ مُرَّةِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَرَامَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا.

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے دُئی رہے گی اللہ کے حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کی مخالفت کرے گا۔

۸: ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابو سعید الخولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے

۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ...

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللَّهُ يُغَيِّرُ فِي هَذَا الدِّينِ عَوْمًا يَسْتَعْمِلُهُمُ فِي طَاعَتِهِ.

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غالب رہے گی لوگوں پر پرواہ نہیں کریں گے اس کی جوانی کو رسوا کرے یا ان کی مدد کرے۔

۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالاَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالاَ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَالرَّحِجِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مُنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ (عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ) قَالاَ أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا وَخَطَّ خَطِّينَ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطِّينَ عَنْ بَاسِهِ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخُطْبِ الْأَوْسَطِ فَقَالَ "هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ" ثُمَّ تَلَاهِ الْآيَةَ: ﴿وَ أَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ [الانعام: ۱۵۳]

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے۔ نہیں ضرر پہنچائے گا ان کو جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۱۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آنجناب ﷺ نے ایک کثیر کھینچی دو کھیریں اس کھیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو کھیریں اس کھیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی کھیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا جس اتباع کرو اس کی اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں اس کے راستے سے۔

۲: بَابُ تَعْظِيمِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالتَّغْلِيطِ عَلَى مَنْ عَارَضَهُ

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقَدَّمِ

۱۲: مقدم بن معد کرب الکندیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: قریب ہے کہ ایک شخص لگائے ہوئے ہو اپنے پلنگ

نہ منعہ کرب الکندیؒ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یُوشَکُ الرَّجُلُ مُتَّکِنًا عَلٰی اَرْنِکَہِ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثٍ مِنْ حَدِیْثِیْ فِیْقُوْلُ : یَبْنِیْنَا وَیَبْنِیْکُمْ کِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَمَا وَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حِلَالٍ اسْتَحَلَّلْنَاہُ وَ مَا وَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ حَرَمْنَاہُ اَوْ اِنْ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ مَّا حَرَّمَ اللّٰہُ .

پر بیان کی جائے اس سے میری باتوں میں سے کوئی بات تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حلال حلال جائیں اسی کو اور جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حرام حرام جائیں گے اسی کو خردار کہ جو کچھ حرام کیا اللہ کے رسولؐ نے اسی طرح ہے جیسے حرام کیا اللہ نے۔

تشریح ☆ ایک یہی مراد میں بعض محدثین نے فرمایا کہ وہ سر رہے کہ جو مسہری کے اندر ہوا در بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد انکی یا فراش یا مسند جس پر آدمی ٹیک لگائے یا جلوہ گاہ و عرس کا۔ اس زمانہ میں صوف یا بید بھی اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کی برائی معلوم ہوتی ہے جو فقط قرآن حکیم پر اعتماد کر کے حدیث رسول اللہ (ﷺ) سے اعراض کرے۔

۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ، ثَنَا شَفِیَّانُ بْنُ عُیَیْشَہٗ فِی بَیْتِہٖ اَلْاَسَاسِیَّۃُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ الصُّرَّطُمِ مَرْفُوعِ الْحَدِیْثِ قَالَ : اَوْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِیہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اَلْفَبْنَ اَحَدُکُمْ مُتَّکِنًا عَلٰی اَرْنِکَہِ یَاتِیْہِ اَلْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہِیْتُ عَنْہُ فِیْقُوْلُ : لَا اَذْرٰی مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اَتَبْغَاہُ .

۱۳: البورافع سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ ٹیک لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر بیٹھا ہو اسکو کوئی ایسا معاملہ پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو تو وہ یوں کہے: میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسکو اللہ کی کتاب میں نہیں پایا کہ اسکا اتباع کر لیں۔ ہمیں جو کتاب اللہ میں ملے گا اسکا اتباع کریں گے۔

۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے دین میں ایسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہیں تو اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث سے بدعت کی قباحت اور برائی معلوم ہوئی۔ بدعت اور احداث وہ نیا کام جو تین زمانہ مشہور لہذا بالخیر یعنی زمانہ نبوی اور زمانہ خلفاء راشدین اور زمانہ تابعیین میں خود بھی موجود نہ تھا نہ اس کا مظہر۔ اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کر دیا۔ مثلاً یہ سمجھا کہ اس کے بجالانے سے آخرت میں ثواب ہوگا یا موجب حصول رضا الہی ہے یا اس سے اعتقاد موجب اجر اخروی ہے۔ غرض جو ایسے کام نکالے اس کو آپؐ نے مردود فرمایا اور فہورڈ کے وہ معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص مردود دوسرے یہ کہ وہ کام مردود ہے اور اس سے تمام بدعتوں کی جڑ کا قلع قمع ہو گیا۔

۱۵: راقم کہتا ہے کہ بخاری شریف میں بھی اس مفہوم کی حدیث آئی میں نے تعلیم ترمذی شریف کے دوران میں حضرت مفتی محمد سید ذبیر علی نے خیر المدارس میں سنا کہ ایک شخص (طالب) عبد اللہ چکڑالوی رنگ محل کی ایک مسجد میں مفلوج عکبر پر لیٹا یہ الفاظ ۱۰۱۰ اتھا ایک نے خیال کیا کہ اسے دیکھا جائے۔ چنانچہ دیکھا کہ کہہ رہا تھا احسن کتاب اس کو جو بزرگ دیکھنے گئے تھے انہوں نے کہا آپؐ کی حالت کا صحیح نقشہ بخاری شریف میں آیا ہے تو اس نے خام بدین نے نبواس کی کہ "کھوتا جیسا بخاری"۔ بھوئی حدیث لکھ کر کہتا تھا تو اس بزرگ نے کہا یہ نہ کہہا یہ قول کہ بخاری میں وضع کردہ احادیث ہے اس سے ایک ولی کے مراتب تو برتر کم نہ ہوئے البتہ اس سے حدیث میں جو نقشہ کھینچ گیا تھا وہ پت چلا گیا کہ ہمارے جیسوں کا ہی ہے۔ (عبدالرشید)

۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیرؓ سے حضورؐ کے پاس حرہ کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا لیا جس سے وہ حضرات کعبہ کے باغات کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیرؓ سے) یوں کہا تھا کہ پانی کو کھلا چھوڑ دوتا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔ جھگڑا رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا: زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد بقیہ پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری غصہ میں آ گئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپؐ کے چھو بھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے چہرہ انور کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا: زبیر! اپنے باغ وغیرہ کو سیراب کرو اور اس وقت تک پانی روکے رکھو جب تک وہ منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی:

۵ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک... ۵

۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندگیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے ضرور کو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شدید غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ان کا بھتیجا بیٹا تھا اس نے کنکری پھینکی۔ انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيِّ أَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ الْحِجْرَةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرَّحَ الْمَاءَ بِخُرُوفَانِي عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكِ فغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَنَلَوْنِ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجِدْرِ قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ أَنِّي لَا خُصْبَ هَذِهِ الْأَيَّةِ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: ۵ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجحدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت و یستلموا تسلیما ۱۶

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى التِّیْسَابُورِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَمَاءَ اللَّهِ أَنْ يَضْلِبْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنُ لَه: أَنَا لَسَمْعُهُنَّ فَقَالَ: فغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: أَحَدُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: إِنَّا لَسَمْعُهُنَّ؟

۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَعْدِيُّ وَ أَبُو عُمَرُ وَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مُغْفَلٍ ۖ اللَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَىٰ جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَعَذَّبَ فِيهَا ۖ  
 قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيَّيْ عَنْهَا وَقَالَ  
 إِنَّهَا لَا تَبْصِيذُ وَلَا تَنْكِي غَدَا ۖ وَانْهَىٰ تَكْثِيرَ الْبَسَنِ ۖ وَ  
 تَقْفَاءَ الْعَيْنِ قَالَ فَعَادَ ابْنُ أَخِيهِ يَخْذِفُ فَقَالَ : أَحَدَيْتُكَ أَنَّ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيَّي عَنْهَا ۖ ثُمَّ غَذِثَ  
 تَخَذِفَ لَا أَكَلِمَكَ ابْدًا .  
 نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے تو بھڑکار کیا  
 جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو خمی کیا جا سکتا ہے (الناظر نے  
 والے کی) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور اذیت توڑ سکتا ہے۔ نتیجتاً  
 نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں  
 کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ  
 کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

**تشریح :** (حدیث : ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیرؓ کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔  
 قاضیؒ فرماتے ہیں کہ داؤدؒ نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا  
 ہے۔ حورہ : کنکر ملی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضورؐ نے جو دو حکم فرمائے دونوں  
 انصاف پر مبنی تھے۔ پہلا حکم بھی منصفانہ تھا کہ حضرت زبیرؓ کی گھیت کو اپنی ضرورت کے موافق بیچ لیں اس کے بعد انصاری  
 کے گھیت پر پانی پھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپؐ نے فرمایا: تم اپنا حق پورا لے لو کہ مندریوں تک پانی بھر  
 جائے۔ (حدیث : ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث : ۱۷)  
 اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے  
 تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو بدعتوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو  
 اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اربعہ کو حق کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے اس  
 حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۖ ثَابِتُ بْنُ حِمْزَةَ حَدَّثَنِي  
 بُرَيْدُ بْنُ سَنَانٍ ۖ عَنْ السَّحْقِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ ۖ أَنَّ غُبَادَةَ بْنَ  
 الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ النَّقِيبُ ۖ  
 صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَامَةَ مُعَاوِيَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ ۖ أَرْضَ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ  
 يَتَبَايَعُونَ كَسَرَ الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ ۖ وَكَسَرَ الْفِضَّةِ  
 بِالذَّرَاهِمِ ۖ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۖ أَنْتُمْ تَأْكُلُونَ الرِّثَا سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ  
 إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ ۖ لَا زِيَادَةَ يَتِيمًا ۖ وَلَا نَظَرَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ لَا  
 أَرَى الرِّثَانِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَظَرَةٍ فَقَالَ غُبَادَةُ  
 ۱۸ : رسول اللہ کے ساتھی حضرت عمارہ بن صامتؓ انصاری  
 سرزمین روم میں معاویہؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔  
 انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں  
 اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید و فروخت کر  
 رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم سو رکھا رہے ہو۔  
 میں نے جناب رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے کو  
 سونے کے بدلہ میں صرف برابر برابر بیچو جس میں نہ تو کسی  
 زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہؓ نے ان سے کہا اے ابو الولید!  
 میرے نزدیک تو اس میں سو نہیں لگا کہ ادھار ہو۔ معاویہؓ نے  
 کہا میں آپ کو رسول اللہ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی  
 رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے

نکلتے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں  
 ٹھہروں گا جس کے والی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو  
 مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے  
 ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ  
 بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ  
 کیا۔ عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ  
 جائے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا  
 آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت  
 نہیں لوگوں کو ویسا کرنے کا حکم دیں جیسا انہوں نے فرمایا ہے  
 کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 جب میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب  
 سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق  
 ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ  
 ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 جب میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں  
 تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا  
 کرو جو ان کے لائق شانِ درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں  
 نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے  
 اور وہ پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے یوں کہ صرف قرآن  
 پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی  
 سے بیان فرمایا: اے بیٹے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

أَحَدُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ  
 تَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيكَ لَيْثٍ أَخْرَجَنِي اللَّهُ لَا أَسْأَلُكَ  
 بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا أَمْرَةٌ فَلَمَّا قَفَلَ لِحَقِّ بِالْمَدِينَةِ .  
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا  
 أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَضَى عَلَيْهِ  
 الْقِصَّةَ وَ مَا قَالَ مِنْ مُسَاكَنَتِهِ فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى أَرْضِكَ فَفَقَّحَ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ  
 فِيهَا وَ امْخَالِكَ وَ تَخَبَّ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 لَا أَمْرَةٌ لَكَ عَلَيْهِ وَ أَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ  
 الْأَمْرُ .

۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَلَدِ الْبَاهِلِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ : أَنَا نَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا  
 بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ الْهَذَاهُ وَ الْفَاهُ وَ هَذَا  
 الْأَمْرُ مِمَّا انفرد به الْمُصَنَّفُ .

۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
 عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 السَّامِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ الْهَذَاهُ وَ أَثَقَاهُ .

۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارِكِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثنا  
 الْمُقْبَرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا  
 أَعْرِفُ مَا يُحَدَّثُ أَخَذَكُمْ عَنِّي الْحَدِيثَ وَ هُوَ مُتَكَيِّ عَلَى  
 أَرْنَكُنْهُ فَيَقُولُ أَقْرَأْ أَقْرَأْ مَا قِيلَ مِنْ قَوْلِ حَسَنِ فَانَا  
 قُلْتُهُ (هَذَا الشَّيْءُ مِمَّا انفرد به الْمُصَنَّفُ)

۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ بْنُ آدَمَ ثنا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
 مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا



هَذَا مِنْ السُّوَيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلِيسَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَحِلَّ بَايَائِهِمْ إِذَا  
حَدَّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُضْرِبَ لَهُ الْأَمْطَالَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي كُوْنِي حَدِيْثَ مَبَارَكِ بَيَانِ كِيَا كُرُوْا تُوْ تَمَّ  
(اِس کے حقا بلے میں) لوگوں کی باتیں (قیل وقال)  
بیان نہ کیا کرو۔

قال ابو الحسن ثنا يحيى بن عبد الله  
الكرايسي ثنا علي بن الجعد عن شعبة عن عمرو بن مرة  
من حديث علي رضي الله تعالى عنه .  
عمر و بن مرہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
سی حدیث منقول ہے۔

### باب: حدیث میں احتیاط اور محافظت

#### کے بیان میں

۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق حضرت عمرو بن  
میمون فرماتے ہیں کہ بلا تکلف ہر جمہرات کی شام کو ان  
کی خدمت میں آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو  
یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے یوں فرمایا: ایک  
شام یوں کہہ دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔  
پھر انہوں نے سر جھکا لیا میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ  
کھڑے تھے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آنکھیں پھٹی  
ہوئی، گردن کی رگیں پھول چکی تھیں اور یوں کہہ رہے  
تھے یا اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب  
قریب یا اس کے مشابہ فرمایا تھا۔

۲۴: محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کوئی حدیث بیان فرماتے تو فارغ ہونے کے بعد ان کو کھٹا  
قسال رسول اللہ ﷺ کے الفاظ کہتے یعنی یا جس طرح  
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۵: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت  
زید بن ارقم سے گزارش کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم

### ۳: باب التَّوَقُّی فی الْحَدِیْث عَنْ

#### رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي  
عَوْنٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي أَخِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِیْمِیِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَا أَخْطَأْتُ فِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ عَشِيَّةً حَتَّى إِذَا قِيلَ لَهَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ  
بَشَىءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ  
ذَاتَ عَشِيَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَكَسَ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَهُوَ قَائِمٌ مُحَلَّلَةٌ أَزْرَارُ فَمِنْهُ قَدْ  
اغْرُورِقَتْ غَيْبَتُهُ وَانْفُخَتْ أَوْذَانُهُ قَالَ أَوْ دَاخِلُهُ قَالَ أَوْ  
ذُو ذَلِكِ أَوْ هُوَ ذَلِكِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ أَوْ شَيْبًا  
بِذَلِكَ.

۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي  
عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَفَرَّغَ مِنْهُ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ ح  
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ

قُلْنَا لَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَبُرْنَا وَ نَسِينَا وَ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ۔

بوڑھے ہو گئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امر شدید ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا ابُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ الشَّافِعِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ جَالِسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا۔

۲۶: عبد اللہ بن ابی السرفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاْنَا مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِنَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَ الْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اِذَا رَكِبْتُمُ الضَّعْبَ وَ الدَّلْوُلَ فَهَيِّئَاتِ۔

۲۷: طاؤسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور آدمیوں پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو بعد اور دوری ہوگی۔

۲۸: قَرَطُ بْنُ كَعْبٍ فَرَمَاتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلاؤ؟ ہم نے عرض کی رسول اللہ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلاتا کہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے اٹھیں گے جیسے ہنڈیا۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمدؐ کے اصحاب آگئے۔ تم لوگ رسول اللہ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف منصف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْطَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الْكُوفَةِ وَ شِيعِنَا فَمَشَى مَعَنَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صَرَّارٌ فَقَالَ اتْلَوْزُونَ لِمَ مَشِيتُ مَعَكُمْ قَالَ قُلْنَا لِإِحْقَاقِ ضُخْبَةٍ وَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِإِحْقَاقِ الْإِنصَارِ قَالَ لَكُنِّي مَشِيتُ مَعَكُمْ لِإِحْدِيثِ اَوْدُثْ اِنْ اَحْدَثْتُمْ بِهِ فَاِرْدُثْ اِنْ تَحْفَظُوهُ لِمَشَايِي مَعَكُمْ اَنْتُمْ تَقْدُمُونَ عَلَى قَوْمٍ لِلْقُرْآنِ فِي صُدْرِهِمْ هَزِيئَةٌ كَهَزِيئَةِ الْمَرْجُلِ فَاِذَا رَأَوْكُمْ مَدُّوْا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ وَ قَالُوا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَاِقْبَلُوا الرُّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنَا شَرِيكُكُمْ الْحَدِيثِ مِنْ اَفْرَادِ الْمُصَنِّفِ۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ السَّائِبِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ

۲۹: سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے یزید منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں



۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھرو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھرنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدا بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس منبر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا جھکی بات کہے اور جس نے ارادتا مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

۳۶: عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوامؓ سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور فلاں صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے جدا

۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا قَتَا شَرِيكَ عَنْ مَثْوَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ غُبَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكَذِبَ عَلَيَّ يُلْجِئُ النَّارَ.

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ، قَتَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ﷺ (خَسِيئَتُهُ قَالَ مُنْعِمًا) فَلْيَتَّيَبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَنِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَتَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُنْعِمًا فَلْيَتَّيَبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّيَبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ إِذَا كُمْ وَ كَثُرَ الْحَدِيثُ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّيَبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتَا شُعْبَةَ عَنْ جَابِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ مِنْ مَسْعُودٍ وَ فَلَانَا

قال اما اتي لم افارقة منذ اسلمت و لكني سمعت منه كلمة يقول من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار.

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو روایت حدیث سے مانع ہے) آپؐ فرماتے تھے جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ مَطْرُوفٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

باب مَنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پہلے: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ ابْنِ لَيْسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَدَّثَ غَنِيَّ حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَخَذَ الْكَذِبَ.

۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح ☆ فَيُؤْخَذُ أَخَذَ الْكَاذِبِينَ: یہ لفظ تثنیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے تثنیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس سے مسئلہ کذاب اور اسو غشی ہیں یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پر صیں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

نوٹ ☆ مسئلہ کذاب اور اسو غشی دو رسالت (ﷺ) کے دو ”کذاب“ مسئلہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہدیان کی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور یقیناً آج تک اس کے نام کے ساتھ کذاب کا لاحقہ چلا آ رہا ہے اور تا قیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۰۴ ق ۱) (۱۰/۱۰۴)

۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَجَيْعٌ وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَدَّثَ غَنِيَّ حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَخَذَ الْكَاذِبِينَ.

۳۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَزِي أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَخَذَ الْكَاذِبِينَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِكَ أَنبَانَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِي عَنْ شُعْبَةَ. مِثْلَ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ. ۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُزَيْبِ بْنِ أَبِي نَسَابٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَخَذَ الْكَاذِبِينَ.

### ۶: بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

#### الْمُهَدِّدِينَ

۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ نَبِيْشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الثَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ زَيْعِيُّ ابْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمَطَاعِ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرُغْنَا مِنْ عَظَةِ بَلِيغَةٍ وَجَلَسَ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذُرِفَتْ مِنْهَا الْغُيُورُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَضُنَا مِنْ عَظَةِ مَوْدِعٍ فَاعْهَدْنَا بَعْدَهُ لِقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَانْ عِبَادًا حَبِشًا وَ سَفَرُونَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَضُوا عَلَيْهَا بِالْوِاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

شعبہ سے بھی سمرہ بن جندب کی روایت کی مثل روایت منقول ہے۔

۳۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

### بَابُ: خُلَفَاءِ رَاشِدِينَ كَ طَرِيقَةِ

#### کے پیروی

۳۲: حضرت عرابض بن ساریہ قحطانی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا جامع وعظ کیا کہ دل کا نپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو۔ امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم کر لو اگرچہ وہ وحشی غلام ہو۔ عقریب تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا ان کے طریقہ کو دانتوں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو ہمیشی غلام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب امت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں بھٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو دائروں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خليفة رابع حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے فقہے بڑھتے رہے۔ قدر یہ فرقہ نکلا اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ رؤف نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم السلام) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کروائے۔ معتزلہ لٹکے اور اسلام کو نئی شکل میں تبدیل کر کے محدثات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ بواء پھیلی۔ اکبر نے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الہی رکھا جو حقیقت میں دین شیطانی تھا۔ آگے چل کر پنجری، چکرالوی، قادیانی، رضا خانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راستہ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور جسے دائروں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے جو پارٹی لٹکے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے لپٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ بَشْرٍ ابْنُ مَنْصُورٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَالسَّجَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَلْتُ مِنْهَا الْغُيُورَ وَوَجَلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُودِعَ فَمَاذَا تَعْبَهُدُ إِنَّا قَالِ قَدْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلًا كَنَهَارٍ هَالَا يَزِيغُ عَنْهَا بَغْدِيُّ إِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَغْشَى مِنْكُمْ فَسِيرِي اخْتَلَفًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَصُوا عَنْهَا بِالتَّوَّاجِدِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبِشِي فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْحِمْلِ الْأَنْفِ حَيْثُمَا قَبِلَ الْغَادَ.

۴۳: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہ لٹکے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ آپ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ بٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ عنقریب شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دائروں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ حبشی غلام ہو کیونکہ مومن کیل ڈالے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۴: حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیر صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عریاض رضی اللہ عنہ پہلی کی شکل روایت ذکر کی۔

چاپ: بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان  
۴۵: جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جب رسول اللہ خطاب فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دار ہے ہوں۔ فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انکشت شہادت اور درمیانی لنگی کو ملاتے۔ پھر فرماتے اما بعد! سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اسکے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

۴۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کلام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار نئی باتوں سے بچنا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل امیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خبردار وہ! آنے والی (موت) قریب ہے دور تو وہ چیز ہے جو پیش آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بدعت وہ ہے جو

۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمَسْمَعِيُّ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ الْعُرَيْضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بِلُغَةٍ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

### ۷: بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدْعِ وَالْجَدَلِ

۴۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْحَضْرِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَغَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبِّحَكُمْ مَشَاكُمْ وَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَ الشَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرَأُ بَيْنَ اضْبِعَيْ السَّبَابَةِ الْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ مَا بَعْدَ فَإِنْ خِيزَ الْأُمُورُ كَسَابَ اللَّهُ وَ خِيزَ الْهَدْيُ هَدَى مُحَمَّدٌ وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ وَ مَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى وَ أَلِيٍّ.

۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَدَنِيُّ أَبُو عُبَيْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي تَكْبِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا هُمَا الْإِنْسَانُ الْكَلَامُ وَ الْهَدْيُ فَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَ أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ إِنَّمَا كُمْ وَ مُحْدَثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنْ شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ إِلَّا لَا يَقُولُنَّ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا تَقْسُقُوا فَلْيُؤْنِسْكُمْ إِلَّا إِنْ مَا هُوَ أَتَى قَرِيبٌ وَ إِنَّمَا



ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا اور خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔ خبردار مومن مسلمان کے ساتھ قاتل کفر ہے اور اس کو گالی دینا فاسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلیق کرے آگاہ رہو اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ نہ سنجیدگی کی حالت میں جائز ہے نہ ہمسایہ مذاق میں کوئی شخص اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے کہ پھر اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ تا فرمانی تک لے جاتا ہے اور تا فرمانی جہنم تک لے جاتی ہے اور سچ تکلی تک لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور سچ شخص کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا بھلائی کی جبکہ جھوٹ کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور تا فرمانی کی۔ خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت: ﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ...﴾ ”اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی بعض آیات ان میں سے حکمتیں ہیں وہ ام الکتاب ہیں اور دوسری قضاہات ہیں“ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات قضاہات میں جھگڑ رہے ہوں تو (سمجھ لو) یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ (عزوجل) نے مراد لئے ہیں ان سے بچنا۔

۳۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی قوم ہدایت ملنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر وہ جو جھگڑے میں مبتلا کئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْمُعْتَذِرَ مَا لَيْسَ بآبٍ إِلَّا أَمَّا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالْمُعْتَذِرُ مَنْ وَعَظَ بغيرِهِ إِلَّا أَنْ قُتِلَ الْمُوْمِنُ مُخْفَرًا وَسَابَهُ فَسَوْفٌ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ إِخَاهَ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا وَابِتَا كُفْرًا فَإِنَّ الْكُذْبَ لَا يَضْلُجُ بِالْحِجَةِ وَلَا بِالْهَزْلِ وَلَا يَبْعِدُ الرُّجُلَ ضَبِيَةً ثُمَّ لَا يَفِي لَهُ فَإِنَّ الْكُذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبُرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَفَجَرَ وَلَا وَإِنَّ الْعَبْدَ يَكْذِبُ حَتَّى يَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا.

(صعیب)

۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَدِيٍّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ حَوْشَبٍ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْمَخْزُومِيُّ وَبُخَيْرِيُّ بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَلََا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ إِلَى قَوْلِهِ وَ مَا يَذْكُرُ إِلَّا أَوَّلُوا الْأَلْبَابِ﴾ [۱۱۱] عرمان ۱۷: فَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ! إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ قَهْمُ الَّذِينَ عَنَاهُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ“.

۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا خُوَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ قَالَا ثَنَا حَسَنُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هَذِي كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا

الجدل ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾

[الحرف: ۱۵۸]

خَصِمُونَ

۴۹: حضرت حدیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ 'نماز' صدقہ 'حج' عمرہ 'جہاد' فرض 'نفل' (غرض کوئی بھی نیک عمل) قبول نہیں فرماتے۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آنے سے نکل جاتا ہے۔

۴۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفُسْكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو هَاشِمٍ ابْنُ أَبِي خَدَّاشٍ الْمُؤَصِّلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي غِلْظَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدُّلَيْمِيِّ عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بَدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا ضَرْفًا وَلَا غَدَلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّجَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

۵۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَشَرُ بْنُ مُنْصُورٍ الْخِطَّاطُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي اللَّهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلُ صَاحِبِ بَدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بَدْعَهُ.

۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اُطرافِ جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھگڑے کو چھوڑ دے گا۔ درآ محالیکہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسطِ جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَهَرُؤُنُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رِزْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنِي لِي فَصْرٌ بَيْنِي وَبَيْنَ الْفِرَاقِ وَمَنْ تَرَكَ الْفِرَاقَ وَهُوَ بَاطِلٌ مُبِينٌ لِي بَيْنِي لِي فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَنَ خُلُقُهُ بَيْنِي لِي فِي أَغْلَاهَا.

تشریح ☆ (حدیث ۲۵: ۴۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا نوایاں معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے اور اور آلات وغیرہ بھی) جن سے نبی نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم معنی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی بدعت کی اقسام۔ قسم اول: اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲ قسم دوم: قولی بدعت۔ جیسے شرکیہ کلمات 'نو ایجاد شرکیہ و طائف اور اوراد۔ ۳ قسم سوم: فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میاں 'عین' 'میں' کسی کے مرنے پر نیچے دوسواں چالیسواں بری وغیرہ مردہ بگڑے ہوئے افعال۔ ۴ قسم چہارم۔ بدعت فی الشئ۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنتیں جن

کے ترک (چھوڑنے) کو دین سمجھ لیا گیا ہو اور اگر ان سنتوں کو سختی اور کابلی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے گناہ کہتے ہیں بدعت نہ کہا جائے گا۔ بدعت اعتقاد کی یہ بعض قسمیں تو بالکل کفر ہیں اور بعض قسمیں تو کفر نہیں تاہم وہ بہت و کثیرہ سے حتیٰ کہ قتل و زنا سے بڑھ کر گناہ ہیں اور اس قسم کی بدعتوں سے صرف بڑا گناہ ہے۔ اس لیے کہ بدعت کرنے والا یہ دل میں خیال کرتا ہے کہ دین مکمل نہیں ہے بلکہ میں نے دین کامل کر دیا۔ یہ اللہ کی توفیق ہے اور بدعت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا رخبرہ کو چھوڑ دیا تھا بالکل اسی طرح امام مالک، علامہ ابن قیم اور علامہ شافعی فرماتے ہیں کہ مبتدع حضور ﷺ کی تنقیص کرتا ہے اور مبتدع (بدعت کرنے والا) بدعت کر کے صحابہ کرام اور خلف صالحین کی توہین کرتا ہے اور بدعت کرنے والا ایک نے موجد کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بدعت کے نقصان بے شمار ہیں اور بدعات پیدا ہوتی ہیں من گھڑت روایات اور ان جیسی دوسری چیزوں سے۔ جیسے حکایتیں، خواب اور اشعار وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خدا پرست علماء کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور اہل حق کے ساتھ جھگڑنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں سے بھی ڈور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے جھوٹ اور مسلمان کو گالی دینا اور اس کے ساتھ قتال کرنا یہ سب کام جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سچ نیکی کا ذریعہ ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (حدیث: ۴۹) میں بدعت کا بڑا نقصان بیان فرمایا کہ بدعت سے نماز روزہ حج عبادت فرضی اور نفلی کوئی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی اور واقعی ایمان میں خلل ڈالنے والی چیز بدعت ہے۔ اس باب میں بعض احادیث ضعیف ہیں۔

## ۸: بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ

## باب: (دین میں) عقل لڑانے سے

### احتراز کا بیان

### وَالْقِيَاسِ

۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو امتزاجاً قبض نہیں فرمائیں گے کہ اسے لوگوں سے چھین لیں بلکہ علماء کو قبض کرنے کے ساتھ علم کو قبض فرمائیں گے جب کسی عالم کو اللہ باری نہیں رکھے گا تو لوگ جہلاء کو سردار بنالیں گے ان جہلاء سے سوالات کئے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَرَسِ وَغُنْدَةُ وَابُو مُعَاوِيَةَ وَغُنْدَةُ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ زُؤًا وَنَسَاهَا فَاسْتَلُوا فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاصْطَلُّوا

۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر ثبوت

۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيَةَ خُمَيْدُ بْنُ هَانِيَةَ

کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت حکم دوسرے سنت متداول تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو توقف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کر لیا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

(هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۵۶: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھیل پھول گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیے خود بھی گمراہ ہوئے اور لوں کو بھی گمراہ کیا۔

(وفي الزوائد اسنادہ ضعیف)

**تشریح** ☆ اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے قیاس پر تکفیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء سبایا (لوئذی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور نا حقیقت شناس لوگ ہیں جنہیں علمی، فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا اسکے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس کے بارے میں صحابہؓ کے اقوال بھی

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا: کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو اصحاب رائے سے بچاؤ وہ سنت کے دشمن ہیں حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے نیچے کے حصے پر مسج کرنا اوپر کے حصہ پر مسج کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرامؓ کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و نا کس اس کا دعویٰ نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی حجت ہے اور اس کے جہت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعصروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعرؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے دریافت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپؓ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپؓ نے فرمایا تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کونہا نے کی حاجت ہوگئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپؓ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپؓ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہوگئی اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور آپؓ ﷺ کو آگاہ کیا آپؓ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جو از قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو غسل کی اطلاع ہوتی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپؓ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلم ہے کہ کسی امر کو سن کر شارع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریح اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ نے قیاس کیا اور آپؓ نے اس کو جائز رکھا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ وگرنہ کل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی جہم اللہ علم ہے یا جہل؟

تمام ائمہ کرامؓ کا اجماع ہے کہ دلائل حدیث چار ہیں: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (ﷺ) (۳) اجماع امت (۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کوئی خدمت حدیث ہے۔

### باب: ایمان کا بیان

### ۹: بَابُ فِي الْإِيمَانِ

۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِئِيُّ، وَنَا وَكَيْعُ لَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا إِذَا نَهَا أَمَانَةُ الْأَذَى  
عَنِ الظَّرِيقِ وَازْفَهِمَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف وہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا

من الایمان۔

حصہ ہے۔

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند

سے بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ

الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ.

۵۸ : حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

يَزِيدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ إِنَّ

الْحَيَاءَ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۸ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی

کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: حیا

تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۹ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقُوعِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

مُسْلِمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْحَيَّةُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

مَنْقَالٌ ذَرَّةٌ مِنْ خُرْدٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي

قَلْبِهِ مَنْقَالٌ حَبَّةٌ مِنْ خُرْدٍ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۹ : حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت

میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے

دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی

(ہرگز) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر

بھی ایمان ہے۔

۶۰ : ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب

اللہ مومنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے

تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے

بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مومنین اپنے

پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے

جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: وہ

لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے

ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپ

نے ان کو جہنم میں داخل فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ

اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ ان کے پاس

آئیں گے اور ان کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ثَنَا مَعْمَرُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَصَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَآمَنُوا

فَمَا مُجَادِلُهُ أَحَدَكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا

أَشَدَّ مُجَادِلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِبُؤْتِهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الْبُؤْسِ

أَدْخَلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخَوَاتُنَا كَانُوا يَصَلُّونَ مَعَنَا وَ

يَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا وَنَحْمِلُهُمْ مَعَنَا فَادْخَلْنَاهُمْ

النَّارَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَأَخْرَجُوا مِنْ عَرْفَتِهِمْ مِنْهُمْ فَيَأْتُونَهُمْ

فَيَعْرِفُونَهُمْ بِضُورِهِمْ لَا تَأْكُلُ النَّارُ ضُورَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ

أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَصْصَافٍ سَاقِيَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى

ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف پٹہ کی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکال لیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال جس کے دل میں نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال جس کے دل

کعبیدہ فینخر جوفہم ۱ فیسولون ربنا اخر جنا من قد امرتنا نم بقول اخر جوا من كان فی قلبه وزن دینار من الايمان نم من كان فی قلبه وزن نصف دینار ثم من كان فی قلبه مثقال حبة من خردل قال ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فمن لم یصدق هذا فلیقرا: ۱ ان الله لا یظلم مثقال ذرة وان تک حسنة یضاعفها ویؤت من لذه اجرها عظیما ۱

[النساء: ۴۰]

میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو سچ نہ جانے وہ قرآن کی آیات پڑھ لے: ۱ ان الله لا یظلم مثقال.... ۶۱: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو جوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان سیکھا قبل اس کے کہ قرآن سیکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيعٍ وَكَانَ ثَقَّةً عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فَيَّانَ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَأَرَادَ أَنْ يَبْهَ إِيمَانًا. (اسنادہ صحیح و رجال ثقات)

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجعہ دوسرے قدریہ۔

۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَزَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَفَانِ مِنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمَرْجُئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ (ضعیف)

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں والا آیا۔ اس پر ستر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضور کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ زانو پر رکھ لئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمد (ﷺ) اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لا اله الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی

۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ شَعْرِ الرَّأْسِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ سَفَرٍ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَ

گواہی دینا نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے حج کہا۔ عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: یہ کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے حج فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہو تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا اس کی علامات کیا ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا: یہ کہ لوٹنے کی اپنے سرور کو جے (کوچ) کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ تمہی باندیاں عربوں کی اولاد (جنس) اور یہ کہ تو دیکھے تنگے جسم تنگے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تقاضا کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپؐ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آدھی کوں تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ جبرئیل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ ۶۳: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور (موت)

وضع یدینہ فیخذنیہ ثم قال یا محمد (ﷺ) صلی اللہ علیہ وسلم ما الاسلام؟ قال: "شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله و اقام الصلوة و ايتاء الزکوة و صوم رمضان و حج البيت قال صدقت فعجبنا منه یسئله و یصدقه ثم قال یا محمد (ﷺ) صلی اللہ علیہ وسلم ما الايمان؟ قال "ان تؤمن بالله و ملکجه و رسله و تحبه و تؤمن الاخر و القدر خیره و شره" قال صدقت فعجبنا منه یسئله و یصدقه ثم قال یا محمد (ﷺ) صلی اللہ علیہ وسلم ما الاحسان؟ قال ان تعبد الله כאکثر نراه فأتک ان لاتراه فإنه یراک قال فتی الساعة قال ما المسؤل عنها باعلم من السائل قال فما امارتها قال ان تلبذ الامة ربتها قال و کجیع یغی یلذ العجم العرب و ان تری الحفاة العالة و عای الشاة یضطارون فی البناء" قال ثم قال فلقینی الشی صلی اللہ علیہ وسلم بغد ثلاث فقال اتدوی من الرجل؟ قلت الله و رسوله اعلم قال ذاک جبرئیل اتاکم یعلمکم مغالیم دینکم.

۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَارِذًا النَّاسُ قَاتَاةً وَحُلٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



کے بعد) انکی ملاقات پر ایمان لائے اور قیامت کے دن زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے 'فرض نماز کو قائم کرے' فرض کی گئی تزکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: پوچھ جانے والے کو پوچھنے والے سے زیادہ معلوم نہیں۔ لیکن میں تم سے انکی علامات بیان کر دیتا ہوں جب لوٹری اپنی سیدہ کو جنے تو یہ اس (قیامت) کی علامات میں سے ہے اور جب بکریوں کو چرانے والے عمارتوں میں تباہی کرنے لگیں تو یہ انکی علامات میں سے ہے (قیامت کے وقوع کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾

۶۵: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان معرفت قلب کا نام ہے زبان سے کہنے اور اعضا سے عمل کرنے کا نام ہے۔

ابو الصلت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند مجھوں پر پڑی جائے تو وہ تندرست ہو جائے۔

۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے

ما الايمان؟ قال "ان تؤمن بالله و ملائکته و کتبه و رسله و لقائه و تؤمن بالبعث الاخر قال یا رسول اللہ ما الاسلام قال "ان تعبد الله و لا تشرك به شیئا و تقیم الصلوة و التکوین و تؤدی الزکوۃ المفروضة و تصوم رمضان" قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الا حسن قال "ان تعبد الله كأنک تراه فانک ان لا تراه فانه یزاک" قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متى الساعة؟ قال "ما المسئول عنها باعلم من السائل و لیکن سأحدثک عن اشراطها اذا ولدت الامة ربها فذلک من اشراطها و اذا تطاول و عاء الغنم فی البیان فذلک من اشراطها فی خمس لا یعلمهن الا الله فتلو رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿ان الله عنده علم الساعة و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و ما تدری نفس ما ذاتک کتب غدا و ما تدری نفس بائی ارض تموت ان الله علیم خبیر﴾

التحذیر: ۱۳۴

۶۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَسَا عُبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ الْهَدَوِيُّ نَسَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَعْمَالِ قَالَ أَبُو الصَّلْتِ لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبُرَأَ (إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ بِضَعْفِ أَبِي الصَّلْتِ)

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَسَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یا فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے)  
بھی وہ ہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں  
سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب  
تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے والدہ اور تمام  
لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس  
کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے  
یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے  
جب تک آپس میں محبت نہ کر نہ لگو تو کیا میں تم کو ایسی  
چیز پر دلالت نہ کر دوں کہ جب تم اس کو کرو گے آپس میں  
محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلاد۔

۶۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر  
ہے۔

۷۰: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب  
رسول اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ  
ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک  
ظہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم  
کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ  
اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ  
کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

یومین اُخذکم حتیٰ یحبّ لِإِخِيهِ (أَوْ قَالَ لِجَارِهِ) مَا يُحِبُّ  
لِنَفْسِهِ۔

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ قَالَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا يُؤْمِنُ  
أَخَذَكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ۔

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَكَيْفَ وَابْنُ مَعْرُوفٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَلَا  
يُؤْمِنُ حَتَّىٰ يَتَّخِذُوا لِي وَلَدًا حَتَّىٰ تُوْمِنُوا وَلَا  
تُوْمِنُوا حَتَّىٰ تَحَابُّوا أَوْ لَا أَذَلُّكُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ  
تَحَابُّتُمْ؟ أَفَسَوَا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ؟۔

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا عَفَّانُ قَالَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا جَعْسَى بْنُ  
يُونُسَ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "بَيَّاتُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ"۔

۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ قَالَا أَبُو أَحْمَدُ أَبُو  
جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
وَسَلَّمَ "مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَخُذَةِ  
عِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ مَا ت  
وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ"

(فی الزوائد : هذا اسناد ضعيف)

قَالَ أَنَسٌ وَهُوَ يَمِينُ اللَّهِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ

الرُّسُلُ وَبَلَّغُوا عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ هُرْجِ الْأَحَادِيثِ وَاخْتِلَافِ الْأَهْوَاءِ .  
پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچا دیا یا تو اس کے پھیل جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

وَتَصَدِيقُ ذَالِكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ قَالَ خَلَعَ الْأَوْثَانَ وَعِبَادَتَهَا ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾  
اور اسکی تصدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا چھوڑنا ہے) ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾۔

[التوبة: ۵]

وَقَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخِذُوا لَكُمْ فِي الْيَمِينِ﴾  
دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

[التوبة: ۱۱]

حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالُوا غَيْبُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى الْعَبْسِيِّ قَالُوا جَعْفَرُ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ مِثْلَهُ . (ضعيف)  
خبرنا ابو حاتم قنا غيب الله عن موسى العباسي قنا ابو جعفر الرازي عن الربيع بن انس مثله . (ضعيف)

۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالُوا أَبُو النَّضْرِ قَالُوا جَعْفَرُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَبَى رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ (هرج الاحاديث) كثرتها واختلاطها  
۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالُوا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالُوا الْحَجَّيْدُ بْنُ يَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَبَى رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ قَالُوا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا عَنِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّقِيِّ قَالُوا نَزَّارُ بْنُ حِثَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَعْنَا مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْأِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَزْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدْرِ"  
۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ قَالُوا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا عَنِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّقِيِّ قَالُوا نَزَّارُ بْنُ حِثَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَعْنَا مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْأِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَزْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدْرِ"

۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ قَالُوا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا عَنِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّقِيِّ قَالُوا نَزَّارُ بْنُ حِثَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَعْنَا مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْأِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَزْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدْرِ"  
۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ قَالُوا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا عَنِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّقِيِّ قَالُوا نَزَّارُ بْنُ حِثَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَنَعْنَا مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْأِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَزْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدْرِ"

۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَتَا  
الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَتَا إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعُوهُ يَقُولُ أَنَّهُ قَالَ  
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ .  
۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ قَتَا الْهَيْثَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ الْحَارِثِ أَظَنَّهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي  
الْذُرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَنَقُصُ .

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف) یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ قَتَا الْهَيْثَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ الْحَارِثِ أَظَنَّهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي  
الْذُرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَنَقُصُ .

☆ تشریح (حدیث: ۷۴) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مومن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی ہیں: (۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان عدد اس کا مصداق ہیں (۲) شروع سے دس تک (۳) شروع سے نو تک (۴) دو سے دس تک (۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول رائج ہے کیونکہ بعض روایات میں سب سے پہلے بھی آیا ہے۔ پھر علامہ یعنی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ یہ شیعہ کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شیعہ تیس ہیں: (۱) ایمان بذات اللہ وصفات یعنی اللہ کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لانا (۲) عالم کے حدود پر ایمان (۳) ملائکہ پر ایمان لانا (۴) کتابوں پر ایمان لانا (۵) رسولوں پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) قیامت پر ایمان لانا (۸) ایمان بالجنۃ (۹) جنم پر ایمان لانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت (۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا (۱۲) نبی سے محبت رکھنا (۱۳) الاخلاص (۱۴) توبہ (۱۵) خوف (۱۶) امید (۱۷) مایوسی کا چھوڑنا (۱۸) شکر (۱۹) وعدہ پورا کرنا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع (۲۲) رحمت و شفقت (۲۳) رضا پر قناعت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیش آئے اس پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا (۲۶) حسد کو چھوڑنا (۲۷) حسد یعنی ولی دشمنی کو چھوڑنا (۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا (۲۹) بدظنی کو ترک کرنا (۳۰) حب جاہ و حب مال یعنی مال کی محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شیعہ سات ہیں: (۱) حکم کو حید پر ہتے رہنا (۲) تلاوت قرآن پاک (۳) علم دین حاصل کرنا (۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا (۵) دعا مانگنا (۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۷) لغو اور فضولیات سے زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شیعہ۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق: (۱) طہارت بدن (۲) نماز قائم کرنا (۳) اللہ کے راست میں خرچ کرنا (۴) روزہ (۵) حج اور عمرہ (۶) اعتکاف کرنا (۷) لیلۃ القدر متاثر کرنا (۸) نذر پوری کرنا (۹) قسم کی حفاظت کرنا تاکہ نہ ٹوٹے (۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا ہو یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا ہو (۱۱) ستر عورت (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز و تکفین کرنا (۱۴) قرضہ ادا کرنا (۱۵) معاملات میں سچ اور دیانت کا ہونا (۱۶) گواہی ادا کرنا (۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شیعہ: (۱) نکاح کے ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا (۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا (۳) مال باپ کی خدمت کرنا (۴) اولاد کی اچھی

ترتیب کا خیال کرنا کہ وہ مضبوطی سے دین پر قائم رہے اور برے ماحول کی وجہ سے مجبور نہ جائے (۵) صلہ رحمی (۶) مولیٰ موالاة اور مولیٰ عقائد کے حقوق ادا کرنا۔ تیسری قسم عوام سے متعلق (۱) اللہ تعالیٰ بادشاہ یا حکام بنا دیں تو اس کا انتظام عدل و انصاف سے کرنا (۲) اجماع معاملات میں جماعت مسلمین کا اتباع کرنا (۳) اولی الامر کی اطاعت۔ اولی الامر میں حکام اور فقہاء دونوں آجاتے ہیں (۴) لوگوں میں آپس میں اصلاح کا خیال رکھنا اور ضرورت پڑنے پر باغیوں سے لڑنا (۵) نیکی پر مسلمان کی امداد کرنا (۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (۷) حد و شرعیہ کو قائم کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ (۹) امانت مالک کو ادا کرنا (۱۰) کسی کو قرض حسد دینا (۱۱) ہمسائے کی عزت کرنا (۱۲) ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا (۱۳) فضول خرچی چھوڑنا (۱۴) کوئی سلام کرے تو اُس کا جواب دینا (۱۵) کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یہ حکم اللہ کہنا (۱۶) راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔ یہ سب قسمیں ملا کر ستر شعبے ہو جاتے ہیں اور حیا تو ایمان کا خاص شعبہ ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور اعمال حسد سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اعمالی سینہ سے ایمان میں کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (حدیث: ۶۳) یہ حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے اللہ یہ تمام عبادات ظاہر اور باطنی پر مشتمل ہے۔ شریعت کے تمام علوم کو حاوی ہے جس طرح سورۃ فاتحہ کو اتم القرآن کہتے ہیں اسی طرح اس حدیث کو ام الحدیث کہنا زیادہ ہے۔ بسا اوقات حضرات صحابہ کرامؓ اور بار رسالت کے رعب کی وجہ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے تھے اور یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی آجائے اور وہ کچھ دریافت کر لے تو ہم کو بھی علم دین سے واقف ہو جائے۔ اسی رعب کو ذکر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا کہ وہ اپنے حال سے بھی تعلیم دیں اور سوال سے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوالات میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں ہے کہ احسان کیا ہے؟ تو سید عالمؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتجع کو حاصل نہیں تو کم از کم یہ سمجھ کر ضرور ہی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسا تصور کرنے سے عبادت صحیح صحیح ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس سائل نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا: اس سلسلہ میں میں اور تم برابر ہیں۔ اُس نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے نشانیاں بتا دیں۔ اول یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں چنے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں یعنی ایسی اولاد پیدا ہونے لگے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوں اور جو تہذیب سے بہت دور ہوں۔ لڑکی کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ لڑکی اور لڑکے دونوں مراد ہیں۔ ان تلسلہ الامۃ رہتھا کے اور معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

## ۱۰: باب فی الْقَدَرِ

### چاپ: تقدیر کے بیان میں

۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا وَكَيْسٌ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ فَضِيلٍ  
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ نَنَا أَبُو  
مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الشَّادِقُ الْمَصْدُوقُ

۷۶: عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر جتھے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے اسی مدت تک پھر گوشت کا لوتھرا بن جاتا ہے اسی مدت تک پھر اللہ

انکی طرف ایک فرشتے کو بھیجے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمل عمر زرق اور بدر بخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ ہو جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سمیت کر جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا مل کر بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ ہو جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سمیت کر جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا مل کر لیتا ہے (نتیجۃ) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۷۷: حضرت ابن دلیعی فرماتے ہیں کہ میرے جی میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ پر میرا دین اور معاملہ یہ خیالات بگاڑ دیں۔ میں ابی بن کعبؓ کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابوالہمد! میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں مجھے اپنے دین اور معاملہ (کے خراب ہونے کا) ڈر ہوا ہے مجھے تقدیر کے متعلق کوئی حدیث بیان کیجئے۔ ممکن ہے اللہ مجھے اس سے نفع دے۔ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ اہل مساوا رض کو عذاب دینا چاہیں تو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو انکی رحمت ان کیلئے ان کے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس مثل احد پہاڑ کے سونا ہو یا مثل احد پہاڑ کے مال ہو اور تو اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو وہ تیری طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پس جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی تجھ سے ملنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے مل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اگر تو اس

اِنَّہٗ یُجْمَعُ خَلْقٌ اُخْرٰی ثُمَّ یُنْظَرُ اُمُّہٗ اَزْیَعِیْنِ ثُمَّ یُکُوْنُ عَلَیْہِا مِثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ یُکُوْنُ مُضَعًّا مِّثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ یَنْتَعِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَہُ فِیْہُمْ بِاَرْبَعِ کَلِمٰتٍ فِیَقُوْلُوْا اَکْتُبْ عَمَلُہٗ وَ اَجَلُہٗ وَ رِزْقُہٗ وَ شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَاُولٰٓئِیْہِ نَفْسِیْ بِنِدَیْہِ اِنْ اُخِذْتُمْ لَتَعْمَلَ بِعَمَلِ اَہْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یُکُوْنُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَہَا اِلَّا ذِرَاعٌ فِیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتٰبُ فِیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَہْلِ النَّارِ فِیَدْخُلُہَا وَ اَنْ اُخِذْتُمْ یَتَعْمَلُ بِعَمَلِ اَہْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یُکُوْنُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَہَا اِلَّا ذِرَاعٌ فِیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتٰبُ فِیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَہْلِ الْجَنَّةِ فِیَدْخُلُہَا۔

۷۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا یَسَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِیِّ عَنْ اَبِی الدَّلَیْلِیِّ قَالَ وَفَعَلَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ خَبِیْثٌ اَنْ یُقْبَضَ عَلٰی دِیْنِیْ وَ اَمْرِیْ فَاتِیْتُ اَبٰی بَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقُلْتُ اَبَا الْمُبَرِّرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّہٗ قَدْ وَفَعَلَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ فَخَبِیْثٌ عَلٰی دِیْنِیْ وَ اَمْرِیْ فَحَدَّثَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَنْقَضَیْ بِہٖ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی اَہْلِ سَمَآوٰتِہٖ وَ اَہْلِ اَرْضِہٖ لَعَذَّبَہُمْ وَ هُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّہُمْ وَ لَوْ رَزَحَہُمْ لَکَانَ رَحْمَۃً خَیْرًا لَّہُمْ مِنْ اَعْمَالِہِمُ وَ لَوْ کَانَ لَکَ مِثْلُ جَبَلٍ اُخْرٰی ذَہَبًا اَوْ مِثْلُ جَبَلٍ اُخْرٰی نَفِیْقَہٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا قَبِلَ مِنْکَ حَتّٰی تُوْمِنَ بِالْقَدْرِ فَتَعْلَمَ اَنْ مَا اَصَابَکَ لَمْ یُکُنْ لِیُخْطِئْکَ وَ اَنْ مَا اَخْطَاکَ لَمْ یُکُنْ لِیُصِیْبْکَ وَ اِنَّکَ اِنْ مِتَّ عَلٰی غَیْرِہِذَا دَخَلْتَ النَّارَ وَ لَا عَلَیْکَ اَنْ تَاْتِیَ اَخِیْرَ عَبْدَ اللّٰہِ بِنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَآَلَہُ فَاتِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَسَآَلْتُہُ فَقَدْ کَرِمْتُ مِثْلَ مَا قَالَ اَبُو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ قَالَ

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔  
 تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعود کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعبؓ کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حدیث کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حدیث کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہؓ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اس رحمت ان کیلئے انکے علموں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا یا احد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے ملنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے مل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

لَيْ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ حَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاتَيْتُ حَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَسَّاهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَقَالَ أَيْتُ وَبَدَأْتُ فَنَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَسَّاهُ فَقَالَ فَاتَيْتُ وَبَدَأْتُ بِنِ تَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَسَّاهُ فَقَالَ سَبَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمُورِهِمْ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكُنَّا رَحِمَةً خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَعْبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَعْبًا تَفَقَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبَّلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَضَاكَ لَمْ يَكُنْ يُخْطِئُكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ يُضِيبُكَ وَاتَّكَ إِنَّ مَثْ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتُ النَّارَ.

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک کھڑی تھی جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپؐ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جا چکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کر کے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپؐ نے پڑھا: مگر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَكُنْجُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكُنْجُ غِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ غُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَ غَزَاةً فَسَكَّتْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَفَدَّ كِتَابٌ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَلَا تَسْكُنُ؟ قَالَ لَا أَعْمَلُوا وَلَا تَسْكُنُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَالَا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ تَبَلَّغَ وَاسْتَعْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

فَسَيُصْرَفُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۖ

| الدلیل: ۱۰-۱۱

نے نکل کیا اور لا پر وہی برتی اور اچھائی کی تکذیب کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تندرست مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہارا کر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ "اگر" شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔

۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات ہوئی۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا۔ آدم نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دست قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر فرمادیا تھا۔ (اسی طرح) آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہ لا شریک پر اور میرے رسول ہونے پر موت کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ فِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرُضَ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَ اسْتَعِزَّ بِاللَّهِ وَ لَا تَحْزَنْ فَإِنَّ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا لَكِنِّ قُلْتُ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بِي دِينَارٍ سَمِعَ طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَكْبَرُنَا حَبِيبَنَا وَ أَحْمَرُنَا مِنَ الْحَبَةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَ خَطَّ لَكَ السُّورَةَ بِبَيْدِهِ أَتَلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قِيلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَلَا تَنَا.

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ ابْنِ زُرَّارَةَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ مُسْئَرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ بِاللَّهِ وَ خُدَّةٍ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ آتَى رَسُولُ اللَّهِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْقَدَرِ

۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا تَنَا



رسول اللہ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے ہر کام نہیں کیا اور تر اس سے گناہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ کہو عائشہ! اللہ نے جنت کے لئے اہل تخلیق فرمائے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے چہروں کے بل۔ کچھ جہنم کا لمس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا فرمایا۔

۸۴: حضرت ابوملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ احوال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور جس نے اس کسی قسم کا کلام نہیں کیا اس سے اس کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

ابوالحسن القطان اس کے مثل یحییٰ بن عثمان سے نقل کرتے ہیں۔

۸۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے

وَجِئْتَ فَا طَلَحَتْ بِنْتُ يَحْيَىٰ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ غَيْبَةِ عَائِشَةَ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ دَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ جَنَازَةَ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَيْتُ بِهَذَا غَضُفًا مِنْ عَصَا فَيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَفْعَلِ الشَّوْءَ وَلَمْ يُلْمِ كُنْهُ قَالَتْ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ.

۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَا وَجِئْتَ فَا طَلَحَتْ الْوَرُؤُ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: هَؤُلَاءِ يَسْتَحْسِنُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مِنْ سَقَرٍ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿۸۳﴾ [النمر: ۸۳]

۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَابَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بِنْتُ يَحْيَىٰ بْنِ عُمَانَ مَوْلَىٰ أَبِي بَكْرٍ فَا يَحْيَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَىٰ عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا شَيْئًا مِنَ الْقَدْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سِيلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْهُ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ سَيَّانٍ فَا يَحْيَىٰ بْنُ عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ لَنَا هُوَ.

(فی الزوائد استاده هذا الحديث ضعيف)  
۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَابَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

اصحابؓ کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ غصہ کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپؐ کے چہرے میں انار کے دانے نہ چڑھ دیئے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلے میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی آتش ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں چاہا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس کے متعلق چاہا (تا کہ نبی ﷺ کی ناراضگی سے بچتا)۔

۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کی کوئی حقیقت نہیں بد فالی کی کوئی حقیقت نہیں ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کوس نے خارش لگائی؟

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہاء کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے حضور اقدسؐ سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبیؐ کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ و ہم یختصمون فی القدر فکأنما یفصالی وجہہ حب الثمان من الغضب فقال: "بهذا أبزمت أو لهذا خلقتم تطربون القرآن بفضعه بغض بهذا هلك الأسم قبلکم" قال فقال عبد اللہ بن عمرو ما غبطت نفسي بمجلس تخلفت فيه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما غمطت نفسي بدلیک المجلس و تخلفتی عنه.

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)

۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَ كَيْعُ بْنُ أَبِي حَتِيفَةَ أَبُو خَنْبَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوِي وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْبُحَيْرُ يُكُونُ بِهَ الْجَزْبُ فَيُجْرِبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا قَالَ ذَلِكَ الْقَلْبُ لَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلُ.

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُنَادِرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي حَاتِمِ الْكُوفَةِ أَتَيْنَاهُ فِي نَفَرٍ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنِ حَاتِمِ أَسْلِمَ نَسَلُكُمْ قُلْتُ وَ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَ تَوَكَّلُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرَهَا وَ شَرِّهَا خُلُوهَا وَ مَرَّتَهَا

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوائیں کسی میدان میں الٹ پلٹ کرتی ہوں۔

۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لونڈی ہے کیا میں اس سے عزل کر لوں؟ آپ نے فرمایا: اس (لونڈی) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا: نفس کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقع ہوتی ہے۔

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنی اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر بیٹھتا ہے۔

۹۱: حضرت سراقہ بن جهم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: (عمل) اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اسَاطِينُ مُحَمَّدٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّفَاعِيِّ عَنْ غَنِيمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِقَلَاةٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِيٌّ يَعْلَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَغْرُلُ عَنْهَا؟ قَالَ "سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَاتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ حَمَلَتْ الْجَارِيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ لِنَفْسٍ شَيْءٌ إِلَّا هِيَ كَائِنَةً"

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَزُدُّ الْقُدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ أَنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقُ بِخَطِيئَةٍ يَعْلَمُهَا.

۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَافُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جَعْفَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ فِيمَا جُفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَابِرَ أَمْ فِي أَمْرِ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ بَلْ فِيمَا جُفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَابِرَ وَ كُلُّ مَسِيرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

(فی الزوائد فی اسنادہ مقال)

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْمُصَفَّى ثَنَا ثَقِيفَةُ بْنُ

الْوَيْلُ لِمَنْ اَعْرَضَ عَنْ اٰیٰتِ الْوَحْيِ عَنْ اَبِي الْوَثَّيْنِ عَنْ جُبَيْرِ عَنْ اَبِي الْوَثَّيْنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ مَجْرُسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكْبِرُونَ بِالْقَدَارِ اللَّهُ اَنْ مَرْسُوفًا لَا تَغْوُوهُمْ وَ اِنْ مَسَّوْا فَلَا تَهْذُوهُمْ وَ اِنْ لَقِيْتُمُوهُمْ فَلَا تَسْلِمُوْا عَلَيْهِمْ۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ مجوسی ہو جائیں تو ان کی عبادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں پر نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو انہیں نہ سلام نہ کرو۔

تفسیر صحیح (حدیث: ۷۶) تقدیر برحق ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر پر ایمان نہ لائے ہرگز مؤمن اور مسلم نہیں ہو سکتا۔ یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ تمام احوال اور واقعات حق تعالیٰ شانہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہیں۔ یہ خیر و شر نفع و نقصان تقدیر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پورا حق اور اختیار ہے اس پر کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے جو کہ تقدیر کا مسئلہ ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے بعض روایات میں اس کے متعلق گفتگو کرنے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ فَسَلَّ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ جو شخص تقدیر کے متعلق ذرا سی بھی گھمٹا کرے گا اس سے قیامت کے روز پوچھ ہوگی (یعنی ایسی بات جس سے شک و انکار ظاہر ہو) حدیث میں جو ہے کہ تم میں کوئی شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب آگے بڑھ جاتی ہے اور دوزخ کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے چند باتیں نکلتی ہیں: (۱) قطعی طور پر اس دنیا میں کسی کے بڑی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (۲) اپنے عمل پہ بھروسہ کر کے خود کو جنتی نہ سمجھ لینا چاہیے اور عمل پر اترا تا درست نہیں کیونکہ خاتمہ کا پتہ نہیں (۳) اعمال کا مدار خاتموں پر ہے لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتا رہے (۴) موت تک مؤمن کو جہنم سے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سوء خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیے نہ معلوم خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ (حدیث: ۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ اولاد آدم کے اعمال کے سبب خداوند تعالیٰ کا رحمت کرنا بندوں پر واجب نہیں اور ضروری نہیں اگر عذاب دینا چاہے اپنی ساری مخلوق کو دے سکتا ہے۔ تصرف ہر قسم کے کرنے کا اسے اختیار ہے وہ ظالم نہیں ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے۔ (حدیث: ۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے اعمال صالحہ کرتا رہے کیونکہ عمل سعادت اور شقاوت کی علامت ہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت مند اور جس کے عمل برے ہیں اس کے شقی اور بد بخت ہونے کا خوف ہے۔ (حدیث: ۷۹) جو مؤمن عقیدے اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اس ایمان والے سے جو ضعیف اور کمزور عقیدے اور عمل والا ہے۔ فان لو..... اگر مگر نہ کرو۔ اس سے شیطان شکوک و شبہات کا دروازہ کھولتا ہے۔ (حدیث: ۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مکالمہ کیا ہوا؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات چیت ہوئی (۲) عالم برزخ میں بات ہوئی۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ سارا واقعہ عالم ارواح کا ہے عالم دنیا کا نہیں۔ لہذا اب کوئی آدمی تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ (حدیث: ۸۲) اس حدیث میں چند باتیں ہیں: (۱) طوبیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جہنمی زبان کا لفظ ہے اس میں جنت کو طوبیٰ کہتے ہیں یعنی اس کے لیے جنت ہے۔

(۲) طوبیٰ جنت کے ایک خاص ورخت کا نام ہے (۳) طوبیٰ کا معنی سرت 'فرحت' خوشی (۲) دوسری بات یہ او غیر ذالک کے بارے میں (۱) ہمزہ استفہام ہے 'واؤ حالہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جتنی ہے درست بات اس کے علاوہ ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ او غیر ذالک او بلی کے معنی میں ہے۔ یہ ماہل سے اعراض کرنے کے لیے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جتنی ہے تو حضورؐ نے نوک دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ (حدیث: ۸۶) عدویٰ کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔ حضورؐ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الہی ہے اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی۔ طیرہ: بدقالی کو کہتے ہیں۔ طیرہ پرندہ اڑانے کو کہتے ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلے تو اگر پرندہ وائیں جانب اڑتا ہوا ملا کہ سفر مبارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو سمجھتے کہ سفر صحیح نہ ہوگا۔ جیسے گھر سے نکلے پہلی سانسے آگئی یا کسی نے پھینک دیا تو بیٹھ گئے اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور منجملہ شرک قرار دیا۔ ہامہ: ایک جانور ہے جیسے الو کہا جاتا ہے۔ عرب اس سے بدقالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر انو بن جاتی ہیں۔ حضورؐ نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیر و شر کا مرجع تقدیر الہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی بیرونی اختیار میں۔ (حدیث: ۹۰) اس کو بعض محدثین 'حقیقت پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً عمر بڑھ جاتی ہے جیسے ارشاد الہی ہے کہ: ﴿اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَنْتَ﴾ (سورہ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ مصائب اور بلیات جن سے آدمی ڈرتا ہے دعا کرنے کی برکت سے رد ہو جاتی ہے اور حجاز ان کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر معلق ہے۔ بزرگان دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے۔ (حدیث: ۹۳) منکرین تقدیر کو جو اس سے تشبیہ دی ہے۔ یہ دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ نام ان کے احقرین اور یزدان رکھتے ہیں۔

۱۱: بَابُ فِي فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

کے فضائل کے بارے میں

عن أبي بن كعب

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۳: حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول

۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ

ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بناتا تو ابوبکرؓ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا إِلَيْنِ الْإِبْرَاءُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ

كُنْتُ مُتَّعِدًا خَلِيلًا لَا تَخْذُلُنِي أَنَا بَنِي خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ قَالَ وَكَيْفَ يَتَعْنَى نَفْسُهُ.

صدق کو بتاتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَفَعُنِي مَالٌ فَطَمًا نَفَعَنِي مَالٌ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَكَيْ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلْ آتَا مَالِي إِلَّا لَكَ يَارَسُولَ اللَّهِ.

۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

ترجمہ ☆ فضائل جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی کہ ہواور ایمان کی حالت میں انتقال بھی ہوا ہو دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ ناپائنا تھے۔ خلیل ایسا دوست جس کی دوستی سودائے قلب میں موجود ہو یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابوبکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَغَمَزَ سَيْدًا كُتُوبًا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا الشَّيْبَانَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَأْتِي عَلَى مَا حَتَّى."

۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علی! جب تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

ترجمہ ☆ کُتُوبًا: جمع کھل کی ہے اور کھل مردوں میں اس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے تجاوز ہو گئی ہو۔ مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے سردار ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبیؐ کی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں ان کو نہ بتاتا کہ عجب پیدا نہ ہو۔ اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی سردار ہوں گے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمَزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَلَا تَنَا وَكَيْفَ نَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُثَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جنت میں) اونچے

الْمُحْلَرِّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ أَهْلَ  
الذَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مِنْ اسْفَلِ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ  
الطَّالِبُ فِي الْأَفْقِ مِنَ آفَاقِ السَّمَاءِ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرُ  
مِنْهُمْ وَ أَتَعَمَّا"

درجات والوں کو ان سے نیچے درجات والے یوں  
دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع  
ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر و عمر انہی میں  
سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَجُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُوْسَى قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرُزَيْعِ بْنِ حِرَاضٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جِرَاضٍ عَنْ  
خَلِيفَةَ بْنِ الْإِيْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنِّي لَا أَفْرِي  
مَا قَدَّرَ تَقَالَى عَلَيْكُمْ فَافْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي" وَ أَشَارَ إِلَى  
أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ.

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں  
نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان  
ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف  
اشارہ کیا۔

ترجمہ ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا  
گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت  
ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس  
حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کتنے اچھے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضورؐ کے امتی  
ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رُبَيْعِ بْنِ أَدَمَ ثَنَا بَنُ  
السُّبَّارِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حَسَنِ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ  
لَمَّا وَضِعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ اُكْتَفَفَ  
النَّاسُ يَدْعُونَ وَ يُصَلُّونَ أَوْ قَالَ يَتَنَوَّنُونَ وَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ  
أَنْ يُرْفَعَ وَ أَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يُرْغَمْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ رَحِمْنِي وَ أَخَذَ  
بِمَنْكِبِي فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ أَبِي  
طَالِبٍ فَتَرَحَّمْ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مَا  
خَلَقْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِجَنَلٍ عَمَلِهِ مِنْكَ وَ  
إِنَّ اللَّهَ إِنْ كُنْتُ لَا أَظُنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ غَرَضًا وَ حُلًّا  
مَعَ صَاحِبِكَ وَ ذَٰلِكَ إِنِّي كُنْتُ أَخْشَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ

۹۸: حضرت ابن ابی ملکہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جد مبارک) کو چار پائی پر رکھا  
گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے  
رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی  
تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے  
اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔

میں متوجہ ہوا وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔ انہوں  
نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ  
کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس  
کے جیسے عمل کے ساتھ ملوں اور اللہ کی قسم! میں ہمیشہ گمان

اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ "ذَهَبْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَغَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَغَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَغَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكُنْتُ أَظُنُّ لَيْسَ بَعْدَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ."

کرتا تھا کہ اللہ عزوجل آپ کو ضرور اپنے دوستوں کے ساتھ کریں گے اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبی کو کثرت سے فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابوبکر و عمر آئے میں اور ابوبکر و عمر نکلے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملا دیں گے۔

☆ تفسیر صحیح اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خالص تھی اور حضرت علیؓ کے دل میں دشمنی کے بارے میں غش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ ردافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنی کو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نصیب کی اور بعد وفات بھی تا قیامت تینوں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، قَتَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَغَمَرٍ فَقَالَ "هَكَذَا نُبْعَثُ" (ضعيف)

۹۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَتَا عَبْدَ الْقُدُّوسِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ قَتَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ غُرْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَغَمَرُ سَيِّدَا أَكْهُولِ أَهْلِ الْحَيَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ."

۱۰۰: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور بعد میں آنے والے اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ قَالَ قَتَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ "عَائِشَةُ" قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ "أَبُو بَكْرٍ."

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: "عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

☆ فضیلت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے۔



## سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

## فصلُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۲: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا ان کے بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أَنَسَةَ أَخْبَرَنِي الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَنَّهُمْ قَالَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَنَّهُمْ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

☆ تشریح معلوم ہوا کہ محبت کی وجہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخینؓ سے محبت مدد اسلام نصرت اسلام اور اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہؓ سے محبت بیوی ہونے اور تفقہ فی الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم و فراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمہؓ زہراؓ سے بیٹی ہونے اور عابدہ زاہدہ ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہؓ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوئی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھا)۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ . ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَرَّاحٍ الْحَوْشِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف لا ثقاہم علی ضعف عبد اللہ بن خراش الا ان ابن حبان ذکرہ فی الثقات و اخرج هذا الحديث من طريقه فی صحیحہ.)

۱۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمرؓ ہیں اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ پکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ أَنَّنَا قَدْ ذُكِرَ بَعْضُ الْأَمْرِيئِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي تَيْمَسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَأَوَّلُ مَنْ يَخُاطَبُ بِيَدِهِ قَيْدُ جَلَّةِ الْجَنَّةِ.

☆ تشریح سبحان اللہ! کسی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ أَبُو غُنَيْدٍ الْمَدِينِيُّ قَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ الْمَاجِشُونِ حَدَّثَنِي الرَّزَّاجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْإِسْلَامَ بِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمائیے۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَا وَبُحَيْجٍ قَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَغَمْرُ.

۱۰۶: حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَصْرِيُّ أَتَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَالنَّبِيُّ فِي الْمَجْثَةِ فَإِنَّا بِأَمْرَةٍ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَنْبِ فَضْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْفَضْرُ فَقَالَتْ لِعُمَرَ قَدْ كُرِّتَ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُذْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَكَى عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ اأَعْلَيْكَ يَا بِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہیں ایک گل کے پھلوں میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ گل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ عمر (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپ پر جن پر کہ میرے مال باپ ندایوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ قَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عَمْرُِ يَقُولُ بِهِ

۱۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

فضیلت عمر فاروق ☆ (حدیث: ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تمنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبی پر نازل فرما دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث: ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمیع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابو بکر ہیں اور ان کے بعد عمر فاروق۔ (حدیث: ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمر کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث: ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروقی اعظم کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا: میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پردہ کرائیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی اور جب ازواج مطہرات میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعد نہیں کہ اللہ جل شانہ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواج عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ سچ فرمایا الصادق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

### فَضْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدُ عَثْمَانَ غَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَضَالِ

۱۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس لے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۱: حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک قبت کا ذکر کیا قرہ بنی زمانے میں۔ اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانچے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے چلا لگا لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَاقٍ فِي الْجَنَّةِ وَرَاقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عُثَانَ (فی الزوائد اسنادہ ضعیف فیہ عثمان بن خالد و هو ضعیف بالافہام)

۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتِ صَدَاقِ رَاقِيَةٍ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. (ضعیف)

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَهَا فَرَزَجُلٌ فَنَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يُؤْمِنُ عَلَى الْهَدَى قَوَيْتُ فَاخْذْتُ بِضَيْعِي عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَغْلَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتُ

هَذَا قَالَ هَذَا

والے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ۔

۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنائیں تو منافقین چاہیں گے کہ تم قیس (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ نَزِيدٍ التَّمَشْقِيُّ عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ نَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُثْمَانُ إِنَّ وَلَآئِكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَإِذَا ذَاكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلُجَ قَبِيضُكَ الَّتِي قَبَضَكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلُجْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ الثُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعَلِّمِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَتْ أَتَسِيئُهُ .

۱۱۳: عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کیلئے ابوبکرؓ کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمر کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ کیلئے عثمان کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عثمان تشریف لائے۔ آپ (ان کو دیکھ کر) کھل اُٹھے۔ آپ نے ان سے باتیں کرتی شروع کیں اس دوران عثمانؓ کا چہرہ خنجر ہوتا رہا۔ قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابوسلمہ نے بیان کیا کہ عثمان نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کروں گا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قیس فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ 'وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَتَا وَكَيْعٌ قَتَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَذِدْتُ أَنْ عَنَيْتُ بَعْضَ أَصْحَابِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَدْعُوكَ أَبَا نَكْرٍ فَتَسْكُتَ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ عُمَرُ فَتَسْكُتَ قُلْنَا أَلَا نَدْعُوكَ لَكَ عُثْمَانُ قَالَ نَعَمْ فَبَجَاءَ فَجَلَا بِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَوَجْهَ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ فَخَذَّ قَيْسُ أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا قَاتَا صَابِرٌ إِلَيْهِ .

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ خُبَيْبٍ وَآبَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالِ قَيْسٌ فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ (فِي الزَّوَالِدِ اسَاده صحيح بحالہ ثقات)

فضیلت عثمان غنی ☆ (حدیث: ۱۰۹) ویسے تو جمیع صحابہ حضور کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رعت و علم و منزلت مراد ہے۔ (حدیث: ۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بات طاهرات پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور حمیرہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر ان دونوں (ملعونوں) نے طلاقیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو خبر دی کہ آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی سے کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔ (حدیث: ۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپؐ کو شہید کرنے والے فتنہ پرداز گمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث: ۱۱۲) قیس سے مراد صلح خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث: ۱۱۳) یوم السدار: گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المؤمنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپؐ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقت حال بیان کر رہے تھے۔

### فَضْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدَنَا عَلِيٌّ مَرْضَى اللَّهِ عَنْهُ كَفَضَالِ

۱۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنَّ وَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ اللَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ۔

۱۱۴: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۱۵: حضرت ابو ذؤ القاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے نزدیک۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْوَرْهِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْوَرْهِمِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَعَلِّي إِلَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ النَّبِيُّ خَجَ فَتَزَلَّ بَعْضُ الطَّرِيقِ فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَفْسِهِمْ " قَالُوا بَلَى قَالَ " أَلَسْتُ أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ " قَالُوا بَلَى قَالَ فَبَيْدَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

۱۱۸: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس حج میں جو رسول اللہؐ نے کیا انکے ساتھ آئے۔ آپؐ راستے میں کسی جگہ اترے نماز کا حکم دیا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں ایمان والوں کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا میں ہر مومن کے نزدیک انکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ (علیؓ) ہر اس شخص کے دوست ہیں جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! تو اسکو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۹: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ابولیلیٰؓ علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علیؓ گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

آپ (ابوعلی) ان سے پوچھیں۔ علیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے خیبر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں ڈھک رہیں تھیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگا کر پھر فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دیجئے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں نے سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ابھی اُس کو محبوب رکھتے ہیں وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اشتیاق سے انتظار کرنے لگے۔ آپؐ نے علیؑ کو بلا بھیجا اور جھنڈا اُن کو عطا فرمایا۔

۱۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے توجو توجو کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے بہتر ہیں۔

معلى بن عبد الرحمن واسطی کی طرح ہے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ معلى نے علیؑ کی فضیلت میں ساٹھ حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہ کی حدیث سے ہے جو ”ابوہما خیر مِنْهُمَا“ کے بغیر ہے۔

۱۱۹: حمزہ بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ علیؑ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔

۱۲۰: عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

فِي الْيَتَامَىٰ وَبِالنَّاصِبِ فِي الضَّعِيفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَيَّ وَ اَنَا اَزْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَزْمَدُ الْعَيْنِ فَقُلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ " اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ الْخَرَّ وَ الْبَرَدَ " قَالَ فَمَا وَجَدْتُ خَرًا وَ لَا بَرَدًا بَعْدَ يَوْمَيْهِ وَقَالَ لَا بَعْثَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ بِقَوْرٍ " فَتَخَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ اِلَيَّ عَلِيٍّ فَاعْطَاَهَا اِيَّاهُ.

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذُبَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا صِبَا اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ابُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

المعلى بن عبد الرحمن كالواسطي والمعلی اعترف بوضع متین حدیثاً فی فضل علی قالہ ابن معین فالاسناد ضعیف واصلہ فی الترمذی والنسائی من حدیث حذیفۃ بغير زیادة و ابوہما خیر مِنْهُمَا۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جَدَّاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلِيٌّ يَمِيْنٌ وَ اَنَا مِنْهُ وَ لَا يُؤَدِّيْ عَنِّي اِلَّا عَلِيٌّ

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا عُثَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى اَبَانَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْمُهَنْتِلِ عَنْ عُبَادِ بْنِ

۱۔ ایک تو یہ حدیث ضعیف ہے دوسرے جنت میں تو تمام ہی جتنی جوان ہوں گے خواہ بچہ ہو یا امتی تو حسن و حسین کے سردار والی روایت ”چھٹی وارد“ اگر مزید تفصیل اور تفصیل مقصود ہو تو مولانا قاضی محمد طائس اور صاحب مترجم قصص القرآن (حدیث نمبر) شائع کردہ ”مکتبہ اعظم“ پر مذکورہ موضوع پر تفصیلی بحث ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ شنگھان علم کی عمارت کا حتمی بیج جائے گی۔ (ابومعادی)

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولُهُ ﷺ وَأَنَا الصَّيِّقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَعِ سَيِّئٍ" (باطل و عباد ضعیف)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں)۔

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات) رواه الحاكم في المستدرک عن المنهال و قال صحيح على شرط الشيخين

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو معاوية ثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وقاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَعْضِ حَاجَاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَلَذَكَرُوا غَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ تَقُولُ هَذَا الْبَرْجُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ" وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ "لَا غِلَظِينَ الرَّابَةِ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۱: عبد الرحمن بن سباط سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کی حج کے موقع پر تشریف لائے۔ سعدؓ انکے پاس آئے۔ انہوں نے علیؓ کا تذکرہ کیا۔ معاویہؓ نے انکے بارے میں کچھ کہا۔ سعدؓ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے۔

فضیلت حضرت علی المرتضیٰ ☆ (حدیث: ۱۱۳) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپؐ سے منافقت کی نشانی ہے۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے، کھیتیاں اور کثرت سے کھجوروں کے باغات ہیں۔ ۷۷ میں یہ علاقہ فتح ہوا۔ حضرت علیؓ نے بہت شجاعت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، موسیٰ کا معنی دوست ہے۔ اس باب کی تمام احادیث سے جبرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوئی۔

### حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

### فَضْلُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُزَيْرٍ عَنِ الْمُتَكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَرِيقَةَ "مَنْ نَابَنِيَا

۱۲۲: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فریقہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

بخبر القوم " فقال الزبير رضى الله تعالى عنه انا فقل من ياتينا بخبر القوم قال الزبير رضى الله تعالى عنه انا فلانا فقال الشئ صلى الله عليه وسلم لكل نبي خوارى و اِنَّ خوارى الزبير "۔

عنه نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا خوارى ہوتا ہے اور میرے خوارى زبیر ہیں۔

۱۲۳: حدثنا علي بن محمد ثنا ابو معاوية ثنا هشام بن غزوة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال لقد جمع لى رسول الله ﷺ يوم اُحُد۔

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴: حدثنا هشام بن عمار و هبة بن عبد الوهاب قالنا سفيان بن عيينة عن هشام ابن غزوة عن ابيه قال قال لى عائشة رضى الله تعالى عنها يا غزوة كان ابو اكب من الذين استجابوا للو الرسول من بعد ما اصابهم الفرج [آل عمران: ۱۷۲] ابو بكر و الزبير رضى الله تعالى عنهما۔

۱۲۴: حضرت عروہ اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (دادا اور نانا) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (احد کے موقع پر) یعنی ابو بکر اور زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔

**تشریح** ☆ حواری خاص اور مددگار لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کیا کہ ان کو مروی نہ لگی اور کفار و مشرکین کی خبر نبی کریمؐ کے پاس لائے۔ اس موقع پر جناب محمد رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوہ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دوسرے حضورؐ نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو تلوار لے کر مجمع چرتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی: مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سرور کائناتؐ ان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔ اہل میر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدوت و جاغزاری ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی۔ حضرت زبیرؓ سولہ برس کی عمر میں نورِ ایمان سے منور ہوئے ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضورؐ نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور پیغمبرؐ راہِ جاہ و جلال کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب و شدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیرؓ اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور حبکہ کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔



## فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ نَا الصَّلَاتُ الْأَزْدِيُّ لَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ "شَهِيدٌ يُمْنِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ."

## فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ لَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ فَقَالَ "هَذَا مِمَّنْ قُضِيَ نَجَاتُهُ."

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا اسْتَحَقَّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَبْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ "طَلْحَةُ مِمَّنْ قُضِيَ نَجَاتُهُ"

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ زَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَأْؤَهُ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے مثل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے احد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

فضیلت حضرت طلحہ ☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی (ﷺ) سے چوبیس برس قبل پیدا ہوئے ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور مغوان شباب میں بھی دُور دراز مالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں تجارتی اغراض سے یسرعی تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرور کائنات کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے مخلصانہ وعظ وپندے تمام غلوک و شبہات دُور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت طلحہؓ اُن آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں عجم صدقات کی پرتو نیا سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمان اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

## فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرْهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

ذَٰلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ  
لَا حِدَ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ "إِذَا سَعْدُ  
هَذَاكَ أَبِي وَابْنِي".

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمْعٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ  
حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ  
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَرَمَ سَعْدُ هَذَاكَ أَبِي وَابْنِي.

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ  
خَالِيَةُ يَنْغَلَى وَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۳۲: حَدَّثَنَا مَسْرُوفُ بْنُ الْمَرْزُوبَانِ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ  
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ  
قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي  
الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَ لَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَابْنِي  
لَفْتُكَ الْإِسْلَامَ.

فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں  
ورنہ زہیر کے متعلق بھی حضورؐ نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے تیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ  
میں حضورؐ نے ان کو بتایا تھا کہ تم یہ پہلے آدمی ہو اور غزوہ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو جھگڑے  
پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ  
کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی  
منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: نہیں مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ  
عزوجل کو یہ شان استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا  
قانون عام بنادیا۔

## فضائل العشرۃ رضی اللہ عنہم

## فضائل عشرۃ مشرہ رضی اللہ عنہم

۱۳۳: ریح بن حارث فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس کے دسویں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، سعد جنت میں ہیں، عبدالرحمن جنت میں ہیں۔ پوچھا گیا: نویں شخص کون ہیں؟ فرمایا: میں۔

۱۳۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: احد ٹھہر جا۔ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے (اس وقت) کوئی نہیں۔ مراد ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، ابن عوف اور سعید بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔

فضائل عشرۃ مشرہ ﴿۱۳۳﴾ (حدیث: ۱۳۳) دسویں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں: یہ بشارت صرف ایک مجلس میں فرمائی گئی وہیے سب صحابہ جنتی ہیں۔ حراء: یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضور اور صحابہ اس پر موجود تھے کہ کاہنے لگا۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کاہنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر شہیدوں میں تفصیلاً آیا ہے۔ ہوا یہ کہ آپؐ نے سب کو شہید کہا اور حضرت سعد کی موت ایسی بیماری میں ہوئی جس کا اجر شہادت کے برابر ہے۔

## فَضْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

## فضائل ابوعبیدہ بن جراحؓ

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل نجران سے کہ میں عقریب تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار

۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُنْتَنَى ثَنَا الْمُتَنَّى التَّحْمَنِيُّ عَنْ جَدِّهِ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ مِنَ التَّاسِعِ قَالَ أَمَا

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ هَالَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ "أَنْتُمْ حَرَاءٌ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَ غَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ وَ ابْنُ عَوْفٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

۱۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَنَعَ عَنْ سَفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْأَسَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ "لَا خَلَلَ نَحْنُ" سَأَلْتُ عَنْهُمْ

زَجَلْنَا أَمِينًا حَتَّى آمَنَ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ قَبَعَتْ أَبَا عُبَيْدَةَ  
بن الخُزَّاجِ.

۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا يَنْحَى بْنُ آدَمَ قَالَا اسْرَأَيْتُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَلَّةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْخُزَّاجِ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأَمَةُ.

**فضیلت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح** ☆ حضرت ابوعبیدہ کا نام عامر ہے۔ گو والد کا نام عبداللہ تھا لیکن دادا کی طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرحد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہ راقم کے مکان میں پناہ گزین نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے تجھیز و تکفین کا انتظام کیا۔ حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل بے کینہ میر چشم با حیاہ اور خیر خواہ خلق کبھی نہیں دیکھا۔

**فَضْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**  
۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ قَالَا سَفِيَانُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَخَلِّفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَا  
تُتَخَلَّفُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ.

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَا يَنْحَى بْنُ آدَمَ قَالَا  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِيْمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقْرَأُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى  
قِدَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ.

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
الْحَسَنِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِنَّكَ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْجَبَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل  
۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر  
مشورہ کے فتنہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبداللہ بن  
مسعود) کو فتنہ دار بناتا۔

۱۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت  
ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن  
کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو  
اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرأت پڑھے۔

۱۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا  
ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب

انہاک۔

تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

**فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعود** ☆ بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضورؐ نے فرمایا: **الائمة من قریش**۔ یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کریم جو اہل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ستر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک صحیفہ بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقع پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے لکھو: عبداللہ بن مسعودؓ سالم معاویہ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم)۔ قرآن کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور بانی سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعودؓ ہی کے سبب اساس پر تعمیر ہوئی۔

**فضیلت حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب** ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب ہاتھ ملتے ہیں تو ان کے چروں پر تازی و شکاری برتن ہوتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشارت کی بجائے برہن کی آٹا رٹا مایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دل میں نور ایمان نہ ہوگا۔ چچا باپ کا قائم مقام ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کے فضائل

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۳۰: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ التَّحْمِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُحُولِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لَسُفَى السُّفَرِ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَخَذَتُونَ لِقِطْعُونَ حَدِيثَهُمْ فَلَدَّكْرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَخَذَتُونَ فَإِذَا زَاءَ وَالرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قِطْعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَانِهِمْ مَتَى۔

(فی الزوائد: رجال اسنادہ ثقات الا انه قيل رواية)

محمد بن کعب عن العباس مرسلہ

۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھ کو ظلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظلیل بنایا تھا۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آئے سائے ہو گا اور عباس ہمارے درمیان دو دوستوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصُّحَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِثَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَتَمَنُّونِي وَتَمَنُّوا إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَيَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَتَيْنِ وَالْعَبَّاسُ بَيْنَنَا وَمُؤْمِنٌ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ .

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف لاحتقاقہم علی ضعف عبد الوہاب بل قال فیہ ابو داؤد یضع الحدیث و قال الحاكم روی احادیث موضوعه و شیخہ اسماعیل اختلط بأخوۃ و قال ابن رجب انفراد بہ المصنف و هو موضوع فانہ من بلایا عبد الوہاب و قال فیہ ابو داؤد ضعیف الحدیث .)

حضرت علیؑ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ (رضی اللہ عنہما) بِنِ ابْنِ طَالِبٍ

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اے بھی محبوب رکھئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو سینے سے لگایا۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِنَّهُمَا فَاجِيَتُهُ وَاجِبٌ مِنْ تَجِبَتِهِ قَالَ وَضَمُّهُ إِلَيَّ صَدْرِهِ .

۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ أَبِي الْحَخَّافِ وَكَانَ مَرْيُوطًا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي . (فی الزوائد: اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات)

۱۳۴: حضرت سعید بن راشدؓ سے مروی ہے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

۱۳۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبی لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسینؑ) ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ نبیؐ ان کو ہساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپؐ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسین سے محبت رکھتا ہے حسین پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

۱۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

**فضیلت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما** ☆ سبط: نواسے کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں کھیلنا جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مسنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبوی (ﷺ) ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل  
۱۳۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۳۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمار علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

راشد: اَنْ يَغْلِي بَنُ مَرْثَةَ حَدَّثَهُمْ اَنْهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى طَعَامٍ دَعَا لَهُ فَبَادَا حُسَيْنٌ يَلْبَسُ فِي السَّكَّةِ قَالَ فَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَامَ الْقَوْمِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هَهُنَا وَهَهُنَا وَيَصَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اخَذَهُ فَجَعَلَ اخْذِي يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقِيهِ وَالْاُخْرَى فِي فَاكِ زَيْبٍ فَقَبَّلَهُ وَ قَالَ حُسَيْنٌ مَيِّتِي وَ اَنَا مِنْ حُسَيْنٍ احبَّ اللهُ مَنْ احَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْاَسْبَاطِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ شَفِيَّانٍ مِثْلَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَنَا بِسَلَامٍ لِمَنْ سَأَلَنِي وَ خَرَبَ لِمَنْ جَادَنِي

**فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ**  
۱۳۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ هَانِيٍّ وَ بَنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَامَسَنَا ذَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنَّهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ.

۱۳۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَلْعَمَشِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ هَانِيٍّ وَ بَنِ هَانِيٍّ قَالَ دَخَلَ عَمَّارٌ عَلَيَّ عَلِيٍّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَدَى عَمَارٍ إِيمَانًا إِلَى مُشَابِهٍ.  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے  
 کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى  
 ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
 جَمِيعًا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي  
 ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ عَمَارٌ مَا عَرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَوْشَدَ مِنْهُمَا.  
 ۱۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بھی دو  
 امر پیش کئے گئے انہوں نے زیادہ درست (امر) کو  
 اختیار کیا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شاش: ہڈیوں کے جوڑ۔ مثلاً گھٹنے، کہنی، شانے کے جوڑ۔ مطلب  
 یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔  
 رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
 کامل ایمان کی بشارت ہے۔ (حدیث: ۱۳۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور متبعین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی  
 سلف و صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرت سلمان اُبی ذرؓ، مقداد رضی اللہ عنہما  
 کے فضائل

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْبُقْدَادِ  
 رضی اللہ عنہما

۱۳۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
 حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَجَبَةَ الْإِنْدَاقِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمْرَيْنِ بَحْبٍ أَوْ بَعْدٍ وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمُ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 مَنْ هُم؟ قَالَ عَلِيُّ بْنُهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ وَ  
 سَلْمَانُ وَ الْبُقْدَادُ.  
 ۱۳۹: حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے  
 محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان  
 سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ  
 کون ہیں؟ فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ  
 تین یہ ہیں۔ ابو زہرہ سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي  
 بَكْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ ذَرٍّ  
 بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
 أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمَارٌ وَ أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ وَ صُهَيْبُ وَ بِلَالُ  
 وَ الْبُقْدَادُ ثَلَاثًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعَهُ اللَّهُ  
 ۱۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی  
 ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ  
 سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمارؓ ان کی  
 والدہ سمیہؓ، صہیبؓ، بلالؓ، مقدادؓ۔ رسول اللہ کی اللہ نے  
 ان کے سچے ابوطالب کے ساتھ حفاظت فرمائی اور ابو بکر  
 کی حفاظت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔ مگر باقی



حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زنجیروں پہنا کر دھوپ میں پگھلا دیا سو کوئی ان میں ایسا نہ تھا جس نے مشرکوں کے ارادہ کی موافقت نہ کی یعنی براہِ تہیان کے موافق نہ ہو گیا۔ مگر بلال رضی اللہ عنہ کہ ان کا نفس ان کی نظر میں دلیل ہو گیا اللہ کی عظمت کے آگے دلیل ہو گئے وہ اپنی قوم کے آگے سووے دیا مشرکوں نے اپنے تئیں لڑکوں کو سووے لئے پھرتے تھے ان کو حد کی گھائیوں میں اور وہ کہتے تھے: اللہ سبحانہ و تعالیٰ اکیلا ہے! اللہ اکیلا ہے۔

۱۵۱: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے معاملہ میں جتنا ستایا گیا اتنا کوئی نہیں ستایا گیا اور اللہ کے بارے میں جتنا خوف زدہ کیا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں کیا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے ایسا کھانا نہیں تھا جس کو کوئی شخص کھاتا ہے مگر صرف وہی جس کو بلال کی بغل ڈھانپے ہوئے ہوتی تھی۔

**فضیلت حضرت سلمان ابوہریرہؓ اور مقدادؓ** ☆ ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی آیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام و ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تو حید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر صبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اونچے شانِ ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

**حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل**

۱۵۲: سالمؓ سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبد اللہ کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبد اللہ سب بلاؤں سے بہتر ہیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تو نے غلط کہا بلکہ رسول اللہ کے بلال (صحابی رسول) سب سے بہتر بلاؤں ہیں۔

بِعَمِّهِ ابْنِ طَالِبٍ وَ اَمَّا ابُو بَكْرٍ فَمَنْعَهُ اللّٰهُ بِقَوْمِهِ وَ اَمَّا سَائِرُ هُمْ فَاتَّخَذَهُمُ الشُّمْرُ كُنُوزَ وَ التَّبَسُّوْهُمْ اَفْزَاعَ الْحَدِيدِ وَ صَهْرُوْهُمْ فِی السَّمْسِ فَمَا مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ قَدْ وَ اَتَاهُمْ عَلٰی مَا اَرَادُوْا اِلَّا بَلَالًا فَاِنَّهُ هَانَتْ عَلَیْهِ نَفْسُهُ فِی اللّٰهِ وَ هَانَ عَلٰی قَوْمِهِ فَاتَّخَذُوْهُ فَاغْطُوْهُ الْوَلْدَانِ فَجَعَلُوْا يَطْوِفُوْنَ بِهٖ فِی شِعَابِ مَكَّةَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اَحَدُ اَحَدٍ.

(فی الزوائد: اسنادہ ثقات و رواہ ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک من طریق عاصم بن ابی النجود بہ)

۱۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنِيَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أُؤْيِئْتُ فِي اللَّهِ وَ مَا يُؤْدِي أَحَدٌ وَ لَقَدْ أُجِفْتُ فِي اللَّهِ وَ مَا يُخَافُ أَحَدٌ وَ لَقَدْ أَتَتْ عَلَى قَائِلَةٍ وَ مَالِيَّ وَ لِبَالٍ طَعَامٌ بِأَكْلِهِ رُوْبُ كَيْدٍ إِلَّا مَا وَازَى ابْنَ بِلَالٍ.

(آخر جہ الترمذی فی اواخر باب الزهد و قال هذا حدیث حسن صحیح)

**فضائل بلال رضی اللہ عنہ** ۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أَنَسَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: (بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَيْرٌ بِلَالٍ) فَقَالَ بْنُ عُمَرَ كَذَبْتَ لَا بِلَالَ بِلَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِلَالٍ.

۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أَنَسَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: (بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَيْرٌ بِلَالٍ) فَقَالَ بْنُ عُمَرَ كَذَبْتَ لَا بِلَالَ بِلَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِلَالٍ.

## فَضَائِلُ خَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: ابویعلیٰ الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمار کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قُلْنَا وَ كَيْفَ نُنَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكُنْدِيُّ قَالَ: جَاءَ خَبَابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أَأَنْ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عُمَارٌ فَجَعَلَ خَبَابٌ يُرِيهِ أَفَارًا يَظْهَرُهُ بِمَا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور علی بن ابی طالب ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت ہیں۔ خبردار ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي نَبٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَصْدَقُهُمْ خَبَابٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَفْضَاهُمْ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَفْرَوُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۵۵: ابوقلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ابن قدامہ کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپؐ نے زید بن ثابت کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۱۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قُلْنَا وَ كَيْفَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُدَامَةَ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ وَ أَعْلَمُهُمْ بِالْفَرَائِضِ.

**فضیلت حضرت خباب** ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق افاصل صحابہ کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خبابؓ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

## فَضْلُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۱۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قُلْنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنِ أَبِي  
الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَقْلَبَ الْغُرَاءَ وَلَا أَظْلَبَ  
الْخَضِرَاءَ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ.

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد  
فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان  
نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے  
زیادہ سچا ہو۔

### فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ الشَّرْحِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ أَهْبَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ خَرِيرٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَكَّرُونَ  
وَلَمْ يَنْهَاهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَعَجَّلُوا مِنْ هَذَا فَقَالُوا لَهُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ! لَمَّا دَبِلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْخَبَةِ خَيَّرَ مِنْ  
هَذَا.

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ کو ریشم دیدیا تو لوگوں نے آپس میں اس کو  
پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے  
کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے  
اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں  
سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

تشریح ☆ اس سے کئی امور ثابت ہوئے: (۱) ہدیہ لینا سنت ہے (۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے (۳) حضرت سعد  
بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا (۴) جنت کی اوئی چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دنیا کی ساری چیزوں سے افضل  
ہے اس لیے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں ہی باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس  
کپڑے کو صحابہ کرام دیکھ کر توجہ کرتے تھے وہ تباہ تھی۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اهْتَرِ  
عَرْشَ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی  
تو خوشی کے مارے ہلنے لگا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اهتَرُ" کا معنی ہلنا نہیں بلکہ کانپنا ہوگا کہ عرش الرحمن غمزدہ ہو کر  
کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد کے جواعمال صالحہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

### فَضْلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

### جریر بن عبد اللہ الجعفی رضی اللہ عنہ

### کی فضیلت

### الْبَجَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَفْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ  
جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ نے

عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ مَا حَجَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا زَانِي إِلَّا تَسَمَّيْنِي وَحِجِّي . وَ لَقَدْ شَكَرْتُ إِلَيْهِ آتِي لَا أَتِيْتُ عَلَى الْغَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي ضَرْبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَشِّهْ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا .

جب بھی مجھے دیکھا مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا۔ میں نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! ان کو ثبات عطا فرما اور ہادی و مہدی بنا۔

تفسیر: حضرت جریر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر مسکرا دیتے تھے کیونکہ بہت خوبصورت اور لمبے قد کے تھے۔ بلکہ جو بھی دیکھتا تھا تو شکل و صورت دیکھ کر مسکرا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ثبات اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا کی۔

## اہل بدر کے فضائل

۱۶۰: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ جریرؓ یا کوئی اور فرشتہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپؐ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہم میں سب سے زیادہ پسندیدہ۔ اس نے کہا اسی طرح (بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے) ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کو برا مت کہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کر دے (حب بھی) ان میں سے ایک کے (خرچ کیے گئے) نہ دیا اس کے نصف کو بھی) نہیں پاسکتا۔

۱۶۲: نسیم بن زعلوق سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے تھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا مت کہو۔ ان میں سے ایک کا ایک گھڑی کھڑے ہوتا تم میں سے کسی کی عمر بھر کی نیکی سے بہتر ہے۔

## فَصْلُ أَهْلِ بَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا قَاتَا وَ كَيْفَ لِنَا سَفِيَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ زَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ أَوْ مَلَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ مِنْ شَهِيدٍ بَدْرًا فَيُحْكَمُ قَالُوا حِيَارًا قَالَ كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا حِيَارُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَاتَا جَبْرِئِيلُ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَاتَا وَ كَيْفَ ح وَ قَاتَا أَبُو كُرَيْبٌ قَاتَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَبْرِئِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اتَّفَقَ وَمَلَاحِدًا مَا أَذْرَكَ مِنْ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ .

(فی الزوائد استاده صحیح)

۱۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: قَاتَا وَ كَيْفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ نُسَيْمِ بْنِ زَعْلُوقٍ قَالَ سَمِعَ بَنَ عُمَرَ يَقُولُ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَخْلِيهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً .

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی، جہاد کی برکت سے انسان کیا فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو برامت کہو کیونکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں، مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اپنی جان و مال، اولاد کی قربانی دی بعد والے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

فَضْلُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: قَتَا وَ كُنِيَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ ابْغَضَ الْأَنْصَارَ ابْغَضَهُ اللَّهُ. قَالَ شُعْبَةُ فَلْتِ لِعَدِيِّ أَسْمَعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِيَّاهُ حَدَّثَ.

۱۶۳: حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براء بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ ہی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَهِيمٍ قَتَا بِنِ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّهِمِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دَنَارٌ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا زَادِيًا أَوْ شُعْبًا وَاسْتَقْبَلَتِ الْأَنْصَارُ زَادِيًا لَسَلَكْتُ وَاوِي الْأَنْصَارِ. وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ.

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف والافہ من عبد المہیم و باقی رجالہ ثقات)

۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ بَنُ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ وَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَ أَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

۱۶۵: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی

اولاد پر۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

فضیلت انصار ☆ "شعار" جسم سے لگا ہوا کپڑا جس کو استر کہتے ہیں۔ "دنار" اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

**فَصَلُّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ  
الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْخَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صُمَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ وَقَالَ  
اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْجُحْمَةَ وَتَأْوِيلَ الْكِتَابِ۔  
۱۶۷: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا  
ساتھ ملا لیا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل  
کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

**فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما** ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجائب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے  
گئے ہیں۔

خوارج کا بیان

۱۲: بَابُ فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ غُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنْ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَ ذَكَرَ  
الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجٌ الْيَدُ أَوْ مُؤَدَّنُ الْيَدِ أَوْ  
مُشَوَّنُ الْيَدِ وَ لَوْ لَا أَنْ تَبْطُرُوا الْحَدَّثُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ  
الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ قَالَ: إِي وَ رَبِّ الْكُفْبَةِ  
فَلَا تَمْرَاتِ۔  
۱۶۹: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
حضرت علیؑ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک  
مُخَدَّجُ الْيَدِ (تھکانہ) ہوتا تھا وہاں اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا  
کہ تم فخر میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ  
تعالیٰ نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے  
محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا  
کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں  
نے فرمایا: ہاں رب کہہ کی قسم ایسا تمیں مرتبہ فرمایا۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بِنِ  
زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشِبٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ وَرَّاحٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ  
أَخْذَاتِ الْإِنْسَانِ سَفَهَاءَ الْأَخْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِي  
النَّاسِ بِقِرَّةٍ وَنِ الْفُرْقَانِ لَا يُخَاوِرُ تَوَاقِفَهُمْ بِمَقُولُونَ مِنْ  
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الزُّمِيَةِ لَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ  
فَإِنْ قَتَلْتُمْ أَجْرَ عَبْدِ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلْتُمْ۔  
۱۶۹: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو  
نوجوان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب  
سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے مقلوم  
سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ  
جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا  
ہے۔ جو ان سے ملے ان سے قتال کرے کیونکہ انکو قتل کرنا  
قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۶۹: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو تورہ کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم تر سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیگے جس طرح تیر شکار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (شکاری) اپنے تیر کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سے یا یوں فرمایا کہ غریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تہجد و نماز نہیں کرے گا۔ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حکم بن عمرو غفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ غُمَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْخُرُوجِ شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَدُونَ يُحْبِرُونَ أَحَدَهُمْ صَلَاحَهُ مَعَ صَلَاحِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَظِيرِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي رِصَابِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قُدْحِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ الْفُلْدُ فَنَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَفْرُقُونَ الْقُرْآنَ لَا يُخَاوِرُونَ خُلُوقَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِزَالِحِ بْنِ غُمَرٍ وَآخِي الْحَكَمِ بْنِ غُمَرٍ الْبَغْدَادِيُّ فَقَالَ وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَيْلِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ يَكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَفْرُقَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ.

(لمی الزوالہ هذا اسنادہ ضعیف)

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا سَفِيَانُ بْنُ غِيثَةَ عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ يَفْقِهُمُ الشُّبْرَ وَالْغَنَائِمَ وَهُوَ فِي جِعْرٍ بِلَالٍ فَقَالَ رَجُلٌ اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَيَهْلِكَ وَمَنْ يَعْدِلُ يَحْرِي إِذَا لَمْ اُعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ذُعْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ أَوْ أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ مِنَ السُّهُمِ مِنَ الرُّمَّةِ.

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي أُوْلَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ.

۱۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْزَةَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْشَأُ شَرٌّ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَبْعُ قُرُونٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلَّمَا خَرَجَ قُرُونٌ قُطِعَ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِينَ مَرَّةً حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدُّجَالُ.

۱۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي أَجْرِ الزَّمَانِ أَوْ فِي هَلَاكِ الْأُمَّةِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ مِنَ السُّهُمِ مِنَ الرُّمَّةِ.

۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر اثناء میں تھے اور غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور ایک شخص نے کہا: اے محمد! عدل کیجئے۔ آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کوں عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳: حضرت ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن انکے زخروں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب بھی وہ ابھریں گے کاٹ دیے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیے جائیں گے (اور ایسا) بیس مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان کی جماعت میں سے دجال خروج کرے گا۔

۱۷۵: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یایوں فرمایا کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے یہ قرآن ان کے زخروں سے تجاوز کرے یا انکے حلق سے تجاوز کرے۔



الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ نَرِيقَهُمْ أَوْ خَلُّوْهُمْ سِمَاهُمْ  
الْخُلَيْفَةُ إِذَا زَانِمُوهُمْ ' أَوْ إِذَا لَقِيَتْهُمْ  
فَاقْتُلُوهُمْ۔

نہیں کرے گا ان کی علامت سر کے بال منڈانا ہوگی  
جب تم ان کو دیکھو یا یوں فرمایا کہ جب تم ان سے ملو  
(جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ  
ابْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ سَرُّ قَتْلِي قُتِلُوا تَحْتَ أَرْبَعِ  
السَّمَاءِ ' وَخَيْرُ قِتْلِي مَنْ قَتَلُوا ' بِلَابِ أَهْلِ النَّارِ . قَدْ كَانَ  
هَؤُلَاءِ مُسْلِمِينَ فَضَارُوا كُفْرًا قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا شَيْءٌ  
تَقُولُونَ ؟ قَالَ : بَلَى سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۔

۱۷۶: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ بدترین مقتول جو  
آسمان تلے قتل کئے گئے اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہوں  
نے جہنم کے کتوں کو قتل کیا۔ یہ مسلمان ہوں گے جو کفر  
اختیار کر لیں گے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو  
امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں  
نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا رکھا ہے۔

**تشریح** ☆ خوارج جمع ہے خارجہ کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اجماعت والجماعت سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
کے دور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی  
تلاوت بہت کرتے تھے عبادت گزار تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برے خیال  
رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر  
المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔  
ان میں سے اکثر تابع ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل  
ہوئے۔ یہ فرقہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا ٹھکانہ کے رہم کا منکر ہے اور چور کا ہاتھ بغل سے کاٹتے تھے۔  
حائض ہر حالت میں نماز کی فرضیت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے انھیں گئے ان  
کو دیا جائے گا پھر انھیں گئے تو اہل حق غالب آجائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فسخ حج البیہ : ناقص ہاتھ ہے۔  
آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلاف راشدہ کے ہیں جب اٹھائیس سال ختم ہوئے تو  
اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حرورہ : کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریہ کہتے ہیں۔  
پہلے ان کو قراء کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر  
ان کے دلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: ۱) پھل اس کو رصاف کہتے ہیں ویسے رصاف  
جمع ہے رصف ہے۔ ۲) قدم شیر کا لکڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگایا گیا ہو۔ ۳) قدو جمع ہے قدہ کی۔ تیر کے پروں کو کہتے  
ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدمی تیر چھینکے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ  
شکار کو لگے کہ اس کے بار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم  
نہیں ہوگا۔ (حدیث: ۱۷۲) مہرانہ مکہ سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں حنین کی غنائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں  
خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر موٹا ناجائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر موٹا نامسنون ہے۔ بچے کی  
پیدائش کے سات دن بعد حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اجماعت والجماعت کے خوارج کا فرقہ نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

## ۱۳: بَابُ فِيمَا انْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ

جہمیہ کے انکار کے بارے میں

۱۷۷: جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوئی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے۔

تشریح ☆ جہمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جہم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ روایت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ویدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پائو گے۔

۱۷۹: ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم وہیبر کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم انکے دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پائو گے۔

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ وَكَيْعٌ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَغْلَى وَ وَكَيْعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَمْ نَكُنْ جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَنْتُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَرَبِّهِمْ بِحَمْدٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ (۳۹: ۱)

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرُّمَلِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا قَالَ: فَكَذَلِكَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ فَتَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ: أَنْتُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيِهِ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِمَا.

۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ بْنِ خُدْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ يَا أَبَا زُرَيْحٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِياً بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَكْظَمُ وَذَلِكَ آيَةُ فِي خَلْقِهِ.

۱۸۰: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کو دیکھیں گے اور اسکی مخلوق میں (اس عالم میں) اسکی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو زریں! کیا تم سب چاند کو بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تو بہت بڑے ہیں اور یہ (چاند کی رویت) اسکی مخلوق میں (اسکی رویت کی) نشانی ہے۔

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ بْنِ خُدْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبَحَ رَبُّنَا مِنْ قُتُوبٍ عِبَادِهِ وَقُرْبٍ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَضْحَكُ الرَّبُّ قَالَ نَعَمْ لَنْ نَعْلَمَ مِنْ رَبِّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

۱۸۱: ابو زریں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار ہمارا اپنے بندوں کا نا امید ہو جانے سے اور عذاب کے قریب ہونے سے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہنستا ہے رب ہمارا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم ایسے رب کی خیر سے جو

ہنستا ہے۔

(فی الزوائد: وکیع ذکرہ ابن حبان فی الثقات)

و باقی رجالہ احسن بہم مسلم)

تشریح ☆ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں رویت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ "تَضَامُونُ" اصل میں تَضَامُونُ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو دیدار الہی میں بواضل ہے۔ (حدیث: ۱۸۱) "قُتُوبُ": نا امید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے نا امید ہو جاتا ہے۔ "لَنْ نَعْلَمَ": اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو ہنستا ہے۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ بْنِ خُدْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ رُبَّمَا قَبِلْتُ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقُهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَاءٌ ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ.

۱۸۲: ابو زریں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق کیا۔

**تشریح** ☆ "اَیْنُ نَحْنُ زُنَّا": مطلب یہ کہ اَیْنُ نَحْنُ غُرُشُ زُنَّا ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث معانی میں ہے اور اس کا مضمون متشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ ثُمَّ یہ لفظ ثُمَّ نہیں بلکہ فَمَ ہے۔ اسم اشارہ برائے مکان اور خلق نہیں بلکہ خلقِ مخلوق۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور غُرُشُ غُشُ عُلُیٰ الخاء: الگ جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُعْجَرٍ الْغَاذِبِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ إِذْ عَرَضَ لَهُ زَجَلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ غَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْغُلَامُ مِنَ الْوَلَدِ وَبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَطْعَ عَلَيْهِ كَنْفَهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ يَذْنُوبُهُ لَيْسَ قَوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَعْرِفُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَشَرًا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُقَ قَالَ ابْنُ سَعْدٍ تَرَاهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَآتَا غَمَرٌهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ يَطْعُ صَحِيفَةً خَسَنَةً أَوْ كِبَاهُ بِبَيْتِهِ قَالَ وَآتَا الْكَافِرَ وَالْمُنَافِقَ قِيَادَى عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ قَالِ خَالِدٌ لِمَى الْأَشْهَادُ شَيْءَ مِنَ الْقَطَاعِ

﴿هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ

عَلَى الظَّالِمِينَ﴾

۱۸۴: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَرْوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْغُلَامُ مِنَ الْوَلَدِ وَبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَطْعَ عَلَيْهِ كَنْفَهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ يَذْنُوبُهُ لَيْسَ قَوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَعْرِفُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَشَرًا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُقَ قَالَ ابْنُ سَعْدٍ تَرَاهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَآتَا غَمَرٌهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ يَطْعُ صَحِيفَةً خَسَنَةً أَوْ كِبَاهُ بِبَيْتِهِ قَالَ وَآتَا الْكَافِرَ وَالْمُنَافِقَ قِيَادَى عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ قَالِ خَالِدٌ لِمَى الْأَشْهَادُ شَيْءَ مِنَ الْقَطَاعِ

[۱۸۴: ۱۸۴]

**تشریح** ☆ نَحْوِي: لغت میں سرگوشی کہتے ہیں۔ بَدَلِي: قریب کیا جائے گا۔ کَنْف: پردہ۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوتھیں روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔ اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں: وجعل سوءاً کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثین نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ

اللہ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے انکار بتائے گا کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب کی طرف سے ارشاد ہے: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمِیْمِ﴾ آپ نے فرمایا: وہ (اب) انکی طرف دیکھے گا

اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اسکی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

۱۸۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

۱۸۶: قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔ لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن میں۔

ثَنَا ابُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِیُّنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشُّكَّكِیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِزْ سَطَحَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوهُ وَهُمْ سَهْمٌ فَأَذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ قُورْبِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمِیْمِ﴾

[نہ: ۱۵۸]

قَالَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا ذَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَخْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَتَّقَى نُورَهُ وَبَرَكَتَهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.

۱۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنِ مَنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَةً ثُمَّ يَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنِ مَنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَةً ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْقِبُهُ النَّارُ فَمِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقْ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا ابُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَنَّاتٌ مِنْ قُضْبَةٍ ابْتِهَمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتٌ مِنْ ذَهَبٍ ابْتِهَمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْدَاءُ الْكِبْرِيَاءُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا حُجَّاجٌ قَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةَ: لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَ وَ زِيَادَةً وَقَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدَ يُرِيدُ أَنْ يَنْجِزَ كُمْؤُومَةً يَقْبَلُونَ وَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ يَنْقُلَ اللَّهُ مُوَاظِنَنَا وَ يَنْبِشَ وَ جُوهَنَا وَ يُدْجِلَنَا الْجَنَّةَ وَ يَنْجِنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَ لَا أَقْرَبَ لَا غَيْبِهِمْ.

۱۸۷: صحیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے۔۔۔“ اور فرمایا: جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارے والا پکارے گا: اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو تم سے پورا کر دے۔ وہ کہیں سوچے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو زنی نہیں کیا اور ہمارے چروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے وہ اس کی طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز ان کو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ انکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَبِعَ سَمْعُهُ الْأَصْرَابَ لَقَدْ جَاءَتْ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ آتَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ تَشْكُو زَوْجَهَا وَ مَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْغِيثِ تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سنانا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس جھگڑا آیا در آنحالیکہ میں گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا ”اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپؐ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں مجادلہ کر رہی تھی۔“ (الایہ)

تفسیر صحیح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن عامر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے عذر کیا وہ ناراض ہو گئے اور کہہ دیا تم میرے اوپر ایسی جو جیسی میری ماں کی بیٹھو۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ پھر وہ نام ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ نکاح کیا تو میں جوان اور مالدار تھی پھر جب اس نے میرا کھال کھا لیا میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز و اقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ظہار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب کوئی صورت ایسی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیات (مجادلہ) نازل ہوئیں۔

۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ لَقَا ضَفْوَانَ بْنَ عَيْسَىٰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ رِزْقُكُمْ عَلَى نَفْسِهِ بِبَدَنِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ رَحِمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے اپنے آپ پر اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے ہے۔

۱۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيِّ وَ يَحْيَىٰ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَا قَالَا قَالَا مُوسَىٰ بْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ الْحِزَامِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا قُبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ وَطِئَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أَخْبَرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَا يَبْكُ؟ وَ قَالَ يَحْيَىٰ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا بَكَى أَدَاكَ مُنْكَبِرًا؟ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْهِدَ ابْنِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَ دِينًا قَالَ أَلَا أَبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ أَبَاكَ كَهَذَا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَىٰ أَعْيُنِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُخَيِّسُنِي فَأَقْبَلْ فِيكَ ثَابِتَةً فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ إِنَّهُ سَبَقَ مَبْنَىٰ أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَابْلِغْ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ فُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْثَلًا بَلْ أَعْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُؤْزِقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

۱۹۰: طلحہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ان کے والد) عبد اللہ بن عمرو بن حرام جنگ اُحد کے دن مقتول ہوئے تو رسول اللہ مجھے لے آئے اور فرمایا: اے جابر! کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جو تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے کہا (جیسا کہ جیب بن ابی حدیث میں یوں کہتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں شکستہ دل کیوں دیکھ رہا ہوں؟ جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد شہید ہو گئے اور عیال و قرض چھوڑ گئے۔ حضور نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی (یعنی کیا معاملہ فرمایا؟) عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا: اللہ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہ فرمائی اور تمہارے والد سے بلا حجاب کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے آؤ و دعا کرو تاکہ میں تمہیں عطا کروں۔ عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے زندگی عطا فرما دیجئے تاکہ دوبارہ آپ کی خاطر قتل (شہید) کیا جاؤں تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ تو ہماری طرف سے پہلے طے ہو چکا

تھے کہ لوگوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو پیغام پہنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے) رسول اللہ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہ خدا میں مرنے والے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكَيْعٌ عَنْ شَفَّانٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهَدُ ثُمَّ يُتَوْبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيَسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهَدُ.

۱۹۲: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِصْبِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ.

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي فُورٍ الهمداني عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْرَةَ عَنِ الْأَخْطَبِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِي غَضَابَةٍ وَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرْتُ بِهِ سَخَابَةً فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تَسْمُونِ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّخَابُ قَالَ وَالْمَرْءُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوا: لَا نَرَى: قَالَ فَلَيْنَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهَا إِمَّا وَاحِدًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ سَبْعِينَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ قَوْفُهَا كَذَلِكَ حَتَّى غَدَا سَبْعَ سَلْوَاتٍ ثُمَّ فُوقَ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ بَحْرٌ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَ اسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فُوقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةً أَوْ عَالٍ بَيْنَا أَغْلَاهُ وَ رُجْحِيهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِ هُنَّ الْعُرُشُ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَ اسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فُوقَ ذَلِكَ

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قاتل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے رستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی منگی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں یا دشاہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۶: عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بھاء میں تھا ان میں رسول اللہ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہ نے فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سحاب۔ فرمایا: اور حرن بھی؟ لوگوں نے عرض کیا: اور حرن بھی۔ فرمایا: اور عتار بھی؟ عرض کیا: عتار بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور تہہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی کھروں کی مانند انکے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پشتوں پر عرش ہے جسکے زیریں اور بالا کی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں



تبارک وتعالیٰ.

کے درمیان پھر اسکے اوپر ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں پہنچا دیتے ہیں (اور نزول حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کیا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سننے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو بتاتا بہت مرتبہ

اس کے نیچے والے کو بتانے سے قبل شعلہ آگ لیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے سنی تھی سچی ہوتی ہے۔

۱۹۵: حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ یا تیس ارشاد فرمائیں: فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اسکے شایانِ شان نہیں اللہ ترازو کو جھکاتے اور اوپر اٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قبل اٹکی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قبل۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اسے ہٹا دیں تو اسکے چہرہ کی روشنیاں تاحدنگاہ اسکی مخلوق کو جلادیں۔

۱۹۶: حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سوتا ان کے شایانِ شان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اس کو ہٹا دیں تو اسکے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلادیں

۱۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَابِتُ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَحَتَهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كُنْ أَوْ يَسْأَلُهُ عَلَى صَفْوَانٍ ﴿إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سبأ: ۲۳] قَالَ فَيَسْمَعُهَا مُنْزِلًا فَوَالِ السَّمْعِ يَعْصِيهِمْ فَوْقَ بَعْضٍ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ فَرُبَّمَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا إِلَى الْأَرْضِ تَحْتَهُ فَيُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوْ السَّاحِرِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْرَكَ حَتَّى يُلْقِيَهَا فَيَكْذِبُ مَعَهَا مَاتَةً كَذِبًا فَتَضِلُّكَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الَّتِي سَمِعْتَ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتُ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَبْغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ قَبْلَ غَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَخْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ.

۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتُ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَبْغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ حِجَابُهُ

جہاں ان کی نگاہ پہنچے۔ اس کے بعد ابو موسیٰ کے شاگرد ابو عبیدہ (نے بطور استدلال) یہ آیت پڑھی: ﴿مَنْ فِي النَّارِ مِنْ لَدُنْهِ يُرِيدُ لِيُخْرِجَ مِنْهَا قُلُوبًا مُرْسِلِينَ﴾ "پاکرت ہے جو آگ میں ہے اور جو اسکے گرد ہے پاک ہے اللہ پالنے والا تمام جہانوں کا"۔

النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لِاخْوَفَتْ سُوءَاتُ وَجْهِهِ كُلِّ شَيْءٍ اَذْرَكَهٖ بِصُرَّةٍ ثُمَّ قَرَأَ الْوَاغِيَةَ: ﴿مَنْ فِي النَّارِ مِنْ لَدُنْهِ يُرِيدُ لِيُخْرِجَ مِنْهَا قُلُوبًا مُرْسِلِينَ﴾ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۸۶﴾

[سورة النور: ۸۶]

۱۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست راست بھرا ہوا ہے کوئی چیز اسے کم نہیں کر سکتی۔ رات دن برستا ہے اور ان کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے بلند کرتے ہیں تو بلکہ کر اور جھکا تے ہیں۔ فرمایا دیکھو جب سے آسمان و زمین پیدا فرمائے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اللہ کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

۱۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا بَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيظُهَا شَيْءٌ سَخَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَبَدَنَهُ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيُخَفِّضُ قَالَ أَرَأَيْتَ أَتَفَقُّ مَنَدُ خَلْقِ اللَّهِ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِمَّا فِي يَدَيْهِ شَيْئًا.

۱۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: اللہ جبار اپنے آسمان و زمین کو ہاتھ میں لے لیں گے اور مٹھی بند کی اور اسے کھولنے لگے پھر فرمائیں گے: میں جبار ہوں! کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں جھک رہے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا منبر نیچے تک بل رہا ہے مجھے یہ رائے پیش ہو کہ کہیں یہ گرنے پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثنا عَبْدُ الْمُعِزِّ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَواتِهِ وَارْضَهُ بِيَدِهِ وَقَبْضَ بِيَدِهِ فَيَجْعَلُ يَقْبِضُهَا وَيَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْجَبَّارُ! أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ قَالَ وَيَسْمِعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَائِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمُنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَثْقَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ أَتَأْقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۹۹: حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ہر دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے چاہیں تو اسے سیدھا فرمادیں اور چاہیں تو لیڑھا کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے دلوں کو جمانے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر عاہت

۱۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَابِتُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ غَبِيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا اَفْرِيسَ الْخَزَلَاءِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكَلَابِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ اصْبَعَيْنِ مِنْ اصْبَاعِ الرَّحْمَانِ. اِنْ شَاءَ اَقَامَهُ وَاِنْ شَاءَ اَزَاعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا مُجْتَبِ الثَّلُوبِ ثَبِّتْ

فرما دے اور فرمایا ترا و رحن کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیر و بر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قتل کرے غالباً فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

۲۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے: کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ يَوْمٌ شَانٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عز وجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

حیاپ: جس نے اچھا یا بُرا و اچھا ڈالا

۲۰۳: حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برادر طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

فَلَوْ تَنَا عَلَىٰ ذِيكَ قَالَ وَالْمَيُوتَانِ بَيْدَ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَلْوَامًا وَيُخَفِّضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنْهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ فَيَقُولُ لَا رَجُلٌ يَخْبِئُ لِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ فَرَّطْنَا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي.

۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ فَيَقُولُ لَا رَجُلٌ يَخْبِئُ لِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ فَرَّطْنَا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي.

۲۰۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَزْنَانُ صَبِيحُ ثَنَا يُونُسُ بْنُ جَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ يَوْمٌ شَانٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] قَالَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذُنُوبًا وَيَفْرِجَ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَخَفِّضَ آخَرِينَ.

(فی الزوائد اسناد حسن)

۱۳: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا أَبُو عَرَّانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الْمُثَنَّبِ بْنِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ

اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا: میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تھوڑا یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنا بھی پورا اجر ملے گا اور پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اس کی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

۲۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

سَنَةِ سِنَةٍ فَعَمِلَ بِهَا كَأَنَّهُ عَلَيْهِ وَزُرْهَا وَوَزُرْ مِنْ عَمَلِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي نُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَثَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدِي كَذَا وَكَذَا قَالَ لِمَا بَقِيَ فِي الْمَجْلِسِ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِمَا قُلْ أَوْ كَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اسْتَنْ خَيْرًا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَجْوَرٍ مِنْ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمِنْ اسْتَنْ سَنَةً سِنَةٍ فَاسْتَنْ بِهِ فَعَلِيهِ وَزُرَةٌ كَامِلًا وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ اسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۲۰۵: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ خَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارِ مَنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَإِذَا دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَجْوَرٍ مِنْ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا.

(اسنادہ ضعیف)

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غَسَّانٍ الْغَسَّانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هَذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ أَجْوَرٍ مِنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَعَلِيهِ مِنَ الْأَثَمِ مِثْلُ

اِنَّامَ مِنْ اَتْبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اِثْمِهِمْ.

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَنَ سَنَةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ اجْرُهُ وَمِثْلُ اجْزَائِهِمْ مَنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اجْزَائِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَ سَنَةً سَبْتَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مَنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(هذا الاسناد ضعيف)

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَيْشِرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ ذَا عٍ يَذْغُوا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمًا لِلذَّغْوَةِ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَانْ ذَعَا رَجُلٌ رَجُلًا.

تشریح ☆ (حدیث: ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہتے ہیں اس آدمی کو برابر ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قاتل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اس نے رکھی ہے۔ (حدیث: ۲۰۴) کسبِ حُث: ترغیب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا تھا وہ مفلس اور نادار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سامان جمع ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

۱۵: مَنْ أَحْيَا سَنَةً قَدْ أُمِيتَتْ

پاب: جس نے مُردہ سنت کو زندہ کیا

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْغَزَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دُثْنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا سَنَةً مِنْ شَيْءٍ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اجْزَائِهِمْ

۲۰۹: حضرت عمرو بن عوف مزنیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

شیئاً و من ابدع بدعة ففعل بها کان علیہ او زار  
من عمل بها لا ینقص من اوزار من عمل بها شیئاً  
ہوگا اور ان کے دیال میں کچھ کی بھی نہ کی جائے گی۔

☆ ترجمہ: جو سنت کو زندہ کرے ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو ایسی متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو وعادی جو متروک سنت کو زندہ کرتے ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجبر یا بالسرا وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰: عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو چکی ہو تو اس کو اس پر عمل کرنے والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا انکے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو اللہ ہیجہ کے رسول پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے برابر اس کو بھی گناہ ہوگا اور انکے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِى كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخْبَأَ سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أَهْبَأْتُ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجْرٍ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِ النَّاسِ شَيْئاً وَ مَنْ ابْتَدَعَ بَدْعَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَإِنَّهُ مِثْلُ إِيْمٍ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَثَامِ النَّاسِ شَيْئاً.

پاور: قرآن کیسے سکھانے کی فضیلت

۱۶: فَضْلُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عِلْمُهُ

۲۱۱: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر یا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا شُعْبَةُ وَ سَفْيَانُ عَنْ عِلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ خَيْرُكُمْ وَ قَالَ سَفْيَانُ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عِلْمُهُ.

۲۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن نبی کو عام کرنے کی سعی کرے)۔

۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عِلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عِلْمُهُ.

۲۱۳: حضرت ہمدانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ ا

۲۱۳: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بُهْدَلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عِلْمُهُ قَالَ وَ أَخَذَ بِيَدِي فَأَقْدَعَنِي مَقْدَعِي

هَذَا اَقْرَىٰ.

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تاکہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترجیح کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال رحمان کی سی ہے کہ بوتو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندر ان کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بوتو بالکل نہیں۔

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عز وجل) کے خاص تعلق والے۔

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حضرت ابوبریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سو جاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الزَّيْتَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُضْطَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا.

۲۱۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَدَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِبَلَّةِ أَهْلِئِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّةٌ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۲۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمُحِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ كَثِيرٍ بْنُ زَادَانَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ حَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ النَّازِ.

۲۱۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ غَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ





خوشبو نہیں۔ اس کی مثال بھجور کی سی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے یوں طرح 'اس' لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث: ۲۱۶) سبحان اللہ! انتہی شان ہے حافظ قرآن کی۔ جس طرح دنیا میں ایم۔ این۔ اے کا کوئی مقرر ہوتا ہے کہ اتنے آدمیوں کو ملازم کروا سکتا ہے اسی طرح حافظ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کہ وہ آدمیوں کا کوئی ٹھکانہ گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضِّلِ الْعُلَمَاءَ وَالْحَبِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ  
۲۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلَيْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ  
مُعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَنَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي  
الْبَيْنِ.

پس: علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر اُتھارنا  
۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ  
بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں سمیرت عطا  
فرمادیتے ہیں۔

تشریح ☆ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرتا چاہتے ہیں اس کو دین کی کچھ عطا فرمادیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی کچھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں بالکل الگ الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب و روز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ ہو جھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول انہماک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل و دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی کبھی آفتابِ نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء و مقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پیغمبر کریم، ابنِ انسانی فی ثقیفی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱ : حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانِ  
بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبْشٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ  
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
أَنَّهُ قَالَ الْعَصْرُ عَادَةٌ وَ الشُّرُوحُ لِحَاجَةٍ وَمَنْ بَرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا  
يُقَفِّهَهُ فِي الدِّينِ.

۲۲۲ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت  
ہے اور شر کسی مجبور سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ  
تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے وحی بعصیرت عطا فرما  
دیتے ہیں۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زَوْجُ  
بْنِ جَنَاحٍ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ مُخَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبِيَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْف  
۲۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: ایک قبیۃ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری  
غالب۔  
ہے۔

**تشریح** ☆ کیونکہ عابد کے دہود روح سے خود اس کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور فقیہ حرام و حلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک و شبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیہ مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقہاء مسائل میں صحیح طور پر اجماعی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لاکھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیہ سے گھبراتا ہے عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

۲۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ زُجَاءٍ بَنِي خَيْفَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جُوَيْلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عَبْدَ أَبِي الدُّرْدَاءِ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَتَأَذَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا أَبَا الدُّرْدَاءِ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْرٍ بَلَّغْتِ أَتَيْتُكَ تَحْدِثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ بِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُ قَالَ لَا قَالَ فَأَبَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ تَلَامَذَ تَضَعُ أَخْبِيحَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ يَسْتَفْغِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْعِجْنَانِ فِي السَّمَاءِ وَإِنْ فَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضَلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَزَنَّهُ الْأَنْبِيَاءُ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُؤْزِرُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَزَنُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَافِرٍ.

۲۲۳: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابو الدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا: اے ابو الدرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسولؐ سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلا واسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو طلب علم کی خاطر کوئی راستہ چلا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سیٹھ لیتے ہیں اور آسمان و زمین کی مخلوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دنیا و دہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَبْطَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْبَلِ الْخَنَازِيرِ

۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر موتی اور سونے پہنانے والے کی

طرح ہے۔

الْمُجَوَّرَ وَالْمُلَوَّنَ وَالذَّهَبَ.

۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَا بُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُزْبَةً مِنْ كُزْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَرَّ مُسْلِمًا سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا تَخَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيُذَكِّرُونَ سُورَةً مِنْهُمْ إِلَّا هَخَأَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الشَّكِيَّةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرُّحْمَةُ وَذَكَّرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عُدَّةً وَمَنْ أَنْطَابَ عَقْلُهُ لَمْ يُسْرَعْ بِهِ نَشِيْدُهُ.

۲۲۵: اہو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دیوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو کسی شخص سے کیلئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر کیسے نازل ہوتی ہے رحمت انکو دھانپ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جب کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش و حصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی زور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ و اسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوئی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کامیاب بھی ہوتا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث: ۲۲۳) مسائل ضروریہ کا حصول فرض عین ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جاننا اور تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل، نمازی کو نماز کے مسائل و طبابت کے مسائل، کساح کرنے والے کو زواج و اجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض عین ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھاؤ، جو علم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور آگے انسانوں تک پہنچائے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھائے جو بدعتی ہو دین حاصل کر کے ملایا اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث: ۲۲۵) اس حدیث میں صلہ رحمی اور عمدہ سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا أَنَا مَعْمَرٌ ۲۲۶: حضرت زہر بن حنفشؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت

صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پر پھیلا لیتے ہیں۔

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چھین لیا جائے اور اس علم کا چھن جانا یہ ہے کہ اسے اٹھایا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا: عالم اور طالب علم آج میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فُلْتُ أَتَبَطُّ الْعِلْمَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَاحَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرِ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مُسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّاحِلِ يُنْظَرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي عَاتِكَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْعِلْمِ قِيلَ أَنْ يُفْنِضَ وَقِيلَ أَنْ يُزْفَعَ وَجُمِعَ بَيْنَ أَضْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْآخِرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَابِقِ النَّاسِ.

۲۲۹: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ بَكْرِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحِلْفَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَذْعُرُونَ اللَّهَ وَالْآخَرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ لِقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ هَوْلَاءُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَذْعُرُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ أَغْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَهَوْلَاءُ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

فجلس معهم۔

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

## ۱۸ : بَابُ مَنْ بَلَغَ عِلْمًا

## باب: تبلیغ علم کے فضائل

۲۳۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیہ ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو جی نہیں چراتا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالِي فَلْيَعْمَلْ قُرْبَ حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرَ فِقْهِهِ وَ رُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَلَاثَ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ امْرَأٍ مُسْلِمٍ اخْلَاصَ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَ النَّصْحَ لِأَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ نُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ۔

تشریح: بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا مشورے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت پر صحابہ کرامؓ کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں ترقی اور تصحیح اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستطیع کریں گے۔ یہ محدثین اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعائے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱: حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثنیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہ ہوتا ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مَنْ مَنِي فَقَالَ نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالِي فَلْيَعْمَلْ قُرْبَ حَامِلٍ فِقْهِ غَيْرَ فِقْهِهِ وَ رُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا خَالِي يَغْلِي ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الشَّيْبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم خرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا پیغام سنے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (یعنی وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقصد یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مفہوم کو بہتر سمجھ جاتا ہے)۔

۲۳۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقہ ہوں۔

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَمَّاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ أُمَّرَأَ سَمِعَ بِنَا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ قُرْبَ مُبْلَغٍ أَحْفَظَ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَثْلَاةً عَلَيْنَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرٍ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ حَظَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لِيُبْلَغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رَبُّ مُبْلَغٍ يَبْلُغُهُ أَوْ عَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسْمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَثْبَاتًا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ خَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَثْبَاتًا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوُزِيُّ حَدَّثَنِي قَدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّجَمِيِّ عَنْ أَبِي عُلْفَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُبْلَغَ شَاهِدُ الْغَائِبِ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ مَعَانَ بْنِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَحْتِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها ثُمَّ نَبَّغَهَا عَنْيَ فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فَبْقِيَةٍ وَ رُبَّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

## ۱۹: مَنْ كَانَ مُقْتَاتًا لِلْخَيْرِ

جواب: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کتنی ہو  
۲۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”بعض لوگ بھلائی کی کتنی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے  
تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کتنی ثابت ہوتے ہیں  
اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے  
ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور ہر پادی ہو  
اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔“

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ ابْنَانَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غُبَيْدٍ  
اللَّهُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ  
مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ  
الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى  
يَدَيْهِ.

۲۳۸: حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بھلائی کے بھی خزانے ہیں  
اور ان خزانوں کی بھی کنجیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص  
کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کتنی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور  
براہو اس شخص کا جسے (اس کی) بد اعمالیوں کی بدولت اس  
کے اختیار سے (شر کی کتنی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔“

۲۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي  
خَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ وَلِلَّذَلِكَ الْخَزَائِنِ  
مَفَاتِيحٌ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَفَاتِيحًا لِلشَّرِّ وَ  
وَيْلَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحًا لِلشَّرِّ وَ مَفَاتِيحًا لِلْخَيْرِ.

## ۲۰: بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ

## النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۳۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ  
فرماتے ہوئے سنا: ”عالم (با عمل) کے لئے تمام زمین و  
آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں  
مچھلیاں بھی۔“

۲۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ عَنْ  
غُلْمَانَ بْنِ غَطَاةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الثَّوْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَسْتَفْزِرُ لِلْعَالِمِ  
مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحَيَّاتِ فِي  
الْبَحْرِ.

تفسیر ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس  
اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے  
اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو علم سکھایا

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

اسکواس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

۲۴۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: (۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے (۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (یعنی اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں: علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلایا (اس میں تدریس و عطا، تصنیف و افتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (صحف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی شہر جاری کی یا جیتے جاگتے صحت و تندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اُسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔“

۲۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔“ (یعنی پہلے خود علم

اَبِيهِ اَنْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ اَجْرٌ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَرِيْمَةَ الْحَوَازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اَنَسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْهُ لَهٗ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَتْلُغُهٗ اَجْرُهَا وَ عِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَوِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ يَغْنِي اَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اَنَسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَطِيَّةَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ اَبِي الْهٰذِلِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْاَعْرَبِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا يُلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشْرَهُ وَ وُلْدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِدًا اَبَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحْبِهِ وَ خِيَاتِهِ يُلْجَعُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔

(فی الزوائد: اسنادہ غریب و مرزوق مختلف

فیہ رواہ ابن خزيمة فی صحیحہ عن الذہلی)

۲۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يُعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُؤْمِلِمَ



عَلَمًا ثُمَّ يَعْلَمُهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ.

اسنادہ ضعیف لضعف اسحاق و یعقوب

والحسن یسمع من ابی ہریرۃ

۲۱: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوطَا

عَقِبَاهُ

کے بارے میں

۲۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے تھے۔“

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُوَيْدُ بْنُ غَيْرٍ عَنْ خَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مَتَكِنًا قَطُّ وَلَا يَطُأُ عَقْبَيْهِ رَجُلَانِ.

قال أبو الحسنی و حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُجَّاجِ الشَّامِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا الْبُرْهَيْمُ بْنُ نَصْرِ الْهَمْدَانِيُّ صَاحِبُ الْفَقِيرِ ثنا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

۲۳۵: حضرت ابوامامہؓ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ ﷺ بقیع غرقہ کی طرف جارہے تھے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب آپ کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس کیا چنانچہ آپ پیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ آپ سے آگے نکل گئے تاکہ آپ کے دل میں ذرا سانس بھی پیدا نہ ہو۔“

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثنا مَعْنُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغُرَقَةِ وَ كَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ حُلْفَةً فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ التَّعَالَى وَقَرَّ ذَٰلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ لَهُمْ أُمَامَةً لِنَلَّاقِعٍ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ.

۲۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: جب رسول اللہ ﷺ چلتے تو صحابہ (آپ کی مشاکطہ مطابق) آپ کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پشت ملائکہ کیلئے چھوڑ دیتے (کیونکہ آپ کے پیچھے فرشتے چلا کرتے تھے)۔

۲۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ بَيْعِ الْعَزْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذَا مَشَى أَصْحَابَتُهُ أُمَامَةً وَتَرَكُوا ظَهْرَهُ لِمَلَائِكَةٍ.

ترجمہ ☆ (حدیث ۲۳۳) معلوم کائنات 'سرور عالم ﷺ کی ایک ایک بات میں کیسی داناتی اور بھلائی کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور رُجْب و بڑائی جتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مومن کو تکبر سے بچنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب و والہ الجلال والا کرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

## ۲۲: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بَطِّلُوْا الْعِلْمَ

## باب: طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۳۷: خَذُّنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ زَاهِدٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا  
الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَيِّبُكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ  
فَإِذَا رَأَوْهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مُرَحَّبًا مُرَحَّبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ وَأَقْوَمُهُمْ.  
فَلْتَلِ الْحَكَمُ مَا أَقْوَمُهُمْ؟ قَالَ عَلِمُوهُمْ.

۲۳۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”عقرب تمہارے پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کو کہنا خوش آمدید خوش آمدید اور ان کو خوب علم سکھانا۔“

ترجمہ: ”اے ایمان والو! یہ ہے کہ جو ایسی چیزیں آئیں تو مرحبا اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی عذاکرت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی ہر دم کوشش کرنی چاہیے۔“

۲۳۸: خَذُّنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ زُرَّادَةَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ  
هَلَالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُ حَتَّى  
مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رَجُلٌ  
مِنْهُمْ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَسَمْنَا حَتَّى  
مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِحَنْبِهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا قَبِضَ رَجُلٌ  
مِنْهُمْ قَالَ إِنَّ سَيِّبُكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحَّبُوا  
بِهِمْ وَحَيَّوْهُمْ وَعَلِمُوهُمْ.

۲۳۸: اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: ہم ابو ہریرہؓ کی عیادت کیلئے گئے تھے کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے در اقدس پر حاضر ہوئے تھے کہ گھر بھر گیا آپ کروٹ لئے لیئے ہوئے تھے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید کہنا مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بخدا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھ لئے جو ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں الا یہ کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگرچہ علم کی باتیں بتا دیں لیکن) لا پرواہی برتتے ہیں۔“

۲۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ  
أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا إِذَا اتَيْنَا أَبَا  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مُرَحَّبًا بِوَصِيَّةِ

۲۳۹: حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

۲۳۹: حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

فرماتے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ لوگ تمہاری پیروی کریں گے اور اکناف عالم سے تمہارے دین کی گہری سمجھ (اور فہم) حاصل کرنے آئیں گے تو ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت میری طرف سے قبول کرو۔

جواب: علم سے نفع اٹھانا اور اس کے مطابق عمل کرنا ۲۵۰: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کی ایک دعا یہ بھی ہے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں علم غیر نافع سے (یعنی جسکے مطابق عمل نہ کرے) اور اس دعا سے جو (کسی بد عملی کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں) سنی (اور قبول) نہ (کی) جائے اور اس دل سے جس میں (آپ کا) خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی کبھی میر نہ ہو۔

۲۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا اس سے نفع بھی دیجئے اور مجھے (مزید) ایسے علوم سے نواز دیجئے جو میرے لئے نافع اور مفید ہوں اور میرے علم میں خوب اضافہ فرما دیجئے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔“

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی ایسا علم جس سے رضائے الہی کا حصول مقصود ہونا چاہئے اس لئے حاصل کیا تاکہ کچھ دنیا (کا ساز و سامان یا عزت و جاہ) ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔“

ایک اور روایت سے بھی یہ مضمون ایسے ہی مروی ہے۔

۲۵۳: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ نَبِعٌ وَانْتَهُمْ سَيَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا جَاءُواكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا.

۲۳: بَابُ الْإِنْفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْتَلِعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَنْتَعِبُ.

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ عَلَّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ زِدْنِي عِلْمًا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۲۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طَوَّالَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعِي بِهِ وَجَهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا يُصِيبَ بِهِ مَرْضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رَنِحَهَا.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَنبَأَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ ذَكَرْ نَحْوَهُ.

۲۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا

کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے تکرار کرے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کر دیا جاہلوں سے تکرار کرو اور نہ ہی علم سے (دیوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔“

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے کچھ امتی دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے بول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا ایسی طرح ان حکمرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔“

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے پناہ مانگو جُبِّ الْحُزْنِ (غم کے نویں) سے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ”غم کا کواں“ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”جہنم میں ایک واوی (کانام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریاکار ہوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

أَبُو حَرِيبٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ الشُّفَهَاءَ أَوْ لِيُنَاجِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُصْرِفَ وَجْهَهُ النَّاسَ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ ابْنًا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِيُنَاجُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا يَسْمَرُوا بِهِ الشُّفَهَاءَ وَلَا تَعْتَزُّوا بِهِ الْمَجَالِسِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالْنَّارُ النَّارُ.

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ ابْنًا الزُّبَيْدِ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَنْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أَنَا مِنْ أُمَّتِي سَيِّفُهُمْ فِي الدِّينِ وَيَقْرَأُونَ وَيَقُولُونَ نَأَى الْأَمْرَاءَ فَتُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَتَعْتَزُّ لَهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْنَى مِنَ الْقَنَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يُجْنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا.

فَالْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يُعْنِي الْخَطَايَا.

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَسَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ تَنَا عُمَارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِينَ مَرَّةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلْهُ قَالَ أَعْبَدَ لِلْقُرَاءِ الْمُرَائِينَ بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنْ مِنْ أَنْفَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ

الأمراء قال المصاریء الجوزة.

میں سے ایک وہ ہیں جو عالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر)

قال أبو الحسن حدثنا حازم بن يحيى ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن نمير قالنا ثنا بن نمير عن معاوية النضري وكان ثقة ثم ذكر الحديث نحوه بأساده.

یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

حدثنا إبراهيم بن نصر ثنا أبو عثمان مالك بن إسماعيل ثنا عمار بن سيف عن أبي معاذ قال مالك بن إسماعيل قال عمار لا أدرى محمد أو انس بن سيرين.

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو علم دیں جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تاکہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کر لیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو اپنی تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا میں کس جنگل میں ہلاک ہوگا۔"

۲۵۷: حدثنا علي بن محمد والحسين بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد الله بن نمير عن معاوية النضري عن نهشل عن الضحاك عن الأسود بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند أهله لساؤا به أهل زمانهم ولكنهم بذلوه لأهل الدنيا لئلا ياب من دنياهم فهاؤا عليهم سمعت نبكم ﷺ يقول من جعل الهموم همما واجدا هم آخرته كفا الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم في أحوال الدنيا لم يبال الله في أحوالها هلك.

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: "جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ کی رضا کے علاوہ کسی اور چیز کو ٹھہرایا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔"

۲۵۸: حدثنا زيد بن أوزم وأبو نذر عباد بن الوليد قالنا ثنا محمد بن عباد الهذلي ثنا علي بن المبارك الهذلي عن أيوب السخري عن خالد بن فروج عن بن عمر أن النبي ﷺ قال من طلب العلم لغير الله أو أراد به غير الله فليتبوأ مقعده من النار.

۲۵۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

۲۵۹: حدثنا أحمد بن عاصم العباداني ثنا بشير بن ميمون قال سمعت أشعث بن سوار عن ابن سيرين عن حذيفة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تعلموا العلم

لِيُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيُتَارَوْا بِهِ الشُّفَهَاءُ أَوْ لِيُصْرَفُوا وَخِوَةٌ النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

لئے کہ جو ایسا کرتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا۔"

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعِيلَ أَنبَأَنَا وَهْبُ بْنُ إسماعِيلَ الْأَسَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَعَّمْتُ الْعِلْمَ لِيُبَاهَى بِهِ الْعُلَمَاءُ وَيُجَارَى بِهِ الشُّفَهَاءُ وَيُصْرَفَ بِهِ وَخِوَةٌ النَّاسِ إِلَيْهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ۔

۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے علم اس لئے حاصل کیا تاکہ علماء کے سامنے فخر کرے اور بے وقوفوں سے بخشش کرے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔"

خلاصۃ السراپ ☆ دنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز ذرا نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الہی کا ذریعہ تھا اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دنیا کمانے ان طریقوں سے جو دنیا کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے ایک نٹ (مداری) کو دکھا کی رتی پر چل کر لوگوں کو کرب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص اُن لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دنیا کاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

۲۴: بَابُ مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ فَكُتِمَ

۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ ثَنَا عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ إِلَّا آتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: "جس شخص کے پاس کوئی علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔"

دوسری سند سے بھی (یعنی) اسی طرح کی روایت ہے۔

۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو سُرُوَانَ الْعُمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُرَيْرٍ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَ اللَّهُ لَوْ لَا إِيضَانٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ (يَعْنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْئًا أَبَدًا لَوْ لَا قَوْلُ اللَّهِ

۲۶۲: عبد الرحمن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہ سے روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں: ﴿إِنَّ الْمَلِئِينَ يُكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ



طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ بقرہ کی آیات: ۵۷، ۵۸، ۵۹ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکھامی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب اُن کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث و ابواب وغیرہا سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ توحید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ”ہم نوالہ وہم پیالہ“ ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزول کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے معاشرے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آوازیں اُٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جا رہا ہے اُن کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ سورہ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں اُن کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔



# کِتَابُ الطَّهَارَةِ وَ سُنَنِهَا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور ان کی  
سنتوں کے بیان میں

۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی  
مقدار کے بیان میں

۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي رِيعَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۷: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَذْرِ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَ عُبَادَةُ بْنُ الْمَوْدِبِ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَّانٍ ثَنَا جَبَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِي مِنَ الْوُضُوءِ مَدٌّ وَ مِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ لَا يُجْزِيْنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ يُجْزِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ أَكْثَرُ شَعْرًا يُغْنِي النَّبِيُّ ﷺ.

۲۷۰: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو فرمایا: کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ بالوں والی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو جاتا تھا۔

☆ خلاصۃ السبب☆ سفید کا اسم گرامی مران۔ یہ رسول اکرمؐ کے خادم تھے۔ کسی دن انہوں نے غیر معمولی بوجھ اٹھالیا تھا اس لیے ان کا لقب ”سفید“ مشہور ہو گیا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضوء اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک مد سے وضوء کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا۔ یہ امر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ اختلاف ”مد“ کی مقدار میں ہے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اہل حجاز اور امام احمدیؒ ایک روایت یہ ہے کہ ایک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل یعنی ایک صحیح ایک ثلثین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ امام محمدؒ اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ایک مد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ حنفیہ کے دلائل طحاوی شریف، نسائی شریف، مستدرک احمد میں مروی ہیں۔

## ۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ

### بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

چاپ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز

قبول نہیں فرماتے

۲۷۱: حضرت اسامہ بن عیسرؓ نبذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

دوسری سند سے بھی بیعت بھی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ۔ (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اجر نہیں)۔

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ حَدَّثَنَا يَكُورُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ خُتَيْبِ بْنِ الْمَقْرِي تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوا قَاتَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهَذَلِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَجْدٍ وَ شَيْبَةُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكِيعٌ تَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَاتَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مَضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَاتَا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَسَّانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ ثَنَا الْعَلِيُّ بْنُ دَعْرِبَةَ ثَنَا  
 يَحْيَى حَسَّانُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهُورٍ وَلَا  
 صَدَقَتَيْنِ غُلُولٍ۔

۲۷۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر  
 طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں  
 فرماتے۔

**خلاصۃ المسأله** ☆ قبول کے دو معنی ہیں: ۱) قبولِ اصابت (صحت) ۲) قبولِ اجابت: جمہور علماء کے نزدیک یہاں قبولِ اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بطیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور ناجائز آمدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

٣: بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطُّهُورِ

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنِعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا السَّلَامُ.

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَقْنَأُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

☆ خلاصہ الساب محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں بافتاق تقد ہیں۔ طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور بکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی صلوة سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

٣: بَابُ الْمُحَافِظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنِعَ عَنْ مُقْبَانَ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ نُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَخْضُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ  
الصَّلَاةُ وَالْإِحْفَاطُ عَلَى الْوُضْءِ الْأَمْرُ

۲۷۸: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم  
تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھ لو تمہارا سب سے  
افضل عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام ایمان و تہیہ کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ تَمَامُ الْمُغْتَمِرِ بْنِ  
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ نَحَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْمُورٍ قَالَ  
۲۷۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خبر)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْضُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ  
مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَاطَفُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا  
مُؤْمِنٌ۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيضٍ قَتَا بْنُ أَبِي مُؤَيِّمٍ قَتَا بِنِ  
أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَفْصٍ الْبَصْطِيِّ  
عَنْ أَبِي أَسَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَابْعَثُوا  
اسْتَقِيمْتُمْ وَخَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَاطَفُ عَلَى  
الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

(إسناده ضعيف لضعف التابع)

خلاصۃ الساری ☆ وضو کی گہدشات اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستجاب کی رعایت کرتے ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات با وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

باب: وضو جزو ایمان ہے

۵: بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

۲۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْطِيُّ قَتَا  
مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بِنِ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ  
أَخِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
غَسَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْبَاغُ  
الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِلَا الْبَيِّنَاتِ  
وَالْتَشْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلَّةُ الشُّمُورِ وَالْأَرْضُ وَالصَّلَاةُ  
نُورٌ وَالزُّكُوتُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ حَيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ  
أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْفُو فَيُتَابِعُ نَفْسَهُ لَمَنْ يَفْقَهَا أَوْ  
مُؤَيِّدَهَا۔

۲۸۰: حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد  
لہ ترازو کو (ثواب سے) مجر دیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ  
اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز تو رہے اور  
زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے  
اور قرآن حجت ہے تیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا  
تیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر  
فحش صبح کو اپنے نفس کو بچتا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے  
کوئی اسے (اچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کر لیتا  
ہے اور کوئی اسے (بد اعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

باب: طہارت کا ثواب

۶: بَابُ ثَوَابِ الطُّهُورِ

۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:  
جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمدگی سے (آداب کی

رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی وضو مقصد نہ ہوا لہذا کوئی دینی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم عبادات، تسبیح وغیرہ ہو تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو راستہ میں ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

۲۸۲: حضرت عبد اللہ صابغی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا اور کلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے منہ اور ناک سے دھل گئیں حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکیوں کے نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی خطائیں سر سے دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا زاد ثواب کی چیز ہے۔

۲۸۳: حضرت عمر بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازووں اور سر سے جھڑ جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ جاتی ہیں۔

۲۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا (ایک مرتبہ)

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذْتُمْ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ خَسَنَ التَّوَضُّعِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَازُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخُطْ خَطْرَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خُفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَمُضْمَضٌ وَاسْتَشَقَّ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَأَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَنَشِئَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً.

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَحْنَا عَنْ عَبْدِ الْمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا تَوَضَّأَ فَمُضْمَضٌ يَذِيهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَا أَبُو الْوَلِيدِ

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان امتوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

۲۸۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آ زاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمان کے گھر کے پاس دو کالوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھہ ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے وضو کر کے جملہ گناہ ہوتا۔

ہشام بن عبد الملیک ثنا حماد عن غاصم عن زبیر بن حبیش أن عبد الله بن مسعود قال قيل يا رسول الله! كيف نعرف من لم نر من أميتك؟ قال غرُّ مُعْجَلُونَ يُلْقِي مِنَ الثَّارِ الْوُضُوءَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانٍ قَالَ زَائِدُ بْنُ عُفَّانٍ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فِدَعَا بَوْضُوءَ فَوَضُوءًا ثُمَّ قَالَ زَائِدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَقْعِدِي هَذَا تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَعْتَرَوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

**خلاصہ:** شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارت کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا آجرو ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عز وجل کی مقدس ذات ہر اس بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شان الوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جاسکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان جو نے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے شخص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل اور نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

## ۷: بَابُ السَّوَاكِ

## ۷: بَابُ السَّوَاكِ كَيْفَ يَسْتَأْذِنُ

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دو تین سوواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت سوواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور سوواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوواک کیا کرو اس لئے کہ سوواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبریلؑ آئے مجھے سوواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ سوواک مجھ پر اور میری امت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں سوواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا سوواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہونے لگتا ہے کہیں میرے موڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شرح ابن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: واصل ہوتے ہی سب سے پہلے سوواک کرتے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أَبِي الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ يَسُوطُ فَأَوَّاهُ بِالسَّوَاكِ.

۲۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ كُثَيْبٍ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَمَّامٌ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي بِاللَّيْلِ وَتُعْبَنِينَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْجُوكُ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا غُثَمَانُ بْنُ أَبِي الْعَيْكَةِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السَّوَاكِ لَطَهْرَةٌ لِلْفَقْمِ مَرْضَاةٌ لِلرُّبِّ مَا جَاءَ بَنِي جَرِئِلَ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفَرِّضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنَّ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ وَ إِنِّي لَا سَأُكُ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مُقَادِمَ فَبَيَّ.

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زُرَيْكٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّدِ ثَنَا بَنُ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ أَخْبَرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ؟ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ.

۲۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ بَرَكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَثِيرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَاحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا كُنْتُ طَرَفُ الْقُرْآنِ فَطَيَّوْهُ بِالْمَسْوَاكِ.

۲۹۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے مدثر قرآن کے راستے میں انہیں مسواک کے ذریعے پاک صاف رکھا کرو۔

خلاصۃ السیاق ☆ لفظ مسواک آدھ اور فصل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مسواک کے بے شمار فائدے ہیں۔ علامہ ابن عابدین شافعی فرماتے ہیں کہ مسواک کے ستر سے زائد فوائد ہیں۔ سب سے کمتر درجہ یہ ہے کہ منہ کی صفائی ہوتی ہے اور سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ موت کے وقت گلہ شہادت یاد رہتا ہے۔

### باب: فطرت کے بیان میں

### ۸: بَابُ الْفِطْرَةِ

۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال اکھیڑنا، مونچھیں کترنا۔

۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں وغیرہ کے جوڑ دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، استنجاء کرنا۔ زکریا (راوی) کہتے ہیں (میرے استاد) مصعب نے کہا دسویں بھول گیا ہوں شاید کچی کرتا ہو۔

۲۹۴: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امور فطرت میں سے ہیں: کچی کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، پانی چھڑکنا (اسیے ازار پر وسادوں کو رفع کرنے کے لئے) ختنہ کرنا۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَلْبُ الْأَظْفَارِ وَتَقْفُ الْأَبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاغْفَاءُ الْبَاحِيَةِ وَالْمَسْوَاكِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَقْفُ الْأَبْطِ وَحُلْقُ الْعَانَةِ وَانْقَاصُ الْخَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِجَاءَ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبُ وَنِسْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ.

۲۹۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ قَالَا ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ بِنْتِ عَمَّارٍ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ عَمَّارٍ بِنْتِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمُضْمَضَةُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْمَسْوَاكِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَقَلْبُ الْأَظْفَارِ وَتَقْفُ الْأَبْطِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَالِانْتِفَاحُ وَالِاخْتِنَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا عُفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ مَثْنَةً.





عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءُ قَالَ اغْوِذْ بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْثِ وَالْغَيَابِ.

۲۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَغْجُزُ أَحَدُكُمْ إِذَا دَخَلَ مَرْفَقَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي اغْوِذْكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبَثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ فَلَمْ يَذْكُرْ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الثَّمَا قَالَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبَثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

۲۹۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے): ((اللَّهُمَّ إِنِّي اغْوِذْكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ ...)) "اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے، ناپاک، برے، بدکار اور دھکار ہوئے شیطان (مردود) سے۔"

باب: بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا

۳۰۰: حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: ((عُفِّرْ أَنْفَكَ)) "اے اللہ! آپ کی بخشش چاہیے۔"

۳۰۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ...)) "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔"

۱۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ عُفِّرْ أَنْفَكَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَخَيْرُنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْهَمْدِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ نَحْوَهُ.

۳۰۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَفَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَغَافِلِي.

خلاصۃ السباب ☆ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نفاذت اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں خبیث مخلوقات کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اسکے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضل ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے انقباض اور گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اسے طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے قصائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

## ۱۱: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَائِمِ فِي الْخَلَاءِ

بَاب: بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگوٹھی لے جانے کا حکم

۳۰۲: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَمَّاعِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَّي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَالِيشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْبَابِهِ.

۳۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَمَّاعِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَّي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَالِيشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْبَابِهِ.

## ۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَغْتَسَلِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَمَّاعِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَّي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَالِيشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعُ خَاتَمِهِ.

۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَمَّاعِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَّي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَالِيشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعُ خَاتَمِهِ.

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے یا وضو کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ مگر نہ جیسے آج کل غسل خانے ہی میں ذرا سا بہت کر قصائے حاجت کی جگہ بنی ہوئی ہے تو اس میں کوئی شرعی تباہت نہیں۔

## ۱۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الْبُؤْلِ قَائِمًا

## باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَاتَا شَرِيكَ وَ هُشَيْمٌ وَ كَيْعُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سِبَاطَةَ قَوْمٍ قَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا.

۳۰۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ مَنْصُورٍ قَاتَا أَبُو دَاوُدَ قَاتَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ الْمُعِصِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سِبَاطَةَ قَوْمٍ قَائِمًا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ وَ هَذَا الْأَعْمَشُ يَزِيدُهُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَ مَا

۳۰۶: حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھوڑے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

حَفِظَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سِبَاطَةَ قَوْمٍ قَائِمًا قَائِمًا.

## ۱۴: بَاب فِي الْبُؤْلِ قَاعِدًا

## باب: بیٹھ کر پیشاب کرنا

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّاذِلِيُّ قَالُوا قَاتَا شَرِيكَ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَبِّقْهُ إِنَّا رَأَيْنَاهُ يُبُولُ قَاعِدًا.

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَاتَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَاتَا بَنِي جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا ابُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبْلُ قَائِمًا لَمَّا بَلْتَ قَائِمًا بَعْدًا.

۳۰۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا يُحْيَى بْنُ الْقُضَيْلِ قَاتَا أَبُو غَامِرٍ قَاتَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَن يُبُولَ قَائِمًا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَزْنُمِيَّ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثٍ عَائِشَةَ أَنَا رَأَيْتُهُ يُبُولُ قَاعِدًا قَالَ الرَّجُلُ أَغْلَمَ بَهْدًا مِنْهَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْعَرَبِ الْبُؤْلُ قَائِمًا لَا

۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا تو اس بات کو مردان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبد الرحمن بن حنبلہ

تراء فی حدیث عبد الرحمن ابن حسنۃ یقول قعد ینزل حدیث میں ہے (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب کرتے ہیں عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔ کما ینزل المرأة۔

**خلاصۃ المسأله** ☆ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تقوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب عروہ بن الزبیر اور امام احمد وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ پھینٹے اڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ نبیؐ کی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہؓ کی حدیث اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شناعیت اور قباحیت اور بڑھ گئی جیسا کہ حدیث میں ہے: (( من تشبه بقوم فهو منهم ))۔ (علوی)

آج کل جو ہمارے ہاں پبلک مقامات، کھیل کود کے مقامات، بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص جگہیں بنی ہوئی ہیں ان سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ نہ وہاں (مغرب میں) جن کی یہ نقالی کی گئی ہے (اور نہ یہاں) ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابومعاذ)

**والب:** دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجہ کرنا مکروہ ہے

۱۵: باب كراهية مس الذكر باليمين والاسْتِجَابَ بِالْيَمِينِ

۳۱۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (دائے ہاتھ) سے استنجہ کرے۔

۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ أَبِي الْعَشْرِينَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَجِيبُ يَمِينَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

۳۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا جب سے ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الصَّلْتِيُّ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ مَا تَفْعِلْتُ وَلَا نَعَيْتُ وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مِنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی استنجہ کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

۳۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْدٍ ثَنَا كَاتِبُ ثَنَا الْمُطَيْرِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَحْتَهُ اللَّهُ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ عَنِ الْقَنْصَقِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

ہُرَیْرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَطَابَ أَخَذْتُكُمْ (ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا  
فَلَا يَسْتَطِيبُ بِيَمِينِهِ لِيَسْتَنْجِيَ بِشِمَالِهِ۔

خلاصہ الباب :- داینا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
مبارک کو لگے ہوا استنجا کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶: بَابُ الْأَسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ  
الرَّوْثِ وَالرِّمَةِ

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ عَنِ الْمُقَفَّاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَثَلِ الْوَالِدِ  
لَوْلَبَدِهِ أَغْلَبْتُكُمْ إِذَا اتَيْتُمُ الْغَائِبَ فَلَا تَسْتَظِلُّوا الْقَبْلَةَ  
وَلَا تَسْتَبِرُّوْهَا وَآمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى  
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ  
بِيَمِينِهِ۔

۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَاتِلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ  
الْفُطَّانُ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُيَيْنَةَ ذَكَرَهُ  
وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَى الْخَلَاءَ فَقَالَ ابْنَتِي بِثَلَا  
ثَةِ أَحْجَارٍ فَاتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى  
الرَّوْثَةَ وَقَالَ هِيَ رَجْسٌ۔

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَاتِلِيُّ وَكَيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ عَنْ خُرَيْمَةَ  
عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي  
الْأَسْتِنْجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ۔

۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَاتِلِيُّ وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ

۳۱۵: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: استنجا میں تین پتھر ہونے چاہئیں جن میں گوبر نہ

ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجا کے لیے کسی صورت بھی استعمال

نہ کیا جائے)۔

۳۱۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

استہزاء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہائیں انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں جن (تین) میں گوبر ہو نہ ہڈی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُنْشَرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ أَيْ صَاحِبِكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْجَزَاءَةَ قَالَ اجْلِ امْرَأًا أَنْ لَا تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَجِ بِأَيْمَانِنَا وَلَا تَكْفِي بِذُنُورِ ثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ

خلاصہ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استنجاء کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے ورنہ پتھر کی کوئی خصوصیت نہیں مٹی کے ڈھیلے اور ایسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جاسکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

۱۷: بَابُ اللَّهِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْعَائِطِ وَالْبَوْلِ

۳۱۷: حضرت عبداللہ بن عمار بن حارث بن جازر بیدری فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ نہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَبُولُونَ أَحَدَكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ.

۳۱۸: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشُّرَحِ أَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى الْعَائِطِ الْقِبْلَةَ وَقَالَ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا.

۳۱۹: حضرت معقل بن معقل اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت دونوں قبوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

**خلاصۃ الساب** مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پیشاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف منہ نہ ہو نہ پیچھے یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو پیشاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیچھے کر کے بیٹھنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے۔

**باب: اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں**

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھیں لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

سَلِمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ وَقَدْ صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بِيُولٍ .

۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَغْدَادِيُّ قَدْ مَرَّأْنَا بِنَ مُحَمَّدٍ قَدْ بَنَى لِهَيْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بِيُولٍ .

۳۲۱: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عُمَيْرُ بْنُ مُرْدَاسٍ الْمَوْفِقِيُّ قَدْ بَعَثَ الرَّحْمَنُ بْنُ الْإِبْرَاهِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَدْ بَنَى لِهَيْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانِي أَنْ أَشْرِبَ قَائِمًا وَأَنْ أَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ فِي الْكُفَيْفِ وَإِبَاحَتِهِ دُونَ الصَّحَارَى

۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ بَعَثَ الْحَمِيدُ بْنُ حَبِيبٍ قَدْ بَعَثَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَأْيَرُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَةَ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو قَالَ قَالَ يَقُولُ أَنَا إِذَا قَعَدْتُ لِلْغَائِطِ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَقَدْ طَهَّرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى بَيْتَيْنِ



مُسْتَقْبِلُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ هَذَا حَدِيثُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.

۳۲۳: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔ راوی یحییٰ کہتے ہیں میں نے امام شعی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کرلو۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى الْحَنَاطِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفِهِ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ قَالَ عِيسَى فَلَقْتُ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَّا قَوْلُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الصُّخْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكَيْفَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبِلَ فِيهِ خَيْثُ شِئْتَ قَالَ أَبُو الْخَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَلَمْ يَذْكُرْ نَحْوَهُ.

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ اختیار کیا ہی کرتے ہیں۔ میرے پیٹھ کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ قَدْ فَعَلُوا هَذَا اسْتَقْبَلُوا بِمَقْعَدِي الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْأَمْعِيَةِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَنْفَعُ.

۳۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپؐ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا ابْنُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرْجَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِغَاءٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

**خلاصہ الباب** ☆ یہ احادیث امام شافعی کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ آبادی اور میدان و دوتوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابویوب انصاریؓ ہے جو ترمذی بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابوموطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا وَلَا تَسْتَدْبِرُوا وَلَكِنْ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ نہ کرو۔ یہ حدیث راجح ہے تمام روایات پر۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ (۱) یہ حدیث باتفاق محدثین سند کے اعتبار سے اصح مافی الباب ہے۔

(۲) قانون کلمی کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۳) حضرت ابویوب انصاریؓ کی روایت قوی ہے اور مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ ہے کہ تعارض کے وقت بالاتفاق قوی احادیث کو ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اوفقی بالقرآن ہے یعنی قرآن کریم کے بہت موافق ہے کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات تعظیم شاعر اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

### ۱۹ : بَابُ الْإِسْتِزَاءِ بَعْدَ الْبُؤْلِ

۳۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبِئْسَ مَا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا بْنُ يَسْحَنِ قَالَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ قَالَا وَرَمَعَهُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حِمْسِيِّ بْنِ يَزَادَةَ الْيَمَامِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتِزْ ذِكْرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيرِ قَالَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَا وَرَمَعَهُ فَذَكَرْ نَحْوَهُ.

### پیشاب: پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

۳۲۶: حضرت یزادہ یامانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو چاہے کہ چھارے اپنا ذکر تین بار۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

### ۲۰ : بَابُ مَنْ بَالَ وَلَمْ يَمْسَ مَاءً

۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْحَنِ الثَّوْمِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ فَاتَّبَعَهُ غُمُرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بَمَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا غُمُرُ أَقَالَ مَاءٌ قَالَ مَا أَمُرْتُ كَلِمًا بِهَذَا أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ لَعَلْتُ لَكَانَتْ سَنَةً.

### پیشاب: پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۳۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لئے گئے تو حضرت عمرؓ آپ کے ساتھ پانی لے گئے۔ فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: جب بھی میں پیشاب کروں تو مجھے وضو کرنے کا (وجوب) حکم نہیں ہے اور اگر میں ایسا کروں (کہ جب بھی پیشاب کروں تو ساتھ ہی وضو بھی کروں) تو یہ سنت بن جائے۔

خلاصہ السباب ☆ بیان جواز کے لیے حضور ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ ویسے عام عادت مبارکہ پیشاب کے بعد وضو کرنے کی تھی۔

### ۲۱ : بَابُ النَّهْيِ غَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةٍ

#### الطَّرِيقُ

۳۲۸: حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ يَسْحَنِ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَالِحُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خُبْرَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحَمِيرِي حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتَحَدَّثُ بِمَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْكُتُ عَمَّا سَمِعُوا قَبْلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

### پیشاب: راستے میں پیشاب کرنے

#### سے ممانعت

۳۲۸: حضرت ابوسعید حمیری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ (اہتمام سے) ایسی احادیث بیان فرمایا کرتے تھے جو اور صحابہؓ نے نہ سنی ہوں اور جو احادیث اور صحابہؓ نے بھی سنی ہوں تو وہ (اس اہتمام سے) نہیں سنا تھے۔ جب عبد اللہ بن عمرؓ کو وہ احادیث معلوم ہوئیں تو فرمایا: بخدا!

عمر و ما یحدث بہ فقال واللہ ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا و اوشک معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یفتنکم فی الخلاء فبلغ ذالک معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلقیہ فقال معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا عبد اللہ بن عمرو ان التکذیب بخدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغاۃ و انما ائمتہ علی من قالہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتقوا لملاعن الثلاث البراز فی الموارد والظل و قارعة الطریق.

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آزماتش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبداللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلاتا نفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو بھی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلاتا نفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو

کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر بنا رہا ہے تو لوگوں کو بتانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تین باتوں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ پاخانہ کرنا، سائے اور راستے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹: حدثنا محمد بن یحیی ثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن زہیر قال قال سالم سمعت الحسن یقول ثنا جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ایاکم والتغریس علی جواد الطریق والصلوۃ علیہا فانہا ماوی الحیات والبناع و قضاء الحاجة علیہا فانہا من الملأعن.

۳۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سانپوں اور دردوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۳۳۰: حدثنا محمد بن یحیی ثنا عمرو بن خالد ثنا ابن لہیعۃ عن فرۃ عن بن شہاب عن سالم عن ابیہ ان النبی ﷺ نہی ان یصلی علی قارعة الطریق او یضرب الخلاء علیہا أو یبال فیہا.

۳۳۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اور پیشاب، پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

## ۲۲: بَابُ التَّبَاعِدِ لِلْبَرَّازِ فِي الْبُضَاءِ

۳۳۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسمعیل بن غلیۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کان النبی ﷺ اذا ذهب المذہب ابعده.

۳۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۲: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا عمرو بن حنبل عن محمد بن المنثی عن عطاء الخراسانی عن النس

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

قال حدثت مع النبي ﷺ في سفر ففتحنى لبحاجبه ثم جاء فذعا بوضوء فتوضأ. (اسنادہ ضعیف)

۳۳۳: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا يحيى بن سليم عن ابن خنيس عن يونس بن حبيب عن يعلى بن مرة ان النبي ﷺ كان اذا ذهب الى الغائط ابتعد.

۳۳۳: حضرت یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶: حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

۳۳۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن بشر قال ثنا يحيى بن سعيد القطان عن ابي جعفر العظمي قال ابو بكر بن ابي شيبة واسم غنم بن يزيد عن غمارة بن خزيمة والحارث بن فضيل عن عبد الرحمن بن ابي قراد قال حججت مع النبي ﷺ فلذهب لبحاجبه فابتعد.

۳۳۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا غنيد الله ابن موسى انبانا اسماعيل بن عبد الملك عن ابي الزبير عن جابر قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب فلا يرى.

۳۳۶: حدثنا العباس بن عبد العظيم الغنوي ثنا عبد الله بن كثير بن جعفر ثنا كثير بن عبد الله المؤدبي عن ابيه عن جده عن بلال بن الحارث المؤدبي ان رسول الله ﷺ كان اذا اراذ الحاجة ابتعد. (في اسنادہ كثير بن عبد الله ضعیف)

**خلاصہ الباب ۶۷** اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں شرم و حیا و شرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگرچہ اس کے لیے اس کو دور سے دور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

۲۳: باب: پیشتاب پاخانہ کیلئے موڑوں جگہ تلاش کرنا

۳۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو ڈھیلے سے استنجہ کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

۲۳: باب: الْإِزْيَادُ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۳۳۷: حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الملك بن الصباح ثنا ثور بن يزيد عن حصين الجهمري عن ابي سعيد الخدري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله

علیہ وسلم قال من استخمر فلیؤثر من فعل ذالک فقد احسن و من لا فلا حرج و من تخلل فلینظ و من لا فلینزع من فعل ذاک فقد احسن و من لا فلا حرج و من الخلاء فلیستبر فان لم یجد الا کتینا من رمل فلینذذہ علیہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بن آدم من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج۔

نہیں اور جو خلال کرے تو (دانتوں سے جو کچھ نکلے) چاہئے کہ اسے پھینک دے اور جو زبان کی حرکت سے نکلے تو اسے نکلے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں اور جو قضاء حاجت کے لئے چاہئے تو (لوگوں سے دور ہونے کے باوجود) آڑ بنالے اگر کوئی صورت نہ ہو اور ریت کا ڈھیر ہو تو اس کو (ریت

ڈال کر) زیادہ کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھینتا ہے (اس لئے انسانوں سے پردہ کے ساتھ ساتھ شیاطین سے بھی حتی الامکان پردہ بہتر ہے) جو ایسا کر لے تو بہت اچھا اور نہ کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

۳۳۸: حدثنا عبد الرحمن بن عمر ثابث بن عبد الملک بن الصباح بإسناده نحوه و زاد فیہ و من التحلل فلیؤثر من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج و من لا فلینزع۔

۳۳۸: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو سر نہ لگائے تو طاق عدد کا خیال رکھے جو کہ لے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو زبان کی حرکت سے نکالے تو وہ نکل لینا چاہئے۔

۳۳۹: یحییٰ بن مرہ سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء حاجت کرنا چاہتے تھے مجھے فرمایا: ان دو کھجور کے درختوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایک جگہ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں (میں نے ایسا ہی کیا) تو وہ ایک جگہ ہو گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضاء حاجت کی۔ پھر مجھ سے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہر ایک اپنی سابقہ جگہ پر واپس ہو جائے میں نے ان سے کہہ دیا تو وہ واپس (اپنی جگہ پر) آ گئے۔

۳۳۹: حدثنا علی بن محمد ثنا و کعب عن الاغش عن المنہال بن عمرو عن یحییٰ ابن مرثد عن ابنہ قال کنت مع النبی ﷺ فی سفر فاراد ان یقضی حاجتہ فقال لی انت تلک الاشارہ ثم قال و کعب یعنی النخل الضغار فقل لہما ان رسول اللہ ﷺ یأمرکم ان یجتمعا فاجتمعا فاستبریہما فقصی حاجتہ ثم قال لی انہما فقل لہما لتزج کل واحدہ منکمما الی مکانہما فقلت لہما فرجعنا لہ شاهد من خدیث انس و ابن عمر و اھما الترمذی

۳۴۰: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قضاء حاجت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ آڑ زمین کا ٹیلہ یا کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھا۔

۳۴۰: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا ابو النعمان ثنا مہدی بن میمون ثنا محمد بن ابی یقظوب عن الحسن بن سعید عن عبد اللہ بن جعفر قال کان احب ما استبر بہ النبی ﷺ لحاجتہ ہذق او حاش نخل۔

۳۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۳۴۱: حدثنا محمد بن عقیل بن خویلد حدثنی حفص

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي غَسَّاسٍ قَالَ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ فَبَالَ حَتَّى أَتَى أَوَى لَهُ مِنْ فَكٍّ وَرَكْبَةٍ حِينَ تَالَى.

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف مڑے اور پیشاب کیا اور مجھے پیشاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کشادہ ہونے پر رحم آ رہا تھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ لاک: زبان سے کوئی چیز دانتوں سے نکالنا کیونکہ خلال کی وجہ سے دانتوں سے خون بھی نکل سکتا ہے۔ **هَذَفَ**: نلکہ۔ **خائش**: جھنڈ۔ ان احادیث مبارکہ میں طاق مرتبہ کا مسنون ہونا بیان کیا گیا ہے اور قضاء حاجت کے وقت پردہ اور ستر کا ضروری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۴: **بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُمُاعِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَدِيثِ عِنْدَهُ**

**باب: قضاء حاجت کے لئے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے**

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَنَّنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَسَاجُ اثْنَانِ عَلَى غَائِبِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عِزَّةٍ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُتُّ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتَا سَلَمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقِ قَتَا عِكْرَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَتَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ.

۳۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص بھی قضاء حاجت کے درمیان باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ سکتا ہو۔ اس لئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

(ایک دوسرے کے سامنے قضاء حاجت کرنا شرم و حیا کے خلاف ہے، حیاء تو ایمان کا مستقل حصہ ہے نیز قضاء حاجت کے وقت باتیں کرنا بھی ممنوع ہے۔)

۲۵: **بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُولِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ**

**باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے**

۳۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بٹھہرے ہوئے پانی

ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ النَّافِعِ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

**خلاصۃ الباب ☆** پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کر دے گا تو پانی کا مقصد صاف ہو جائے گا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

**باب: پیشاب کے معاملے میں شدت**

۲۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الثَّرْدَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ لِإِلَهِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْظِرُوا إِلَيَّ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْءَةُ فَسَمِعَهُ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ فَرَضَوْهُ بِالْمَقَابِرِ نِصْفَ قَبْرٍ هُمْ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غَيْبَةُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا لَا أَعْمَشَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ حضرت عبد الرحمن بن حنظل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھا پھر (اس کی آڑ میں) بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: حیران کیا ہو گئے تھے یہ نہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَثِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِلُهُ مِنْ بَوْلِهِ وَ أَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْسِي بِالنِّمِيمَةِ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نئی قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُفَّانُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْفُ ثَنَا الْأَشْوَدُ بْنُ

شَيْبَانُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِغُفْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَا أَخَذَهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبُؤْلِ وَ أَمَا الْآخِرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغَبِيَةِ.

اور دوسرے کو تعذیب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

**خلاصہ باب ۲۷** ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو عقین اخلاقی جرم ہے اور قرآن مجید میں بھی ایک جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خصلت یا منافقانہ عادت کے طور پر کہا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک و صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے پتروں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آدمی کو قبر میں پہنچتی ہے۔

۲۷: بَابُ الرَّجُلِ يَسْلِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُبُولُ

۳۵۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَبِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ قَالَا قَالَا زَوْجُ بْنُ عَبَّادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغَلَةَ أَيْ سَاسَانَ الرُّقَابِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْلٍ ابْنِ عُمَيْرٍ بِنِ جَدْعَانَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ ارُدَّ إِلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

۳۵۱: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا مَسَلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا الْأَزْجَعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفَيْهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمُ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۵۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ عَنْ



ہاشم بن البرید عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان رجلاً مرَّ علی النبی ﷺ وهو یبول فسلم غلیہ فقال له رسولُ اللہ ﷺ اِذَا رَأَيْتَ نَفْسًا عَلٰی مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلٰی فَانْكَ فَاَنْ فَعَلْتَ ذَاكَ لَمْ اُزِدْ عَلَیْكَ .

ہے: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم بھیجے اس حالت میں دیکھو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الشَّرَى الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ أَبِي غَمْرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ .

۳۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔

خلاصۃ الباب ۶۶ جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب یا خاند کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

### باب: پانی سے استنجا کرنا

۳۵۴: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ الشَّرَى ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ قَطُّ إِلَّا مَسَّ مَاءً .

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجا میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا صَدُوقُ ابْنِ خَالِدٍ ثَنَا عُثْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِی طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَآسَمُ بْنُ مَالِكٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ: ﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحْجُونَ أَنْ يَضُطُّعُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴾ [التوبہ: ۱۰۸] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنَا فِي الطُّهُورِ فَمَا طَهَّرْتُكُمْ قَالُوا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَلْيَحْكُمُوا .

۳۵۵: حضرت ابویوب انصاری، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿ رِجَالٌ يُحْجُونَ أَنْ يَضُطُّعُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴾ (التوبہ: ۱۰۸) اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تھامے رکھو۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی  
جَابِرٌ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ ۳۵۶: جابر عن زید العمی عن ابی الصباح الناجی عن عائشہ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ مَقْعَدَهُ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَاهُ ۳۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم  
فَوَجَدْنَاهُ ذَوَاةً وَطَهُورًا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ قَنَا أَبُو ۳۵۶: نے ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ (پیاریوں بواسیر وغیرہ کا)  
خَاتِمٌ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَأَسِطِيُّ قَالَا قَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَنَا ۳۵۶: علاج بھی ہے اور پاکیزگی بھی۔ دوسری سند سے یہی  
شَرِيكَ نَحْوَهُ۔ مضمون ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
الْحَارِثِ عَنْ ابْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي ۳۵۷: ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءَ: ۳۵۷: قباء کے بارے میں یہ آیت مابراکہ نازل ہوئی: ﴿فِيهِ  
﴿فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ ۳۵۷: رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾  
[النوبہ: ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ۳۵۷: فرمایا: وہ پانی سے استنجا کرتے تھے تو ان کے بارے  
هَذِهِ الْآيَةُ۔ میں یہ آیت اتری۔

خلاصۃ الساریہ ☆ عرب کے بہت سے لوگ صرف ڈھیلے پتھر سے استنجا کرنے پر اکتفا کرتے تھے اور حضرت علی رضی  
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موٹی چھوٹی غذا اور ہاضمہ کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اونٹ کی میٹھکیوں کی طرح  
خشک ہوتی تھی اس لیے استنجا میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر  
اکتفا کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحمیں و تعریف نازل  
ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ ملنے سے بدبود وغیرہ زائل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ زمین پر ملے۔ (علوی)۔

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابو حاتم)

۲۹: بَابُ مَنْ ذَلِكَ يَذُّهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ ۲۹: باب: استنجا کے بعد ہاتھ زمین

پر مل کر دھونا

الْإِسْتِنْجَاءِ

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَنَا ۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
وَ كَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْرَاهِيمَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي دُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ۳۵۸: ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسائے حاجت  
ابنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعِي حَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَنْجَى ۳۵۸: کی۔ پھر لوٹے سے استنجا کیا۔ پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا۔  
مِنْ تَوْبَتِهِمْ ذَلِكَ يَذُّهُ بِالْأَرْضِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ قَنَا ۳۵۸: (بغرض صفائی)۔  
أَبُو حَاتِمٍ قَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَأَسِطِيُّ عَنْ شَرِيكَ نَحْوَهُ۔

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ ملا۔

باب: برتن ڈھانکنا

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے باندھنے اور برتن ڈھانپنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حضرت عاکشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ ﷺ کے) پینے کے لئے۔

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

خلاصہ السلسلہ ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و عمل میں امت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود انجام دیتے۔ حتیٰ الوسع کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا بخوشی کام کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

باب: کتائمہ ڈال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حضرت ابو زرین کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ پاندھ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا إِبْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَبِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْغَيْظَةَ فَقَطَّطَ حَاجَتَهُ فَأَنَافَ جَرِيرٌ بِأَذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَجَى مِنْهَا وَ مَسَحَ يَدَهُ بِالْتُّرَابِ.

۳۰: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَعْلَى بْنُ غُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤَكَّى اسْقِيْنَا وَ تُغَطَّى آيِنُنَا.

۳۶۱: حَدَّثَنَا عَصَمَةُ بْنُ الْقُضَلِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثَنَا حَزْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيشُ بْنُ الْحَرِثِ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَضْغَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ السَّيْلِ مُخْمَرَةً إِنَاءَ لَطْهَوْرَةٍ وَ إِنَاءَ لِبَوَاكِبٍ وَ إِنَاءَ لِشُرَابِهِ.

(فی الزوائد ضعيف لا تفاهيم على ضعف

حریش بن الحرث)

۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مَطْهَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ ثَنَا غُلَقَمَةُ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ ابْنِ جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُلُّ طَهُوْرَةً إِلَى أَحَدٍ وَ لَا صَدَقَةً شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى هَا بِنَفْسِهِ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف لضعف مطهر بن الهيثم)

۳۱: بَابُ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلُوغِ الْكَلْبِ

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زُرَّانٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَغْتَرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّي أَخْذَبُ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ لَكُمْ الْمَهْنُ وَعَلَى الْإِثْمِ أَنْهَذَا لَتَمِيعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

رہا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسانی رہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو لے۔

۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا زُوْعٌ ثَنَا عِبَادَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھو لے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا يَخْبَثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِيَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاعْقِرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالشَّرَابِ."

۳۶۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ می سے انجھو۔

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَنُ أَبِي مَرْثَمَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو چاہے کس سات بار برتن دھو لے۔

**خلاصۃ الباب** ✽ کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالک کے باقی ائمہ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی نجاستیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز گورو وغیرہ سے ہلکا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبداللہ بن مغفل راوی حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

چاپ: پہلی کے جھوٹے سے وضو

کرنے کی اجازت

۳۶۷: حضرت کعبہ بن کعب جو حضرت ابوقادہؓ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقادہؓ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ پہلی آکر چینی لگی تو حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔ فرمایا: میری جھنجھکی تمہیں تعجب ہو

۳۶۷: بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ وَ الرَّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ غُنَيْدٍ بِنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَثِيئَةَ بِنْتِ كَعْبٍ وَ ثَمَانَةَ نَحْتِ بَنْصٍ وَ لَيْدِ ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّهَا صَبَتْ لِأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَنْوُضًا بِهِ فَنَجَّثَتْ هِرَّةً تَشْرَبُ

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔  
۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کر لیا کرتے تھے جس میں سے ملی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

فَاصْعَقِي لَهَا الْاَلَمَاءَ فَجَعَلَتْ تُنْظَرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبْنَةُ اُمِّیْ اَتَعْبِیْنِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا لَيَنْتَبِیْ بِنَجَسٍ هِیْ مِنْ الطَّوْاِیْنِ اَوْ الطَّوْاِثِ.

۳۶۸: حَدَّثَنَا عَفْرُو بْنُ زَافِعٍ وَاسْمَاعِيْلُ بْنُ تُوْبَةَ قَالَا سَمِعَا يَحْيَى بْنَ ذَكْرِيَّاهُ بْنَ ابْنِ زَائِدَةَ عَنْ خَادَةِ عَنْ غُمْرَةَ عَنْ غَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَوَضُّاْ اَبَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاجِدٌ قَدْ اَصَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قَبْلَ ذَٰلِكَ.

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ يَحْيَى ابْنُ بَكْرِ الْحَفِيْظِ ثَابِعُ بْنُ الرَّحْمَنِ ابْنِ ابْنِ الزُّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لَانْهَآ مِنْ مَتَاعِ الْيَتِّ.

خلاصہ السراپ ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک نئی کا جوٹھ پاک ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ نئی کا جوٹھ ناپاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہوئی کہ مکروہ ہے۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے

جواز میں

۳۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ غسل یا وضو کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا: پانی کو جنابت میں لگتی (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

۳۳: بَابُ الرُّحْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ

الْمَرْأَةِ

۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بَسْمَاكِ بْنِ خَزْبٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَتَوَضَّأَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ الْمَاءُ لَيَجْبِیْ.

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَسْمَاكِ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ امْرَاةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جُنَابَةٍ فَتَوَضَّأَ وَغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهَا.

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ

ابنِ قُیْنٍ مِّنْصُورٍ قَالُوا اِنَّا اَبُو دَاوُدَ قَالَا شَرِبْتَ عَنْ  
بِسْمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْحَنَابَةِ  
حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچنے  
ہوئے پانی سے وضو کیا۔

**خلاصہ الباب ۶۲** جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت  
استعمال کر سکتی ہے خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

**باب ۳۴: اس کی ممانعت**

**۳۴:۳۲** **بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَالِكَ**

۳۴:۳۳: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ  
مرد وضو میں عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال  
کرے۔

۳۴:۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا اَبُو دَاوُدَ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ ابْنِ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضْءِ  
الْمَرْأَةِ.

۳۴:۳۴: حضرت عبد اللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے وضو  
سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا عورت مرد کے  
وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے بلکہ دونوں ایک  
ساتھ شروع کریں۔

۳۴:۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَا غُبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَا عَاصِمُ الْأَخْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَرْجَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ  
بِفَضْلِ وَضْءِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلَكِنْ  
يَتَوَضَّأُ جَمِيعًا.

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ پہلی بات ہی صحیح  
ہے اور دوسری بات میں وہم ہو گیا ہے۔

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ الصَّحِيحُ هُوَ الْأَوَّلُ  
وَالثَّانِي وَهُوَ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی  
ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ قَالَا اَبُو حَاتِمٍ وَابُو  
غَفْنَانَ الْمُخَارِبِيُّ قَالَا قَالَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَحْوَهُ.

۳۴:۳۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے اہل خانہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے  
اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ  
کرتا تھا۔

۳۴:۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا غُبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا يَغْتَسِلُ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ  
صَاحِبِهِ.

(فی الزوائد استاده ضعیف)

**خلاصہ الباب ۶۲** امام احمد اور اہل حق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث  
ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں یہ نبی اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) نظافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اس لیے اس کے بچے ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تشریحی نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

### ۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

#### چاپ: مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا الْثَلَاثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ غَابِسَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ خَالَهٖ مَيْمُونَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْجَعِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ تَابَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ تَابَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قُصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

۳۷۸: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آٹے کے اثرات تھے۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ تَابَ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (فی الزوالہذا اسنادہ حسن)

۳۷۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَافَةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

## ۳۶: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّأَانِ

## مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ عَلَى غُھْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النُّعْمَانِ وَهُوَ ابْنُ سَرْجٍ عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ رُبَّمَا اخْتَلَفَتْ يَدَيَّ وَ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي مَخْرَجِهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أُمُّ صَبِيَّةَ هِيَ خَوْلَةُ بَنَتِ قَيْسٍ فَلَمْ تَكُنْ لِأَبِي زُرْعَةَ فَقَالَ صَدَقَ.

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَابِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّأَانِ جَمِيعًا لِلصَّلَاةِ.

## ۳۷: بَابُ الْوُضُوءِ بِالْيَمِينِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي فَرَاةَ النَّبَسِيِّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا لَيْلَةُ الْجَنِّ عِنْدَكَ طَهَّرُوا قَالَ لَا إِلَّا شَيْءَ مِنْ نَبِيذٍ أَوْ اَذَاوَةَ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهَّرُوا فَوَضَّأُوا هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ خَشِشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

## ۳۷: بَابُ مَرَدِّ اَوْرَعُورَتِ كَايَكِ بَرْتَن

## سے وضو کرنا

۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

۳۸۲: حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات ایک برتن سے وضو کرنے میں میرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گیا۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ کہتے سنا کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس ہیں میں نے ابو زرعہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کج کہہ۔

۳۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہیں: وہ دونوں نماز کے لئے اکٹھے وضو کرتے تھے۔

## ۳۷: بَابُ تَمْيِيزِ وَضُوءِ

۳۸۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لیلۃ الجن (جس رات میں جنوں کو وعظ کے لیے کہہ سے باہر تشریف لے گئے تھے) میں ارشاد فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں سوائے تھوڑی سی نمید کے چھال میں۔ ارشاد فرمایا: پاک کھجوریں پاک کرنے والا پانی اور وضو کر لیا۔

۳۸۵: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں حضرت ابن مسعود سے فرمایا: تمہارے پاس پانی



لَا يَنْسِفُ مَسْفُودٌ لِّلنَّاسِ مَنَعَكَ مَا قَالَ لَا إِلَّا نَبِيًّا فِي هِيَ؟ عرض کیا نہیں مگر نبیہ مشکیزہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے علیٰ قَالَ فَضَيِّتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَهُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ تَفَرَّدَ بِهِ (المصنف)

خلاصہ السبب ☆ نبی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) غیر مطبوع، غیر مسکور، غیر ملور، قیق: یعنی نہ پکایا گیا، نہ نشأ و راوریشھا ہوا اور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۲) مطبوع، مسکور، غلیظ: یعنی جو پکایا گیا، نشأ و راورگاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۳) حلول، رقیق، غیر مطبوع، غیر مسکور: یعنی ٹھنڈا پتلا نہ پکایا گیا اور نہ نشأ و را۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱: جمہور ائمہ اور احناف میں سے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وضو جائز نہیں ہے۔ ۲: وضو متعین ہے اور تیمم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد تیمم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاق بن راہویہؒ کا ہے۔ ۴: امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نبیہ سے وضو کرے بعد میں تیمم بھی کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمایا تھا۔ لہذا اب نبیہ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام طحاویؒ علامہ ابن نجیم مصریؒ اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

چاپ: سمندری پانی سے وضو کرنا

۳۸: بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا مَا لَكَ بِنِ اسْتِ حَذَّبَنِي ضِفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلْمَةَ هُوَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْزَقِيِّ أَنَّ الْمُعْبِرَةَ بْنَ أَبِي بَرْزَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ زُجَلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُكِبُ الْبَحْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهْرُ مَاءُ الْبَحْرِ مَيْتَةٌ.

۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَذَّبَنِي الثَّوْلِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِي عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ قَالَ كُنْتُ إِصْبَدُ وَ

۳۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو یہی ہے رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مر جانے والی پھل) حلال ہے۔

۳۸۷: حضرت ابن فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

کُفَانَتْ لِي قُرْبَةً أَجْعَلُ فِيهَا مَاءً وَ إِنِّي نَوَّضْتُ بِمَاءِ الْبَحْرِ  
فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ الطُّهُورُ مَاءُهُ  
الْجَلُّ مِثْلُهُ. (رجال هذا الحديث لقات)

۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَخُوهُ بْنُ حَبِلٍ ثَنَا أَبُو  
الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
هُوَ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سِيلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ  
هُوَ الطُّهُورُ مَاءُهُ الْجَلُّ مِثْلُهُ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا أَخُوهُ بْنُ حَبِلٍ ثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ  
بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ بْنُ  
مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَلَذَكَرْ نَحْوَهُ: ہے۔

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد  
فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار  
حلال ہے۔

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندری پانی کے  
بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا  
مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی  
ہے۔

**خلاصۃ الباب ☆** سائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں، مینھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سمندر کے  
کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سمندر کا کھاری پانی پاک ہے اور  
سمندر میں مدوجز کی وجہ سے جو مچھلی دریا سے باہر مرجائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرامؒ کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک  
خنزیر بحری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طافی مچھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعیؒ کے اس بارہ میں چار اقوال  
منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

### احناف کے دلائل ☆

(۱) قرآن مجید کی آیت: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۃ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں  
کے سامنے غبیث اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ  
مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے۔ لہذا مچھلی کے علاوہ دوسرے تمام سمندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت  
انسانی گھن کرتی ہے تو سمک (مچھلی) کے علاوہ دوسرے سمندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہو گئے۔

(۲) ابو داؤد دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں مشہور و معروف روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال  
کر دیئے گئے ہیں۔ سو مردار تو مچھلی اور نڈی ہے اور دو خون بکرا ورتلی ہیں۔ یہ حدیث عبارتہ انص ہے اور جب تعارض  
آئے تو عبارتہ انص کو ترجیح ہوتی ہے۔

(۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپؐ سے اور آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ  
سے ایک مرتبہ بھی سمک (مچھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی  
نہ کبھی بیان جواز کے لیے ہی کسی ضرورتاً دل فرماتے۔

۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ

فَيَصُبُّ عَلَيْهِ

باب: وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا

اور اُس کا پانی ڈالنا

۳۸۹: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ فَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَفَّتُهُ بِالْأَذَاوَةِ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَبَتِ النُّجْبَةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ النُّجْبَةِ فَعَسَلَهُمَا وَنَسَحَ خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل کے لئے حاضر ہوا میں نے پانی ڈالا۔ آپؐ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہنیوں (سمیت ہاتھوں) کو دھونے لگے توجہ (آستین) تک تھا تو آپؐ نے جبہ کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ فَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ قَالَتْ آتَى النَّبِيَّ ﷺ بَيْضَاةً فَقَا سَكَبِي فَسَكَبَتْ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَأَخَذَهُمَا جَدِيدًا فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ مُقَدِّمَةً وَمُؤَخَّرَةً وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَلَا تَأْتَانَا.

۳۹۰: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپؐ نے چہرہ بازو دھوئے اور تیرا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ آدَمَ فَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي الزَّوَلِيدُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي حَذِيفَةُ الْأَزْدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَثَالٍ قَالَ صَبَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَاءُ فِي السُّفْرِ وَالْحَضَرُ فِي الْوُضُوءِ.

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفر حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ (میں) پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضا ملتے تھے۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رُوحٍ فَنَا أَبِي رُوحُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عُثْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ أَبِيهِ أُمِّ عِيَّاشٍ وَكَانَتْ أُمَةً لِرُقَيْبَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَوْضِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَائِمَةً وَهُوَ قَاعِدٌ.

۳۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا دیا کرتی تھی۔ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے۔ (یعنی نسبتاً اونچائی سے پانی

(فی الزوائد: أسنده مجهول)

گرا کرتی)۔

خلاصۃ السبب ☆ بیان جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔ (مستثنیٰ)

۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

باب: جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبُرْهَيْمِ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ خَلَفَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا اسْتَقِظْتَ أَخَذْتُكُمْ لَا يَدْرِي فِيمَا بَاتَتْ يَدُهُ.

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَقِظْتَ أَخَذْتُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا. (فی الزوائد اسنادہ علی شرط مسلم)

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لاپرواہی نہ برتو! اُسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَايُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَارَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي وَضْوءِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلَا غَلَى مَا وَضَعَهَا.

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو کر وضو کرتا چاہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاضٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ قَالَ دَعَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنَاءً فَنَسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَنْعًا.

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی مگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الہام ☆ سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ معاشرت ہے۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوَضْوءِ

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَابِرٍ الْعَقْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوا ثَنَا

۳۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

کَثِيرٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّانٍ  
ثَنَا أَبُو نَقْلٍ عَنْ رِبَّاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ أَنَّهُ  
سَمِعَ جَدَّهُ يَسْتَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ تَذَكَّرَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا  
سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَوةَ لِمَنْ  
لَا وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا  
ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ  
لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۴۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا بَنُ أَبِي فُدَيْكٍ  
عَنْ عَبْدِ الْمُطَّهِينِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَا  
وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا  
صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُضَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَلَا صَلَوةَ لِمَنْ لَا  
يُحِبُّ الْأَنْصَارَ.

(قال ابنُ الحسنِ بنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا  
عِيسَى ( غَيْثُ ) بْنُ مَرْحُومِ الْعَطَّارِ ثَنَا عَبْدُ الْمُطَّهِينِ بْنُ  
عَبَّاسٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ).

**خلاصۃ الباب** ☆ وضو کی ابتداء میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے وجوب تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ: "لا أعلم فی هذه الباب حدیثاً له إسناده جید" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایسی ایک حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

## ۳۲: بَابُ التَّيْمُنِ فِي الْوُضُوءِ

## پاب: وضو میں دائیں کا خیال رکھنا

۳۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الشَّرِيحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ غُنَيْدٍ الطَّنَافِئِيُّ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي إِنْتَعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر ایسے کام میں دائیں سے ابتداء منون ہے)۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ النَّضِيلِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَمْنُوا وَابْغِيائِيكُمْ.

۳۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ نَفْعٍ وَابْنُ نَفْعٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زُهَيْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی یہی مقنون مروی ہے۔

## ۳۳: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ

## پاب: ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۳۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَاجِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ عُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا حَبِيبَةُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

۳۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۳۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنَا وَضُوءَ قَائِمَتِهِ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ

۳۰۵: حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے وضو کیا پانی طلب فرمایا۔ میں پانی لے کر آیا تو آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالنا۔

مِنْ تَحْتِ وَاجِدٍ۔

خلاصۃ السباب ☆ مَضْمُضَةٌ : لغت میں تحریک الماء فی الفم یعنی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔ اسْتِنْشَاقُ : لغت میں ادخال الماء فی الاقحف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا، کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے منہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مضمضۃ اور استنشاق سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہو جاتے ہیں بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مضمضۃ اور استنشاق دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مضمضۃ اور استنشاق کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث میں جن میں ((مِنْ تَحْتِ وَاجِدٍ)) کے الفاظ ہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور منہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ منہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحتاً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مضمضۃ کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام خطایا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

چاپ: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور  
ناک صاف کرنا

۴۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ  
وَالْإِسْتِمْشَارِ

۴۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کر لو اور جب استنجا میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدلو۔

۴۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ تَنَاهٍ حِثَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْمَرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْبِرْ۔

۴۰۷: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لُقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ أَلَّا أَنْ تَكُونَ ضَانِمًا۔

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ

ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُزَنِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَارْتَيْنِ بِالْيَمِينِ أَوْ ثَلَاثًا.

۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلَيْسَ يَسْتَنْبِرُ وَ مَنْ اسْتَجْمَرَ فَلَيْسَ يَتَوَضَّأُ.

خلاصہ: باب ۶۰ یہاں دو الفاظ ہیں: نَسُوْ - اسْتَنْبِرُ یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحتا پورے وضو کا طریقہ بیان فرمایا۔

۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَضُّعِ مَرَّةً مَرَّةً ۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّخَعِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَيْفَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ حَدِيثٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً؟ قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَكُنْ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ نَعَمْ.

خلاصہ: باب ۶۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضائے وضو دھوئے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی تھی اس وجہ سے اعضا وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً.

۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَشْدَنُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الصَّخَاكِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غُرُورَةٍ تَبُوكُ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

۴۱۶: بَابُ التَّوَضُّعِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ ابْنِ ثُوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ

۴۱۰: حضرت ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کہتے ہیں۔ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضا وضو دھوئے؟ فرمایا: جی۔ میں نے پوچھا اور دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (کی روایت بھی ملی؟) فرمایا: جی۔

۴۱۱: خلاصہ: : وضو میں اعضا تین بار دھونا

۴۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غُرُور و تبوک میں ایک ایک بار (اعضا وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۳: حضرت شقیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



کو دیکھا کہ وضو میں اعضا تین بار دھوئے اور دونوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا ہی تھا۔

ایک اور سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۱۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا۔

۴۱۵۔ حضرت عاکشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کیا۔

۴۱۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں باقی اعضا تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کیا۔

۴۱۷۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضا وضو میں تین بار دھوتے تھے۔

۴۱۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضا وضو میں تین بار دھوئے۔

ذیل پ: وضو میں اعضا ایک بار دھو کر اور تین بار دھو کر

۴۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضا وضو ایک ایک بار دھو کر فرمایا: اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان و علیاً یوضآن ثلاثاً ویقولان هكذا کان وضوء رسول اللہ ﷺ

قال أبو الحسن بن سلمۃ حدثنا أبو حاتم ثنا أبو نعیم ثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان فذكر نحوه. ۴۱۳: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم التمشقی ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابن عمر أنه توضأ ثلاثاً ثلاثاً ورفع ذلك إلى النبي ﷺ. ۴۱۵: حدثنا أبو حنيفة ثنا خالد بن حيان عن سالم أبي المهاجر عن يثوم بن مهران عن عائشة و أبي هريرة أن النبي ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً. ۴۱۶: حدثنا سفیان بن زکیع ثنا عیسی بن یونس عن قانده بن الزرقاء بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي أوفی قال رأیت رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً و مسح رأسه مرة. ۴۱۷: حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن سفیان عن ثیب عن شهر بن حوشب عن ابی مالک الأشعری قال کان رسول الله ﷺ یوضأ ثلاثاً ثلاثاً. ۴۱۸: حدثنا أبو یحیی بن أبی شیبۃ و علی بن محمد قالنا ثنا زکیع عن سفیان عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عمرو أن رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً. ۴۱۹: باب ما جاء فی الوضوء مرة و مرتین و ثلاثاً

۴۱۹۔ حدثنا أبو یحیی بن خالد الباہلی حدثني مروان بن عبد القهار حدثني عبد الرحمن بن زيد العمی عن ابیه عن معاوية بن قرة عن ابن عمر قال توضأ رسول

اور دو دو مرتبہ اعضا وضو ہوئے اور فرمایا یہ مناسب  
درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضا وضوئے اور فرمایا یہ  
کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو  
ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((أشھد أن لا إله إلا  
الله وأشھد أن محمدًا عبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) تو اس کے لئے  
جنت کے آسمانوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس  
سے چاہے داخل ہو۔

۳۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مٹکایا اور ایک ایک بار  
اعضا وضو وضو کر فرمایا: یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر  
نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ  
تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضا وضو  
دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دو ہزار اجر عطا  
فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضا وضو وضوئے اور فرمایا  
یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ابن ماجہ نے تین ابواب قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضا وضو کی تعداد غسل کو بیان کرنا ہے۔  
پہلے باب میں ایک مرتبہ وضو کرنے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین تین اور دو دو مرتبہ وضو کرنے کا۔ تمام صورتیں بالاتفاق جائز ہیں  
بشرطیکہ اعضا کا استیجاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار وضو کرنے کا تھا اس لیے شکیک منون ہے۔ جنت اللہ کی  
رحمت کی جگہ ہے، جہنم غضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات  
دروازے ہیں۔

۳۸: باب مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ

وَبَكَرِهِیَةِ التَّعَدُّیِّ فِیْهِ

۳۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام وہبان ہے لہذا  
پانی میں دسوسوں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

اللہ عَلَیْهِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ  
مِنْهُ صَلَاةٌ إِلَّا بِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثِينَ نِيَّتَيْنِ فَقَالَ هَذَا وَضُوءُ  
الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ وَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا أَسْبَغُ  
الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوءُنِي وَ وَضُوءُ خَلِيلِ اللَّهِ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ  
تَوَضَّأَ هَكَذَا لَمْ يَلَمْ قَالَ عِنْدَ قَرَابَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَفُتِحَ لَهُ ثَمَابِيَةُ ابْوَابِ  
الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

۳۲۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَتَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبٍ أَبُو  
بَشْرٍ قَتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ  
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ غُمَيْرٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَعَا بِسَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هَذَا  
وَطِبَقَةُ الْوُضُوءِ أَوْ قَالَ وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ  
لَهُ صَلَاةٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مِنْ  
تَوَضَّأَ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكَفْلَيْنِ مِنَ الْآخِرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا  
فَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَ وَضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي.

۳۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ  
وَبَكَرِهِیَةِ التَّعَدُّیِّ فِیْهِ

۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَا أَبُو دَاوُدَ قَتَا خَارِجَةُ بْنُ  
مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
سُفْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانَانِ يَقَالُ لَهُ وَ لَهَا أَنْ تَقْتُلُوا أَوْ سَوَاسِ

الماء۔ (قال الترمذی لیس اسنادہ بالقوی عند اہل الحلیۃ) رہتا ہے۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَغْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي غَابِسَةَ عَنْ غَمْرٍو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ فَلَا ثَمَّ قَالَ هَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ أَوْ نَعَدَى أَوْ ظَلَمَ.

۴۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے ان کو تین تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ رِبْعِمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَمْرٍو وَسَمِعَ كُرَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ وَضُوءٍ يَفْلُلُهُ فَقُمْتُ كَمَا ضَنَعُ.

۴۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو بٹھرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اٹھا جیسے آپؐ نے کیا (یوے ہی میں نے بھی کیا)۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ غَمْرٍو قَالَ زَاى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَا تُشْرَفْ لَا تُشْرَفْ.

۴۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسراف نہ کرو اسراف نہ کرو۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ غَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسُغْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا الشَّرَفُ فَقَالَ ابْنُ الْوُضُوءِ اسْرَافَ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ.

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگرچہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگرچہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

خلاصۃ الباب ☆ تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

### باب: خوب اچھی طرح وضو کرنا

۴۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرمادیں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

۴۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے والے اعمال خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ استباغ: کسی چیز کے اتمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو تمام فرائض و سنن و مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

استباغ کے تین درجے ہیں:

- (۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔
  - (۲) اگر تثلیث غسل اعضاء مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔
  - (۳) اگر اطالہ الغرۃ والتحصیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

### باب: ڈاڑھی میں خلال کرنا

### ۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُدَنِيُّ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ

عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَ قَا سَفِيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْتَلُّ لِحْيَتَهُ.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ (اور دوران وضو داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔)

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الْقَزَوِينِيُّ قَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ غَابِرِ بْنِ شَقِيقٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

۳۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں داڑھی کا خلال کیا۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو النَّضْرِ ضَا جِبُ النَّضَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الرُّقَائِشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ.

۳۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی میں خلال کرتے اور اپنی انگلیاں دو بار کھولتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کرتے)۔

۳۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ قَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ حَبِيبٍ قَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِی نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَّكَ عَارِضِيَهُ بَغْضَ الْعَرَّكَ ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

۳۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو کچھ ملتے پھر داڑھی کے نیچے سے انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرتے۔

۳۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْعَةَ الْكَلَابِیُّ ثَنَا وَاحِدُ بْنُ الْأَسَدِ الشَّابَّيْهِ عَنْ أَبِي سُورَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

۳۳۳: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران وضو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔ (جو کہ مستحب ہے)۔

**خلاصۃ الباب ☆** داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیث باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

پانچواں: سر کا مسح

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّاسِ

۳۳۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ شَلَيْمَانَ وَ خَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبَانَا مَالِكُ بْنُ

۳۳۴: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کو بیویں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس واپس لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۴۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۸: حضرت ریح بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

### چاپ: کانوں کا مسح کرنا

۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

أَسَى عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جُلْدٌ عُمَرُو بْنُ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرَوِّىَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ قَدْ عَا يَتَوَضَّأُ فَأَقْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْقَاتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَادْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاءِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ خُشَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ قَالَا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْحَوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ عَنْ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

### ۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ ذَاخِلَهُمَا بِالسَّبَابِغَيْنِ وَخَالَفَتْ إِبْهَامَاهُ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

۴۴۰: حضرت ریح بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۴۱: ریح نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اندر۔

۴۴۲: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

### پاب: کان سر میں داخل ہیں

۴۴۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر میں داخل ہیں۔

۴۴۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باہر کا مسح کرتے تھے۔

۴۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی اسکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے تر کیا ہوا ہاتھ کافی ہے)۔

### پاب: انگلیوں میں خلال کرنا

۴۴۶: حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كَعْبٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ضَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُودٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إصْبَعَيْهِ فِي حُجْرَتِي أُذُنَيْهِ.

۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كَعْبٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ضَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُودٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إصْبَعَيْهِ فِي حُجْرَتِي أُذُنَيْهِ.

۴۴۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الْوَلِيدُ قَالَا خَرِيزُ بْنُ غَفَّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَ بَاطِنَهُمَا.

### ۵۳: بَابُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ غَدَادِ بْنِ تَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ يَسَّانَ بْنِ زُبَيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ وَ كَانَ يَمَسُحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَ كَانَ يَمَسُحُ الْمَاقِنَ.

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَوِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

### ۵۴: بَابُ تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ قَالَا مُحَمَّدُ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی انگلیوں میں چھنکایا سے خلال کیا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے اٹھو تو خوب اچھی طرح وضو کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی پہنچاؤ۔

۴۳۸: حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۴۳۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگشتی کو ہلا لیتے۔ (انگوٹھی کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی اس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

**خلاصۃ الباب** ☆ فقہاء کرامؒ نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کی خضر سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خضر سے شروع کرے کہ احتیاج قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور بائیں پاؤں کی خضر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تو اس میں تمہیک، تصفیق اور تطہیق تینوں طریقے منقول اور جائز ہیں۔

## ۵۵: بَابُ غَسْلِ الْعَر\_اقِبِ

بَابُ: ایڑیاں دھونا

۴۵۰: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (یعنی خشک رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

بُنْ خَمْرٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَ الْمَغَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَلَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوْضًا فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخَضْرِهِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى الْخَلَوَانِيُّ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۴۳۷: حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى الثَّوَامَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْمَوْضُوءَ وَ اجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَ رِجْلَيْكَ .

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّالِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لُقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْبِغِ الْمَوْضُوءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ .

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غُبَيْدٍ اللَّهُ أَبِي زَائِعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نَوْضًا خَوَّكَ خَاتَمَهُ .

۴۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعَبُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ يَحْيَى عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ زَاى



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ وَ اغْتَابَهُمْ بَلُوْحٌ فَقَالَ  
وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِقُوا الْوُضُوْءَ.

۳۵۱: قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ  
عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوْةٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ  
مِنَ النَّارِ.

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ  
رَأَيْتُ عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اَسْبِغِ  
الْوُضُوْءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ  
لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ  
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحَنَّى ثَنَا شُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَا الْأَخْوَصُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
الْبَغْدَادِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَخْفِ عَنْ  
أَبِي سَلَامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْجَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَشْجَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَلْيَانَ وَ  
شُرْحُبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَمُؤُ الْوُضُوْءِ وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ.

خلاصۃ الہام ☆ اڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عروق کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقیب  
آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ خشک ہونے کی وجہ سے چمکتی ہے اس لیے حضور نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِّلْاَغْقَابِ مِنَ النَّارِ))۔

## ۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

## پاؤں دھونا

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَرِيكُمْ طَهُورَ نَيْبِكُمْ ﷺ.

۳۵۶: حضرت ابو جہرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا خَرِزُّ بْنُ غُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَسْرُوفٍ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْبُودٍ كَرِبَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَلَا تَأْتَانَا.

۳۵۷: حضرت ہشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا خریز بن عثمان عن عبد الرحمن مسروق عن المقدم بن معبود کہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہوضو فرمایا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَهَا الْأَيْذِيِّ ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبْهَوُا إِلَّا الْغَسْلَ وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

۳۵۸: حضرت ربیعہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباس نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

خلاصہ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز یہ شارح احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر دھیمہ ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح تب جائز ہے جب موزے پہنے ہوں۔ (حزبرہ)

## ۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ

## پاؤں وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے

## موافق کرنا

## اللہ تعالیٰ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَمَاعٍ بَنِي شَدَّادٍ أَبِي ضَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بَرْدَةَ فِي الْمُسْجِدِ أَنَّ سَمِيعَ غُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَمَّ الْوُضُوءَ تَحْمَا أَمْرَهُ اللَّهُ فَالضَّلُوءَةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتُ إِمَانِيْنَهُنَّ.

۳۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں درمیانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

۳۶۰: حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کر لے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو کھینچ سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹٹوں سمیت دھوئے۔

پاؤں: وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی

پر) پانی چھڑکنا

۳۶۱: حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو پھر پانی لے کر ستر کے مقابل چھڑکا۔

۳۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینے والوں پیشاب کے قطروں کی وجہ سے۔

قال الحسن بن سلمة قال أبو خاتم ح و لنا عبد الله بن يوسف التميمي قال ابن لهيعة فذكر نحوه.

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کر تو پانی چھڑک لو۔

۳۶۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابل پانی چھڑکا۔

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا هَمَامٌ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يُحْيَى بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ وَفَاعَةَ بْنِ زَالِقٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا لَا تَبِمُ صَلَوةً لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَبِّحَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى يُغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَذِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيُمَسِّحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ

بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ لِرُجْلِهِ.

۳۶۲: حَدَّثَنَا الْإِسْرَافِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَبِيُّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَسَمْتُ جَبْرَائِيلَ الْوُضُوءَ وَآمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ نَحْتِ نَوْبِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

قال الحسن بن سلمة قال أبو خاتم ح و لنا عبد الله بن يوسف التميمي قال ابن لهيعة فذكر نحوه.

۳۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَلَمَةَ الْيَحْمُودِيُّ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ.

۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا غَاثِمٌ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ أَبِي الزَّائِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَضَحَ لِرُجْلِهِ.

☆ خلاصۃ الباب ☆ وضو کے بعد شرمگاہ کے ارد گرد پانی کے چھینٹے مارنا ایک تو اس سے وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطر است بول اس ٹھنڈے پانی کی وجہ سے رک جاتے ہیں یہ طہی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارت باطنی ہے لیکن عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے جس سے طہارت ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دواویہ عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارت باطنی کا استحفاظ پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے پچے ہوئے پانی کو پینا دوسرے نضح الفرج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دوی چیزیں ہیں: (۱) منہ (۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زائل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا شروع کیا گیا ہے اور شہوت فرج کے انداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نضح علی الاذار کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیان فضیلت کے لیے ہے وجہ کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سداً ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث ۳۶۳ حسن بن علی الہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعدد طریق کی بناء پر مجموعہ نقل کیا گیا ہے۔

### ۵۹: باب المِندِیلِ بَعْدَ الوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

### ۵۹: باب المِندِیلِ بَعْدَ الوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

۳۶۵: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کئے ہوئے تھیں پھر آپؐ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْجٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَنَا: أَنَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ لَهَا كَنَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْ غُسلِهِ فَتَسَوَّثَ عَلَيْهِ فَاظْمَعَتْ ثُمَّ أَخَذَتْ يَدَهُ فَالْتَحَفَتْ بِهِ.

۳۶۶: حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپؐ کیلئے پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو درس میں رنگی ہوئی تھی (درس زرد رنگ کی گھاس ہے) میں سے ہوتی تھی) آپؐ نے اسے اوڑھ لیا گویا آپؐ کے پیٹ کے ٹکٹوں پر درس کے نشان میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

۳۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ جَمِيعٌ لَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَنَا الْيَهُودِيُّ ﷺ فَرَضْنَا لَهُ مَاءً فَأَغْسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَ زِينَةٍ فَأَشْمَلَ بِهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوُضُوءِ عَلَى غُصْبِهِ.

۳۶۷: امّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپؐ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: لَنَا وَ جَمِيعٌ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ

اللہ ﷻ بِغُوبٍ حِينَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَّقَهُ وَجَعَلَ يَنْقُصُ الْمَاءَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے) پانی جھاڑنے لگے۔

۳۶۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا قَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَنَا يَزِيدُ بْنُ الشَّمْطِ قَنَا الْوَضِئُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَخْضُوطِ بْنِ عُلْفَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ فَقَلَّبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۶۸: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اون کا جبہ جو پہنا ہوا تھا اُلٹ کر اسی سے (اپنا چہرہ مبارک) چہرہ پونچھ لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ وضو کے بعد تویہ کا استعمال بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مباح ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن تعدد طریق کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ حضرت میمونہؓ کی بخاری والی حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ بیان اولیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا واپس فرما دیا تھا۔

۶۰: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ زَيْدُ بْنُ الْجَنَابِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا قَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَبُو سَلَمَانَ الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَفُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مِنْ أَيْ شَاءَ دَخَلَ.

۳۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خوب عمدگی سے وضو کرے پھر تین بار یہ کلمات کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو۔

۳۷۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَنْجَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَفُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

۳۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح (آداب و مستحبات تک کا خیال رکھ کر) وضو کرے پھر یہ کلمات کہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

**خلاصۃ الباب ۶۱** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کمرہ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ ..... بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلہ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

### باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

۴۷۱: صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیتل کے برتن سے پانی نکالا آپؐ نے اس سے وضو کر لیا۔

۴۷۲: حضرت زہب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک پیتل کی لگن (طشت) تھی میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی پیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن پیتل کا ہو)۔

### باب: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

۴۷۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو جاتے تھے کہ خراٹے لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو کرتے۔ حضرت طائفی کہتے ہیں کہ حضرت وحیؓ نے فرمایا: حضرت عائشہؓ کی مراد یہ تھی کہ آپؐ سجدہ میں سو جاتے (اور سجدہ سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو کرتے)

### ۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ

۴۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَخْبَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَاجِشُونِ قَالَا عَمْرُو بْنُ نَعْبِی عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءٌ مِنْ نَوْرٍ مِنْ صُفْرِ قَتَوَضَا بِهِ.

۴۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَثِيبٍ قَالَا عَنِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَ لَهَا مَعْضَبٌ مِنْ صُفْرِ قَالَتْ كُنْتُ أَرَجُلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ.

۴۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِي نَوْرٍ.

### ۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكَيْعٌ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ غَابِطَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ حَتَّى يَنْفَحَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالِ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَا وَكَيْعٌ نَعْبِی وَهُوَ سَاجِدٌ.

۳۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لگے پھر اٹھے اور نماز پڑھی۔

۳۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوتا (جس کے بعد وضو کے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا تھا۔

۳۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آکھ بندھن ہے دہر کا۔ جو سو جائے تو وضو کرے۔

۳۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے رکھی تھی کہ تین دن تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو اُتار دیں لیکن پیشاب یا خاندہ اور خندہ نہ اتاریں۔

خلاصۃ الباب ☆ نیند کے ناقض وضو ہونے اور نہ ہونے کے مختصر اُتار تین اقوال ہیں:

(۱) نیند مطلق ناقض وضو نہیں۔

(۲) مطلق ناقض ہے۔

(۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

۶۳: باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا

۳۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۳۸۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۳۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِنَةَ عَنْ حَجَلٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَامَ حَتَّى قَفَحَ ثَمَ قَامَ فَصَلَّى.

۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَرِثِ بْنِ أَبِي مَطْعَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَوْمُهُ ذَالِكَ وَهُوَ جَالِسٌ يَغْبِي النَّبِيَّ ﷺ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ الْوَضِئِيِّ بْنِ غَطَاءٍ عَنْ مَخْفُوطِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِلَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ وَكَاءُ الشَّيْءِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا تَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بُشَيْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّى الْجَزَائِمِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ جَمِعَنَا عَنْ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ غَفْبَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُطَهَّرِيُّ بْنُ مَنصُورٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ زَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۱: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَثَّيْقٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ خُرَيْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۲: حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے جو بالاطفاق ضعیف ہے۔

### ۶۳: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَثَّيْقٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْحٍ الْحَنْظَلِيَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيَّلَ عَنْ مَسِّ الذِّكْرِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ وَضُوءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ.

۳۸۳: اُنہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے وہ تو تیرا ایک ٹکڑا ہے۔

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَيَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذِّكْرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جَذِيئَةٌ مِنْكَ.

۳۸۴: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے۔

عن القاسم عن أبي أمامة قال سئل رسول الله ﷺ عن مس الذكر فقال إنما هو جذية منك.

خلاصۃ الباب ✽ دراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد کا ادا کرنا تھا مئے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت بسیر کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت سارے صحابہ کرامؓ کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن ان کے مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اجتہاد کی طرف حضرت طلق بن علیؒ کی حدیث کی مؤید حضرت ابوامامہؓ حضرت عائشہؓ حضرت عاصمہ بن مالکؓ حضرت اور حضرت جرہ کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجہ کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ نے حضرت طلق بن علیؒ کی روایت کو ترجیح دی۔



## ۶۵: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا

## غَيَّرَتِ النَّارُ

چاپ: جو آگ میں پکا ہوا اس سے وضو واجب

ہونے کا بیان

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھالو وضو کر لیا کرو تو ابن عباسؓ نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ کبھی ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہؓ نے ان سے کہا: سمجھو جب تم رسول اللہؐ کی بات سنو تو اس کے مقابلہ میں باتیں مت بنایا کرو۔

۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کر لیا کرو۔

خلاصہ الباب ۶۵: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو بمسما مشب النار سے وضو پدالت کرتی ہیں منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

## ۶۶: بَابُ الرَّحْضَةِ

## فِي ذَالِكِ

چاپ: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو

نہ کرنے کا جواز

۳۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کپڑا آپ کے پیچے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُلْفَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اتَّوَضَّأْنَا مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ لَهُ يَابْنَ إِحْيَى إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

۳۸۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ ضُمَّتَا لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَبِيَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بِيْسْمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَا لَمْ يَمَسَّ يَدَيْهِ بِمَسِّحٍ كَانَ لَفَحَتْهُ لَمْ قَامَ إِلَى الْوُضُوءِ فَصَلَّى.

۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ خُبْرًا أَوْ لَحْمًا وَلَمْ يَتَوَضَّأَا.

۳۹۰: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو جعفر بن عمرو بن امیہؒ فرماتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کے بغیر یہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباسؒ نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے حلقی اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَجِيمٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا: الزَّوْلِدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: وَأَزْجَعِي قَالَا: الرَّهْرِيُّ قَالَ: خَضَرْتُ غَسَاءَ الزَّوْلِدِ أَوْ عَبْدَ الْمَلِكِ. فَلَمَّا خَضَرْتُ الصَّلَاةَ قُمْتُ لِأَتَوَضَّأَ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَكَلَ طَعَامًا بِمَا غَيَّرَ النَّارُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ.

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بِغَيْلِ ذَالِكِ.

۳۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شائد پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَخْفٍ خَافٍ فَأَكَلَ مِنْهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَمْسُ مَاءً.

۳۹۲: حضرت سويد بن نومان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو نکلے۔ مقام صہبہ پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستو کھایا پانی پیا پھر آپ نے کئی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَا زَوَيْدُ بْنُ الثَّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْصَّهْبَاءِ صَلَّى الْغَصْرُ ثُمَّ دَعَا بِأُطْعِمَةٍ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِمَاءِ الْمَغْرِبِ.

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شائد تناول فرما کر کئی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغَلِيكِ بْنِ الشَّوَارِبِ قَالَا: عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَا: سَمِعْتُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ خَبْثَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَصَلَّى.

**خلاصہ الباب ☆** خثف: بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک: ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ غساء: رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ ہال الصہبہ: خیبر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ

ہیں پہلی کمرہ احادیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

**باب: اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا**

۳۹۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کر لیا کرو۔

۳۹۵: حضرت ثور بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۳۹۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۳۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکرے کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

۶۷: **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ**  
۳۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُا مِنْهَا.

۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَبَّبٍ ثَنَا زَيْدَةُ وَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمَرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَوَضَّأُوا مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ لُحُومِ الْفَتَمِ.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاسِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجَّاجٍ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ (وَ كَانَ لَقَّةً وَ كَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ) ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ ﷺ لَا تَوَضَّأُوا مِنَ الْبَإِنِ الْفَتَمِ وَ تَوَضَّأُوا مِنَ الْبَإِنِ الْإِبِلِ.

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّابِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِنَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِنَ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ لُحُومِ الْفَتَمِ وَ تَوَضَّأُوا مِنَ الْبَإِنِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنَ الْبَإِنِ الْفَتَمِ وَ ضَلُّوا لِي مَرَّاحَ الْفَتَمِ وَ لَا تَضَلُّوا لِي مَعَاطِي الْإِبِلِ.

**خلاصہ الباب** ☆ امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جمہور ائمہ اور کبار صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ ناقص وضو نہیں۔ ما غیرت النار سے وضو کے فائدے یہ ہیں: (۱) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے بچے گی تو اس میں لاحال

کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تاکہ مشابہت نہ رہے۔ (۲) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو انتفاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقع پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تاکہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت الناس سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

## ۶۸: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ : چاب: دودھ پی کر کلی کرنا

۳۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَهِيمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: الْمَوْلِدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ نَسْمًا.

۳۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دودھ) میں پچتا ہٹ ہوتی ہے۔

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِی أَبُو غَبِيَّةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرَبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمُضُوا فَإِنَّ لَهُ نَسْمًا.

۳۹۹: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَضْعَبٍ قَالَا: عَبْدُ الْمُطَّهِمِ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ نَسْمًا.

۵۰۰: حضرت سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو اس لئے کہ اس میں پچتا ہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السُّوَّافِ قَالَا: الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: زَمْعَةُ بْنُ ضَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَحَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَمَّا وَقَالَ إِنَّ لَهُ نَسْمًا.

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہ کر پیا پھر پانی مٹکا کر کلی کی اور ارشاد فرمایا: اس میں پچتا ہٹ ہوتی ہے۔

## ۶۹: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَبْلَةِ : چاب: بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: قَالَا: وَكَبَّعُ قَالَا: الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَعْضُ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَلَمْ يَأْجِزْ إِلَّا أَنْتَ فَمَضْمُضَتْ.

۵۰۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مکرادیں۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: مُحَمَّدُ بْنُ لُطَيْلٍ

۵۰۳: حضرت زینب سہمیہ روایت کرتی ہیں حضرت

عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبِ الشَّهْبِزِيَّةِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ وَيُصَلِّي  
وَلَا يَتَوَضَّأُ وَرَبَّمَا قَعْلَهُ بِئِ

**خلاصۃ الالباب** ☆ امام شافعیؒ کے نزدیک عورت کو چھونا مطلقاً ناقض وضوء ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مس بھونچنا ناقض وضوء ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ امام ابو یوسفؒ صحابہؓ میں حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں عطاءؓ اور طاووسؓ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضوئیں۔ احتلاف فرماتے ہیں کہ مس الممسوق قرآن پاک میں جماع پر بولا گیا ہے۔ لہذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھونا ناقض وضوئیں۔

٤٠: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

پاپ: مذی نکلنے کی وجہ سے وضو

۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَبْيِ الْغُسْلُ۔

۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور مبی نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظَرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَسَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ  
الرُّجُلِ يُدْنُو مِنْ امْرَأَتِهِ فَلَا يَنْزِلُ ؟ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ  
ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ رَجُلَهُ بِغَيْرِ لَغْوٍ وَتَوَاضَا

۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش آئے تو شرم گاہ کو دھو لے اور وضو کر لے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غُبَيْدٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ خُفَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شَيْئًا فَأَخْبَرْتُهُ الْإِغْسَالُ فَمَالَتْ رُسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْرِيكَ مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خِفْتُ بِمَا يُصِيبُ نَوْبِي قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ خَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَصْبِغُ بِهِ مِنْ نَوْبِكَ خِثْ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ.

۵۰۶: حضرت کہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں بہت ٹھپایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں تمہارے لئے وضو کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کھینچ لو سے دھولو۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ باہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے یہ حدیثیں ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھویا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی، ابو جحفا! آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

باب: سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سوتے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خَلَدْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيَّ ثَمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَمَّ شُعْبَةَ أَنَا شُعْبَةُ بَنُو مُهَيْبٍ أَمَّا بُكَيْرٌ عَنْ كُرَيْبٍ  
قَالَ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَمَحَذْنِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆ ف سو نے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

**پاب:** ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں

ایک وضو سے پڑھنا

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وضو فرمایا کرتے تھے اور مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حضرت فضل بن مبشر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

مِسْعَرُ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يَعْلَى بْنِ  
مُثَنَّى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ اتَى أَبَى بَن ثَعْبٍ وَ مَعَهُ عُمَرُ  
فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مَذْأَبَ فِئْتِكَ ذَكَرْتِ وَ  
تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْيَعِي ذَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسْمِعْنِي  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

٤١: بَابُ وَضُوءِ النَّوْمِ

٥٠٨ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ لِزَيْدَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ يَا أَبَا الصَّلْتِ هَلْ سَمِعْتَ لِي هَذَا شَيْئًا فَقَالَتْ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ.

خَدُّنَا أَلُو بَكْرِ بْنِ خَلْدٍ الْبَاهِلِيِّ ثَمَّ يَحْيَى بْنُ  
ثَمَّالٍ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَخَدَّنِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

☆ ف سو نے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

٤٢: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَالصَّلَاةِ

كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

٥٠٩: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَمُوزُنَا بِإِحْلَى صَلَوةٍ وَكُنَّا نَعْنُ نَقْبِلِي الصَّلَاةَ كُلَّهَا  
بِوُضوءٍ وَاحِدٍ.

٥١٠ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا :  
كُنَّا وَكَعْبٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا  
كَانَ يَوْمَ تَقَسَّى مَكَتُمْ الصَّلَاتِ كُلُّهَا بِوَضْءِهِ الْوَاحِدِ

٥١١: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ثَوْبَةَ قَالَ رَأَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
نَسَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عَنْهُ يُصَلِّي الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا فَأَمَّا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

**خلاصۃ الباب ☆** پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا، صرف بعض صحابہ سے منقول ہے۔ اذا قمتم الى الصلوة سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلوة کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

### باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۵۱۲: حضرت ابو عطفہ ہذلی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ اٹھے وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آ گئے عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر مجلس قائم ہو گئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتائیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمانے لگے: فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کر لوں جب تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکوں کی رغبت ہے۔

### باب: بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں

۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ نماز میں گڑبوس محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

### ۷۳: بَابُ الْوُضُوءِ عَلَى الطَّهَارَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَطْفَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ قَتَوَضًا وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الْقَضَاءُ قَامَ قَتَوَضًا وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضَرَتِ الْمَغْرِبَ قَامَ قَتَوَضًا وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَفَرِيضَةٌ أَمْ سُنَّةُ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ أَوْ قُطِعَتْ إِلَيَّ وَالِىَ هَذَا يَبْنَى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا لَوْ تَوَضَّأْتَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ بِهِ الصَّلَاةَ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى كُلِّ طَهْرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّمَا رَغَبْتُ فِي الْحَسَنَاتِ.

### ۷۴: بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَتَانَا شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادٍ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سُكِّيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ

کچھ خیال نہ کرے یہاں تک کہ محسوس کرے بد بو یا آواز  
نے (یعنی جب وضو نہ کرے یا یقین ہو جائے)

۵۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اشتباہ کے بارے میں  
پوچھا گیا تو فرمایا: واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ آواز سے  
یا محسوس کرے۔

۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو واجب نہیں مگر آواز  
سے یا بو سے۔ (یعنی ان دونوں چیزوں سے حدت  
محسوس کرے محض وہم یا متردو نہ ہو)۔

۵۱۶: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے  
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنا کپڑا  
سوگھ رہے ہیں۔ میں نے وہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وضو واجب  
نہیں ہوتا مگر بو سے یا آواز سننے سے۔

**خلاصہ الباب ۵** ☆ شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضو نہ ہو اور یقین کے حاصل ہونے کے  
ظاہری دوا سبب ہیں: (۱) آواز سننا (۲) بو معلوم ہونا۔

امام خطابی فرماتے ہیں کہ آواز کا سننا اور محسوس کرنا امراتین ہے کیونکہ بہر آوی آدمی تو آواز نہیں سنتا اور جس کی  
قوت شامہ (سوگھنے کی حس) ختم ہو چکی ہو۔ مطلق تریح کا ٹکنا آواز سے یا بغیر آواز سے ناقض الوضوء ہے۔ ان احادیث میں  
إلا من ضوب أو ریح ہے۔ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔

**باب: پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی**

۵۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے  
ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کسی نے آپ  
سے پوچھا کہ پانی کھلے میدان میں ہو اور چوپائے اور  
درندے پانی پر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: جب پانی دو ٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک

الشیء فی الصلوة فقال لا حتی یجذ ریحاً أو یسمع  
ضوئاً۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ الْمُخَابِرِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ زَاهِدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الشُّبَّهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ  
لَا يَنْصُرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ ضَوْئاً أَوْ يَجِدَ رِيحاً۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ وَكَيْفَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا قَالَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ ضُوبٍ أَوْ رِيحٍ۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ عَطَاءٍ قَالَ زَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ يَسْمُ قَوْلَهُ فَقُلْتُ بِمَ  
ذَاكَ قَالَ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا وَضُوءَ  
إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ۔

**باب: مقدار الماء الذي لا ينحس**

۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ التَّيَاهِيُّ قَالَا زَيْدُ بْنُ  
هَارُونَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِالْفَلَاحَةِ مِنَ  
الْأَوْحِ وَمَا يَنْبُتُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالْبَنَاجِ فَقَالَ رَسُولُ



نہیں کرتی۔

اللہ ﷺ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ نَافِعٍ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنِ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۵۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَجَّعَ قَالَا حَمَّادُ بْنُ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَلَمَةَ عَنْ عَصِمِ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جب پانی دو یا تین مکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

عَمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ

کرتی۔

قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَاتِمٍ

أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ عَالِيَةَ الْفَرَّاسِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصۃ السراپ ☆ پانی کی مختلف اقسام ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں: (۱) دیا اور سند رکا پانی (۲) جاری پانی (۳) وہ جو جاری کے حکم میں ہو۔ داؤد ظاہری اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف مثلاً شغیر ہو گئے ہوں۔

جہو ر اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک شغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احوال اوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماء کثیر اور ماء قلیل کی تحدید اور تعیین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مجتہل یہ کہ رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک دو قلعہ پانی کثیر ہے اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث القلتین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہؓ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب المعن میں حدیث قلتین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین سے تحدید ماء کے لیے ان پندرہ گھائیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں: (۱) ترمذی میں باب کراہیۃ البول فی الماء الراکد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: (( لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یوضأ منه )) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا۔ (۲) حدیث المستقیظ من منامہ ترمذی ج ۱ ص ۲۳۲-۲۳۳ (۳) حدیث ولوغ

الکلب' مسلم ج ۱ ص ۱۳۷-۱۳۸) حدیث وقوع القارۃ فی السمن صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۷۷ باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

### پیاپ: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درندے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک تالاب پر پہنچے اس میں گدھا مردار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور آسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ذائقہ یا بو پر غالب آجائے۔

پیاپ: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا

۵۲۲: حضرت ابابہ بنت حارث رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھو ڈالوں) اور

### ۷۶: بَابُ الْحِیَاضِ

۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ حِیَاضِ الْمَرْأَةِ تَبَنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةَ فَقَرَّضَهَا السَّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمْرُ وَ عَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَ لَنَا مَا غَيْرَ طَهُورٍ.

۵۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ طَرِيفِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْنَاهَا إِلَى عَبْدِ بَرٍّ فَإِذَا فِيهِ خِصْفَةٌ جَمَارٌ قَالَ فَكَلَفْنَا عَنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقْبَيْنَا وَ ارْوَيْنَا وَ حَمَلْنَا

۵۲۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رِشْدُ بْنُ أَنبَاطَا مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَ طَعْمِهِ وَ لَوْنِهِ

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ اللَّيْلِ لَمْ يُطْعَمْ

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَسْمَاكِ بْنِ خَرْبٍ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حضرت اُمّ قیس بنت حصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کھانا شروع نہ کیا تھا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی مٹکا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

ابو الیمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے نبی کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دو بچے پیشاب ہیں (پھر فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ سمجھ؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو حوا کو ان کی چھوٹی پمبی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي نَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَةً فَقَالَ إِنَّمَا يُنْضَخُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى .

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ تَنَاهَيْتُمَا عَنْ غُرُوزَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْبِيْ قَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يُغْسِلْهُ .

۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَاهَيْتُمَا عَنْ غُرُوزَةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ حَصْنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي لَيْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَقَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَ عَلَيْهِ .

۵۲۵: حَدَّثَنَا حَوْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بِرَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا تَنَاهَيْتُمَا عَنْ هِشَامِ ابْنِ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِيْ بَوْلُ الرِّضِيِّ يُنْضَخُ بِبَوْلِ الْمَلَامِ وَيُغْسَلُ بِبَوْلِ الْخَارِيَةِ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَعْقِلٍ تَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمُهْرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ يُرْشُ مِنْ بَوْلِ الْمَلَامِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْخَارِيَةِ وَالْمَاءُ وَاجْتِمَاعًا وَاحِدًا قَالَ لَأَنَّ بَوْلَ الْمَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالْيَكْنِ ' وَ بَوْلُ الْخَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِهْمْتُ أَوْ قَالَ لِفْهْتُ ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خَلَقَتْ خَوَاءَ مِنْ صَلْبِهِ الْقَبْصِيرِ فَضَارَ بَوْلُ الْمَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالْيَكْنِ ' وَ ضَارَ بَوْلُ الْخَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ قَالَ قَالَ لِيْ فِهْمْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِيْ

نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ.

عرض کیا: جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى  
وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ: قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مُهْدَبٍ: لَنَا يَحْيَى بْنُ الزُّلَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ لَجِئْتُ بِالْخَسَنِ  
أَوْ الْخَسَنِ قَبَالَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُهُ فَإِذَا أَنِّي نَفْسِلُوهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُخْصَةً فَإِنَّهُ يَغْتَسِلُ بَزُولِ الْخَادِمَةِ وَ يُرْسُ مِنْ  
بَزُولِ الْعَلَامِ.

۵۲۶: حضرت ابوالسبع فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپ کی خدمت میں  
حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو  
انہوں نے آپ کے سینہ پر پیشاب کر دیا لوگوں نے  
(اہتمام سے) دھونا چاہا تو رسول اللہ نے فرمایا: اس پر  
پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے  
اور لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حضرت اُمّ کر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو کچھ  
پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح  
دھویا جائے۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: لَنَا أَبُو بَكْرِ الْخُنْفِيُّ قَدْ  
أَسَمَعْتُ يَزِيدَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أُمِّ حُرَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ بَزُولُ الْعَلَامِ يُنْصَحُ وَ بَزُولُ  
الْمَخَارِبَةِ يُغْتَسَلُ.

**خلاصہ الباب ۵۲** شیرخوار بچہ کے پیشاب کے متعلق داؤد دظاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے  
نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی کا مسلک بھی بیان فرمایا جو داؤد دظاہری کا ہے یعنی بول  
غلام طاہر ہے لیکن علامہ نووی نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔  
پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اشعری کے  
نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان  
کے برخلاف امام ابو حنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری اور فقہاء کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے  
پیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ روضہ شیرخوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا  
استدلال ان احادیث سے ہے جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ  
احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے پیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں حسب  
علیہ الماء اور رقبہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود  
ہیں۔ اسی طرح طحاوی میں حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے پیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔  
ان وجوہات کی بناء پر شوافع کے استدلال کے جواب میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نصح اور  
رش کے الفاظ آئے ہیں ان کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف  
نصح اور رش کے الفاظ جہاں چھینے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام  
شافعی نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی یہ تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ بساب فی المذی یعیب  
الشہد کے تحت حضرت سمیل بن خفیف کی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا قول کپڑے کے دھونے کا

ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں امام شافعیؒ نے نفع کو غسل خفیف کے معنی میں لیا ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں تو جس طرح ان تمام مقامات پر یہ لفظ اور رش کو غسل (دھونے) کے معنی میں لیا گیا ہے تو اگر مختلف روایات میں تطہیت کے لیے حنفیہ حدیث باب نفع اور رش کو غسل (دھونے) میں لے لیں تو اس میں کیا حرج ہے البتہ بول غلام میں غسل خفیف ہوگا اور بول جاریہ میں غسل شدید اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں لیا گیا ہے۔ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں بہتر جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچے کا پیشاب اس درجہ غلیظ نہیں ہوتا۔ اسی توجیہ کی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی اشارہ فرماتے ہیں: ان بول الانثی الغلیظ وانثی من بول الذکر حجة الله البالغة فی احکام المیاء۔

## ۷۸: بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

پس اوپر زمین پر پیشاب لگ جائے تو

## كَيْفَ تَغْسِلُ

کیسے دھویا جائے

۵۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اس کی طرف لپکے (کہ اس کو منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت روکو (کیونکہ اس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے) پھر پانی کا ڈول منگا کر اس پر بہا دیا۔

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا نَافِثٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَغْرَابِيًّا نَالَ فِي الْمَسْجِدِ قُرْبًا إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْزُمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِذَلِيزٍ مِنْ مَاءٍ فَضَبَّ عَلَيْهِ.

۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور (دعا میں) کہا: اے اللہ! میری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش فرما دیجئے اور ہمارے ساتھ (یعنی میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) کسی اور کو نہ بخشئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے وسیع چیز (اللہ عزوجل کی وسیع رحمت مراد ہے) کے گرد باز لگا دی (اور اسے تنگ کر دیا)۔

۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَغْرَابِي الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَبِحُجَّتِكَ وَلَا يَغْفِرُ إِلَّا خَدَّيْكَ مَعَا فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ اخْطَلَرْتَ وَاسْتَأْنَمْتُ وَلِي حَتَّى إِذَا كَانَ فِي تَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ فَضَحَ بَيُّوْلٌ فَقَالَ الْأَغْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ لَفِيفَهُ لِقَامِ ابْنِي بَابِي وَأُمِّي فَلَمْ يَوْتِبْ وَلَمْ يَنْتَبْ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيهِ وَإِنَّمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ اللَّهُ وَبِلِلْضَلَاةِ ثُمَّ أَمَرَ بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَقْرَعَ عَلَى بَوْلِهِ.

۵۳۰: حضرت واصل بن اشدقؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ محمد پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائیے اور آپ جو ہم پر رحمت فرمائیں اس میں ہمارے ساتھ

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ الْهَذَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ عِنْدَ نَافِثٍ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَا أَبُو الْمُبَلِّحِ الْهَذَلِيُّ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ جَاءَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَ

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر حیراناس ہو تو نے وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی حدیث میں گذرا۔

پیاپ: پاک زمین ناپاک زمین کو  
پاک کر دیتی ہے

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام وید نے اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی میں بھی چلنا پڑ جاتا ہے۔ تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک کر دے گی۔

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین ایک دوسرے کو پاک کر دیتی ہے۔

۵۳۳: ابو عبد اللہ اشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

پیاپ: جنسی کے ساتھ مصافحہ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبی سے ملے۔ ابو ہریرہ بحالتہ جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبی نے ان کو نہ پایا

مُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكُ فِي رَحْمَتِكَ إِنَّا أَخَذَ فَقَالَ لَقَدْ خَظَرْتُ وَأَسَعَا وَنَحَكَ أَوْ وَلَيْكَ قَالَ فَشَجَّ يَبُولُ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوْهُ ثُمَّ دَعَا يَسْجُلِي مِنْ مَاءٍ فَضَبَّ عَلَيْهِ.

۷۹: بَابُ الْأَرْضِ يُطَهِّرُ  
بَعْضُهَا بَعْضًا

۵۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عُمَرُو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَهِيمَ بْنِ الْخَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِابْنِ رَهِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذَيْلِي فَأَتَمُحِي فِي الْمَكَانِ الْقَدَرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ ثَنَا إِسْرَهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ الْمَسْجِدَ فَطَطَّ الطَّرِيقُ النَّجَسَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَدِيرَةً قَالَ فَبَعْدَهَا طَرِيقٌ أَنْظِفْ مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ.

۸۰: بَابُ مَصَافَحَةِ الْجَنْبِ

۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي زَالِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَنِي طَرِيقٍ مِنْ طُوقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَنْتَلَّ  
فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَيْتَنِي وَآتَا جُنُبٌ فَكِرِهْتُ أَنْ  
أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ لَا  
يَنْجُسُ.

تو دھوئے۔ جب ابو ہریرہؓ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہ! تم  
کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے  
ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسلئے غسل کئے  
بغیر آپ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول  
اللہؐ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ  
نشست و برخواست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَبَّحُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا بَخْنِي بِنِ مَعْبُدٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ  
وَاصِلِ الْأَخْذَبِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْوَلِيِّ عَنْ خُرَجٍ  
النَّبِيِّ ﷺ فَلَقِينِي وَأَنَا جُنُبٌ فَحَدَّثَ عَنْهُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ  
جَنُتُ فَقَالَ مَا لَكَ فَلْتُ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

۵۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مجھ سے ملے میں بحالت  
جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر  
کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے  
عرض کیا میں جُنُبی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

### پاؤں: کپڑے کو مٹی لگ جائے

۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثُّوبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ أَوْ نَغْسِلُ  
الثُّوبَ كَحَلَةٍ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ  
فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَآذَا زِي  
أَنَزَلَ الْغَسْلَ فِيهِ.

۵۳۶: حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے  
حضرت سلیمان بن یسارؓ سے پوچھا کہ کپڑے کو مٹی لگ  
جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے  
لگے کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں نبی کے کپڑے آلودہ ہو  
جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھو دیتے پھر آپ وہی کپڑے  
زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے  
اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

خلاصہ الباب منی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہ کے دور سے اختلاف  
چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ اور ائمہ میں سے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منی  
طاہر ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ کے  
زودیک منی ناپاک ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک چونکہ منی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی، کھرچنا کافی  
نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر منی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔  
احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

حقیقہ کے واسطے (۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے: قال سائل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی الثوب الذی اتی فیہ الہلی قال نعم الا ان تری فیہ شیئا فغسلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو پہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں۔ حضور نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو دھو (الو۔ ۲) ابو داؤد و شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی ہمشیرہ حضرت ام المومنین حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اس میں نجاست نہ ہوتی۔ (۳) ابو داؤد و سی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں۔ فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ (۴) قرآن کریم میں منی کو ماء مہین (ذیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔ (۵) قیاس بھی مسلک حنفیہ کو راجح قرار دیتا ہے کیونکہ بول مذی و دی سب باحقا قحس ہیں۔ حالانکہ ان کے نکلنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منی بطریق اولیٰ نجس ہوئی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

## ۸۲: بَابُ فِي فَرْكِ الْمَتْنِ مِنَ الثَّوْبِ

## چاپ: منی کھرچ ڈالنا

۵۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عِدَّةٌ مِنْ سَلِيمَانَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَرَّكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ نَزَلَ بِعَائِشَةَ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ضِعْفَ فَاَمْرَتْ لَهَا بِمَلْحِفَةٍ لَهَا ضَرْفًا فَاخْتَلَمَ فِيهَا فَاسْتَحْبَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيهَا أَثَرُ الْإِخْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَمْ أَفْسِدْ عَلَيْهِ ثَوْبًا؟ إِنَّمَا كَانَ يُكْفِيهِ أَنْ يَفْرَكَهُ بِأَصْبَعِهِ رُبَّمَا فَرَّكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ مَغِيرَةَ

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہؓ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لحاف (پھیچے) کا کہا۔ ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لحاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔ اس لئے اس نے لحاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔ عائشہؓ نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا یہاں اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلی سے منی کو کھرچا۔



ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی نظر آئی تو میں کمرچ ڈالتی۔

بیان: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا  
جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمسرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کپڑوں میں ہمسری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ اگر اس میں تاپا کی (منی وغیرہ) نہ دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱: حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھائی آپ کے کپڑے کے ہر سرے کو دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟ فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں کچھ اور بھی (یعنی ہم بستر ہی بھی کی)۔

۵۴۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں کچھ (نجاست منی) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو لیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فَبِي ثَوْبٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَحْتَتُهُ عَنْهُ.

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُوَيْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُذَيْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَذَى.

۵۴۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ أَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُضْعَمِيُّ أَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَدْرِئِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاجِدُ مُمُو شَحَابِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي بِنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ أَصَلَّى فِيهِ وَفِيهِ أَيْ قَدْ جَامَعْتُ فِيهِ.

۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ الزَّمَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ حَكِيمٍ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْدِ اللَّهِ الرَّقِئِيُّ قَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ أَهْلُهُ قَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ يَرَى فِيهِ شَيْئًا فَيَغْسِلَهُ.

## باب: موزوں پر مسح کرنا

۵۴۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا مانع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریر کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لونا لے کر ساتھ ہو لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶: حضرت ابن عمرؓ نے سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بھیجے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلاء سے آیا ہو (تب

## ۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ اتَّفَعِلْ هَذَا قَالَ وَ مَا يُنْفَعُنِي وَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْعَلُهُ قَالِ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنِّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدِيُّ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبِي وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَوَيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَ ابْنِ الْأَثَلِ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ نَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْعٍ أَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ جُبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِأَذَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَ نَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۴۶: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاهٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لَكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ أَنْتَ ابْنُ أَحِبِّي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ثَمًّا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْنَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَ إِنْ

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

جاء من الغائط؟ قال نعم.

۵۴۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْقَدْبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمُهِتَمِ بْنِ النَّبَّاسِ بْنِ سَهْلِ الشَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَفَيْنِ وَأَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ.

۵۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لشکر سے جا ملے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ غُنَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ مَاءٍ فَنَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْجَيْشِ فَأَمَّهُمْ.

۵۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ذَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خَفَيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ نَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

چاپ: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۸۵: بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلِهِ

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ وَزَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دھو رہا تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پٹلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے لکیر کھینچی۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحُمْصِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُتَكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ خَفَيْهِ فَقَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ دَفَعَهُ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْمَسْحِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ هَكَذَا مِنْ أَظْرافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ وَخَطَطَ بِالْأَصَابِعِ.

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریرؓ کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریرؓ سورۃ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی

الخفین کرتے دیکھا تھا لہذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسیح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضوء سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مسیح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصریؒ کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرامؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح علی الخفین کیا کرتے تھے۔ علامہ یعنی فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں اسی سے زائد حضرات صحابہ کرامؓ مسیح علی الخفین کو نقل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا مشہور قول: بفضل الشیخین و یحب الحشین و مذی المسح علی الخفین کہ ہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرامؓ اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسح کے جواز کے قائل ہیں۔

### پایاب مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

### ۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَقُّفِ فِي الْمَسْحِ لِلْمُقِيمِ وَالْمَسَافِرِ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو فرماتے لگیں۔ حضرت علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسح خفین کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مَخِيْمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَتْ أَنْتَ عَلِيًّا فَسَلَهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَاتَّبَعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرمادیتے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَجَعْلٌ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ غَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ نَاسِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِوَضْعِ السَّابِلِ عَلَى مَسَافِلِهِ لِيَجْعَلَهَا حُمْسًا.

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ غَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ نَاسِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَخْبِيئَهُ قَالَ وَ لِيَا لَيْلِي لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موزوں پر طہارت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

۵۵۶: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹھ جائے تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات مسح کی رخصت دی۔

والپ: مسح کے لئے مدت مقرر نہ ہونا

۵۵۷: حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں موزوں پر مسح کر لوں؟ فرمایا: جی! عرض کیا: پورا دن؟ فرمایا: اور دو دن بھی عرض کیا۔ تین دن بھی۔ یہاں تک کہ سات دن تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: جب تک تمہیں خیال ہو۔

۵۵۸: حضرت عقبہ بن عامر مصر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کب سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ کہا: ایک جگہ سے دوسرے جگہ تک۔ فرمایا: تم نے سنت کے مطابق کیا۔

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي خُسَيْبَةَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ قُلْنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ قَالَ قُلْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خُنْفَةَ الْقَسْبَالِيُّ قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِالْيَهْنِ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو بَشْرٍ بْنُ جَلَالٍ الصُّوْفِ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ قُلْنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مُخْلَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَلَيْسَ خَفِيَهُ ثُمَّ أَخَذَتْ وَضُوءَهُ أَنْ يُمَسِّحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِالْيَهْنِ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِغَيْرِ تَوَقُّفٍ

۵۵۷: حَدَّثَنَا خُرَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُ بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ قُلْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُوَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُزَيْدٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطِيْبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي بَنِي عَمْرٍاءَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْبَقْلَانِيْنِ كَلِمَتُهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِي ﷺ امْسَحْ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثًا حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ لَهُ وَمَا بَدَا لَكَ.

۵۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الثَّلَاجِيُّ قُلْنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَاخِيَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِيَّاحٍ اللَّحْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْخَثَمِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مِصْرَ فَقَالَ مَذْكُمُ لَمْ تَتَرَعْ خَفِيْكَ قَالَ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ أَصَبْتَ الشُّعَّةَ.

خلاصہ الباب ☆ مقیم اور مسافر کے لیے مدت مسح کتنی ہے؟ اس میں اختلاف ہے: ۱) جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں (۲) امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک کی حدیث: ۵۵۷ ہے جو ابی بن عمارہ

سے مروی ہے اور حضرت عقیقہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سند ضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جود سے جو حکم کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ مدت ختم ہونے پر پختہ اتار کر پاؤں دھو لئے جائیں اور انہیں دوبارہ پہن لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ فاروقی خود قیامت مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

باب: جرابوں اور

جوتوں پر مسح

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى

الْجُورْبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ

۵۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غُرَيْبٍ ۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قیس الأوزدی عن الھذلی ابن شریحیل عن المغیرۃ بن شعبۃ ۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ ۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بِشْرُ بْنُ اِذْمَ قَالَ ثَنَا عِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِیْسَى بْنِ سِتَّانَ ۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت عَنِ الصُّحَاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزَابٍ عَنْ اَبِي ۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى الْجُورْبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ قَالَ الْمُعْلَى فِي خَدَيْتِهِ لَا اَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالتَّغْلِيْنِ۔

خلاصہ الباب جوربین شامیہ ہے جورب کا جورب سوت یا اون کے موزے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسے موزے پر چڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو جلد کہلاتا ہے۔ اگر صرف نچلے حصہ میں چڑا چڑھا ہوا ہو تو مفصل کہتے ہیں اگر موزے کے پورے کے پورے کے یعنی سوت وغیرہ کا ان میں کوئی وصل نہ ہو تو ایسے موزوں کو خنیں کہتے ہیں۔ مذکورہ اقسام پر باتفاق مسح جائز ہے۔ اگر جوربیں جلد یا مقل نہ ہوں بلکہ باریک ہوں یعنی ان خنیں پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ خنیں کا مطلب یہ ہے کہ ان میں تین شرائط پائی جائیں:

(۱) شفاف نہ ہوں اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ (۲) خود بخود دھم رہیں۔ (۳) ان میں لگاتار اور مسلسل چلنا ممکن ہو ایسے جوربیں پر مسح کرنا جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جورب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو خنیں ہی میں داخل کرنے پر ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربیں پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم جہاد حدیث جن سے کتاب اللہ پر یا دینی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحین نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔ ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی فہمات نصیب کرے۔ آمین۔

## ۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

## بَابُ: عِمَامَةُ مَسْحِ

۵۶۱: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَارٍ قَالَتْ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَثَبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۲: حَدَّثَنَا وَحِيدٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُسْلِمٌ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ ابْنِ كَثِيرٍ ثنا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ غَفْوٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۶۲: حضرت عمرو بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور سر بندھن پر مسح کیا۔

۵۶۲: حضرت عمرو بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (یعنی یہ دو اعمال کرتے ہیں نے خود نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا)۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ ابْنِ الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ لَمْرَأَى وَرَجُلَيْنِ زَوْجِ خَفِيٍّ لِلْوُضوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَى خُفَيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَبَنَاصِيَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ.

۵۶۳: ابومسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص وضو کے لئے موزے اتار رہا ہے۔ تو اس سے فرمایا: اپنے موزے پر عمامے پر اور پیشانی پر مسح کر لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور سر بندھن (یعنی عمامہ) پر مسح کرتے دیکھا۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَتْ عُبْدَةُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَّاهُ عِمَامَةً فِطْرِيَّةً فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُصِ الْعِمَامَةَ.

۵۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا آپ نے قطری عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمامہ وچڑی پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حدیث باب سے استدلال کر کے امام اوزاعی، امام احمد، ابن الجراح کا مسلک یہ ہے کہ (مسح علی العمامہ پر اکتفاء جائز ہے) (۲) امام احمد بن حنبل بھی مسح عمامہ کو جائز قرار دیتے ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ: اول یہ کہ عمامہ مکمل طہارۃ کے بعد باندھا گیا ہو جیسا کہ خنیں میں ہے: دوم عمامہ (چڑی) پورے سر کو ساتر (چھپانے والا) ہو۔ سوم یہ کہ اس کو غرب کے طریقہ پر باندھا گیا ہو یعنی محکم ہو (داڑھی کے نیچے سے لا کر اس کو باندھا دیا گیا ہو) ابن قدام نے السنن میں لکھا ہے کہ اگر عمامہ کا کچھ حصہ تھوڑی کے نیچے سے نہ لایا گیا ہو اور نہ اس کا سر اچھوڑا گیا تو اس پر مسح جائز نہیں (۳) امام شافعی فرماتے ہیں کہ عمامہ کا مسح مستقلاً درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے بالوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا جائے پھر اس مسح کی تکمیل عمامہ پر کر لی جائے یہ تکمیل بھی اسی وقت درست ہے جب عمامہ

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذی نے سفیان ثوری امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ ۴۱۱ امام محمد سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام بخاری فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہی ہے۔

## ابواب التیمم

### بَابُ تَيْمُمِ كَايِيَان

### ۹۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ

۵۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کدھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ الثَّيْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَقَطَ عَقْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَحَلَّفَتْ لِأَلْبَسَابِهِ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَغَيَّبَتْ عَنْهَا فِي حُسْبِيهَا النَّاسُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيْمُمِ قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَاجِبِ قَالَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَمُبَارَكَةٌ.

۵۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کدھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنَاجِبِ.

۵۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ كَاتِبُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَزْزِيُّ بْنُ أَبِي حَزَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا.

۵۶۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو میں نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا

۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ فَلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلْتُ النَّبِيَّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَانِي طَلَبَهَا فَأَذَرَهُمْ الصَّلَاةَ. (پانی تھا نہیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔  
فَصَلُّوا بِغَيْرِ وَضُوءٍ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ (جب وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش  
وَسَلَّمَ سَكَرَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَلَزَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَضِرٍ (عائِشہ کی۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی تو اسید بن حذیر) عائشہ  
حَضِرٍ جِزَاءُكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَلَّى مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ (سے) کہنے لگے: اللہ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی  
إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ (قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے تمہیں اس میں  
بَرَكَةً. راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرمادی۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سفر کرنے سے رک گئے اور نماز کا وقت ہو گیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو وقفہ ہونے لگے لیکن آپ یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہوگئی اور تاقیامت آسانی ہوگئی تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً (پانی: تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا)  
۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَنَا (حضرت عبدالرحمن بن ابی زری فرماتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن یاسرؓ نے کہا: امیر المومنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپؓ ایک سریہ میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو آپؓ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؐ نے اچھا ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كَهْلِيلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ التَّيْمُمِ فَقَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ عُمَارًا أَنْ يُفْعَلَ هَكَذَا وَضَرْبَ بِيْذِهِ إِلَى (حضرت حکم اور سلمہ بن کھیل نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے تیمم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھاڑا اور چہرہ پر پھیر

الارض ثم نفضھما ومسح علی وجهہ قال الخکم و لیا۔ حکم کہتے ہیں کہ ہاتھوں پر بھی پھیرا اور سہلہ کہتے ہیں بدینہ و قال سلّمۃ و مؤفّقہ۔ کہ کہیں پر بھی پھیرا۔

**خلاصۃ الباب ☆** تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی مرتبیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح یہ بن کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبر ۱ میں امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی لیث بن سعد اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہوں گی ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد امام احنی امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یدین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدار مسح یہ بن میں ہے اس میں کئی مذاہب ہیں: (۱) مرتبین (کہیں) تک ہے۔ یہ قول امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی لیث بن سعد اور جمہور کا ہے۔ (۲) صرف رستین (پہنچوں) تک ہے واجب ہے۔ یہ امام احمد احنی بن راہویہ امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔ (۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناکب و اباط یعنی کندھوں اور بغلوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہو گیا ہے دوسری احادیث سے۔ جمہور ائمہ کی دلیل سنن دارقطنی اور بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب گلائیوں کے لیے مرتبین تک۔ جمہور کی دوسری دلیل مسند ہزار میں حضرت عمارؓ کی حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرتبین کے لیے ماریں۔ جمہور کی تیسری دلیل حضرت ابو نعیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاریؓ کی حدیث ہے۔ اس میں یدین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذرا عین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے جس میں رستین تک تیمم کا ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسرؓ نے ناواقفیت کی بناء پر حالت جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الا تمحکم کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپؐ نے فرمایا: انما یکفیک ان تغرب بیدیک الارض..... (مسلم ج ۱ ص ۱۶۱) اس حدیث کا سابق صاف بتلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس کے نظائر میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہذا جنس ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملنے سے نہ ملے اور ڈھالنے سے نہ ڈھلے۔

۹۲: باب فی التیمم صرّبتین و باب: تیمم میں دوسرے ہاتھ مارنا

۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ غَفْوَةَ الشَّرْحُ ۵۷۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
المصبريُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا أَبُو نُؤْسٍ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ۵۷۱: جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم  
ابن شهاب عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ ۵۷۱: کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور کچھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

پاؤں: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو

۵۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ نہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

پاؤں: غسل جنابت

۵۷۳: ائمہ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپؐ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

جِئْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فُضِّرُوا بِأَكْفِهِمُ الرُّبَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ الرُّبَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِأُخْرَاهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَاذُوا فَضَّرُوا بِأَكْفِهِمُ الصُّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ۔

۹۳: بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ تَصْيِيهِ الْجَنَابَةِ

فَيَحْتَاطُ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ اغْتَسَلَ

۵۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ ابْنِ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْخَثَرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِإِعْتِسَالٍ فَكَرَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُلْتُمْ اللَّهُ أَوْلَهُمْ يَكُونُ شِفَاءَ الْحَيِّ السُّؤَالُ قَالَ عَطَاءٌ وَبَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ خِثَّ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ۔

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَغْسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَخْصَا الْإِنْسَاءُ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّهُ فَلَا تَأْتِيهِمْ أَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَاكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَلَا تَأْتِيهِمْ وَفَرَّغَهُ فَلَا تَأْتِيهِمْ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى رِجْلَيْهِ۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِهَذَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ صَدَقَهُ ابْنُ سَعِيدٍ الْحَنْفِيُّ قَالَتْ جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرٍ الشَّيْبِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَمَّتِي وَ خَالَئِي فَبَدَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَا هَا كَيْفَ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ غَسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَفِيضُ عَلَى كَتِفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُدْخِلُهَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ أَمَّا نَحْنُ فَأَنَا نَغْسِلُ رُؤُسَنَا خَمْسَ مَرَّاتٍ مِنْ أَجْلِ الصُّغْرِ وَجَدَ۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پر پانی پہنچائے اور غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ باقی امور آداب و سنن ہیں۔

### ۹۵: بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفَافٍ۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كَيْفَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدًا سَأَلَهُ عَنْ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا شَغْرِي كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَغْرًا مِنْكَ وَ أَطِيبَ۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا قَالَا فَضْلُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فِي أَرْضٍ بَارِزَةٍ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأَخْشُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ

۵۷۵: حضرت جمیع بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل جنابت کے متعلق مختلف باتیں کہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۶: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین بار (پانی ڈالا کرو) اس نے عرض کیا میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مقدار میں تم سے زیادہ تھے اور تمہارے بالوں سے زیادہ صاف ستھرے تھے۔

۵۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سر و علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
سَأَلَهُ وَجَلَّ كَهْمُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى زَيْدٍ وَاتَّجَبَتْ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتَوِئُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ خِيَابَ قَالَ الرَّجُلُ  
إِنَّ شَعْرِي طَوِيلٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتَوِئُ  
بَيْنَكَ وَأَطَيْتَ.

☆ خلاصہ الباب: تین لپ پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل کرنا چاہیے وہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی نصیب فرمائے۔

## ۹۶: بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ  
زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبِيُّ قَالُوا سَمِعْنَا خُزَيْمَةَ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

☆ خلاصہ الباب: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے غسل کے بعد وضو کرنے بارے میں سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: غسل سے زیادہ کوئی عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرے، جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دھو کرے اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ ٹھہرا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے پھر سارے بدن پر پانی بہائے۔ یہ طریقہ تو لاؤنغلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

## ۹۷: بَابُ فِي الْمُحْتَبِ يَسْتَدْفِيءُ بِأَمْرَاتِهِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَخُزَيْمَةُ عَنْ خُزَيْمَةَ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ فِي بَيْتِ قَتْلَ أَنْ  
اغتسل.

☆ خلاصہ الباب: اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت صحتی نجاست ہے۔ جنسی کے ساتھ ہاتھ ملانا یا اینٹا جائز ہے۔

باب: جنبی اس حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر

۹۸: بَابُ فِي الْجُنْبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً

۵۸۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتیٰ کہ اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ابْنَ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْسِبُ لَمْ يَنَامْ وَلَا يَمْسُ مَاءً حَتَّى يَقُومَ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلَ.

۵۸۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر لیتے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ كَانَتْ لَهُ إِلَى أَهْلِهِ حَاجَةٌ قَضَاهَا لَمْ يَنَامْ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً.

۵۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز میں یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے جوان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہئے۔

۵۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَكَّعَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُجْسِبُ لَمْ يَنَامْ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً قَالَ سَفْيَانُ لَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ يَوْمًا فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ يَا فَتَى يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ

باب: اس بیان میں کہ جنبی نماز کی طرح وضو کئے بغیر نہ سوئے

۹۹: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنْبُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَضُوءٌ لِلصَّلَاةِ

۵۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز والا وضو کر لیتے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ أَنَّ ابْنَةَ الْكَلْبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءٌ لِلصَّلَاةِ.

۵۸۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم سے ایک جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی جیکہ وضو کر لے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْزُقِدْ أَخَذْنَا وَهُوَ جُنْبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

جنبی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے اس سے غسل مراد ہے وضو کی نفی نہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اس کا راوی ابواسحاق اگرچہ ثقہ ہے لیکن آخر عمر میں اس کا حافظا چھاندرہ رہا تھا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ تَصْنِيفَ الْجَنَابَةِ  
بِالْبَلْبَلِ فَيُرِيدُ أَنْ يَقَامَ قَامَرَةً رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَقُوضَا ثُمَّ يَقَامُ.

۱۰۰: بَابُ فِي الْجُبِّ إِذَا أَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضَّأَ  
۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ  
ثَنَا عَبْدُ الْمَوَاجِدِ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي  
الْمُنْجُوخِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى  
أَخَذَكُمْ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَفْعُوَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

**خلاصہ الباب** ☆ علماء فرماتے ہیں کہ جبئی جس نے یا کھانے پینے یا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو استنجاء اور نماز والا وضو کر لے اور اگر صرف ہاتھ دھوئے اور نکلی اور ناک میں پانی ڈالے تو بھی کافی ہے اور وضوء سے یہی مراد ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيعِ  
بِاسْمِهِ غُسْلًا وَاحِدًا

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ  
وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ.

۵۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي  
الْأَخْطَرِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَضَعْتُ لِرَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ.

**خلاصہ الباب** ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہیں۔ ایک رات میں سب کے پاس جانا یہ بھی ایک قسم کی باری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت و قوت حاصل تھی اور ایک مرد جنت کا اس کو سومردوں کی قوت ہوگی تو اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عین جوانی میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی۔ ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت و عصمت عطا ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کی شادیاں کیں۔ غرض یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل ان ازواج مطہرات کے ذریعہ عورتوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے قبائل کی خوش فہمی تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے۔ اس کے علاوہ کئی حکمتیں پیش نظر تھیں جو سیرت کی کتابوں میں مفصل طور پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

۱۰۲: بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ

كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

پاب: جو ہر بیوی کے پاس

الگ غسل کرے

۵۹۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں ٹہرائے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کر لیتے۔ فرمایا: اس میں زیادہ پاکیزگی نفاست اور طہارت ہے۔

پاب: جنسی کھا پی سکتا ہے۔

۵۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔

۵۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جنسی سو سکتا ہے یا کھا پی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا وضو کر لے۔

پاب: جنسی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

پاب: ناپاکی کی حالت میں

قرآن پڑھنا

۵۹۴: حضرت عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے وقت! حاجت کے بعد تشریف لاتے ہمارے

۵۹۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عِنْدَ الصَّمْدِ ثَنَا عَمَّادُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَانَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ لَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ فَهَوَآزُكُنِ وَأَطْبَبَ وَأَطْمَهُ.

۱۰۳: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْلٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابِرْهَيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِشَاحٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَيْبِثٍ ثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَ وَضَّوْءٌ لِلصَّلَاةِ.

۱۰۴: بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِيهِ غَسْلُ يَدَيْهِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ.

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي الْخِلَاءَ فَيَقْبِضُ الْخَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَا الْخُبْزِ



وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يُعْجِبُهُ وَرَبُّمَا قَالَ وَلَا يُعْجِبُهُ عَنْ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْخَبَابُ۔  
ساتھ روٹی، گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو تلاوتِ قرآن سے مانع نہ ہوتی۔

۵۹۵: حَدَّثَنَا جُبَّانُ بْنُ عَمَارٍ قَدْ اِسْمَعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ قَدْ  
مُوسَى بْنُ عُقَّةٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ لَا يقرأُ الْقُرْآنَ الْخُبَّ وَلَا الْخَائِضُ.

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ ثَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِثَابٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ.

۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جُنُبِ اور حائضہ تھوڑا قرآن بھی نہ پڑھیں۔

☆ خلاصہ السباب بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن غبی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

١٠٦ : بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۵۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا الْخَارِثُ بْنُ وَجِيهِ نَسَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ نَسَحْتَ كُلَّ شَعْرَةٍ جَانِبَةَ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُؤِ الْبَشِرَةَ

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے بال دھوؤ اور کھال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَازَةَ حَدَّثَنِي  
عُثْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو  
يُؤُوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصُّلُوكَ الْخَمْسَ  
وَالْجُمُعَةَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَادَاءَ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا قُلْتُ  
وَمَا آدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غُسْلُ الْحَبَايَةِ فَإِنْ نَحِثَ كُلِّي شَعْرَةٍ  
عَنَّا:

۵۹۸: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور  
ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا  
درمیانِ اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا  
امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر  
بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ ثَنَا  
خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ  
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ مِنْ حَتَايَةٍ لَمْ يَغْفِرْ لَهَا جَلَّ بِهِ  
تَعَدَّى وَكَذَلِكَ مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَازِيثٍ شَعْرَةٍ وَ

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

مکانِ یجرؤہ

ہو گیا ہوں اور آپ ہال کو ادا کرتے تھے۔

خلاصۃ الیاب ☆ اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر حارث بن وحید کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث بیچتے ہیں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرَكُمْ﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے اس لیے قابل قبول ہے۔

چاپ: عورت خواب میں وہ دیکھے

۱۰۷: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

جو مرد دیکھتا ہے

يَرَى الرَّجُلُ

۶۰۰: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اُمّ سلیمؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہالے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو سوا کر دیا عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو پھر عورت کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَسَا وَكَيْفَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَيْمَنَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ سَلِيمَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَلَنْ تَضْحَكَ الْيَسَاءَ وَهَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبْتُ يَمِينُكَ لِمَنْ يَشَبُّهَا وَلَنْهَا إِذَا؟

۶۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُمّ سلیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آجائے یا غالب آجائے پھر اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَزْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَانْزَلَتْ فَعَلَّيْهَا الْغُسْلَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَكُونُ هَذَا قَالَ نَعَمْ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظًا أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَضْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا أَفْهَهُ الْوَلَدُ.

۶۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَسَا وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنِ الصُّرَافِ قَوًى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْوَلْ كَمَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ إِزَالُ هُوَ جَاءَ فِي طَرَحِ مَرْدٍ بِمِثْلِ غُسْلِ لَزَمَ نَحْنُ الْإِيَّ حَتَّى يَنْوَلْ۔  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے جس طرح مرد پر بھی غسل لازم نہیں الا یہ کہ انزال ہو جائے۔

☆ خلاصۃ الباب جس طرح مرد کی مٹی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی مٹی کا ٹکنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شامیؒ کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طریقین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

### باب: عورتوں کا غسل جنابت

### ۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۰۳: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: تمہارے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَائِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفِيرَ زَائِيٍّ فَانْقَضَ لِي الْجَنَابَةُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَغْتَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِيَابٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَغْتَبِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهَرِي أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ طَهَرْتِ۔

۶۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو کہتا ہے وقت پال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمائے لگیں تعجب ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر مٹانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے ہیں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَنَاوِلَ بْنَ سَنَانَةَ إِذَا اغْتَسَلَا أَنْ يَنْقُضَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عُمَرَ وَهَذَا أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرِغَ عَلَى زَائِيٍّ ثَلَاثَ الْغَرَغَاتِ۔

۱۰۹ : بَابُ الْجَنْبِ يَتَغَيَّمُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ  
يَجْزِيهِ  
چاپ : جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے  
تو اس کے لئے یہ کافی ہے ؟

۵۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّانِ قَالَا  
فَنَسِئْنَا وَهَبَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْأَسْجِ أَنْ أَبَا الشَّيْبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ  
وَهُوَ جُنْبٌ فَهَلْ كَيْفَ يَقَعْلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَاوَلُهُ تَتَاوَلَا

۱۱۰ : بَابُ الْمَاءِ مِنْ  
الْمَاءِ  
چاپ : پانی پانی سے ہوتا ہے  
( غسل منی نکلنے سے لازم ہوتا ہے )

۶۰۶ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے۔ آپ نے  
ان کو بلایا وہ حاضر ہوئے تو سر (سے پانی) ٹپک رہا تھا۔  
فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ عرض کی جی  
اے اللہ کے رسول! فرمایا: جب تم جلدی میں پڑ جاؤ (اور  
انزال سے قبل جماع موقوف کر دو) یا جماع کرو اور تمہیں  
انزال نہ ہو تو تم پر غسل لازم نہیں وضو ضروری ہے۔

۶۰۷ : حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی  
پانی سے ہے۔

خلاصۃ السباب : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کا حکم شروع اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول  
سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ بھی ہو۔

۱۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا  
التَّقَى الْخِثَانَانِ  
چاپ : جب دو مختل جائیں تو  
غسل واجب ہے

۶۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَلْمَشِيُّ قَالَا قَالَا تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا الْوَلِيدُ

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو)  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو  
ہم نے غسل کیا۔

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ  
رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم  
دیا گیا۔

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی  
چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو  
غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خشت مل  
جائیں اور خشہ (ساری) غائب ہو جائے تو غسل واجب  
ہو گیا۔

پیاپ: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۶۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری  
دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احلام ہوا (یعنی  
خواب دیکھنا یاد نہ ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ  
خیال آئے کہ اسے احلام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر  
غسل نہیں ہے۔

پیاپ: نہاتے وقت پرودہ کرنا

۶۱۳: حضرت ابو جرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب نہاتے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف  
پشت کرلو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

أَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِذَا تَلَفَى الْجَنَانَانِ فَقَدْ  
وَجِبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَغْتَسَلْنَا.

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَلٍ ثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو نُؤْسٍ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا ابْنُ أَبِي كُثَيْبٍ  
قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدَ.

۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ  
عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قِيَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ  
بَيْنَ شُعْبَيْهِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حُجَّاجٍ  
عَنْ عُمَيْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَفَى الْجَنَانَانِ وَتَوَرَّاتِ الْحَشَفَةُ  
فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۱۱۲: بَابُ مَنِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَاءً

۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
الْعُمَيْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ وَجِبَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
اسْتَبَقَطَ أَحَدُكُمْ مِنْ لَوْبِهِ فَرَأَى بَلَاءً وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ  
اِحْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَاءً فَلَا غُسْلَ  
عَلَيْهِ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۶۱۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُمَيْرِيُّ وَ أَبُو  
خَفِصٍ عُمَيْرِيُّ ابْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّوَيْدِ أَخْبَرَنِي مُجَلُّ  
بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْعِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ

فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيْتَ فَأُولَئِكَ فَهَؤُلَاءِ وَاتَّشَرُ  
النُّوبَ فَاسْتَوْرَهُ بِهِ.

۶۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ قَالَ  
سَأَلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا  
يُخْبِرُنِي حَتَّى اخْتَرْتُنِي أُمَّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَدِيمٌ  
عَامُ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِسَبْرِ لِسْبَرٍ عَلَيْهِ فَاسْتَسَلَّ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِي  
رَكَعَاتٍ.

۶۱۴: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ  
میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر  
میں نفل پڑھے مجھے کوئی بتانے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت اُمّ  
ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ فتح  
مکہ کے سال تشریف لائے پردہ لگانے کا حکم دیا تو پردہ لگا  
دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی  
بھی ہرگز کھلے میدان میں یا حجت پر بغیر پردہ کے غسل نہ  
کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ لیں رہا تو دوسروں کو  
تو نظر آ سکتا ہے۔

پایاب: پیشاب پاخانہ روک کر نماز

پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے  
کوئی پاخانہ جانے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے  
پاخانہ کو جائے۔

۶۱۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ روک کر  
نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو  
حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدَرٍ بْنُ لَعْلَةَ الْجَمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ  
الْحَمِيدِ أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِمَارَةَ عَنْ  
الْجَنَّةَالِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عُثَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَارِضٍ فَلَا وَ  
لَا فُوقَ سَطْحٍ لَا يُوَارِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى فَإِنَّهُ يَرَى.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَافِي أَنْ

يُصَلِّيَ

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنْبَاءُ سَفِيَانُ ابْنُ عُثَيْدَةَ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْغَابِطَ وَاقْبَمَتِ الصَّلَاةُ  
فَلْيَتَذَكَّرْ بِهِ.

۶۱۷: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ أَدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ  
صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ تَسْمِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَافٍ.

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ الْأَدْرَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِهِ أَدَى.

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

عن حنیب بن صالح عن ابنی حنی المودن عن نوبان عن رسول الله ﷺ انه قال لا یقوم احد من المسلمین وهو خائف حتى ینخف.   
 عن حنیب بن صالح عن ابنی حنی المودن عن نوبان عن رسول الله ﷺ انه قال لا یقوم احد من المسلمین وهو خائف حتى ینخف.

خلاصۃ السراپ ☆ اس حدیث کی بناء پر امام مالک سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ ادا نہیں ہوئی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تقاضا ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہو اور خشوع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترک جماعت کا عذر ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہ و تنزیہی ہے اور اگر تقاضا اتنا معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔

۱۱۵: باب ما جاء فی المستحاضۃ الئی قد عذت آیام اقرانہا قبل ان یستمر بہا الدم

۶۲۰: حدثنا محمد بن زید عن انا اللیث بن سعد عن یزید بن ابنی حنیب عن یزید بن عبد الله عن المذنب بن المغیرۃ عن عروۃ بن الزبیر ان فاطمۃ بنت ابنی حنیب حدثتہا انہا اتت رسول الله ﷺ فسکک الیہ الدم فقال رسول الله ﷺ انما ذالک عرق فانظری اذا اتی قرۃ فلا تصلی فیذا قرۃ فطهری ثم صلی ما بین القرۃ الی القرۃ.

۶۲۱: حدثنا عبد الله بن الجرح عن حماد بن زید و حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و علی بن محمد قال لنا و یحیی عن ہشام بن عروۃ عن ابنہ عن عایشۃ قالت جاءت فاطمۃ بنت ابنی حنیب الی رسول الله ﷺ فقالت یا رسول الله ابی امراۃ استخاض فلا اظہر الاذع الصلاۃ؟ قال لا انما ذالک عرق و لیس بالخیضۃ فاذا اقبلت الخیضۃ لعدی الصلاۃ و اذا اذبرت فاعیسی عنک الدم و صلی هذا حدیث و یحیی.

۶۲۲: حضرت ام حبیبہ بنت جحش فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تاکہ حالت پا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمیشہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپ سے کوئی کام ہے۔ فرمایا: اری! ہتا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع ہے۔ آپ مجھے اس دوران کیا حکم دیے ہیں؟ فرمایا میں تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد شریک کی حد یت کی طرح ذکر کیا۔

۶۲۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابو بکر کی روایت میں ہے میں نے حیض کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے پھر نہالے اور لگوت کس لے اور نماز پڑھ لے۔

۶۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز ہے۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اگر چہ خون چٹائی پر چپکے۔

۶۲۵: حضرت عدی بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں

میں کتابہ و کان السائل عیوی انا بن جریج عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن البرہم بن محمد بن طلحہ عن عمر ابن طلحہ عن ام حبیبہ بنت جحش قالت کنت استخاص حیضۃ کثیرۃ طویلۃ قالت فجئت الی النبی ﷺ استفتیہ و أخبرہ قالت فوجدتہ عند اخی زینب قالت قلت یا رسول اللہ ان لی علیک حاجۃ قال و ما هی ائی ہتہا قلت انی استخاص حیضۃ طویلۃ کثیرۃ و قد منعنی الصلاۃ و الصوم فما تأمرنی فیہا قال انعت لک الکرسف فانہ یلعب الدم قلت هو اکثر فذكر نحو حدیث شریک۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَقَدْ أَتَوُا سَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي أَسْتَخَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ ذِئْبُ قَلْبِ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي أَلْبَسِي كُنْتُ تَجِصِّصِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَ قَلْبُ مَنْ مِنْ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسَلِي وَاسْتَفْرِغِي بِنُوبٍ وَ صَلِّي.

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا لَمَّا وَ كَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيشَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَسْتَخَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالصَّحِيصَةِ اجْنَبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَجِصِّبِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَ تَوَضَّعِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ إِنْ قَطُرَ الدَّمُ عَلَى الْخَصِيرِ.

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُوسَى قَالَا لَا



فَمَا شَرِبْتَكَ عَنْ أَبِي الْفَيْظَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ لُبَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْوَانِهَا  
ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ. وضو کرے اور روزہ رکھے نماز پڑھے۔

**خلاصۃ البواب** ☆ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: (۱) مبتدئہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا پھر استمرار دم و مسلسل خون شروع ہو گیا۔ (۲) متعادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک یا قاعدگی سے خون آتا رہا پھر استمرار دم و مسلسل خون شروع ہو گیا۔ پھر طر فین کے نزدیک کم از کم دو حیض یا قاعدہ آنا ضروری ہے۔ (۳) متحیرہ: یعنی وہ عورت جو متعادہ تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ متحیرہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) متحیرہ بالعدو: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ ب (۲) متحیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ اول مہینہ تھا یا وسط شہر یا آخر مہینہ۔ ج (۳) متحیرہ بہیما: یعنی وہ عورت جو بیک وقت متحیرہ بالعدو بھی ہو اور متحیرہ بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں متعادہ کا ذکر ہے احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس دن سے پہلے پہلے خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا اور ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اخْتَلَطَ

عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ يَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ وَ غُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أَمَّ  
حَبِيبَةَ بِنْتُ جَعْفَرٍ وَ هِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزَفٍ  
سَبْعَ سَبْعِينَ فَشَكَتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ  
هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ  
فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَفْزَرَتْ فَأَغْتَسِلِي وَ صَلَّيْ فَالْتِ عَائِشَةُ  
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَصَلِّي وَ كَانَتْ تَقْعُدُ فِي  
مِرْكَبٍ لِأَخِيهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَعْفَرٍ حَتَّى إِذَا خَمَرَةَ الدَّمُ  
لَتَعْلُو النَّمَاءَ.

۶۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت  
عبدالرحمن بن عوف کی اہلیہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو سات  
سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے  
اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ  
تورگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے  
دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو  
جائے تو غسل کر لو اور وضو کر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ  
وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی  
ہشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن  
میں بیٹھ جاتیں حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَرِ إِذَا  
ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا  
أَيَّامٌ حَيْضٌ فَلَيْسَتْ بِهَا

باب: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت  
میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں  
لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَنَّنَا شَرِيفُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ وَهَيْبٍ  
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ  
حَمْنَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا اسْتَحْضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحْضْتُ حَيْضَةً مُتَكَرِّرَةً خَدِيقَةً قَالَ  
لَهَا اخْنِصِي كُرْشًا قَالَتْ لَمْ أَتِهِ أَشْذِينَ ذَالِكِ إِنِّي  
أَتَيْتُ لِحَا قَالَ تَلْعَمِي وَتَحْبِصِي فِي كُلِّ نَهْرٍ فَبِي عِلْمِ اللَّهِ  
بِسَةِ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسَلِي غُسْلًا فَلَصَلِي وَصُومِي  
ثَلَاثَةَ وَعَشْرِينَ أَوْ أَرْبَعَةَ وَعَشْرِينَ وَاعْبِرِي بِالظُّهْرِ  
فَلَيْسِي بِالْعَصْرِ وَاغْتَسَلِي لَهْمَا غُسْلًا وَاعْبِرِي بِالْمَغْرِبِ وَ  
عَجَلِي بِالْبُشَاءِ وَاغْتَسَلِي لَهْمَا غُسْلًا وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ  
إِلَيَّ

۶۲۷: حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو  
استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت  
نخت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی  
رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے وہ تو  
بہت بہتا ہے۔ فرمایا لنگوٹ کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم  
ہے اس کے موافق چھ سات روز براہ میں حیض شمار کر پھر  
غسل کر لے اور نماز پڑھ اور نجس یا چوبیس روزے رکھ  
اور ظہر تا خیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں  
کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تا خیر سے اور عشاء  
جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر اور  
دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج پر محمول ہے لیکن  
درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی متبرہ کے لیے ہے جس کے لیے غسل لکل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔  
حدیث باب میں: وَ هَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ کی تشریح میں شرح کا اختلاف ہوا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت  
حمزہ بن جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل لکل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل  
کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے  
زیادہ پسند ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ وہ وضو لکل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے اصل حکم تو وضو لکل  
صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاوی نے بھی فرماتے ہیں کہ حمزہ بنت جحش  
معاذہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ بنت جحش متبرہ ہوں اور انہیں چھ دن کے  
ایام حیض ہونے کا یقین ہو اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہو اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حائضہ  
قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا اس کے بعد دس دن پورے ہونے تک ان پر غسل لکل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ماثانی میں  
ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو أَحَبُّ  
الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ فرمایا۔

## ۱۱۸: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ

## بَابُ حَيْضِ كَاخُونِ كَيْزِ

## يُصِيبُ الثُّوبَ

## پَر لَگ جائے

۶۲۸: حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے دھو ڈالو اور کھرچ ڈالو گو پہلی کی ہڈی کے ساتھ۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَايَحِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَغُنْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا قَتَا سَفِيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزٍ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْسَنِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَصِيبُ الثُّوبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسَّلْسِلِ وَحُكِّيهِ وَتَوَضَّعِي.

۶۲۹: حضرت اہلبیت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھو لو اور اسے پہن کر نماز پڑھو۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوٍ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثُّوبِ قَالَ افْرِصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ.

۶۳۰: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع کر دیتی۔

۶۳۰: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَتَا بَنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي غَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَحَيْضَ ثُمَّ تَقَرَّضَ الدَّمُ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَغَسَّلَ وَتَضَعَّ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تَصَلَّى فِيهِ.

**خلاصہ الباب** ☆ حیض کا خون تا پاک ہے کیونکہ قرآن پاک میں آذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کا کچھ ہونا بیان ہوا ہے۔ دم حیض یا دم مسفوح میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے مگر اس کے ازالہ کے احکام میں اختلاف ہے (۱) امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور ابی ابراہیم کوفہ کے نزدیک دم قلیل معاف ہے اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ادا ہو جائے گی جبکہ دم کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمد ابن مبارک اور امام احنف بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم بھی احناف کے مطابق ہے۔ البتہ قول جدید میں ان کے نزدیک دم حیض مطلق نجس ہے کچھ بھی معاف نہیں قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار دوم سے زائد ہو تو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور قدردوم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدردوم سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور دھونا سنت ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن قدام نے رائے مجتہی بہ پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔

## ۱۱۹: بَابُ الْخَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

## پایاب: حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے

۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَتَقْضِي الْخَائِضُ الصَّلَاةَ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَخْرُوبِي أَنْتَ فَلَمْ تَخْنَأْ نَجِصُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَطْهَرُ وَلَمْ يَأْتِرْنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

۶۳۱: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے پوچھا کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی قضا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: کیا تو حور ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمیں حیض آتا پھر ہم پاک ہوتیں آپ نے ہمیں نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا۔

خلاصہ الباب ☆ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضا بھی نہیں اور روزہ بھی نہ رکھے لیکن اس کی قضا واجب ہے اس پر اجماع ہے۔ حور یہ: حوراء کی طرف منسوب ہے یہ کو فی میں ایک ہستی تھی جو خوارج کا گڑھ تھا۔

## ۱۲۰: بَابُ الْخَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

## پایاب: حائضہ (ہاتھ پڑھا کر) مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے

۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النَّهْثِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَارِي لِنِسِيِّ الْخُمُرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقْتُ إِلَيَّ خَائِضٌ فَقَالَ لَيْسَتْ خَائِضُكَ فِي يَدِكَ.

۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مسجد سے مجھے چٹائی دے دو۔ میں نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں فرمایا: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُلْدِي رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ أَنَا خَائِضٌ وَ هُوَ مُجَاوِزٌ نَعْيِي مُتَكَبِّفًا فَاعْيِلْهُ وَ أَرْجِلْهُ.

۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احکاف اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے درآ خمالیکہ میں حائضہ ہوتی تو میں آپ کا سر مبارک دھوتی اور کنگھی کرتی۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُنْصَوَّرٍ بَنِي صَبِيحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي خُجْرِي وَ أَنَا خَائِضٌ وَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۶۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے۔

خلاصہ الباب ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد نبوی علی صاحبہ التحیۃ والسلام سے متصل تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کے اندر اپنا سر مبارک کر دیتے۔ حضرت عائشہ و حدود میں اور اس میں کنگھی کر دیتیں بہر حال حائضہ اپنا ہاتھ مسجد میں داخل کر سکتی ہے۔

باب: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے  
کہاں تک گنجائش ہے؟

۱۲۱: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مَنِ امْرَأَتُهُ إِذَا كَانَتْ  
حَائِضًا

۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لے لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اس لئے) جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مبادا جماع میں مبتلا ہو جائے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِخْدَانًا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِرَ فِي فُورٍ خِطْبَتِهَا ثُمَّ يَتَابِرُهَا وَأَيْكُمُ يَمْلِكُ إِنْ كُنَّا كَمَا نَسْأَلُ اللَّهُ ﷻ يَمْلِكُ إِنْ كُنَّا.

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ كَانَتْ إِخْدَانًا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِرَ بِأَزَارٍ ثُمَّ يَتَابِرُهَا.

۶۳۷: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ آپ کے لحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لحاف سے نکل گئی تو رسول اللہ نے فرمایا: تمہیں خون آرہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آگئی تو رسول اللہ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے ساتھ لحاف میں ہو گئی۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْبَابِهِ فَأَوْدَعْتُ مَا نَجِدُ الْبَيْسَاءَ مِنَ الْخِيْطَةِ فَأَنْسَلْتُ مِنَ الْبَحَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ سَبِّ قُلْتُ وَجَدْتُ مَا نَجِدُ الْبَيْسَاءَ مِنَ الْخِيْطَةِ قَالَ ذَالِكُ مَا تَكْتَبُ اللَّهُ عَلَى نَبَاتِ أَدَمَ قَالَتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ ذَانِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى فَأَدْخِلِيْ مَنِيْ فِي الْبَحَابِ قَالَتْ فَذَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۸: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی بیٹی) حضرت اُمّ

۶۳۸: حَدَّثَنَا الْحَلِيلُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي خَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع ہونے کی حالت میں آدھی رات تک بہت باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

مُعَاوِیَۃُ بْنُ مُخَلِّجٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ أَبِي سُفْیَانَ عَنْ أُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَأَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ كُنْتُ اخْدُمُ فِي فُورِهَا أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى إِلَى انْصَابٍ فَعَلَّيْتُهَا ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

پاب: حیاض سے صحبت منع ہے

۱۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْتَانِ الْحَائِضِ

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حیاض کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کابھن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: فَنَا وَ كَيْفَ فَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي حَبِیْمَةَ الْهَجَرِیِّ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.

خلاصہ الباب ☆ مباشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے جماع کرنا۔ حیاض سے جماع تو باقائے امت حرام ہے حتیٰ کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استماع بمافوق الارض یعنی ازار سے اوپر نفع حاصل کرنا بالاجماع جائز ہے اور استماع بما تحت الارض یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

پاب: جو حیاض سے صحبت کر بیٹھے اس کا کفارہ

۱۲۳: بَابُ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

۶۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوی کے ساتھ بحالت حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي يَأْتِيهَا امْرَأَةٌ تَوْحَى حَائِضًا قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

خلاصہ الباب ☆ امام احمدؒ امام اسحقؒ اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبول تو بہ تصدق کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ حیض کی ابتدا میں دینار اور آخر دم میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت توبہ سے یعنی صرف توبہ اور استغفار کرے یا احتیاب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

پاب: حیاض کیسے غسل کرے

۱۲۴: بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

۶۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا:

نَسَا وَجَعَلَ عَنْ هِشَامَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَاضِيًا لِنَقِيضِ شُعْرِكَ  
وَأَعْيَلِي قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ النَّقِضُ رَأْسُكَ۔  
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
ارشاد فرمایا: ورا آٹھالیک وہ حاکتھ تھیں کہ بال کھول کر  
ٹھا۔

☆ خلاصہ الساب اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیات بہت شرم اور حیا و خاوا تین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔

۶۴۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں ایک پانی اور پیرری کے پتے لے اور خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح لے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر مٹک لگا ہوا چہرے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو نسلے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی حادین کی سمجھ اور فتنہ حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

پاپ: حائفہ کے ساتھ کھانا اور اس کے

بچے ہوئے کا حکم

۶۴۳: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

١٢٥ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ

وَسُورَهَا

٦٣٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ

میں بحالت حیض ہڈی چوتھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ تھا اور پانی پیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۴۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو“ حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

﴿پاؤں: حائضہ مسجد میں

نہ جائے

۶۴۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور باؤاڑ بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جتنی اور حائضہ کے لئے۔

﴿پاؤں: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور

خاک یا رنگ دیکھے تو

۶۴۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاک کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

عَنِ الْجُعْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بْنِ هَالِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْرِفُ الْعِظَمَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَأُحْدِثُ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيَضُ قَمَةٍ حَيْثُ كَانَ قَمِيٌّ وَ اشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَأُحْدِثُ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَضُ قَمَةٍ حَيْثُ كَانَ قَمِيٌّ وَ أَنَا حَائِضٌ.

۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَتَابُ الْوَلِيدِ قَتَا حَدَّثَنَا بَنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانُوا لَا يَجْلِسُونَ مَعَ الْحَائِضِ فِي بَيْتٍ وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ اللَّهُ ﷻ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَحِيضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْغَرُ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ.

۲۶: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْحَائِضِ

الْمَسْجِدِ

۶۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا قَتَا أَبُو نَعِيمٍ قَتَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْهَمَزِيِّ عَنْ مَخْلُودٍ الدَّهْلِيِّ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُرْحَةً هَذَا الْمَسْجِدِ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَجِلُّ لِحَيْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ.

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرَى بَعْدَ

الطَّهْرِ الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ

۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَتَا غَبِيْلَةُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ عَنْ يُحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْءِ تَرَى مَا يُرِيهَا بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَ إِنَّمَا



ہی عَزَّوَجَلَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی یُرِیدُ بَعْدَ الطُّهْرِ  
بن یحٰیٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ  
حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنَانَا مَعْمَرُ  
۶۳۷: حضرت اُمّ علیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم زرد  
عَنْ اَبِیْ یُؤُبَ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ نَرِیْ  
اور گدے رنگ کو کچھ بھی شمار نہ کرتے تھے (یعنی حیض نہ  
الضُّفْرَةِ وَ الْكَلْدَرَةِ شِیْنَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا مُحَمَّدُ ابْنُ  
کھینچتے تھے)۔

عَبْدُ اللَّهِ الرَّقَاقِیُّ قَالَا وَ هِیْثُ عَنْ اَبِیْ یُؤُبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَا لَمْ نَعُدَّ الضُّفْرَةَ وَ الْكَلْدَرَةَ شِیْنَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ  
یَحْیٰی وَ هِیْثُ اَوْ لَا هُمَا عِنْدَنَا بِهَذَا۔

### باب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

### ۱۲۸: بَابُ النِّفْسَاءِ کَمْ تَجْلِسُ

۶۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْمِیُّ قَالَا شَاجِعُ بْنُ  
۶۳۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں  
الْوَلِیدُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ سَهْلِ عَنْ مُمَةَ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس  
الْأَزْدِیَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَتْ النِّفْسَاءُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ  
والی عورت (زیادہ سے زیادہ) چالیس روز بیٹھتی اور  
اللہ ﷺ تَجْلِسُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَ کُنَّا نَطْلُقُ وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ  
چھائیوں کی وجہ سے ہم چہرے پر ورس نامی گھاس کی  
مِنَ الْكَلْفِ۔  
ہاش کرتی تھیں۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ  
۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
سَلِیمٍ اَوْ سَلَمٍ شَكَّ اَبُو الْحَسَنِ وَ اَظَنُّهُ هُوَ اَبُو الْاَخْوَصِ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے  
عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ قَفْتُ  
لئے چالیس یوم مقرر فرمائے اَلَّا یہ کہ وہ اس سے پہلے  
لِلنِّفْسَاءِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرٰی الطُّهْرَ قَبْلَ ذَٰلِكَ۔  
پاکی دیکھے۔

خلاصۃ السباب ☆ لِلنِّفْسَاءِ: صیغہ صفت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ من الکلف: کلف ان چھوٹے چھوٹے  
واغول کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ سرخ اور کبھی نیلے رنگ کے ہوتے  
ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بنا پر چہرے پر چھائیاں  
پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دور کرنے کے لیے ہم ورس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر ملا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ  
نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، ابن  
البارکؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام اتحقؒ کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

### باب: جو بحالت حیض بیوی سے

### ۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلٰی امْرَأَتِهِ وَ هِیْ

صحبت کر بیٹھا

حَائِضٌ

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَزَّاحِ قَالَا اَبُو الْاَخْوَصِ عَنْ  
۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اشرفی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِبُضْفٍ دِينَارٍ.

### باب: حائضہ کے ساتھ کھانا

### ۱۳۰: بَابُ فِي مَوَاكِلَةِ الْحَائِضِ

۶۵۱: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حِرَامِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَوَاكِلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَابْكَلْهَا.

### باب: حائضہ کے کپڑے میں نماز

### ۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَةَ عَنْ غَابِسَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطَلِي وَعَلَيْهَا بَغَضَةٌ.

۶۵۳: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِرْطًا بَغَضَةً عَلَيْهَا وَعَلَيْهَا بَغَضَةٌ وَهِيَ حَائِضٌ.

خلاصۃ الباب ☆ حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالذکر کی کو ہر وقت سر ڈھانپنا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانپنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانپنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سر ننگے رکھنے شروع کر دیے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنالیا تو آداب نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحین کی پیروی اور تقلید میں بہت خوبی ہے۔

### باب: لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹہ

### ۱۳۲: بَابُ إِذَا حَاضَتْ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلَّ إِلَّا بِبِحْمَارٍ

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَابِسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاجْتَنَبَتْ مَوْلَاهُ لَهَا

گئی ہے؟ عرض کیا: جی! آپؐ نے اپنی پگڑی میں سے پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دو پیڑ کے طور پر استعمال کرلو۔  
۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دو پیڑ کے قبول نہیں فرماتے۔

### پاؤں: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۶۵۶: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمانے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں اور مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

### پاؤں: پٹی پر مسح

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (توپلستر کروالیا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے متعلق) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

### پاؤں: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

### پاؤں: برتن میں کلی کرنا

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَاصَصْتُ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ فَقَالَ احْتَمِرِي بِهَذَا.

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَابُو النُّعْمَانِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِحِمَارٍ.

### ۱۳۳: بَابُ الْحَائِضِ تَحْتَصِبُ

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا حُجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَحْتَصِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَحْتَصِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ.

### ۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْعَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْكَسْرُثُ إِحْدَى زَنْدَى فَمَسَّكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ أَنَا الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ.

### ۱۳۵: بَابُ اللَّعَابِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ زَأْتُ النَّبِيِّ ﷺ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَ لَعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ.

### ۱۳۶: بَابُ الْمَسْحِ فِي الْإِنَاءِ

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ

عَنْ مَسْعُورٍ عَنْ عَبْدِ الْجُبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِذَلْفٍ فَمَضْمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيهِ مَسْكَوً أَوْ أَطْلَبَ مِنَ الْمَسْكِ وَاسْتَنْزَجَ حَارِجًا مِنَ الذَّلْوِ.

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَخْمُودِ بْنِ الزُّبَيْعِ وَكَانَ قَدْ عَقَلَ وَجَعَةً نَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلْوٍ مِنْ بَنِي لَهْمٍ.

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے ڈول میں کلی کی تھی۔

چاپ: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت

۶۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں صنف مشترک سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)

۶۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزوائد لهذا اسناد ضعیف)

خلاصہ الباب ۵۷: اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرعاً گناہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ان گھنے اور ناف کے دیکھنے میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

چاپ: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے

۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک خشک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خشک رہ جانے والی) جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

۱۳۸: بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ جَسَدِهِ لَمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَأَى لَمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ بِحُجْمَتِهِ قُبَلُهَا عَلَيْهِمَا قَالَ اسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ فَعَصَرَ شَعْرَةً عَلَيْهَا.

۶۶۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُحَمَّدٍ

ابن عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ  
صَلَّيْتُ الْفَجْرَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَرَأَيْتُ قَلْبِي مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ  
يُصْبِهِ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ  
بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا  
میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی  
روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ  
پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل  
یا وضو کرنا ضروری نہیں اس خشک جگہ کو دھو لینا کافی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ

يُصْبِهِ الْمَاءُ

پانی نہ پہنچایا

۶۶۵: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا  
جُرَيْجُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ  
وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يُصْبِهِ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَأَخْبِسْ وَضُوءَكَ۔

۶۶۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی  
ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ  
چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب عمدگی سے وضو کرو۔

۶۶۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ ح وَحَدَّثَنَا  
ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ عَنْ أَبِي  
الرُّثْبَنِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَأَى رَسُولُ  
اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ  
الظُّفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ قَالَ  
فَرَجَعَ۔

۶۶۶: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ  
اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ  
دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے  
کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا  
گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

## کتاب الصلوة

### ۱: أَبْوَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

### باب: نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَبَانَ قَالَا قَتَا  
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْهَرِيُّ أَنَا سَفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
مَيْمُونِ الرَّقِيقِ قَتَا مَخْلَدُ بْنُ بَزْدَةَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ غُلَقَمَةَ بْنِ  
مَرْثَدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَزْدَةَ وَحَسْبَى اللَّهُ تَعَالَى غَنَهُ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ  
وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعَنا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتْ  
الشَّمْسُ أَمَرَ بِإِلَاءٍ وَحَسْبَى اللَّهُ تَعَالَى غَنَهُ فَقَالَ ثُمَّ أَمَرَهُ  
فَلَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَلَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَاضٌ  
نَفِيعٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَلَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ  
فَلَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَلَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ  
طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِي أَمَرَهُ  
فَلَقَامَ الظُّهْرَ فَاسْتَرْفَعَهَا وَاتَّعَمَ أَنْ يَسْرِبَهَا ثُمَّ صَلَّى  
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخْرَجَهَا فَوْقَ الذِّقْنِ كَانَ  
فَضْلَى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ  
مَا ذَهَبَ لُكُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَرْفَعَهَا ثُمَّ قَالَ  
إِنَّ السَّائِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا  
رَأَيْتُمْ.

۶۶۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد مجی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جو نبی شفق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان ظہر دی۔ آپ نے ظہر ٹھٹھے وقت میں پڑھی اور خوب ٹھٹھے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی یہ نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور خوب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس بات پر تمام اہل سیر وحدیث متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی الیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کون سے دن میں ہوئی۔ چنانچہ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہورہ نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلوات خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے



کہ آپ نے نماز ظہر ایسے وقت میں پڑھی جبکہ نیلوں کا سایہ ایک سہل ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحیح یہی ہے کہ مابین اٹھائیں کا وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے اور معذورین اور مسافروں کے لیے خاص طور پر اس وقت میں دونوں نمازیں جائز ہیں۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْبَصْرِيُّ أَنَّكَ الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مَيْلِ غَمَزٍ بْنِ عَبْدِ الْغَزْوِزِ فِي إِهَارِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ غُرُوزَةُ بْنُ الرَّبِيعِ فَأَخْرَجَهُ غَمَزُ الْفَضْرَ حِينَ فَقَالَ لَهُ غُرُوزَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ غَمَزُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اغْلَمْ مَا تَقُولُ يَا غُرُوزَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ جَبْرِيلُ فَاَتَى فَصَلَّى مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَاصْبَعْ خُمْسَ صَلَواتِ

۶۶۸: حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ مدینہ کے امیر تھے۔ ان کے ساتھ عروہ بن زہیر (مشہور فقیہ تابعی) بھی تھے تو عمر بن عبدالعزیز نے عصر ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے ان سے کہا: ستو! جبریل تشریف لائے اور رسول اللہ کے آگے نماز پڑھی (امامت کرائی)۔ تو عمر نے ان سے کہا: عروہ! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ جبریل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ (اکی اقتداء

میں) نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی انہوں نے اپنی انگلی سے انچوں نمازیں شمار کیں۔ خلاصۃ الکتاب ☆ یہاں سے نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان ہے۔ موافقت مستحبہ کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں تعجیل (جلدی پڑھنا) افضل ہے سوائے عشاء کے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ غلّس کے لغوی معنی غلّہ الملل کے ہیں اور اس کا اطلاق اس اندھیرے پر ہوتا ہے جو طلوع فجر کے بعد کچھ دیر تک چھایا رہتا ہے۔ یہاں وہی اندھیرا مراد ہے۔ اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں کہ فجر میں تغلیس افضل ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ فجر میں اسفار افضل ہے البتہ امام محمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غلّس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنا افضل ہے اور اس روایت کو امام طحاوی نے اختیار کیا ہے۔ حدیث باب کا جواب حنفیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ درحقیقت لفظ ”من الغلّس“ حضرت عائشہ کا لفظ نہیں بلکہ ان کا قول: ”ما عرفن“ ختم ہو گیا اور ان کا مشاء یہ تھا کہ عورتیں چادروں میں لپیٹی ہوئی آتی تھیں۔ اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ کسی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچانتے کا سبب اندھیرا تھا اس لیے ”من الغلّس“ کا لفظ بڑھا دیا۔ گویا یہ ادا ج من الراوی ہے۔ اس کی دلیل حدیث باب بھی ہے اور امام طحاوی نے یہ روایت بھی بغیر لفظ میں الغلّس کے نقل کی ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث باب ۲۷۲ ہے اور نسائی کی روایت بسند صحیح ان الفاظ سے مروی ہے: ((مسافر تم بالصبح فانہ اعظم للاجر)) اور ابن حبان سے اس طرح روایت کیا ہے: اصبحوا بالصبح فانکم کلما اصبحتم بالصبح کان اعظم لاجورکم۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا حالانکہ فجر کا واضح ہونا ایک مرتبہ ہو جائے تو اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سلمیٰ کی ایک طویل روایت ہے جس



میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وكان ينقل من صلوة المفدأة حين يعرف الرجل جلسه - مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پچھتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت نیچی تھی لہذا اس کے اندر ہم نشین کو پچھانا اسی وقت ممکن تھا جب باہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) عظیم طبرانی "کامل ابن عدی" مصنف علیہ الرزاق، مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نور بصلوة الصبح حتی یبعث القوم مواقع بلہم من الاسفار اے بلال صبح کی نماز میں روشنی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں روشنی کی وجہ سے۔ ۴) شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں لفظ قبل وقتہا ہے جس سے باتفاق متاد وقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز غس ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعودؓ اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ ان کے مستدلات تو لی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے مستدلات کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ تو لی حدیث رائج ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تمارض حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تو لی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غس میں بھی کثرت نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہؓ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں ان کی سہولت کی خاطر تغلیس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

### ۲: باب: نماز فجر کا وقت

### ۲: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

۶۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گمروں کو واپس آتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پچھان نہ سکتا۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا بِنِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَفْرُقُهُنَّ أَحَدٌ نَفْسٍ مِنَ الْغُلَسِ.

۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: "اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں۔" (الاسراء: ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرضے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا بِنِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَفْرُقُهُنَّ أَحَدٌ نَفْسٍ مِنَ الْغُلَسِ.

۶۷۱: حضرت مغیث بن یسٰی فرماتے ہیں کہ میں نے

۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا الْوَلِيدُ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع کیا۔

بُنْ مُسْلِمٌ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا مُعِيذُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الصُّبْحَ بَقَلَسَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا طَعَنَ عُمَرُ أَشْفَرَ بِهَا عُمَانًا.

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَابِتًا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَ جَدَّهُ يَزِيدُ يُخْبِرُ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ أَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْآخِرِ أَوْ لِأَجْرِ كُمْ.

### پہلے: نماز ظہر کا وقت

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بِسْمَاكِ بْنِ خَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا ذَخَضَبَ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُرْفٍ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي نَزْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الظُّهْرِ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الظُّهْرَ إِذَا ذَخَضَبَ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حضرت حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی گرمی کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس شکایت کا لحاظ نہ فرمایا۔

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ حَبَابٍ قَالَ شَكُوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ الْقَطَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا عُرْفٌ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائیؓ غیر معروف ہے اور معاویہؓ میں ضعف ہے۔

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ شَكُوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. (فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا یعرف و معاویہ فیہ لین)

## ۴: بَابُ الْإِبْرَادِ بِالطُّهْرِ فِي

## شِدَّةِ الْحَرِّ

۶۷۷: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَهُ قَالَ قَالَ أَبُو أَنَسٍ تَنَا أَبُو الرَّيَّانِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمَ.

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالطُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمَ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمَ.

۶۸۰: حَدَّثَنَا تَيْمٌ بْنُ الْمُثَنِّبِ الْوَابِئِيُّ قَالَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمَ.

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ جَهَنَّمَ.

بَاب: سخت گرمی میں طہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا  
(یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو طہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز طہر دوپہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

خلاصۃ السراپ ☆ اس حدیث سے امام شافعی احتیاج بغیر طہر کے قائل ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک سردی میں بغیر طہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور از روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب سردی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح ہے

اور اس سے تمام روایات میں اچھی طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔ امام بخاری نے اس منہوم کی متعدد روایات اپنی صحیح بخاری میں نقل کی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر و حضر دونوں میں تاخیر کی تھی۔

بیاب: نماز عصر کا وقت

۵: بَابُ وَقْتِ صَلَوةِ الْعَصْرِ

۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمْعٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ قَلَعَتِ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۲۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج بلند اور روشن ہوتا پھر جانے والا عوامی تک چلا جاتا پھر بھی سورج بلند ہوتا۔

☆ خلاصہ الباب لم یُظہرَها الفیء من جُزء یُظہرُ ظہر سے نکلا ہے۔ باب فتح سے اس کے معنی ہیں پشت پر چڑھنا۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھی جبکہ دھوپ حضرت عائشہ کے حجرہ کے فرش پر تھی اور حجرہ پر نہیں چڑھی تھی۔ اس حدیث کو شافعیہ عصر کی نماز جلدی پڑھنے پر بطور تائید کے پیش کرتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے استدلال ناممکن ہوتا۔ اس لیے کہ لفظ حجرہ ایسی عمارت کو کہتے ہیں جس پر چھت نہ ہو اور کبھی کبھی چھت والی عمارت کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں دونوں احتمال ہیں اگر چھت والا کمرہ مراد ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں دھوپ کے اندر آنے کا راستہ صرف دروازہ ہی ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کا دروازہ مغرب میں تھا لیکن چونکہ چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لیے اس میں دھوپ اسی وقت اندر آ سکتی ہے جبکہ سورج مغرب کی طرف کافی نیچے آ چکا ہو۔ لہذا یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کے مطابق تاخیر عصر کی دلیل ہوئی نہ کہ تعجل کی۔ اگر اس سے عمارت بغیر چھت کے مراد لی جائے جیسا کہ علامہ سیوطی نے فناء الوفاء میں اخبار رد المصطفیٰ فرمایا کہ اس حدیث میں حجرہ سے مراد چھت کے بغیر عمارت ہے۔ اس صورت میں دھوپ کے حجرہ میں آنے کا راستہ چھت کی طرف سے ہوگا لیکن چونکہ دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج بہت دیر تک حجرہ کے اوپر رہتا تھا اور دھوپ کا دیوار پر چڑھنا بالکل آخری وقت ہی ہوتا تھا۔ اس لیے اس سے تعجل پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ تاخیر عصر کے استحباب پر حنفیہ کی دلیل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس سے تاخیر عصر کا استحباب معلوم ہوا۔ احناف کی اور دلیل مجملہ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا اثر ہے کہ وہ نماز عصر تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا شُعْبَانَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي خُبْرَتِي لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ بَعْدَ.

۲۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ دھوپ میرے حجرے میں تھی ابھی سایہ حجرے کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

بیاب: نماز عصر کی نگہداشت

۶: بَابُ الْمَحَافِظَةِ عَلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَتَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَوْجِ بْنِ خُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۲۸۳: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک رکھا۔

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا مَخَّلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى.

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَابَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْيَدِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ لَكَائِمًا وَبِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

۶۸۶: حَدَّثَنَا حُفْصُ بْنُ عُمَرَ وَتَابَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَابَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَبَسَ الْمَشْرِكُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ خَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا.

**خلاصہ الباب ☆** نماز عصر صلوٰۃ الوسطی ہے اور صلوٰۃ الوسطی کے بارہ میں قرآن کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا صالح کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویا کہ سارا مال اور اہل و عیال ختم ہو گئے ہیں۔

### چاپ: نماز مغرب کا وقت

۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اٹنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پروے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

### ۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۶۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَشَقِيُّ تَابَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَابَ الْأَوْزَاعِيُّ تَابَ أَبُو النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الزُّعْفَرَانِيُّ تَابَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَحْوَهُ. ۶۸۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ تَابَ كَسْبُ تَابَ الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَابَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا

جس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گھنے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابوبکر امین عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

### پاب: نماز عشاء کا وقت

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تا آخر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو پہلی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

۶۹۲: حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا نبی نے انکشتی پہنتی؟ فرمایا جی۔ آپ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپ کی انکشتی کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۶۹۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ الْعَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ الْأَعْيَنُ إِلَى الْعَوَامِ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا أَضْلَ أُبَيْهِ قَالَا الْحَدِيثُ فِيهِ.

### ۸: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَشَقُّ عَنْ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَن أَنَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِ اللَّيْلِ.

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجْتُ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى قَرِيبٍ مِّنْ سَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَ نَامُوا وَ أَنْتُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا تَنْظُرْتُمْ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَ بَيْضِ خَاتِمِهِ.

۶۹۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ

حتیٰ ذَهَبَ ظَنُّ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّىٰ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مَا النَّظَرُ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَ لَوْلَا الضَّعِیْفُ وَ السَّقِیْمُ اَخْبَثُ اَنْ اَوْخِرَ هَذِهِ الصَّلَاةُ اِلَى ظَنُّ اللَّیْلِ۔

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نماز ہی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) تا تو اس اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

### ۹ : بَابُ مِيقَاتِ الصَّلَاةِ فِی الْغَیْمِ

### ۹ : بَابُ : اَبَر مِیْن نَمَاز جَلَدِی پڑھنا

۶۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّیْبَانِ قَالَا لَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِی یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَبِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ غَزْوَةٍ فَقَالَ نَجْرُوا بِالصَّلَاةِ فِی الْیَوْمِ الْغَیْمِ فَاِنَّهُ مِنْ فَاتِنَةٍ صَلَاةُ الْغَضَبِ حِطَّ عَمَلُهُ۔

۶۹۴ : حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابر کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

خلاصہ الباب ☆ حنفیہ حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تاخیر ثلاث لیل تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے کو یا نماز ہی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت تفصیلت والا ہے اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

### ۱۰ : بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ

### ۱۰ : بَابُ : نیند کی وجہ سے یا بھولے سے

### اَوْ نَسِیَهَا

### جس کی نماز رہ گئی؟

۶۹۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرْعِیْعٍ ثَنَا حِجَّاجُ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ الرَّجُلِ یَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ یُرْقِذُ عَنْهَا فَاَل یُصَلِّیْهَا اِذَا ذَكَرَهَا

۶۹۵ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

خلاصہ الباب ☆ اس مسئلہ میں اگر عشاء کا مسک یہ ہے کہ قضاء نماز ٹھیک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی نیند سے بیدار ہو یا سہ یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع وغروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی۔ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موح ہوتا ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہذا اوقات مکروہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النہی عن الصلوة فی الاوقات المکروہة)) یعنی اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کو ان احادیث سے تخصیص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں: (۱) حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ النعویس کے واقعہ میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تقریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ (۲) احادیث النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ معناتوا تر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نمازیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ (۳) خود امام شافعیؒ حدیث باب کے الفاظ ((فصلیٰہا اذا ذکرھا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعیؒ بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقات مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حدیث باب اداء نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَتَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى قَتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَّا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرٍ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَقْرَبَهُ الْكُزْبَى غَرِمَ وَقَالَ لِبَلَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ائْتِنَا الْبَلِيلَ فَصَلِّ بَلَّالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدَّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدْبَرَ بَلَّالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً الْفَجْرِ فَلَعِبَتْ بَلَّالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ غِيَاةً وَهُوَ مُسْتَبِثٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ بَلَّالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَهُمْ اسْتَيْقَظَ فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ بَلَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ

۶۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپؐ کو اٹھنے آئے گی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا: ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا نفل ادا کئے اور رسول اللہؐ اور آپ کے ساتھی سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹھیک لگا دی فجر (شرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹھیک کی حالت میں نیند غالب آ گئی نہ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دھوپ محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا: ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روک رکھا جس نے آپؐ کی جان کو روک رکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اونٹوں کو چلاؤ لوگوں نے تعویذی دور تک اپنے اونٹوں



تَعَالٰی عَنْهُ اَخَذَ بِنَفْسِی الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِکَ یٰ اَبٰی اَنَّثِ  
وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اِفْتَادُوا  
فَاِفْتَادُوا زَوَاجِلَهُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمْ وَآمَرَ بِاللَّائِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلَّی  
بِهِمْ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ الصَّلٰوۃَ  
قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْيُضَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ قَالَ وَتَحَانَ بُنْ شِهَابٌ یَقْرَءُ وَہَا  
لِلَّذِکْرِیْ۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِیَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ  
قَالَ ذَكَرُوا تَفْرِیظَهُمْ فِی النَّوْمِ فَقَالَ نَامُوا حَتّٰی طَلَعَتِ  
الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَیْسَ فِی  
النَّوْمِ تَفْرِیظٌ اِلَّمَّا التَّفْرِیظُ فِی الْیَقِظَةِ اِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ  
صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْہَا فَلْيُضَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَیَوْفِیْہَا مِنَ الْعَدِّ قَالَ  
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رِیَاحٍ فَسَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْخُصَمِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ  
تَعَالٰی عَنْہُ وَاَنَا اَحَدُ الثَّلَاثِ بِالْحَدِیْثِ فَقَالَ یَا فَاثِی اَنْظُرْ کَیْفَ  
تُحَدِّثُ فَاْتَنِیْ شَاعِلٌ لِلْحَدِیْثِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمْ قَالَ فَمَا اَنْکَرُ مِنْ حَدِیْثِہِ شَیْئًا۔

### ۱۱: بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِی الْعُذْرِ وَالضُّرُوْرَةِ

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الدَّرَاوَزْدِيُّ اَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَ عَنْ  
بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَنْ الْاَعْرَجِ بِحَدِیْثٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ  
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَذْرَكَہَا وَ مَنْ اَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ  
رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَذْرَكَہَا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ بِنُ الشَّرْحِ وَ خُزْمَةُ بْنُ

۶۹۸: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں  
کوٹاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو  
رسول اللہ نے فرمایا: سوتے میں کچھ کوٹاہی نہیں کوٹاہی تو جاگتے  
میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ  
دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ  
لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہ کے شاگرد عبد اللہ  
ربیع کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن  
حصین نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا  
کیونکہ اس واقعہ میں میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں  
کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

### پاب: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
جیسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع  
مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح  
کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا)  
اُس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو اس صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر مل گئی۔

يُخْبِي الْمَصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَذَكَرَ نَحْوَهُ.

**خلاصہ الباب** ☆ اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احتاف اور انہ ملاش کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پر وجوب کامل ہو لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مفسد نماز ہے واللہ اعلم۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّوَمُّ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ عَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا

۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے۔

۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا ثَنَا عُثُوبُ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ سَيَّارٍ بِنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي نَزْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ وَ كَانَ يُكَرِّرُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا.

۴۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونے عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا.

۴۰۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ

حَبِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا  
عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
جَذَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّعْرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَغْنِي زُخْرَانًا. فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نماز عشاء سے قبل سونے کو مطلق مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر نماز عشاء کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مکروہ نہیں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور ”سمر“ دراصل چاندنی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندنی راتوں میں قصبے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مرعوب لگا۔ ان احادیث میں نماز عشاء کے بعد قصبے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نماز عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جاننے سے نماز فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

### ۱۳ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَقَالَ صَلَاةُ الْعَمَةِ

۴۰۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا  
شُعْبَانُ بْنُ غَسْبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ  
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَ أَنَّهُمْ لَيُغْتَمُونَ  
بِالْأَبْلِ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ رات کے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ دوہنا اہتمام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ ہمازی اتنی بڑی فضیلت والی نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہو۔ بخل کی وجہ سے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ لگا لٹا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا مناسبت ہے۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَابِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ خُرَيْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ زَادَ ابْنُ  
خُرَيْمَةَ فَأَمَّا هِيَ الْعِشَاءُ وَ إِنَّمَا يَقُولُونَ الْعَمَةَ لِأَعْيَانِهِمْ بِالْأَبْلِ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔



وہو یسادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالضوت فخرج فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لقد رأیت مثل الذی رای قال ابو غنیدہ فاجبرنی ابوبکر الحکمی ان عبد اللہ بن زید الانصاری قال فی ذالک:

جاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔ کہتے ہیں میں بلال کے ساتھ مسجد گیا میں ان کو سکھاتا جا تا اور وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے یہ آواز سنی تو آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

اخذ اللہ ذالجلال والاکرام  
حمدا علی الاذان کثیرا  
إذا اتانی بہو البشیر من اللہ  
فاکرم بہ لندی بشیرا  
فنی لیل والی بہو ثلاث  
کثما جاء اذ فی توفیرا

امام امین مجید کے استاد ابو عبید کہتے ہیں مجھے ابوبکر صلی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نے اس بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا خوشخبری سننے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا اور جب بھی آیامیری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز جماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا، کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جائے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زرنگھا ایک قسم کا بھونچا بچایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاؤے کے لیے زرنگھا بچایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی، انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ رؤیا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی یا کچھ بھی یا خواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی عبد اللہ بن زید سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

لے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلاة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظ اذان کی مشروعیت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زید اپنا خواب سارے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو الجھن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جاسکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبداللہ بن زید سے بھی نہیں دن نفل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبداللہ بن زید نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ تھکا سنا حیاہ خاموش رہے کیونکہ حضرت عبداللہ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلال نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! تم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں اس طرح تمام روایات میں تسلی ہو سکتی ہے۔

۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (ترسکا) کا تذکرہ کیا آپؐ نے یہودی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپؐ نے نصاریٰ (کی مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ارات ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو انصاری رات ہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذان فجر میں الصلوة خیر من النوم کا اضافہ فرمایا تو نبیؐ نے اس اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثنا أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهْمُّهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا الْبُوقَ وَفَكَرَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ ثُمَّ ذَكَرُوا النَّاقُوسَ فَكَرَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى فَأَرَى الْبِدَاءَ بِذَلِكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلًا قَاتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَا بِهِ قَادَقَ قَانَ الزُّهْرِيُّ وَزَادَ بِأَلَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَدَاءِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي۔









روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیح کو ایک تو اس وجہ سے رائج قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کا عام معمول بغیر ترجیح کے اذان دینے کا رہا ہے نیز عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو باپ اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ بغیر ترجیح کے ہے۔ لہذا عدم ترجیح رائج ہے البتہ ترجیح کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

### ۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَذَانِ

### پاب: اذان کا مسنون طریقہ

۷۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُؤَدِّئُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِأَلَّا أَنْ يَجْعَلَ لِصَبْعِهِ فِي أَذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لَصُوتِكَ

۷۱۰: مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

☆ خلاصۃ الباب یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدیثوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلمات اذان کو کہے: علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت منہ کو دائیں طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ منہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَهَاسِنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خُشَّاحِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُرْبِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَنْطَاحِ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حُمْرَاءَ فَخَرَجَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ فَاسْتَذَانَ فِي أَذَانَيْهِ وَجَعَلَ لِصَبْعِهِ فِي أَذُنَيْهِ

۷۱۱: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انٹح (منیٰ میں ایک جگہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ قبہ میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور اذان دی تو اذان میں (جہیلین کے وقت) گھوڑے اور دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُضِّلَانِ مُعْلَقَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِينَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ

۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ

۷۱۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے وقت سے مؤخر نہیں

لا يُؤَخَّرُ الْاٰذَانُ عَنْ الْوَقْتِ وَ رُبَّمَا اُخِّرَ الْاِقَامَةُ شَيْئًا.

۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَسْعَدَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ كَانَ اَجَزَ مَا يَهْدِي اِلَى الشَّيْءِ عَلَيْهِ اَنْ لَا اتَّخِذَ مَوْقِفًا يَأْخُذُ عَلٰى الْاٰذَانِ اُخْرًا.

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَيُؤَبِّ فِي الْفَجْرِ وَ يَهَائِي أَنْ أَتُؤَبِّ فِي الْعِشَاءِ.

۷۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَغْفِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقِيلَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَافْتَرْتُ فِي تَأْذِينِ الْفَجْرِ فَقَبِلَ الْأَمْرُ عَلَيَّ ذَلِكَ.

۷۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ غُنَيْدٍ ثَنَا الْأَفْرَاسِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعْمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَاقِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَمَرَنِي فَأَذُنْتُ فَأَزَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ احْضُدَا فَنَدَّ أَذْنٌ وَمَنْ أَذْنٌ فَهُوَ يَقِيمُ.

(والحديث سكت عنه ابو داود)

دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

**خلاصہ السراپ** ☆ اذان کے دو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور بلا دہا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا مشورہ ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سننے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سننے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس آسمانی مشورہ کی ہر دھج کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے ایمانی عہد و پیمان کی تجدید کرے۔ حضور نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے

ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت یہی ہے۔ امام شافعی اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلین کا جواب بھی حیعلین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلین کا جواب 'حولہ' یعنی لاحول و لا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عمر کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلین کے جواب میں حولہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مختص ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مفتی یہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں اُنکلیاں ڈال کر اذان دینا سیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ اطاعت کے کاموں پر اجرت لینا متقدمین کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آگئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا اجر و جوہ کے لیے ہے یا ندب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنفیہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے الیہ شمس الاممہ طہاوی وغیرہ اسے ندب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اجابت بالقدم کو واجب کہتے ہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

### ۳: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ الْبُرْهَانِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْقَبَّاسِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ.

۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۱۹: حَدَّثَنَا شُعْبَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا هُثَيْمٌ أَنَسًا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَسْبَانَ ابْنِ سَفْيَانَ حَدَّثَنِي عُمَةُ أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ عَشَدَا فَيُؤْمَرُ يَوْمَهَا وَلَيْسَتْهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنُ. يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۱۹: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ التَّاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُصَرِّيُّ أَنَبَانَا اللَّيْثِيُّ بْنُ

۲۱: حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: "وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحُضْبُهُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا" اُس کے گناہ (مذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

۷۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ.....)) "اے اللہ! اس پوری پکار کے رب! اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔" تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگئی۔

جواب: اذان کی فضیلت اور اذان دینے

والوں کا ثواب

۷۲۳: حضرت ابوصدعہ فرماتے ہیں اور وہ ابوسعید خدریؓ کی پرورش میں تھے کہ ابوسعید خدریؓ نے مجھ سے فرمایا: جب تو صبح اٹھیں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کر کھڑک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر شک و تر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے بچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دو

سَعْدٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحُضْبُهُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. ۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْعِيسَى بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالُوا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِشَاءٍ الْأَلْهَائِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَسْمَعُ التَّذَاءِ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الشَّاعِرُ الشَّلُوبَةُ الْقَاتِمَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةُ وَالْفَضِيلَةُ وَابْتَعَتْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ إِلَّا حُتَّ لَهُ التَّغْفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵: بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَ

تَوَابِ الْمُؤَذِّنِ

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ فِي خَجَرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ إِذَا كُنْتُ فِي الْبَرَادِيِّ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ جَنَّ وَلَا نَسْرٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ. ۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يَغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَسْتَفْرِغُ لَهُ كُلَّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ حَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً وَيُكَفَّرُ لَهُ

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

مَاتِيْنَهُمَا.

۷۲۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مومنین ہوں گے۔

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا قَالَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا سَفْيَانُ قَالَا عُثْمَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَوْتُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى أَخُو سُكَيْمٍ الْقَارِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْذَنُ لَكُمْ خِيَارَكُمْ وَيُؤْمَرُكُمْ فَرَأَوْكُمْ.

۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خواب کی امید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَسَانَ قَالَا خَفْصُ بْنُ غَمْرٍ الْأَزْدِيُّ الْبُرْجُمِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا زَوْجُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَا أَبُو خَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سَبْعِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

۷۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

۷۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَالِ قَالَا قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذَّنَ نِسْفَ عَشْرَةِ سَنَةٍ وَ حَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ كُتِبَ لَهُ بِإِذْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَ لِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

چاپ: کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا

۷۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا التَّمَسُّوا شَيْئًا يُؤْذَنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ فَاِمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَنْفَعُ الْأَذَانَ وَ يُؤَيِّرُ الْإِقَامَةَ.

۷۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

۷۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا غَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ

عن خالد الخذاء عن أبي قلابة عن أنس قال أمر بلال أن يشفع الأذان ويُوتر الإقامة.

بلال رضی اللہ عنہ کو کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ نَسَاعِثَارُ بْنُ سَعْدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنَى مَثْنَى وَإِقَامَتُهُ مُفْرَدَةً.

۴۳۱: مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دو بار تھی اور اقامت ایک بار۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَمَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسِيبُ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَافِعٍ قَالَ زَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنَى مَثْنَى وَيَقِيمُ وَاحِدَةً.

۴۳۲: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دو دو بار اور اقامت ایک بار کہتے تھے۔

**خلاصۃ السباب** ☆ احمد خلاصہ اسی روایت کی بناء پر افراد اقامت کے قائل ہیں بھران کے درمیان تھوڑا سا اختلاف یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتیں اور جہلتین صرف ایک بار ہے اور امام مالک کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ اقامت کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ بہر حال سب کا افراد پر استدلال روایت باب سے ہے۔ جس میں افراد اقامت کی تصریح کی گئی ہے۔ البتہ شوافع و حنابلہ قد قامت صلوة کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کلمات اقامت کل سترہ ہیں اور شہادتیں جہلتین اور اقامت تینوں دو دو بار اور شروع میں بکیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔ گویا اذان کے چندہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوة کا اضافہ جہلتین کے بعد کیا جائے گا۔ حنفیہ کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں: (۱) طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی متعدد روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے ساتھ اقامت بھی سکھائی گئی اور وہ بھی اذان کی طرح تفعیج پر مشتمل تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صریح اور صحیح روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے۔ (۲) حضرت سوید بن غفلہ کی روایت بحوالہ طحاوی ہے: سمعت بلالاً یؤذن مثنیٰ ویقیم مثنیٰ۔ (۳) طحاوی میں حضرت ابو محمد ورثہ کی روایت ہے فرماتے ہیں: علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة سبع عشرة كلمة۔ اس مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی ہے۔ رہیں وہ روایات جو افراد اقامت کو بیان کرتی ہیں اور شوافع و مالکیہ کا متدل ہیں ان کا جواب حنفیہ کی طرف سے عموماً یہ دیا جاتا ہے کہ افراد سے مراد دونوں کلمات کو ایک سانس میں ادا کرنا ہے۔ حنفیہ سترہ کلمات کی روایات کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں تفعیج ثابت ہے کما مر۔ دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل یشفع اقامت یعنی دو دو مرتبہ تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابو محمد ورثہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی۔

۷: بَابُ إِذَا أَدَّنَ وَأَتَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجَ

باب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا فَعْرُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمِيسُ فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصْرَةً حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ لَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ غَضَى أَبَا الْقَاسِمِ عليه السلام

۷۳۳: حضرت ابو الشعثاء کہتے ہیں: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی نگاہ ان پر لگائے رکھی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ ابْنِ عُفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَسَهُ الْإِذَاانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِإِجَابَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرُّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ.

۷۳۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے بلا ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

☆ خلاصۃ السباب

ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ مجرد کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔



# کتاب المساجد والجماعات

## مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

باب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے

والے کی فضیلت

۱: بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا

۴۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر (نماز، تلاوت، تسبیح، و عطا ورس و تدریس) افتاء وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھرنے لگے۔

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا فَاوُذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمرِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُدْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ بَنَى لِلَّهِ بَنَى فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دیباہی (ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَثْعَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا مِنْ مَالِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے کبوتر کے گوشت کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

۴۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ نَضِيحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُنَيْنٍ السُّوَلِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي زَبَابٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْصَصِ قِطَاعٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔  
کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی (اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کر دائیں گے۔

## ۲: بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَبَاهِيَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ۔  
۴۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ غر کر گئے لگیں مساجد کی وجہ سے۔

۴۴۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْلُوبِيُّ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَأْكُمُ سَنَسْرَفُونَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِي كَمَا سَرَفَتِ الْيَهُودُ كَتَابِيهَا وَكَمَا سَرَفَتِ النَّصَارَى بَيْتَهَا۔  
۴۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۴۴۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْلُوبِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ غُمَرٍ عَنْ غُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا رُخِزُوا مَسَاجِدَهُمْ۔  
۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزمین کرنا شروع کر دیتی ہے۔

**خلاصہ الساب** ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: ((مَا أُبْذِلْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ)) کا فہم اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور شپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق اُمت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کینے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہر حال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی، خود ہم نے اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال ہے کہ کوئی کنیہ اور گر جا پیش نہیں کیا جاسکتا۔

## ۳: بَابُ اَيِّنْ يَحْجُوزُ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ

## چاپ: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

۷۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنِيَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ الضَّبْعِيِّ عَنْ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِئِي النَّجَّارَ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْمِنُونَنِي بِهِ قَالُوا لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا ابْدَأْ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْنِيهِ وَهُمْ يُنَاقِلُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

۷۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

۷۴۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: طائف میں مسجد ایسی جگہ بنائیں جہاں طائف والوں کا بُت تھا۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مہار کر انہیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھدواتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۷۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: باغ میں کھاد نجاست ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار ستیجا چاچکے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

## ۳: بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

چاپ: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۷۴۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَلَانَ الْغَيْشُ غَيْشَ الْأَعْرَبِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَفْرَكُهُ الصَّلَاةُ.

بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمُقْبِرَةُ وَالْحِمَامُ۔  
کے۔

☆ خلاصہ الباب قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو سجدہ ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عند الاحتماف۔ البتہ امام احمد کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المزبلة: کوڑا لید، گور وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔ المحجورة: منع خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی ٹیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نئی شفقت کے لیے ہے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمَشْقِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخُصِصِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمُحْجَرَةِ وَالْمُقْبِرَةِ وَقَارِغَةِ الطَّرِيقِ وَالْحِمَامِ وَمَعَاطِنِ الْأَبْلِ وَقَوْقِ الْكَعْبَةِ۔  
۴۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا فَمَّا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي الثَّوْبِيُّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللَّهِ وَالْمُقْبِرَةُ وَالْمَزْبَلَةُ وَالْمُحْجَرَةُ وَالْحِمَامُ وَغَطْنُ الْأَبْلِ وَتَحْتَةُ الطَّرِيقِ۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَفَّانَ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْهَمَصِيُّ فَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَوَابِتُ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخُصِصِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِصَالٌ لَا تَتَّبَعِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يَتَّخِذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُفْتَضُّ فِيهِ بَقُوسٌ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يَسْمَرُ فِيهِ بَلْخَمٌ فِيٍّ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ خِدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يَتَّخِذُ سَوَاقًا۔

۵: بَابُ مَا يَكْرَهُ فِي الْمَسَاجِدِ

چاپ: جو کام مسجد میں مکروہ ہیں

۴۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کچھ کام مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں مسجد کو گزر گاہ نہ بنایا جائے، اس میں تھپیار نہ سوتا جائے، کمان نہ چڑی جائے، تیر نہ پھیلائے جائیں (نکالے جائیں)، کچا گوشت لے کر نہ گزرا جائے، حد مسجد کے اندر نہ لگائی جائے، کسی سے مسجد میں قصاص نہ لیا جائے، مسجد کو بازار نہ بنایا جائے۔

☆ خلاصہ الباب مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا مردوح ہیں لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور و شغب کرنا سخت منع ہے۔ حتیٰ کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔ بچوں کو مساجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھیلنے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کر دے گا۔ اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۴۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خریہ و فروخت سے اور (دنوی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۰: حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو تا کہ بچوں سے اور دیوانوں سے اور خریہ و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسلامی سزائیں) قائم کرنے سے اور تلوار سونٹنے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جہہ کے دن مسجد کو دھوئی دو۔

### باب: مسجد میں سونا

۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سونا جایا کرتے تھے۔

۵۲: حضرت قیس بن طحقفہ رضی اللہ عنہ جو اصحابِ صلہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف۔ اور ہم نے کھایا چیا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو سبیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكَلْبِيُّ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِنْبَاعِ وَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ.

۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثنا الْحَارِثُ بْنُ نِهَانَ حَدَّثَنَا غُبَيْةُ بْنُ يَقْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْمَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَجَبَّوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَ مَجَانِينَكُمْ وَ بَرَاءَكُمْ وَ بَيْعَكُمْ وَ خُصُوصَاتِكُمْ وَ رَفِعَ أَصْوَابَكُمْ وَ إِقَامَةَ خُلُودِكُمْ وَ سَلَّ سِيُوفَكُمْ وَ اتَّجَدُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَ جَمَرُوهَا لِيَوْمِ الْجَمْعِ.

### ۲: بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ نَعْمَرُ أَنَّنَا عَمِيدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ قَيْسٍ بْنُ طَخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَبِقُوا فَانْطَلَقْنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ وَ أَكَلْنَا وَ شَرَبْنَا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ شَتْمَكُمْ بَعَثَ هَاهُنَا وَ إِنْ هِيبَتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَلَمَّا بَلَ نَطْلُقُ إِلَى الْمَسْجِدِ.

☆ خلاصہ الباب: مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا پینا مکروہ ہے۔ اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی صفہ میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھلا دیتے کیونکہ اصحاب صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

### ۷: بَابُ اَيِّ مَسْجِدٍ وَضِعَ اَوَّلُ

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُمُؤِنَ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْعِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَضَلَّى فَضَلَّ حَتَّى مَا اَدْرَكَكَ.

۷۵۳: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

☆ خلاصہ الباب: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

### ۸: بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ

۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غُثْمَانَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذُلُوفٍ فِي بَنِي لَهْمٍ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ وَ كَانَ اِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي سَالِمٍوَ كَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَعْضِي وَ اِنْ السَّيْلَ يَأْتِي فَيَحْمِلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَ يَنْقُضُ عَلَيَّ اِجْتِازَهُ فَاَنْ زَأَيْتُ اَنْ تَأْتِيَنِي فَتُضَلِّي فَيُؤَيِّنِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مَضَلَّى قَالَفَعَلَ قَالَ فَعَلَ فَقَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے: جن کو یاود تھا کہ رسول اللہ نے ذول سے پانی لے کر ان کے کنویں میں کھلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک سلمیٰ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تشریف لائیے اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھئے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ الشَّهَارُ اسْتَأْذَنَ فَأَذِنَتْ لَهُ وَ لَمْ يَخْلُسْ حَتَّى قَالَ إِنَّ تَجِبَ أَنْ أَصْلِيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشْرُثَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ أَصْلِيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْبَيْنِ ثُمَّ اخْتَبَسَتْهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ.

فرمایا: ٹھیک ہے دوسرے دن دن چڑھنے کے بعد آپ اور حضرت ابو بکر شریف لائے اور اجازت طلب فرمائی میں نے اجازت دی تو آپ بیٹھنے بھی نہیں پائے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ مجھ سے نماز پڑھواتا چاہتے ہو؟ میں جس جگہ نماز پڑھواتا چاہتا تھا اس کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر میں نے آپ کو گھبرائے رکھا، حکیم کیلئے جو آپ کیلئے تیار ہو رہا تھا۔

۴۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْمُفَرِّجِيُّ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَعَالَى لِي مَسْجِدًا فَبِي وَارِئِي أَصْلِيَ فِيهِ وَ ذَٰلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَقَعَلَ.

۴۵۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صاحب نے رسول اللہ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں مسجد کے خطہ کھینچ دیجئے جہاں میں نماز پڑھوں اور اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ایسا کیا۔

۴۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ غُفُومَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَ تَصَلِّيَ فِيهِ قَالَ فَآتَاهُ وَ فِي الْبَيْتِ فَحَلَّ مِنْ هَذِهِ الْفُحُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ لِحَيْسٍ وَ رَضَّ فَصَلَّى وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ مَآجَةَ الْفُحُولِ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدْ يَأْسُوه.

۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے گھر میں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہو کر کالی ہو چکی تھی۔ آپ کے حکم پر اس کو جھاڑا گیا اس کو پانی سے صاف کیا گیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

گھروں میں مسجد بنانے کا ذکر ضرور مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں گھر والے نماز پڑھیں یا جماعت کرائی جائے تاکہ گھر میں نماز پڑھ سکیں۔ "فصلی بنا رکعتین" نفل نماز نہ پڑھی۔ یہ نفل نماز دو آدمی یا تین آدمی اکٹھے ہو کر پڑھ لیں یہ جائز ہے لیکن نفل نماز کے لیے اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے صلوٰۃ التبیح کے لیے بلا تے ہیں اور جمع کرتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔

## باب: مساجد کو پاک صاف رکھنا

## ۹: بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيبِهَا

۷۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کروائیں گے۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي الْخَوْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَذَنِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ أَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لِيُنَا فِي الْجَنَّةِ.

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسْرٍ بْنُ الْحَكَمِ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَازْهَرِ قَالَ لَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ أَنَبَانَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي مُوسَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ خَالِطٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسْجِدِ تَمِيمُ الدَّارِيُّ.

خلاصہ: **السب** ☆ جن محلوں کا قاصد زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنالینی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھونی دیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر منک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ”دور“ آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف تھرا رکھا جائے۔

## باب: مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے

## ۱۰: بَابُ كِبْرَاهِيَةِ التَّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں طم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکمری

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّمَالِيُّ أَبُو مُرْزُوقٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَايَ نُحَامَةَ فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ قَتَاوُلَ  
خَصَاةً فَخَعَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَخَعَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَخَعَّمَنَّ قَبْلَ  
وَجْهِهِ وَلَا عَنِّ يَمِينِهِ وَلْيُزِقْ عَنِّ شِمَالَهُ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ  
الْيُسْرَى.

اٹھائی اور اس کو کھرچ ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں  
سے کوئی بگم تھوکنے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف  
نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے  
تھوکے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ  
خُصَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَايَ نُحَامَةَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى  
أَحْمَرُ وَجْهَهُ لَجَاءَهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَعَّهَا وَجَعَلَتْ  
مَكَانَهَا خَلْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَحْسَنَ هَذَا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں بگم  
دیکھا آپ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو  
گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرچ کر  
اس کی جگہ خوشبو لگا کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمُبْرُزِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ زَايَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ نُحَامَةَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَصِلُنِي بَيْنَ يَدَيِ  
النَّاسِ فَخَعَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ أَحَدُكُمْ  
إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَخَعَّمَنَّ  
أَحَدُكُمْ قَبْلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۷۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ  
نے مسجد کے قبلہ میں بگم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا  
پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک  
نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس  
لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی بگم نہ تھوکے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَّ بِزَأْفًا فِي قِبْلَةِ  
الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے بگم  
کو کھرچ ڈالا۔

**خلاصہ الساب** ☆ آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار  
پر تھوک دے۔ پھر دو در رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ  
شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔  
ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں  
جب آداب مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں اور پھر مسجد میں بھی اس وقت آج کل  
کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں۔ کچھ دیواریں، گھاس پھوس کی مسجدیں  
تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

## ۱: بَابُ التَّهْنِیْ عَنْ اِنْشَادِ الصَّوَالِ فِی

## الْمَسْجِدِ

## بَاب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار

## کر ڈھونڈنے کی ممانعت

۷۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ  
سَعِيدٍ بَنِي سِنَانٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بِنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
بَرْزَلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ دَعَا إِلَى الْجَحْلِ الْآخِرِ؟ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجْدَ لَهُ إِنَّمَا يُنِيبُ  
الْمَسْجِدَ لِنَا يُنِيبُ لَهُ.

۷۶۵: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو ایک شخص نے کہا: کسی نے سرخ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرخ اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی تھی؟) تو رسول اللہ نے فرمایا: تجھے وہ اونٹ نہ ملے۔ مساجد تو جس کام کیلئے ہیں اُسی کام کے لئے بنی ہیں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْعٍ أَنَّنَا بَنِي لَهَيْمَةَ ح وَحَدَّثَنَا  
أَبُو شَرِيبٍ قَتَا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَبِيْعَا عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ  
عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَهَى عَنْ اِنْشَادِ الصَّالَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَفْصٍ قَتَا كَسْبٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَسَدِيِّ أَبِي الْأَسَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَذَّادِ بْنِ الْهَادِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ  
سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ صَالَةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا وَدَّ اللَّهُ  
عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يَنْشُدْ لِهَذَا.

۷۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لو تائے تجھ پر اللہ تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

**خلاصہ الہام:** ☆ مسجد میں اللہ کی خوشنودی اور آخری کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں یہاں آتے وقت تو ہمیں دنیوی تقاضوں اور مادی خیالات و تصورات سے ذہن کو بالکل قاریغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا ظلم ہے کہ لوگوں کے اس مجمع سے آدمی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ بدو عا گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خفا ہو کر فرمایا: ”نہ ملے“ تمام شراح حدیث نے اس روایت کے لفظ ”ضالہ“ کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہوگی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ ”ضالہ“ صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہذا مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جو ہرگز فرماتے ہیں: الصَّلَاةُ ماضِلٌ مِنَ الْهَيْمَةِ۔ یعنی ضالۂ گمشدہ چوپائے کو کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے: ”وہی مخصوصۃً بالحيوان یعنی ضالۂ کالفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔“

## ۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَ مَرَاحِ الْغَنَمِ

چراغ: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے

میں نماز پڑھنا

۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَحِلُّوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

۷۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو اونٹوں اور بکریوں کے باڑے کے علاوہ کوئی اور جگہ نماز پڑھنے کیلئے ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ اُن سے جان کا خطرہ ہے جب کہ بکریوں سے ایسا نہیں ہے ویسے بھی اونٹ کی سرشت میں شرارت اور کینہ ہے)۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِيْ إِعْطَانِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

۷۶۹: حضرت عبد اللہ بن معقل بن مغلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی خلقت میں شیطنیت ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الْجُهَيْنِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلِّي فِيْ إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَ يُصَلِّي فِيْ مَرَاحِ الْغَنَمِ۔

۷۷۰: حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

خلاصہ السرب ☆ اونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدک گئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ نبی ﷺ سے اخذ ہے۔ خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطنیت ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہوا ہے اور آپ محفوظ ہیں بدکے کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھ لیں۔

باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۱۳: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

۷۷۱: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ فرماتی ہیں: رسول اللہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“ اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَيَّنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ”اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔“

۷۷۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے پھر یہ کلمات کہے: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

۷۷۲: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بَنِي كَثِيرٍ بَنِي دِينَارِ الْحَمَصِيِّ وَغَيْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بَنِي سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

۷۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھے۔“

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سَعِيدُ الْقُمَيْزِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

خلاصہ: باب ۱۳ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مختلف دعائیں حدیث میں آئی ہیں۔ قرآن و حدیث میں رحمت کا لفظ زیادہ تر اخروی اور دینی و روحانی انعامات کے لیے اور فضل کا لفظ رزق وغیرہ دنیوی امور کی داد و بخشش اور ان میں

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد دینی و روحانی اور اخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلنے وقت کے لیے اللہ سے اس کا فضل یعنی دُیوی نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

### ۱۴: بَابُ الْمُشْمِي إِلَى الصَّلَاةِ

### پاب: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عمرگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نماز ہی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء ثم أتى المسجد لا يتهمز إلا الصلوة لا يرئد إلا الصلوة لم يخط خطوة إلا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فإذا دخل المسجد كان في صلاة ما كانت الصلوة تحبسه.

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھ لو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھ لو۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَنْشَوْنِ وَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَمُوا.

۷۷۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگوار یوں کے باوجود خوب اچھی

۷۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَكْفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْبِغْ الْوُضُوءَ

طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

عَنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةِ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْقِطَاعِ الصَّلَاةِ بِغَدِ الصَّلَاةِ.

۷۷۷: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اس لئے کہ یہ ہدایت کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے ہدایت کے طریقے شروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے وہی رہ جاتا تھا جو کھانا ملا تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دوسروں

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَفَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدَاً مُسْلِمًا فَلَيْسَ خَالِطًا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَنَادِي بِهِنَّ قَائِلُهُنَّ مِنَ الْهَدْيِ وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهَدْيِ وَالْعُمَرَى لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَمَرَّكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَطَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُمْ مَا يَنْخَلِفُ عَنْهَا إِلَّا مَنَافِقُ مَعْلُومِ النَّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرُّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَنْظُرُ فَيُحْسِنَ الطُّهُورَ فَيُعْبِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَتَعَطَّرُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا ذَرَجَةً وَخَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

کے سہارے آجاتی کہ صرف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عہدگی سے طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرمادیتے ہیں۔

۷۷۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ...)) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترمذی) "اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی ظاہر نہیں لکھا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ الْقُضْلِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي الْخُثَمِ قَالَا فَضَّلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّابِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُمْسَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرَجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ لِقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْئَلُكَ أَنْ تُعِيدَ لِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔“

۷۷۹: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ زَائِدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي زَائِدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَشَاوُنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ أَوْلَيْكَ الْغَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ.

۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے کے عادی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطے مارنے والے ہیں۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلْفِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْخَارِثِ الشَّيْزَانِيُّ ثَنَا هُزَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشُّمَيْسِيُّ عَنْ أَبِي خَارِزَمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُنْشَرِ الْمَشَاوُنَ فِي الظُّلَمِ بَنُو تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں چلنے کے عادی لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

۷۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الصَّالِحِ عَنْ نَافِثِ بْنِ الْبَنَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِيرِ الْمَشَاوِنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۱: حضرت انسؓ سے گزشتہ حدیث جیسے الفاظ مذکور ہیں۔

خلاصۃ الہدایہ ☆ نماز کا عمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہوتا، وضو کرتا، مسجد کی طرف چلتا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ وہ اپنی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرمادیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

۱۵: بَابُ الْأَبْعَدِ فَلَا يَبْعُدُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اُس کو

اعظم اجرا

۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُنْشَرِ الْمَشَاوُنَ فِي الظُّلَمِ بَنُو تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے جو شخص جس قدر دور ہوگا اسی قدر اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ ثَنَا عَادَةُ بْنُ عَدَةَ الْفَهْلِيُّ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْهِنْدِيِّ عَنْ أَبِي

۷۸۳: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے ایک انصاری کا مکان مدینہ میں سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا

بُنِ كُتُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ  
يَتِمُّهُ أَقْصَى يَتَبَّعُ بِالسَّمْبِيئَةِ وَكَانَ لَا تَخْفِيهِ الصَّلَاةُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَرَجَّعْتُ لَهُ  
فَقُلْتُ يَا فَلَانُ أَلَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ جَنَازًا يَتَبَّعُكَ الْمُؤْمِنُ  
وَيُرَفِّعُكَ مِنَ الْوَقْعِ وَيَقِينُكَ هَوَامَ الْأَرْضِ فَقَالَ وَاللَّهِ  
مَا أَجِبْتُ أَنْ يَنْتَبِئَ بِتَيْبٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ خَمَلْتُ بِهِ جَمَلًا عَنَى أَتَيْتُ بَيْتَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَا فَنَازَلَهُ  
فَذَكَرَ لَهُ بِمَثَلِ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يُرْجَوُ فِي أَثَرِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا  
أَحْسَنْتَ

کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) امید ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس بات کی تم نے امید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ  
الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ قَالَ أَرَادْتُ أَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ  
الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْرَوْا  
الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَخْشَوْنَ أَنْ تَزِلَّكُمْ  
فَأَقَامُوا.

۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ،  
عَنْ بَسْمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ  
فَإِذَا ذُوقُوا يَغْتَرِبُوا فَنَزَلْتُ وَنُكِبْتُ مَا قَدَّمُوا وَانْأَزَّهُمْ قَالَ  
فَتَبَيَّنُوا.

۷۸۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب آ  
بیس تو میری نے مدینہ کے آجڑے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ  
اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آجاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے  
آباد ہو جاتی) تو آپؐ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کیا تم نشانات  
قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔

۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ  
مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَهُوَ  
نُكِبْتُ مَا قَدَّمُوا وَانْأَزَّهُمْ﴾ فرماتے ہیں انصار پھر  
وہیں ٹھہر گئے۔

۱۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو معاوية عن

باب: باجماعت نماز کی فضیلت



الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيْدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّمَعَانِيُّ قُتَابًا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضَّلَ الْجَمَاعَةُ عَلَى صَلَاةٍ أَخَذْتُمْ وَحْدَهُ خُمْسٌ وَعِشْرُونَ حِزْجَةً.

۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قُتَابًا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيْدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةَ قُتَابًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قُتَابًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قُتَابًا أَبُو بَكْرِ الْحَقِيقِيُّ قُتَابًا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَسْرٍ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيْدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَوْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

**خلاصہ الہاب** ☆ ستائیس کے مدد کی تفصیص کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں علامہ بلقیؒ سے ایک لطیف کتبہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا ادنیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہذا ایک جماعت تین نیکوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها یعنی ہر نیک کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین نیکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تیس نیکوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال لیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرون (ستائیس) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبع و عشرین (۲۷) کے ساتھ تعارض پایا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی نئی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع و خضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا محلہ کی مسجد کے لیے ہے اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

۱۷ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّحْلُفِ

عَنِ الْجَمَاعَةِ

نہاوی: (بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر

شدید وعید

۷۹۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی بکیر ہو) پھر میں کسی مرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ مردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر انکے گھروں کو ان سمیت جلاؤں۔

۷۹۲: حضرت ابن ام مکتومؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں نابینا ہوں میرا گھر بھی دور ہے میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے آپؐ رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا: تم اذان سننے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سن لی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ (الایہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۹۴: حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (میر کی) لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۹۵: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُضَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَطْلُقَ بِرَجُلٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ خُطْبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِلَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُضَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَطْلُقَ بِرَجُلٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ خُطْبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي يُونُسَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِلَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُضَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَطْلُقَ بِرَجُلٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ خُطْبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَالِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَغْرَادِهِ لِيُنْهَيْنِ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيُخَيِّمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَذْلِيُّ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّوْرُقَانِ عَنْ غُمْرِ الطُّمَرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَيَنْتَهِيَنَّ رَجُلٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لِأَخْرَقَنَّ يَوْمَهُمْ. جلاڈالوں گا۔

**خلاصہ الباب ۱۸** ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرض عین ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا زمانہ مثالی اور معیاری تھا۔

۱۸: بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ  
۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمَمِيُّ قُتَابُ الْقَوْلِ  
بْنُ مُسْلِمٍ قُتَابُ الْأَوْزَاعِيِّ قُتَابُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَغْلُمُ النَّاسُ مَا فِي  
صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَا تَوْهُمَا وَلَا حُبَّوَا.

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ  
صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ وَ لَوْ يَغْلُمُونَ مَا فِيهِمَا لَا  
تَوْهُمَا وَلَا حُبَّوَا.

**خلاصہ الباب ۱۸** ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں کا وقت سستی اور نیند کا وقت ہوتا ہے کہ بستر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آتا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قُتَابُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ  
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُفَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَحَنَّنَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي

۷۹۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اس کی عشاء میں پہلی رکعت

مَسْجِدٌ خُفَاةٌ اَزْبَعْنِ لَيْلَةً لَا تَقُوْهُ الرُّمُحَةُ الْاَوَّلٰى مِنْ قُوْتِ نَهْوِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِسْ كَلْتِ دُوْرٍ سَ اَزَادِي لَكَ دِيْسَ صَلَوةُ الْاَعْمَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَقْدًا مِنَ النَّارِ۔ گے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعت اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے لیے جہنم سے براہت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جتنی ہے کہ دوزخ کی آج سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عمل خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاخیر رکھتی ہے۔

### ۱۰۹ : بَابُ لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَ

#### اِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

کرتے رہنا

۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يَصْلُونَ عَلَى أَخِيكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے اور فرشتے تم میں سے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دیتے اس پر ہم فرمائیے اس کی توبہ قبول فرمائیے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے (اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نمازی کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے، ایسی خوش نصیبی ہے۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ ثَنَا أَبِي هَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَنْفِخَ اللَّهُ كَمَا يَنْفِخُ أَهْلَ الْغَالِبِ بِغَالِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندہ مؤمن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح رچ بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و تلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی اُنیست محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس مہمان عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا النُّصْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا حُمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَغَبَ مَنْ غَبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ خَفِزَ الشَّفْسُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ أَبَشِرُوا هَذَا زَيْكُمُ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ انظُرُوا إِلَيَّ جَبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَ هُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی افتاء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپ کا دم جڑ گیا تھا اور کپڑا آپ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

**خلاصہ الباب ☆** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا ارادتنا نہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دارقطنی نے حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فلا ينظر الي ما دون السترة و فوق الركبة فان ما تحت السرة الى الركبة من العورة۔ اس کی ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيزٍ ثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَوَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَأْتُمُ الرَّجُلُ يَغْثَاذَ الْمَسَاجِدِ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمِنَ بِاللَّهِ﴾ (الآية)

۸۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد (میں آتے جانے) کا عادی ہے اس کے بارے میں مؤمن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

**خلاصہ الباب ☆** مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب نیچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

## ۵: أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

### اقامتِ صلاۃ اور اس کا طریقہ

پہلو: نماز شروع کرنے کا بیان

۸۰۳: ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز شروع کر کے کہتے: ((مُحَمَّدُكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور برابر کرتے ہیں نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نبی کوئی معبود سوائے تیرے۔

۸۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قریان ہوں میں نے دیکھا کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتا دیجئے کہ آپ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ...)) ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے بعد فرما دیجئے جیسے آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان بعد پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

۱: بَابُ إِبْتِسَاحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ خَلْفَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ غَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَغْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ خَلْفَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الطَّبَّعِيُّ خَلْفَنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّقَّاعِيُّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا نُثْ وَأَنْتِ أَزَأْنِثُ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَأَخْبَرَنِي مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا تَنْقِي الْآبِيضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْبِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْقَلْبِ وَالْبَرْدِ.

خطاؤں کو پانی سے برف سے اور اولوں سے دھو دیکھئے۔“

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ قَالَ قَتَابَةُ  
أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي الرَّحَالِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ. تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ  
لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

☆ خلاصۃ الیاب سب سے پہلے نمازی تکبیر تحریر کیے بغیر شرط ہے اور بعض فقہاء کرام کے نزدیک رکن اور فرض ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام مثلاً سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد، الحنفی بن راہوہی اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ تکبیر تحریر کے لیے سب سے بہتر الفاظ اللہ اکبر ہیں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل رہا ہے۔

٢: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

[illegible]

۸۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَانُ بْنُ فَضْلٍ قَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ تَفْقِيهِ (( فرمایا: ہمزہ یو اٹکی اور جنوں ہے اور نفث شمر ہے اور فح تکبر ہے۔

☆ خلاصۃ الالباب ان احادیث کی وجہ سے ثناء کے بعد تعویذ پڑھنا مسنون ہے۔ مصنف علیہ الرزاق میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ سے پہلے اعوذ باللہ..... پڑھتے تھے۔

**باب: نماز میں تعویذ**

## ۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي

## الصَّلَاةِ

## چاب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں

## ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . قَالُوا الْأَخْوَصُ عَنْ يَسْمَاكِ بْنِ خُوْزٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَنَا . فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۰۹: حضرت بکب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں امامت کراتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِفْرِيسَ . ح وَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصُّهْمِيُّ قَالَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا قَالَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَأَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۱۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُهِمْ ابْنُ حَاتِمٍ أَنَا أَنَا مُنْزِمٌ أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الشُّهَيْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى .

۸۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے جبکہ میں اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے (نماز ادا کر رہا) تھا تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

**خلاصۃ الکتاب** ✨ جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے۔ یوچان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت وکیع سے اور وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں سے ہے دایں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو جہلؓ سے سنایا دریافت کیا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے ہیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

شرح نقایہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑے

اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ ✨ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درج دوم اور سوم کی

ہیں یا معان ہیں۔



## ۴: بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

## بَابُ: قِرَاءَتِ شُرُوعِ کَرَمَا

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتِیْحُ الْقِرَاءَةَ بِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿﴾

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا شَفِیْعُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ الْمُغَفَّلِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْتِخُونَ الْقِرَاءَةَ بِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿﴾

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَبَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَغُفْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ثَنَا بِشْرُ بْنُ زَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عِمَامٍ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتِیْحُ الْقِرَاءَةَ بِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿﴾

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَايَةَ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ فِي الْأَسْلَامِ حَدَّثَانِي فَمَعْنِي وَأَنَا أَقْرَأُ ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ فَقَالَ: أَيْ بَنِي إِيَّاكَ وَالتَّحَدَّثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ ابْنِ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُهُ قَدًّا أَقْرَأْتُ لَقُلْ: ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

۸۱۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کم ہی دیکھا کہ کوئی مرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والد محترم سے زیادہ سخت ہو چنانچہ ایک بار انہوں نے مجھے ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: بیٹا اس بدعت سے بہت بچو کیونکہ میں نے رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنفی)

خلاصۃ الباب ☆ جہاں مسئلہ کا مسئلہ معرکہ آراء مسائل میں سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں متفق مذاہب یہ ہے کہ امام مالکؒ کے

کے نزدیک تسمیہ سرے سے مشروع ہی نہیں ہے، نہ جہر نہ سر۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اور صلوٰات جہر یہ میں جہر کے ساتھ اور سر یہ میں سر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہؒ امام احمد اور امام احنظلی رحمہم اللہ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے۔ البتہ اسے ہر حال میں سر اُپر نہ اُٹھانا افضل ہے۔ خواہ صلوٰۃ جہری ہو یا سری۔ اس مسئلہ میں بعض اہل ظاہر مثلاً ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ بھی حنفیہ کے ساتھ ہیں اور بعض متحققین شافعیہ نے بھی اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا استدلال عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب سے ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے جہر اُسم اللہ کی تائید میں بہت سی روایات پیش کی ہیں لیکن ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی۔ چنانچہ حافظ زبیلیؒ نے نسب الراہیہ میں ان کے تمام دلائل کی مفصل تردید کی ہے یہاں اس پوری بحث کو نقل کرنا تو ممکن نہیں جہاں تک حنفیہ کے متدلات کا تعلق ہے اگرچہ وہ عداؤں میں لیکن سنداً بڑے جلیل القدر و عظیم الشان اور صحت کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔ چنانچہ حنفیہ کی پہلی دلیل مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم))۔ یہی روایت نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ((صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان عنہم فلم اسمع احدا منهم یجهر بسم اللہ الرحمن الرحیم))۔ جس سے واضح ہو گیا کہ صحیح مسلم کی روایت میں قراءت کی نفی سے جہر کی نفی مراد ہے۔ (۲) نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت: ((صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یسمعن قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی بنا ابوبکر و عمر فلم نسمعہا منها))۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نداء جہر تسمیہ کی نفی کرتا ہے نہ کہ نفیس قراءت کی (۳) تیسری دلیل حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب ہے جس میں فرماتے ہیں: ((سمعنی ابی و انا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال ابی بنی محدث ایاک و الحدث قال ولم أرا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبغض الیہ الحدث فی الاسلام و قد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الاحمد للہ رب العلمین))۔ اس لیے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے اوپر ذکر کی ہے اس میں جہر کی نفی ہے لہذا یہاں بھی یہی مراد ہوگی۔ اس پر شافعیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے مجہول ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ ان کا نام مزید ہے اور ان سے تین راوی روایت کرتے ہیں اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس شخص سے روایت کرنے والے دو ہوں اس کی جہالت رفع ہو جاتی ہے اور یہاں تو ان سے روایت کرنے والے دو سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن ہے۔ نیز اس مفہوم کی روایت نسائی میں بھی آئی ہے اور امام نسائی نے اس پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک کم از کم حسن ہونے کی دلیل ہے۔ (۴) امام طحاویؒ وغیرہ نے روایت نقل کی ہے: ((عن ابن عباسؓ فی السجھر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ذلک فعل العذاب)) نیز طحاویؒ ہی میں حضرت ابو واہل سے مروی ہے: "قال کان عمرؓ علی لا یجہان بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتأمین۔"

بہر حال یہ تمام روایات صحیح اور صریح ہونے کی بناء پر امام شافعیؒ کے متدلات کے مقابلہ میں رائج ہیں۔

## چاپ : نماز فجر میں قرأت

۸۱۶: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں ﴿وَالنُّجْلُ بَاسِقَابٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِیۡۃٌ﴾ (سورہ ق) کی قراءت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں : میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ﴿فَلَا أَقْبِمُ بِالْخُسْبِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ﴾ پڑھنا ساعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ سے سو تک (آیات مبارکہ کی) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ڈراہمی رکھتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ (اور یہی نبی کریم ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مؤمنون کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا یعنی ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَرَیۡمَ ؕ﴾ تو آپ ﷺ کو کھانسی اٹھی اس لئے آپ کو رکوع میں چلے گئے۔

## ۵: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ وَ شُعْبَانُ بْنُ غُنَيْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ : ﴿وَالنُّجْلُ بَاسِقَابٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِیۡۃٌ﴾ (ق: ۱۰)

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَصْبَغٍ مَوْلَى عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ كَمَا نَبَى أَسْمَعُ قِرَاءَةً : ﴿فَلَا أَقْبِمُ بِالْخُسْبِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ﴾ [التكوير: ۱۶، ۱۵]

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَخٍ وَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ ثَنَا مُعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَهُ أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَخٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَائَتَيْنِ السِّبْتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُسُفٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُجَّاجِ الصُّوَابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قِزَابَةَ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قِزَابَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَ يُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ كَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ

۸۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُنَيْمَةَ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْمُؤْمِنُونَ فَلَمَّا أَتَى عَلَى ذِكْرِ عِيسَى أَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَلْعَةً

خلاصہ الباب ☆ یہ باب نماز فجر میں قراءت کی مقدار مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالت مفصل، عصر اور عشاء اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس

خط کے کئی حصے امام ترمذیؒ نے اپنی جامع ترمذی میں نقل کیے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی احادیث باب میں ذکر کیا گیا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز میں سورۃ طور سورۃ مرسلات اور سورۃ دخان کا پڑھنا۔

۶: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ      چاب: جمع کے دن نماز فجر میں قرأت

السُّجْدَةُ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ . [الإنسان : ١]

۸۲۲: خَلَقْنَا الزُّهْرَيْنِ مَرْوَانَ قَتْلَ الْحَارِثِ ابْنِ بُنْهَانَ قَتْلَ عَاصِمٍ ابْنِ بُهْدَلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْمُتَزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ كِي قُرْآنُتِ فرمایا کرتے تھے۔

۸۲۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَسْعَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ۸۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

۸۲۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
أَنْبَاءً عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي  
صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الَمْ تَنْزِيلٌ﴾ وَهَلْ أَتَى  
عَلَى الْإِنْسَانِ ۞

۸۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز  
نماز فجر میں ﴿الَمْ تَنْزِيلٌ﴾ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى  
الْإِنْسَانِ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ إِسْحَقُ هَكَذَا ثَنَا عُمَرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا اشْكُ فِيهِ.

۷: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ      باب: ظہر اور عصر میں قراءت

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ۸۲۵: حضرت قرعہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے رسول اللہؐ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہ کی مثل ہی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتائیے تو کسی۔ فرمایا: رسول اللہ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک بیچ کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد آکر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حضرت ابی معمر کہتے ہیں: میں نے حضرت خبابؓ سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ہلنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہد فلاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آؤ سری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہو اسب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تیس آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

چاپ: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک

آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ قُلْتَ بَيْنَ رَجَمِكَ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَيَخْرُجُ أَخَذَنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عِثَارَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ قُلْتُ لَخِيَابَ بَابِ خَبْرٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ بِاضْطِرَابٍ لَخِيَابِهِ

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْبَلِيُّ ثَنَا الضُّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي بِكَيْرٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أَخَذُ أَشْبَهَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَلَانٍ قَالُوا وَكَيْفَ يُطِيلُ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْقَلَابِيسِيُّ ثَنَا الْمُشْعَرِيُّ ثَنَا زَيْدُ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ بَنِيَّائًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا تَعَالَوْا حَتَّى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا لَمْ يَخْهَرْ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاوَا قِرَاءَةً فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَى قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَقَاوَا ذَلِكَ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۸۲۹: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ ثَنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

### باب: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (بابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والمغربلات غزفا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حضرت جمیر بن مطعم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جمیر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾ سے ﴿فَلْيَاتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل منہ کو آنے لگا۔

۸۳۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

### باب: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ﴾ کی قراءت فرماتے

هشام الشَّشَوَالِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسَمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا.

۸۳۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِهَا الظُّهْرَ فَتَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْقَمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

### ۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهشامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ (قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ) لَبَّيْهَا أَنَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالمُغْرِبَاتِ غَزْفًا.

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

قَالَ جُبَيْرٌ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَمِعَهُ يَقْرَأُ (أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ فَلْيَاتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ) كَذَا قَلْبِي يَنْطَبِرُ.

۸۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

### ۱۰: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ رِزَاةٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَالَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِيهِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ صَلَاتِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعِشَاءِ



خدا ج غیر تمام۔ ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپؐ

نے میرا بازو دہرایا اور (آہستگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

۸۳۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ناقص ہے۔

۸۴۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہوگئی۔

۸۴۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرأت کی حیثیت کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکعت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکعت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں بعض اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور



بعض وجوب کے۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں 'فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں عندہم ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادہ رہتی ہے۔ (۲) ائمہ ثلاثہ اس کی رکنیت یعنی فرضیت کے قائل ہیں 'عندہم ترکیب صلوٰۃ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ ضم سورۃ کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ (۳) امام احمد فرماتے ہیں کہ الفاتحۃ لا تنعین بلکہ قرآن کا جو نسا حصہ بھی پڑھا جائے۔

ائمہ ثلاثہ عبادہ ابن الصامت کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکنیت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحت آ گیا ہے کہ: ((لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب)) علماء احناف اس کے متعدد جواب دیتے ہیں:

(۱) یہ 'لا' نفی کے لیے ہے مگر محققین 'شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہاں 'لا' کو نفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوٰۃ اجلا المسجد اراضی المسجد)) (دار قطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لافنی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوٰۃ نہیں لہذا اگر جہاں مسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعادہ نہیں ہوتی۔ اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاعادہ نہ ہو حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں تھی 'ذات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں نفی ذات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد قضا کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں قضا زاد بعض میں وما تیسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معہا شیء کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور 'ما زاد' (کچھ اور) 'ما فاعدا' (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل مفقود ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکورہ اضافی الفاظ کے پیش نظر ائمہ ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصاعدا یا ما زاد کی رکنیت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ وما زاد وغیرہ کی عدم رکنیت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکنیت کا ہوگا۔ قضا ہو جو ابھم فھو جو ابنا (۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ قضا عدا یا ما زاد وغیرہ کی زیارتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر ب کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھنا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کے بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول پہ کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بواسطہ ب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول پہ بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے ((قرا علیہم سورۃ الرحمن)) تو جہاں قراء بغیر ب کے متعدی سے مراد یہ ہے کہ سورۃ الرحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراء ب کے ساتھ تعدی بھی آیا ہے مثلاً یقرأ بالطور کذا فی المغرب بالطور اور کسان یقرأ فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ ق تہا نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لہذا حدیث زیر بحث میں یہ کہ دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفسول کل مقروئیں ہے بلکہ جزو مقروء ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی قسم سورۃ کہنا ہوگا۔ لہذا اس حدیث سے حنفیہ کی تردید نہیں ہوئی۔

## ۱۲: بَابُ فِي سَكَنِي الْاِمَامِ

## پایہ: امام کے دو سکتوں کے بارے میں

۸۳۴: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (یکہ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے ابی بن کعبؓ کو مدینہ خط لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا یہ دو سکتے کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قنوتہؓ نے فرمایا: جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (تو بھی سکتہ خفیفہ کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا: صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

۸۳۵: حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکتے محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا کوکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصینؓ رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعبؓ رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سمرہؓ رضی اللہ عنہ کی تہدیق فرمائی۔

۸۳۴: حَدَّثَنَا جَبْرِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ جَبْرِيلٍ الْعَنَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ سَكَنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَّكَزَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

ثَنَا سَعِيدٌ ثَنَا قَتَادَةُ : مَا هَاتَانِ السَّكَنَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ. ثُمَّ قَالَ بَعْدَ وَإِذَا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾.

ثَنَا وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ.

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَالِدٍ وَغُلَيْبُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكَنَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكَنَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكَنَةً عِنْدَ الرَّكُوعِ فَاتَّكَزَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ.

**خلاصۃ الباب ☆** قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکتہ شفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سر آ آمین کہی جائے گی اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکتہ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ و حنابلہ اس سکتہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شامی نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قراءت کا اختتام اسماء حسنیٰ میں سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وہو العزیز الحکیم﴾ تو سکتہ مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملانا) کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قادیہ کا قول قراءۃ کے بعد سکتے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتے مومنوں ماننا چاہیے۔ واذا قرأ ولا الضالین پچھلے جملے واذا قرأ من القراءۃ ہی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قادیہ نے واذا قرأ من الضالین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتے کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا

۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِتُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَيْدَةَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَضَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ.

۸۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غیر المغضوب علیہم ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سميع اللہ لکم حیدۃ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا خَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التُّمَيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلُ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّهْلِيلَ.

۸۳۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اول ذکر تشہد ہونا چاہیے۔

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ نَظَّلَ أَنَّهَا السُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ وَجَلَّ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ.

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے (قرأت کی)۔ فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرٌ

۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَحْمَرَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ سَجْدَةً وَ زَادَ فِيْهِ قَالَ فَسَجَدْنَا بَعْدَ  
فِيْهَا جَهْرًا فِيْهِ الْاِمَامُ.

اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر سابقہ مضمون ذکر کیا  
اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جہری نماز میں  
صحابہ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ غَضِبَ اللَّهُ بِنُ مُوسَى عَنْ  
الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام  
ہو (یعنی جو باجماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا  
ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

**خلاصہ الباب ☆** یہ حدیث حنفی کی پہلی دلیل ہے۔ ابوداؤد میں بھی وذا قرا فانصتوا کے الفاظ کے ساتھ مقول  
ہے۔ ابواب صدیق حسن خاں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”رجال اسنادہ ثقات“ [دلیل الطالب ص: ۲۹۴]  
اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورۃ  
کی قراءت کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہاں: ((وإذا قرا فانصتوا))۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پر اکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ  
جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرام سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت  
ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت انسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے  
کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دومرتبہ ارشاد فرمائی، ایک مرتبہ: ((وإذا قرا فانصتوا)) بھی اس میں شامل تھا  
اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں جو ۵ھ میں پیش آیا تھا  
بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی، صحابہ کرام اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے  
رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((وإذا  
صلی جالساً فصلوا جالساً)) جیسا کہ روایت عائشہ بن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ  
الفاظ لاتین: ((وإذا صلى قاعداً فصلوا قعوداً اجمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا  
اصل نشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکان صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا بلکہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آ گیا۔  
بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((وإذا قرا فانصتوا)) کا جملہ ارشاد  
نہیں فرمایا۔ پھر اس موقع پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے  
انہوں نے: ((انما جعل الامام ليؤتم به)) کی حدیث کو ((وإذا قرا فانصتوا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقع  
پر حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما یہ نہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجر کی تصریح کے  
مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا، اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ ۷ھ میں اسلام لائے۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنتہ میں تھے وہ بھی ۷ھ میں جنتہ سے واپس آئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن الفرس (گھوڑے سے گرنے) کے واقع کے بعد یعنی ۷ھ میں یا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا منشاء قاعدہ کلیہ بیان کرتا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے اس لیے اس موقع پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((واذا قرأ الفاتحتوا)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سابق بھی مختلف ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں: (واذا قرأ الفاتحتوا) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضرات خفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت تک بھی جائے گی لہذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابر جو ابن ماجہ میں ہے اس کا ماہر جابر بھی ہے جو کہ ضعیف ہے لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعدد ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر بھی واسطہ آتا ہے اور نہ اور کسکلم فی راویوں کا۔ احناف نظر سے ملاحظہ کیجئے: (۱) پہلا طریق: مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے: ”حدثنا مالک بن اسماعیل عن حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من کسان له امام فقراءتہ له قراءۃ“ اور حسن بن صالح کا سماع ابوالزبیر ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰ھ میں ہوئی اور ابوالزبیر کی وفات ۲۸ھ میں ہوئی لہذا دونوں میں معاصرت ثابت ہوئی جو امام مسلم کے نزدیک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام کے تمام بالکل صحیح ہیں جن میں سے کسی میں بھی جابر بھی حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد ہے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے جو ترقی میں موجود ہے۔ بقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل ان ان یکون والا الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلا شبہ صحیح اور ثابت ہے اور اس پر عامہ کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فرسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ تو کہ القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا مسلک تقریباً آتی صحابہ کرام سے ثابت ہے جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متقدم تھے یعنی خلفاء اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زید بن ثابت حضرت جابر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

## ۱۴ : بَابُ الْجَهْرِ بِأَمِينٍ

چپا پ: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے تھے کہ یہ صفا و اول والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۵: حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ غَمَارٍ قَالَا: لَسَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ قَعْنَ وَاقِفَ تَأْمِينُهُ تَأْمِنُ الْمَلَائِكَةُ غُفْرَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَجَبَلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا قَاعِدُ الْأَعْلَى قَاعِمْزُحْ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّالِيُّ قَالَا قَاعِدُ الْبُحَّارِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا قَعْنَ وَاقِفَ تَأْمِينُهُ تَأْمِنُ الْمَلَائِكَةُ غُفْرَهُ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّأْمِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ. حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلُ الصُّفِّ الْأَوَّلِ فَيَرْتَجِعُ بِهَا الْمُسْجِدَ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَسَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَسَا بْنُ أَبِي يَلْبِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ خُحَيْتَةَ بِنْتِ عَبْدِ عَنِّي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ.

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَغَمَارُ بْنُ حَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا قَالَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ ( آمِينَ ) فَسَمِعَهَا.

۸۵۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدُ الْوَارِثِ قَتَا حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودَ  
عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالنَّائِبِينَ .  
۸۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آئین کی وجہ سے کیا۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الْمَيْسَرِيُّ قَتَا  
مَرْوَانَ بْنَ مَخْصَمٍ وَأَبُو مُشَيْبٍ قَالَا قَتَا قَالَ عَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ  
صُنَيْحٍ الْهَمُّوِيُّ قَتَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودَ عَلَى شَيْءٍ مَا  
حَسَدْتُكُمْ عَلَى آئِينَ فَاتَّخَذُوا مِنْ قَوْلِ آئِينَ .  
۸۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا آئین کی وجہ سے تم سے حسد کیا لہذا آئین زیادہ کہا کرو۔

**خلاصۃ السلاب** ☆ آئین دراصل قبولیت دعا کی درخواست ہے۔ آئین کا معنی استعجب دعاء یا فلیکن بذالک ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آئین عربی زبان کا اسم فعل ہے مگر رائج قول یہ ہے کہ یہ لفظ سریانی زبان سے نقل ہو کر آیا ہے کیونکہ بائبل کے مختلف صحائف میں بھی یہ کلمہ اسی طرح موجود ہے۔ حافظ ابن جریر نے لکھا ہے جب ایک یہودی عالم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آئین کو سنا تو اس نے اس کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ بہر حال آئین میں بندے کی طرف سے اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول ہی کرے۔ اسی لیے سائلانہ دعا کرنے کے بعد وہ آئین کر کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اور میری دعا قبول فرما لے۔ اس طرح یہ مختصر سلفا رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی مستقل دعا ہے۔ فرشتوں کی آئین سے موافقت کی مراد باب کی پہلی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ کسی کی آئین ملائکہ کی آئین کے موافق ہونے کے شارجین حدیث نے کئی مطلب بیان کیے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ رائج یہ ہے کہ ملائکہ کی آئین کے ساتھ آئین کہی جائے نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد میں اور ملائکہ کی آئین کا وقت وہی ہے جب کہ امام آئین کہتے ہیں۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آئین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اسی وقت آئین کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اسی وقت آئین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آئین کے ساتھ آئین کہیں گے ان کے ساتھ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں سُننِ ابی داؤد میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے پاس سے گزرتا ہوا جو بڑے الحاح اور انہماک کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَوْ جَبَّ اِنْ خَتَمَ)) اگر یہ شخص اپنی دعا پر مہر لگا دے تو یہ ضرور قبول کرالے گا۔ صحابہؓ میں سے بعض نے عرض کیا: "بئسی شئی یختم؟" کس چیز کی مہر؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ((قَالَ بَابِئِنَّ)) یعنی آئین کی مہر لگا دے تو اس کے لیے جنت و مغفرت واجب ہوگئی اور اس کی دعا قبول ہوگئی۔ آئین سرانہو یا جہر یا نحر کے جواز پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے البتہ اس کی فضیلت میں اختلاف ہے جواز میں نہیں۔ مگر یہ مسئلہ بھی خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ کوئی بالانصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی۔ اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکار کی گنجائش نہیں

ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ دونوں میں آمین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسری کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں بھی آمین بالجہر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہؓ جبر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آمین بالسری کبھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہؓ ایسا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہؓ اور تابعینؓ میں دونوں طرح کا عمل پایا جاتا اس کی قطعی دلیل ہے کہ عہد نبوی (ﷺ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جبر ہے یا سر؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

## ۱۵: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَابْنُ غَمْرٍ الضَّرِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا بْنَ عُثَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَفَسَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُعَادِيَ بَيْنَهُمَا حَتْبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ الشَّجْعَتَيْنِ.

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالُوا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوا هَشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَضْرٍ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا نَسَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَافِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَمُكِّيَنِي جِئْتُ يَنْفُتِحُ الصَّلَاةَ وَجِئْتُ يَرْفَعُ وَجِئْتُ يَسْجُدُ.

۸۶۱: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا رَفَعَهُ بْنَ قُضَاعَةَ الْقَسْبِيُّ قَالَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

باب: رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی (کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۸۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرض نماز میں



بر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدیؓ کو فرماتے سنا: اس وقت وہ رسول اللہ کے ساتھ تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے۔ فرمایا: (ابو حمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب مع اللہ لمن حمہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حضرت عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرات ابو حمیدؓ ابو اسیدؓ سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

حَبِيبٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ لِمُكُونِهِ.  
۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْحَمِيدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي غَسْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلَعَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ رَبِيعٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ اغْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاوِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ (اللَّهُ أَكْبَرُ) وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاوِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا غَدَلَ فَإِذَا قَامَ مِنَ التَّيْسِتِينَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاوِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا ضَعَّ جِئْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَابُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ جِئْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَوَى حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ.

۸۶۴: حَدَّثَنَا الْعَنَاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوَدَّادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

المُسْكُونَةُ كَثِيرٌ وَزَعْفٌ يَذِيهِ حَتَّى يَكُونَا حَذُوً مُنْكَبِهٍ. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلْ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلْ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَعَلْ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَإِذَا رَكَعَ.

۸۶۷: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الصُّرَيْقِيُّ ثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نُنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيُ فَنَقَامُ فَاسْتَغْبِلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَّتَا أَذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ وَرَفَعَهُمَا بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعَهُمَا بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثِيِّ ثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَابْدَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلْ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلْ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَرَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أَذُنَيْهِ.

**خلاصۃ الباب** ✽ باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ متعین رفع الیدین کا قوی ترین متدل ہے جو اصح ما فی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفیہ حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم ج ۶ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۴، مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۶۷۷ اور ترمذی باب رفع الیدین عند الركوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شوافع حضرات ان روایات میں صرف تکبیر تحریر رکوع اور رفع من الركوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت تکبیر تحریر کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہے۔ یہ کہ نماز کے احکاماتہ سبحانہ کرت

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداء نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی بعد میں اسے مفید صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرت رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر شخص رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

### واکئل بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے متبعین رفع الیدین کے مستندات میں واکئل بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاوی نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن مسلمؓ نے حضرت ابراہیم نخعیؒ سے فرمایا تھا کہ حضرت واکئل بن حجرؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر وجود وغیرہ میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعیؒ نے جواب دیا کہ اگر حضرت واکئل بن حجرؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہؒ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضرت موت میں داخل ہوا تو علقمہ بن واکئل سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعیؒ کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعیؒ نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت واکئل بن حجرؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت واکئل ابن حجرؒ نے ۹ھ میں اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سب مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت واکئل بن حجرؒ نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا دور نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کھتی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشر بھی حضرت واکئل بن حجرؒ کو نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ بات مسلم ہوگی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعیؒ کا جواب ہی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاوی نے اسے ان مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث: ۸۵۹ میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شوافع کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ثابت کیا جاسکتا ہے تو سجدہ کے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجب بات ہے کہ نصف حدیث قابل اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر غیر مقلدین کیا کہیں گے؟

## ۱۶: بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

## پنجاب: نماز میں رکوع

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو منہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۷۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۱: حضرت علی بن شیانؓ جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے بیعت اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۲: حضرت ابیہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قُتَيْبَةُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ السَّعْلَمِيِّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْجَوَّاءِ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْجِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُضَوِّبَهُ وَلَكِنْ يَنْ ذَالِكِ.

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَدْ رَأَيْنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُعْجِزِي صَلَاةَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلُّةً فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قُتَيْبَةُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتَّى قَلِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلُّنَا خَلْفَهُ فَلَمَعَ بِمُؤَخَّرِ عِيْنِهِ رَجُلًا لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ يَغْنَى صَلُّةً فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُتَّبِعِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقِيمُ صَلُّةً فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۸۷۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَرَزَابِيُّ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَا طَلَحَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيهِ عَنْ مَعْبُدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي فَمَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَأَسْفَرَ.

**خلاصہ الباب** ☆ اقامۃ الصلَب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل و طمانیت سے کنا یہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا تجزئ حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت غلام بن رفع کے واقع سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فانک لم

تصل)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعداد ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فریضت کی اور ایک روایت سننیت کی بھی ہے لیکن مذہب مختار وجوب ہی کا ہے۔ اصل میں امام ابوحنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخباراً و احادیث فرود احد سے فرضیت کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحبؒ کے نزدیک فرض اور سنّت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی ہے اور اخباراً و احادیث سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت غلام بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((فإذا فعلت ذالک فقد تم لک صلوٰۃ تک وان انتقصت منه شیئاً انتقصت من صلوٰۃک)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگئی اور اگر ان میں سے کس چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آ جائے گا۔

### باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

### ۱۷: بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بْنِ عَبْدِ عَن مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكْعَتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطْمُتْ فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ.

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَادِمَةَ بِنْتِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَخَافُ بَعْضُهُنَّ يَدِ.

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدا رکھتے (پہلیوں سے اور پیٹ سے)۔

خلاصۃ الباب ☆ تطبیق کے معنی رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثین کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قہرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے بھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

چاپ: رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ”سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہہ چکے تو ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہتے۔

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ  
۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ مُحَمَّدُ بْنُ غَفَّانَ الْغُمَّانِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ كَاتِبٍ قَالَا قَتْنَا ابْنَهُمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ”سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔  
۸۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام ”سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا حِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا سَفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).  
۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَتَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))  
”اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھراور زمین بھراور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں۔“

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَتَا وَ كَيْعَبُ قَتَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ).

۸۷۹: حضرت ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہی مالدار کی کا ذکر ہوا۔ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

۸۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السَّيِّدِيُّ قَتَا بِشْرُكَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ذُكِرَتْ الْخُدُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ جَدُّ فَلَانٍ فِي الْخَيْلِ وَ قَالَ آخَرُ جَدُّ فَلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَ قَالَ آخَرُ جَدُّ فَلَانٍ فِي الْغَنَمِ وَ قَالَ

آخرًا: جَدَّ فَلَانٍ فِي الرَّقِيقِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرُّكْعَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ زَيِّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِلَاءِ السُّنُوبِ وَبِلَاءِ الْأَرْضِ وَبِلَاءِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهُمَّ لَا مَنَاعَ لِمَا غَطَّيْتَ وَلَا مُغَطًى لِمَا نَشِئْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوتَهُ بِ(الْجَدِّ) لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ.

دولت ہے۔ ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس غلاموں کی دولت ہے جب رسول اللہ نے نماز مکمل کی اور آخر رکعت پڑھ کر سر اٹھایا تو فرمایا: (اللَّهُمَّ زَيِّنَا لَكَ الْحَمْدُ بِلَاءِ السُّنُوبِ.....) اور لفظ جَد (مالداری) کہتے ہوئے آپ نے آواز اونچی فرمادی تاکہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی بات صحیح نہیں۔ ”اے اللہ ہمارے پروردگار آپ ہی کیلئے ہے تمام حمد آسمانوں بھرا اور زمین پر

اور اس چیز کے برابر جو اس کے بعد آپ چائیں۔ اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جب تو روک دے تو کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کی مالداری آپ کے مقابلہ میں کچھ نفع نہ دے گی۔“

**خلاصۃ الباب** ☆ مفرد کے بارے میں توافق ہے کہ وہ تسبیح اور تحمید دونوں کرے گا۔ نیز مقتدی کے بارے میں بھی اتفاق ہے کہ وہ صرف تحمید (یعنی ربنا و لک الحمد) کرے گا البتہ امام کے بارے میں سناغیرہ امام احنیٰ اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ امام بھی دونوں کو جمع کرے گا۔ حدیث باب ابن کا استدلال ہے۔ امام ابو حنیفہ اور مشہور روایت کے مطابق امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ امام صرف تسبیح کرے گا۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کے وظائف الگ الگ مقرر فرما کر تقسیم کردی اور تقسیم شرکت کے منافی ہے اور ابن ماجہ کی احادیث باب بھی اختلاف کی دلیل ہیں۔

### باب: سجدے کا بیان

### ۱۹: بَابُ السُّجُودِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمَارٍ قَدْ سَمِعْنَا مِنْ غُثَيْنَةَ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ مِسْمُونَةَ أُمِّ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَهُ فَلَوْ أَنَّ بَهْمَةَ ارَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۸۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے جدا رکھتے) حتیٰ کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ سَمِعْنَا مِنْ كَيْسِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ أَنَّ الْقُرْمَ الْحَزَامِيَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَارِعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَكْتُ فَأَنَاخُوا بِسَاحِيَةِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لِي أَبِي كُنْ فِي بَهْمِكَ حَتَّى آتِيَهُمْ هَؤُلَاءِ الْقُرْمَ فَأَسْأَلَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ وَجَنَّتْ بَعْثُ ذُنُوبٍ فَأَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ فَكُنْتُ

۸۸۱: حضرت عید اللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے ایک میدان میں تھا (نمرہ عرفات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) ہمارے قریب سے بہت سے سوار گزر رہے انہوں نے اپنی سواریوں کو رستے کی ایک طرف بٹھایا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تم اپنے جانوروں میں رہو

أَنْظُرْ إِلَى غُفْرَتِيْ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا سَجَدَ  
قَالَ ابْنُ مَاجَةَ النَّاسُ يَقُولُونَ غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ النَّاسُ غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْ  
غَيْبَهُ اللَّهُ.

خَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مَهْدِيٍّ وَصَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا قَالَنَا دَاوُدُ بْنُ  
قَيْسٍ عَنْ غَيْبِهِ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَعْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۸۸۲: خَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَبَانَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَالِ بْنِ  
حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ  
يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۸۸۳: خَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ الضَّرِيرُ قَالَا أَبُو عَوَانَةَ وَحَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْرِهِ بَنِي دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْطَمِ).

۸۸۴: خَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَمُرْتُ أَنْ  
أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا)

قَالَ بَنُ طَاوُسٍ لَمَّا كَانَ ابْنُ يَقُولُ  
الْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَكَانَ يَنْدُ الْجَنَّةِ وَالْأَنْفِ  
وَاجِدًا.

۸۸۵: خَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمَّارٍ  
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
النَّخَعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَ سَبْعَةِ  
آرَابٍ وَجْهَهُ وَكُمَاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

اور (ان کا خیال رکھو) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جا  
کر ان کا حال احوال لوں۔ فرماتے ہیں میرے والد تو  
تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں  
تمنا رکھتا تھا کہ وقت ہو گیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا  
کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں  
تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
بظلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے  
تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے  
ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے  
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات  
بڑیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۸۴: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات بڑیوں  
پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ میٹھوں۔ ابن طائوس  
فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ دو  
گھٹنے دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک بڑی شمار  
کرتے تھے (تو یہ سات بڑیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ  
کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے  
ہیں اس کا چہرہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں  
پاؤں۔



۸۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَا وَكَيْفَ قَامَ عِشَاءُ بْنُ  
 وَابِئِدْ عَنِ الْخَمْسِ لَنَا أَحْمَرُ ضَاجِبٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
 إِنْ كُنَّا لَنَاوِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُجَا فِي بَيْتِهِ عَنْ  
 جَنْبِهِ إِذَا سَجَدَ.

۸۸۶: صحابی رسول حضرت احرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ  
 کے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے (پر مشقت کی  
 وجہ) سے ہمیں آپ پر ترس آنے لگتا تھا۔

**خلاصۃ الباب** حدیث: ۸۸۰ کے مطابق جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر  
 رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا  
 جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اٹھتے وقت اس کے  
 برعکس۔ احادیث میں بیٹھنے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر  
 گھٹنے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھٹنے ہیں۔

### پایہ: رکوع اور سجدہ میں تسبیح

۸۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَائِدٍ السَّجَلِيُّ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 الْمُبَارِكِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْعَاقِبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَفِي  
 إِبْنَسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ  
 لَمَّا نَزَلْتُ (فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) قَالَ لَنَا رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ لَمَّا نَزَلْتُ سَبَّحَ اسْمُ  
 رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي  
 سُجُودِكُمْ

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ جب ﴿فَسَبَّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾  
 نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:  
 اس کو اپنے رکوع میں اختیار کر لو پھر جب ﴿سَبَّحْ اسْمُ  
 رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے سجدوں  
 میں اختیار کر لو۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ أَبَانَا بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ  
 غَسْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ حَدِيثِهِ بْنِ  
 الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ (سُبْحَانَ  
 رَبِّيَ الْعَظِيمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ  
 الْأَعْلَى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۸۸۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
 فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 سنا۔ جب رکوع کرتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" تین بار  
 کہتے ہیں اور سجدہ میں جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ  
 الْأَعْلَى" کہتے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ  
 أَبِي الصُّحَيْحِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ يَكْبُرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (سُبْحَانَكَ  
 اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں  
 بکثرت "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي"  
 گویا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبحان رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبحان رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ جب وہ ایسا کر لے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی ادنیٰ حد ہے۔

### چاپ: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

### چاپ: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں جاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپؐ اپنے پاؤں کو بچھا لیتے تھے۔

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوت مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ. وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَكْثَرُهُ

### ۲: بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْبُدْ وَلَا يَقْرَأْ ذِرَاعِيهِ الْفَرَّاشِ الْكَلْبِ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اغْتَبِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْجُدْ أَحَدُكُمْ وَهُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعِيهِ كَالْكَلْبِ.

### ۲۲: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ بَدِيلٍ عَنْ أَبِي الْجَوَّاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي رُجُلِهِ الشُّرَى.

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا غُنَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي

مالک بن عاصم بن کثیب عن ابیہ عن ابی موسیٰ و ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال النبی ﷺ یا علی! لا تُفَعِّ اَقِواءَ الکلبِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کتے کی طرح چوڑے زمین پر ٹکا کر مت بیٹھا کرو۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّاحِبِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَقَعْتَ زَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَلَا تُفَعِّ كَمَا يُفَعِّ الْكَلْبُ ضَعُ الْيَدَيْنِ بَيْنَ قَتَمَيْكَ وَالزُّبَى ظَاهِرُ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ.

۸۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوٹ مار کر مت بیٹھو اور اپنے چوڑے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں: (۱) ایک تو قدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ (۲) اقعاء ہے۔ اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا کرے کہ کھٹنے شانوں کے مقابل آجائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے لیا اقعاء بالاطلاق مکروہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو کتوں کے ہل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقعاء کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعی اس کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

### ۲۳: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُنْشِقِ عَنْ غُمَيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خُذَيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُثَيْدَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ خُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي).

۸۹۷: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان " رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي " پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ كَامِلِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ يَحْدِثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْزِلْنِي وَارْزُقْنِي وَارْقُضْنِي وَارْقُضْنِي وَارْقُضْنِي.

۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْزِلْنِي وَارْزُقْنِي وَارْقُضْنِي پڑھا کرتے تھے۔

## ۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

## باب: تشہد میں پڑھنے کی دعا

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ ثَنَا ابْنُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَ عَلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ يَغْتَوُونَ الْمَلَائِكَةَ فَسَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ( لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا الشُّحُثَاتُ هَذِهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ الْبَرَكَاتُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ الشَّيْءُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَضَاهَتْ كُلُّ غَيْبٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ الْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَسْعُودٍ وَ الْأَعْمَشِ وَ حُصَيْنٍ وَ أَبِي هَاشِمٍ وَ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا قَبِيصَةُ أَنبَاءَا شَقِيقَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ وَ مَسْعُودٍ وَ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا شَقِيقَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَيْثَةَ وَ الْأَسْوَدِ وَ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيحٍ أَنبَاءَا الْكَلْبِيُّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ( الشُّحُثَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

۸۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے: سلام اللہ پر اس کے بندوں کی جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو: الشُّحُثَاتُ هَذِهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ الْبَرَكَاتُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے گی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا شَقِيقَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَيْثَةَ وَ الْأَسْوَدِ وَ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ( الشُّحُثَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے: الشُّحُثَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ هَذِهِ الصَّلَوَاتُ

الطَّيِّبَاتِ لِبَسَةِ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ  
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۹۰۱: حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ قَنَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو  
عَبْدِي ثَنَا سَعِيدٌ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
قَنَادَةَ.

وَهَذَا حَدِيثٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ  
عَنْ جَعْفَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ حَطَبْنَا وَبَشَنَّا ثَنَا بَشَتَاوْ عَلِمْنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ (إِذَا  
صَلَّيْتُمْ كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدُكُمْ .  
التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ . سَمِعَ كَلِمَاتٍ مِنْ تَحِيَّةِ الصَّلَاةِ .

۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الْمُعْظِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا إِيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ  
ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَعْلَمُنَا التَّحِيَّاتِ كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ  
التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

**خلاصہ الباب** ☆ تشہد کے الفاظ جو میں صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تموز اتھوڑا فرق ہے۔  
اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ و حنابلہ نے  
حضرت ابن مسعود کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا  
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الركعتین ان نقول التحیات لله والصلوات والطیبات) امام مالک

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: "التحیات للہ الزاکیات للہ الطبیات للصلوات للہ السلام علیک والباقی لتشهد ابن مسعود۔ امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن مکان یقول التحیات المبارکات الصلوٰات الطبیات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔ کما صرح بہ الترمذی (۲) یہ ان معدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحابہ ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سرواختلف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک ناسخ جذا (۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدتِ اہتمام پر دال ہے بلکہ یہ روایت مسلسل یا قضا الید بھی ہے (۴) امام محمدؒ نے موطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعود ینکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ (۵) اس کا ثبوت صیفہ احمر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ لہذا مہجر حکایہ۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوات والطبیات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی ورحمة و برکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیا..... فرمایا۔

## ۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

پہلے باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَرَسُولِكَ ثُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَغُلَى آلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ بَارِكْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

۹۰۳: حضرت ابوسعید خدریؒ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو یہی ہے جو ہمیں معلوم ہے تو درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: کہو: "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ....." "اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائیے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائیے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔"

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْنَا سَمِعْتُهُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اِبْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كُتُبُ بْنُ غِفْرَةَ فَقَالَ: اَلَا اَهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا قُلْنَا لَقَدْ عَرَفْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.

۹۰۵: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ طَالُوْتُ قَالَ: عَنِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْغَزِيْرِ الْمَاجِشُوْنَ قُلْنَا مَا لَكَ بِنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ بِنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الرَّزْقِيِّ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَضَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ زَوْجَتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارَكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ زَوْجَتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.

۹۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَسَّانٍ قُلْنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قُلْنَا الشَّعْبُوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ بِنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي فَاخِثَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْحَمُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِمْنَا. قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغِيْطُهُ بِهِ

بہترین مدیرند وہوں؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.

۹۰۵: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں) تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجَتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارَكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ زَوْجَتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔"

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب تم نبی پر درود بھیجو تو عمدہ اور احسن طریقے سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ پھر ہمیں (درود بھیجے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ ..... ” اے اللہ! اپنی عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیے رسولوں کے سردار اہل تقویٰ کے پیشوا خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول بھلائی کے امام اور بھلائی کی طرف

اَلْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ لے جانے والے اور رسول رحمت محمد پر۔ اے اللہ! ان کو  
 کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مقام محمود عطا فرما جس پر اولین و آخرین سب رشک کریں  
 مِنْجِبُكَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اے اللہ! احمد اور انکی آل پر اسی طرح رحمت نازل فرمائیے  
 بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ جس طرح آپ نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل  
 فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد پر اور انکی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمائیے جس طرح  
 آپ نے ابراہیم اور انکی آل پر نازل فرمائی بلاشبہ آپ خویوں والے اور بزرگی والے ہیں۔"

۹۰۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ اَبُو بَشْرِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ ۹۰۷: حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود  
 غَاصِمِ بْنِ زُبَيْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ بھیجے فرستے اس کے لئے دُعا رحمت کرتے رہتے ہیں  
 يُصَلِّيْ عَلَى الْاَمَةِ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى فَلْيَقُلْ الْعَبْدُ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار  
 مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لَيْكُنْ) ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُفْلِسِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ۹۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول  
 عَمْرِو وَدِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجتا بھول  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطَا طَرِيقِ الْجَنَّةِ گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

خلاصۃ الکتاب ☆ حضرت امام ابو حنیفہ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت  
 ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا  
 واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کی قسم کے منقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح  
 وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِي التَّشْهِيْدِ وَالصَّلَاةِ عَلٰی ۲۶: باب: تشہد میں نبی ﷺ پر کن الفاظ میں  
 النَّبِيِّ ﷺ درود پڑھے (دُعا بعد از درود)

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الْمِصْقِيُّ ثَنَا ۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
 الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِیْ خُشَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک  
 حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَاصِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ  
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَأَ اَخَذَكُمْ مِنَ الشَّهِيْدِ الْاٰخِرِ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے  
 فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عذاب سے زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال  
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ) کے فتنہ سے۔



۹۱۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ (مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟) قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ  
أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَغْوَدُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا  
أُحِبُّنَ ذَلِكَ نَفْسِي وَلَا ذُنُوبِي مُعَادٍ فَصَلَّ (حَوْلَهَا  
تَذَنُّبُنْ).

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک  
صاحبؓ سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟  
انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا  
سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن بخدا مجھے آپؐ کا  
اور معاذ کا گنگنا (ذُعا مانگنا) سمجھ نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا:  
ہم بھی اسی طرح گنگتے ہیں (یعنی جو دعائیں مانگتے ہو  
انکے قریب قریب ہی ہم بھی ذُعا مانگتے ہیں)۔

## ۲۷: بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الشَّهَادَةِ

## چاپ: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَصَامِ بْنِ  
قُدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَمِرٍ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَايْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْغَا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْذِهِ الْيُمْنَى فِي  
الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأُصْبَعِهِ.

۹۱۱: حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں  
ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے  
دیکھا۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خَبَرٍ قَالَ زَايْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الْبَئِي نِيْهُمَا  
يَدْعُو بِهَا فِي الشَّهَادَةِ.

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور  
انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی (یعنی سپاہ) کو  
اٹھایا آپؐ نے اس سے تشہد میں ذُعا فرمائی۔

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ اسْحَقُ  
بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ  
الْيُمْنَى الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ فَيَدْعُو بِهَا وَالْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ  
بِأُصْبُعِهَا عَلَيْهَا.

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ  
گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی  
انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے  
ذُعا مانگتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران)  
پر رکھتے پھیلا کر۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگلی سے کرنا مسنون ہے  
اور انکے مسنون ہونے پر بکثرت روایات شاہد ہیں حتیٰ کہ امام محمدؒ نے موطا میں اشارہ بالسپاہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ موطا  
امام محمد کی ۱۰۸/۱۰۹ خلاصہ کبریٰ والی عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف  
بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالسپاہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں  
کہ اسکی احادیث مضطرب المتن ہیں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

اضطراب کی بناء پر حدیث فقہین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالساہیہ کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جاسکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالساہیہ کی احادیث میں کوئی اضطراب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ علماء احناف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احناف کو نا انصاف کہے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

چاپ: سلام کا بیان

۲۸: بَابُ التَّسْلِيمِ

۹۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَنَا عُمَرُ بْنُ غُبَيْبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَيْهِ (اسلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافٍ قَنَا بِشْرُ بْنُ الشَّرِيفِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۹۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَيْهِ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعرئ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حمل کے دن (جس دن قاتلین عثمان کی وجہ سے علیؓ وعاکشہؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ دلاوی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَرْنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ نَكُونَ تَبِينَا هَا وَإِذَا أَنْ نَكُونَ تَرَكْنَا هَا فَلَسَلَمَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ۔

چاپ: ایک سلام پھیرنا

۲۹: بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

۹۱۸: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَنَا

عَبْدُ الْمُطِیْمِ بْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلَقَّاهُ وَجْهَهُ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّحَّاقِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلَقَّاهُ وَجْهَهُ.

۹۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَوِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

۹۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

**خلاصہ الباب** ☆ احادیث صحیحہ کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ حنابلہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام و مقتدی اور مفرد و پرورد و سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا منہ کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سنن نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالت غدر پر محمول ہے۔

### ۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ

۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَرُدُّوا عَلَيْهِ.

۹۲۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

۹۲۲: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

### ۳۱: بَابُ وَلَا يُخَصُّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالْدُّعَاءِ

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْمُصْطَفِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْمَوْلَيْدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَبِيٍّ الْمُسَوِّدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَوْمُ عَبْدٌ فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ فَرُتُّهُمْ فَإِنْ قَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ.

۹۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دُعائے کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔

## ۳۲: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

## بَابُ: سلام کے بعد کی دعا

۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَصَمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) کبرئیں۔

۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَانَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ مَوْلَى لَأَمِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الْمَشْحُوحُ جَنَّ يَسْلَمُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَزَوْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتْقِنًا) روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو خَرُوبِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَّدُ بْنُ فَضْلٍ وَابُو يُحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الْأَحْجَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَلْنَا لَا يُخْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرُونَ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يَسْتَحِ اللَّهُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَكْبِرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُهَا بِيَدِهِ فذلِكَ حُمُشُونَ وَمَانَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفَتْ وَحُمُشَانَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فَرَّاشِهِ سَبَّحَ وَحَمْدٌ وَكَبِيرٌ مَانَةٌ فَتِلْكَ مَانَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفَتْ فِي الْمِيزَانِ فَإِنَّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْفَتَيْنِ وَخُمُشَانَةٌ سِتَّةً قَالُوا: وَكَيْفَ لَا يُخْصِيهِمَا قَالَ زَيْنَاتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى يَنْفُكَ الْعَبْدُ لَا يَنْقُلُ وَيَاتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَتَوَمَّنُهُ حَتَّى يَنَامَ۔

۹۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) کبرئیں۔

۹۲۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا...)) "اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۹۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کرے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار۔ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ہزار و بیس ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سب بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے یہ زبان سے تو سو ہیں لیکن ترازو میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں دھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو زود کر بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلائے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ تسبیحات کے بغیر ہی (سو جاتا ہے۔

کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو زود کر بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلائے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ تسبیحات کے بغیر ہی (سو جاتا ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرَمَا قَالَ سُفْيَانُ ثَلَاثَ يَارَسُؤْلَ اللَّهِ ذَهَبَ أَفْعَلُ الْأَمْوَالِ وَالْثَنُورُ بِالْأَجْرِ يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَيُثَقِّفُونَ وَلَا تَنْفِقُ قَالَ لَيْ (أَلَا أَخْبَرْتُمْ بِأَمْرِ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَذَرْتُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ وَفُتُّمْ مِنْ بَعْدِكُمْ نَحْمَدُ اللَّهَ فَيُذِيرُ كُلَّ صَلَاةٍ وَتَسْبِيحٍ ثَلَاثًا وَتَكْبِيرًا وَفَلَايِينَ وَفَلَايِينَ وَفَلَايِينَ وَفَلَايِينَ قَالَ سُفْيَانُ : لَا أَخْبَرُوا أَنَّهُمْ أَرْبَعٌ.

۹۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي خُذَادَةُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَرْبَانُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

۹۲۷: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مال و دولت والے ثواب کما گئے وہ ہماری طرح دعاؤ کا ذرا بھی کرتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں جبکہ ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو اپنے آگے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے سبقت لے جاؤ گے تم ہر نماز کے بعد الحمد للہ کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور ۳۴ بار۔ سفیان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۴ بار فرمایا۔

۹۲۸: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر ارشاد فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ.....)).

آن رسول اللہ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاج و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ هَذَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يُنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا.

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا الْأَغَشَمُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْأً يَرَى أَنَّ حَقًّا بِلَهُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ الْأَعْنَ

۹۲۹: حضرت بکب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کی تو آپؐ فارغ ہو کر دائیں اور بائیں دونوں طرف پھیرتے تھے۔

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی اپنے (اعمال) میں شیطان کا حصہ نہ بنائے یہ سمجھے کہ مناجات اللہ اس پر لازم ہے کہ نماز کے بعد دائیں طرف ہی پھرے میں نے خود رسول اللہ ﷺ

یَمِیْنِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ أَنْصَرِ اللَّهِ عَنْ يَسَارِهِ. ۹۳۱: حَدَّثَنَا يَشْرُئِيلُ بْنُ جَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْتَقِلُ عَنْ يَمِیْنِهِ وَغَى يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ. ۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ جَنْدِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ التَّسَاءُ جَنَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ. ثُمَّ يَلُتْ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قُلُوبُ أَنْ يَقُومَ

۹۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے بعد کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔

۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں آپ اٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز جدھر کو چاہے رخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑنا مستحب ہے۔ ایک طرف مڑنے کو ضروری نہ سمجھے۔

باب: جب نماز تیار ہو اور کھانا

سامنے آ جائے

۳۴: بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ

الْعِشَاءُ

۹۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. فَلْيَذْنُوبُوا بِالْعِشَاءِ ۹۳۴: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْنُوبُوا بِالْعِشَاءِ.

۹۳۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

۹۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو کھانا پہلے کھالو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْنُوبُوا بِالْعِشَاءِ.

۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آ جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو جو تو کھانا پہلے کھالو۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاض شوکانیؒ نے حوالہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں ہوتی وہ مفتی نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔



لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کرادیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

### ۳۶: بَاب مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

### باب: نمازی کے سترے کا بیان

۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ قَتَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ بَسْمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلَاحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ وَالذُّرَابُ ثَمَرُ بَيْنَ أَيْدِينَا قَدْ حَزَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: بِمِثْلِ مُوْخِرَةِ الرِّجْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَصُرُهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۹۳۰: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: پالان کی پھجلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے نہ ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نماز کی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ السَّكِّيُّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخْرِجُ لَهُ حُرْبَةً فِي السَّفَرِ فَيَنْصِبُهَا فَيَصَلِّيُ فِيهَا.

۹۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برچھی نکالی جاتی آپ اس کو گناہ کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَصِيرٌ يَنْسَطُ بِالنَّهَارِ وَ يَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يَصَلِّيُ فِيهِ.

۹۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تاکہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اسکی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ قَتَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَتَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ قَتَا شُعْبَانَ بْنَ غَسِيَنَةَ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَبِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَرْثِ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَحْطُ حِطًّا ثُمَّ لَا يَصُرُهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاشی بھی کھڑی کر لے۔ اگر لاشی بھی نہ ملے تو (فلتہ) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

خلاصۃ الکیاب: سترہ کا حکم متعدد روایات سے ثابت ہے سترہ کی مقدار ایک ذراع یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کچا وہ کی پھجلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم دور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔



## ۳۷: بَابُ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

## بَابُ: نمازی کے سامنے سے گزرنے

۹۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ سَفِيَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ ارْتَفَعُوا إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَقُومُ ارْبَعِينَ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سَفِيَانُ فَلَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ صَبَاحًا أَوْ سَاعَةً.

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ قَالَ لِأَدْرِي أَرْبَعِينَ عَامًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا خَيْرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ.

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهَبِّبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ إِنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحِبِّهِ مَغْرَضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقِفَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاها.

۹۴۴: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۴۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جہیم انصاریؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھئے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا: میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوگا۔

۹۴۷: علامہ ابن رشد مانتی نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں: (۱) سترہ کے اندر سے گزرنے اور گزرنے والا سترہ کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہوگا (۲) کسی گزرگاہ پر بلا سترہ نماز پڑھنے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا (۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

### ۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ

#### الصَّلَاةِ

### باب: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے

#### نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۳۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے تھے میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۳۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر بن ابی سلمہ نے گزرا چاہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ وہاں سے ہو گئے پھر تائب بنت ام سلمہ نے گزرا چاہا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا: عورتیں غالب ہیں۔ (یعنی جہالت یا نااہلی کی وجہ سے مانع نہیں)۔

۹۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔

۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت گدھا اور

۹۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُفَيَّانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِغُرْفَةٍ فَجَنَّتْ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَلَى بَعْضِ الضُّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا ثُمَّ دَخَلْنَا فِي الضُّفِّ.

۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ هُوَ قَاصٌّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةٍ أُمِّ سَلَمَةَ فَمَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِيَدِهِ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَكَذَا فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هُنَّ أَغْلَبُ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَنَا شُعْبَةُ ثَنَا قَادَةُ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْءُ الْخَائِضُ.

۹۴۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْءُ وَالْكَلْبُ وَالْجَمَارُ.

۹۴۱: حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْءُ وَالْكَلْبُ وَالْجَمَارُ.

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ

الرَّجُلِ مِثْلُ مُوْخِرَةِ الرَّجُلِ الْمَرْءِ وَالْحَمَارِ وَالْكَلْبِ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ذرؓ سے پوچھا کہ سیاہ کتے اور سرخ کتے میں کیا

فرق ہے (کہ سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے باقی سے قال قلت: ما بال الأسود من الأحمر فقال ثالث رسول الله ﷺ كما سألني فقال: الكلب الأسود شيطان. نہیں) فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

**خلاصۃ السیاب** ☆ امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور ائمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ گدھے اور عورت کا نماز کے سامنے سے گزرنے مفید نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جاسکتا ہے کہ حنا بلکہ کی دلیل قوی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قوی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول اُس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ تطبیق ممکن نہ ہو اور یہاں تطبیق ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوۃ (نماز توڑنا) سے مراد اضافہ صلوۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ نیز جمہور کے فعلی استدلال کے راجح ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض اوقات احادیث قولیہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہؓ کرامؓ کے آثار و کمالات اس بارے میں مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

**باب: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے**

اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۳۹: بَابُ إِذْرَاءِ مَا

اسْتَطَاعَتْ

۹۵۳: حضرت حسن عرفی فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا: کتا، گدھا، عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں) آپؐ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہؐ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپؐ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپؐ اس سے پہلے جلدی ہے قبلہ کی طرف ہو گئے۔

۹۵۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْبَاهِغَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَتَا نَحْيِي أَبُو الْمُعَلَّى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحَمَارَ وَالْمَرْءَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْجَدْيِ إِنْ رَسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ يَصْلَى يَوْمًا فَهَذَا جَدْيٌ يَمْرُؤٌ يَنْدِيهِ فَبَاذَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِيلَةَ.

۹۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

باب: جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

عَجَلَانِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصِلْ إِلَى سِتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا وَلَا يَدْخُ احْذَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ يَمُرُّ فَلْيَقَابِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

۹۵۵: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَلِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُتَكِدِرِيُّ قَالَا تَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْخُ احْذَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَابِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ.

وَقَالَ الْمُتَكِدِرِيُّ: فَإِنْ مَعَهُ الْعَرَى

۴۰: بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْقِبْلَةِ شَيْءٌ

۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَامُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا مُعْرِضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةَ كَأَعْيَاضِ الْجَنَازَةِ.

۹۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَسَا خَالِدَ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ فَرَاشَهَا بِحِجَالِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. نَسَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَ أَنَا بِجَدَائِهِ وَ رُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو الْيَقْدَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ

والثامن.

منع فرمایا۔

چاپ: امام سے قبل رکوع، سجدہ میں  
جانا منع ہے

۴۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَبِّحَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ  
وَالسُّجُودِ

۹۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ لَا نُبَادِرَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَإِذَا سَجَدَ فَجَبْرُوا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا. ۹۶۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ وَ سُؤْلَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا

خلاصہ الباب ☆ افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سبقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابو داؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو رکوع، سجود قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

خَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى الْبُذْيُ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جِمَارٍ؟

۹۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جسم بھاری ہو گیا لہذا جب میں رکوع کروں تو تم رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا جائے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خُثَيْمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَدْ بَدَأْتُ فَلَا تَرْكَعْتَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتُ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدْتُ فَاسْجُدُوا وَلَا الْفَيْنُ رَجُلًا يَسْبِقُنِي إِلَى الرُّكُوعِ وَلَا إِلَى السُّجُودِ.

۹۶۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

۹۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پاچکے گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پاچکے ہو گے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

### باب: نماز کے مکروہات

۹۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ مرد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں اپنی انگلیاں مت جٹھاؤ۔ (کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

۹۶۷: حضرت کعب بن جحزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کہ الگ الگ کر) دیں۔

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جھانکے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہو کر) ہنستا ہے۔

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابتؓ اپنے والد سے وہ واداء سے

مُغَاوِرَةٌ بَيْنَ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَمَهْمَا اسْتَقْبَكُم بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تَذَرُكُمْ بَيْنِي إِذَا رَكَعْتُ وَمَهْمَا اسْتَقْبَكُم بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تَذَرُكُمْ بَيْنِي إِذَا رَكَعْتُ أَيْ قَدْ بَدَلْتُ.

### ۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ بَيْنَ قُلَيْبِكَ نَسَا هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَذِيرِ الضَّمِّيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ مِنْ الْجَفَاءِ أَنْ يُكَيِّرَ الرَّجُلُ مَسَجَ جِهَتِهِ قَبْلَ الْقَرَأَةِ مِنْ صَلَاتِهِ.

۹۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَسَا أَبُو قَتَيْبَةَ نَسَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَاسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَفْقَعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سَفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ الْمُؤَدَّبُ نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ زَاهِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاةً فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو وَالدَّارِمِيُّ نَسَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ شَبِكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا خُفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ وَلَا يَقُولِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ رَوَايَتُ كَرْتِي هِيَ كَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا: نَمَازُ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ فِيهِ تَهْوُكُنَا رِيْنَتُكَ لَنَا حَيْضٌ أَوْ نَفَاسُ شَيْطَانٍ كِي طَرَفِ وَالنَّفَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سے ہیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ان احادیث میں ذکر کردہ افعال مکروہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قَوْمُوا لِلَّهِ قَاسَتَيْنِ﴾ یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع و خضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے منی جھاڑنا ہاتھ پھیرنا انگلیوں کو جھٹکانا انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا ہمایاں لینا نماز میں تھوکتا وغیرہ افعال نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں کبھی دائیں پر ہاتھ پھیرتے ہیں کبھی کھینچتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب "الصلوٰۃ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((یَسْتَعِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَصْلُونَ وَلَا يَصْلُونَ)) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

یاد رہے: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ

۴۳: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ

لَهُ كَارِهُونَ

اسے ناپسند سمجھتے ہوں

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا) بَعْنِي بَعْدَ مَا يَقُوتُهُ الْوَقْتُ) وَمَنْ اغْتَبَدَ مُحَرَّرًا.

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا) بَعْنِي بَعْدَ مَا يَقُوتُهُ الْوَقْتُ) وَمَنْ اغْتَبَدَ مُحَرَّرًا.

۹۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَايَتُ هِيَ كَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا: نَمَازُ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ فِيهِ تَهْوُكُنَا رِيْنَتُكَ لَنَا حَيْضٌ أَوْ نَفَاسُ شَيْطَانٍ كِي طَرَفِ وَالنَّفَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

۹۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَايَتُ هِيَ كَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا: نَمَازُ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ فِيهِ تَهْوُكُنَا رِيْنَتُكَ لَنَا حَيْضٌ أَوْ نَفَاسُ شَيْطَانٍ كِي طَرَفِ وَالنَّفَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

باہمی تعلق قطع کر دیں۔

**خلاصۃ الباب** حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت، جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور خرابی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اختیار عالم کا ہوگا خواہ وہ تنہا ہو کیونکہ جہلاء کی اکثریت کا کوئی اختیار نہیں ہے واللہ اعلم۔ عورت گناہ گار اس وقت ہوگی جب نافرمانی اور شوز اس کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی۔

### باب دومی جماعت ہیں

### ۴۴: باب الْاِثْنَانِ جَمَاعَةً

۹۷۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الزُّبَيْعُ بْنُ بَدْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ جَرَادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْاِثْنَانِ قِمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

۹۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور میت باندھ لی) تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا غَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَضِلُّنِي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آیا اور آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ النُّعْمِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سَرْجِيلٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضِلُّنِي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپؐ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ وَبِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَلْفًا.

### باب امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا

### ۴۵: بَابُ مَنْ يَسْتَجِبُ أَنْ

### يَلِيَ الْإِمَامَ

### يَلِيَ الْإِمَامَ

۹۷۶: حضرت ابو سعید انصاریؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے (وقت ہمارے

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الثَّبَاتِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ



کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہوتا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صف اول میں) دائرہ اور ڈی شور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تاکہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل عاقل ذی فہم عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صف میں لوگ کھڑے ہوں نیز صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکید اور شراذف فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے صفوں کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

### باب: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

۹۷۹: حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضر خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

ابن مسعودؓ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْمَحُ مَنَاجِنَا فِی الصَّلَاةِ وَ یَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُکُمْ لِیَلِیْقَ بِکُمْ اَوَّلُ الْاَرْحَامِ وَ اَلْاٰثَرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یُحِبُّ اَنْ یَلِیْہِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ لِیَاْخُلُوْا عَنْہُ۔

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو کُرَيْبٍ ثَنَا بَنْیُ ابْنِ زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ الْأَشْهَبِ عَنْ ابْنِ نَصْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ رَأٰی فِیْ اَصْحَابِہِ نَاقِصًا فَقَالَ: تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بَنِیْ وَلِیَاْتُمْ بِکُمْ مِنْ بَعْدِکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاخَرُوْنَ حَتّٰی یُؤْخِزَہُمُ اللہُ۔

### ۳۶: بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۹۷۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِیُّ ثَنَا یَزِيدُ بْنُ زُرْعِیْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ قِلَابَةَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِّیْ فَلَمَّا ارْذَلْنَا الْاَنْصَارُ قَالَ لَنَا: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَادْعَا وَ اَقِمْنَا وَ لِيُوْثِقَ کُمَا کَبْرُ کُمَا۔

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ

زجاء قال: سمعتُ أبا بنِ حنبلٍ قال سمعتُ أبا  
 مسعودَ رضى الله تعالى عنه يقولُ قال رسولُ الله صلى الله  
 عليه وسلم يومُ القومِ القرونمُ لكتابِ الله فإن كانت قراتهم  
 سواءَ فليؤثمهم أقدمهم هجرةً فإن كانت الهجرة سواءَ  
 فليؤثمهم أکبرهم سنًا ولا يومُ الزجلِ فی أهله ولا فی  
 سُلطانه ولا یجلس علی تکریمه فی منبه الأباذین أو یأذبه.  
 فرمایا: قوم کا امام وہ ہے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ  
 (کچھ بوجھ کر تفسیر و معانی سے واقف ہو کر) پڑھنے والا ہو  
 (کہ اس زمانے میں قاری کہتے ہی اسے تھے جو تفسیر کے  
 ساتھ قرآن پڑھتا تھا آج کل کی طرح محض الفاظ کی  
 قرأت کا رواج نہ تھا گو یہ بھی غلط نہیں ہے) اگر وہ  
 قرأت (اور قرآن فہمی) میں برابر ہوں تو جس نے پہلے  
 ہجرت کی وہ امام ہے اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو ان میں عمر رسیدہ ہو وہ امام ہے اور کوئی شخص دوسرے کے گھر میں یا اسکی  
 وجاہت اور اختیار کی جگہ میں امام نہ بنے اور نہ اسکے گھر میں عزت و تکریم کی جگہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اجازت دیدے (تو پھر کوئی  
 حرج نہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جو قرآن مجید کا قاری ہو عالم ہو اور عمر میں بڑا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور یہ بات  
 بالکل ظاہر ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کے حضور میں پوری جماعت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے خود جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس  
 اہم اور مقدس مقصد کے لیے اپنے میں سے بہترین آدمی کو منتخب کرے۔

#### ۴۷: باب مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ واپس: امام پر کیا واجب ہے؟

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
 ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخُو فَلَيْحٍ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ:  
 كَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الشَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْدِمُ  
 فَنِيانَ قَوْمِهِ يُمْضِلُونَ بِهِمْ فَيَقِيلُ لَهُ تَفْعَلُ وَلَكِنْ مِنْ الْقَدَمِ مَا  
 لَكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ  
 اخْسَنَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءَ نَفَعِي لِعَلِيهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.  
 ۹۸۱: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعدؓ اپنی  
 قوم کے جوانوں کو آگے کرتے وہ نماز پڑھاتے تو ان سے  
 درخواست کی گئی کہ آپ ایسا (کیوں) کرتے ہیں حالانکہ  
 آپ اتنے قدیم الاسلام صحابی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں  
 نے رسول اللہ سے سنا: فرما رہے تھے کہ امام ضامن ہے  
 (مقتدیوں کی نماز کا) لہذا اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے تو

اس کا فائدہ امام اور مقتدی سب کو ہے اور اگر برا کرے (تو اس کا وبال بھی دونوں پر ہوگا امام پر اسکی کوتاہی کی وجہ سے اور مقتدیوں پر  
 اس کو امام مقرر کرنے کی وجہ سے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کیوں امام بنایا یہ آخرت میں ہے اور دنیا میں یہ کہ اگر امام کی نماز صحیح نہ  
 ہوئی تو مقتدیوں کی بھی صحیح نہ ہوگی)۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَمِّ غُرَابٍ  
 عَنْ أُمِّ رُبَيْعَةَ يُقَالُ لَهَا غَيْلَةُ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُنْخَبِ  
 ۹۸۲: حضرت سلامہ بنت حُرّ فرماتی ہیں میں نے  
 نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لوگوں پر ایک دور ایسا بھی

۱۔ اس مسئلہ پر مولانا رافت قاضی کی کتاب "مسائل امامت" شائع کردہ "مکتبۃ العلم" اردو بازار لاہور" ہر لحاظ سے مکمل و مدلل  
 کتاب ہے۔

خُرَافَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے لیکن کوئی امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ (کیونکہ جہالت پھیل جائے گی اور امامت کے لائق کوئی شخص بھی جماعت میں نہ ہوگا) يُضَلِّيْهِمْ .

۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَابِتُ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ فِي سَفِينَةٍ فِيهَا عُقْبَةُ بْنُ غَابِرٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَانَتْ صَلَاةُ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَأَمَرْنَا أَنَا ابْنُ يُونُسَ وَقُلْنَا لَهُ إِنَّكَ أَحَقُّنَا بِذَلِكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَاصْبِرْ فَالْصَّلَاةُ لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا غَلَبَهِمْ .

۹۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کشتی میں سوار تھے جس میں عقبہ بن عامر بھی تھے بھی تھے ایک نماز کا وقت آیا ہم نے ان سے درخواست کی کہ امامت کروائیں اور عرض کیا آپ ہم سب میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ کے صحابی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریق سے امامت کرے تو نماز کا اجرا اس کو بھی ملے گا اور لوگوں کو بھی اور جس نے اس میں کوتاہی کی تو اس امام کو گناہ ہوگا مقتدیوں کو نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ✽ ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسئولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا بوجھ اس پر ہوگا۔ حدیث سے تو یہی مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

۴۸: بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا

فَلْيُحْفَظْ

۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيَسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُلُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا تَأْخُرُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ إِسْمَاعِيلُ بَنِي فِيهَا قَالَ فَمَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ فِي مَوْعِظَةٍ أَسْأَلُ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّينَ فَأَتِيكُمْ مَا صَلَى بِالنَّاسِ فَلْيَجْزُذْ فَإِنْ فِيهِمْ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ .

۹۸۳: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں صاحب کی وجہ سے نماز فجر کی (جماعت) سے رہ جاتا ہوں کہ وہ فجر کی نماز لمبی پڑھاتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو نصیحت فرماتے ہوئے کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا (فرمایا) اے لوگو! تم میں سے بعض (دین کے بارے میں) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی لوگوں کو نماز

پڑھائے تو مختصر نماز: جائے اسلئے کہ لوگوں میں کمزور اور سن رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری کرنے کیلئے جانا ہے) سب تم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ وَ حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَا تَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الْمَزِينِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوجِزُ وَيُتِمُّ الصَّلَاةَ.

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمْحٍ أَنَبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ  
بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ  
الْبُشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَمَضَى فَأَخْبَرَ مُعَاذَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُ مُنَاقِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ  
الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا  
قَالَ لَهُ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَانِئًا بِمُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ فَأَقْرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَ  
سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالْبَلَّ إِذَا بَغَشَى وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ  
فَتَبَارَكَ يَمَاحِجَةً هُوَ جَبَّارٌ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا تَعَالَى عَنْهُ لَوَجَّهْنَا  
إِلَيْهِ أَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ إِذَا بَغَشَى وَضُحَاهَا وَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالْبَلَّ إِذَا بَغَشَى

۹۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر اور مکمل نماز ادا فرمایا  
کرتے تھے۔

۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو عشاء کی  
نماز پڑھائی تو نماز کو سہا کیا تو ہم میں سے ایک صاحب  
چل دیئے اور اکیلے نماز ادا کر لی حضرت معاذ رضی اللہ  
عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا وہ منافق ہے (کیونکہ اس دور میں  
منافق ہی جماعت چھوڑا کرتے تھے) جب ان صاحب  
کو یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا  
سنادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت معاذ کو  
خطاب کر کے) فرمایا: اے معاذ! (ایسے کام کر کے) تم  
فخریازینا چاہتے ہو جب لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو الشمس وضحاها و

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخَرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ  
يَقُولُ كَانَ أَخِيرَ مَا عَاهَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جِئْنَا أَسْرَيْنَا عَلَى الطَّائِفِ قَالَ لِي: يَا عُثْمَانُ تَجَاوَزْ فِي  
الصَّلَاةِ وَقُلِّدِ النَّاسَ بِأَضْعِفِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ  
وَالسَّقِيمَ وَالْبَعِيدَ وَذَلِكَ حَاجَةٌ.

۹۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ تَنَا  
يَسْحَى تَنَا شُعْبَةُ تَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ أَخْرَ مَا قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخَفْ بِهِمْ

۹۸۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
طائف کا امیر مقرر فرمایا تو آخری نصیحت یہ فرمائی۔  
ارشاد فرمایا: اے عثمان! نماز میں انھار کرنا اور لوگوں کو  
ان میں سب سے کمزور کے برابر سمجھنا اس لئے کہ لوگوں  
میں من رید و کم سن بیمار اور دور کے رہائشی اور ضرورت  
مندسب ہوتے ہیں۔

۹۸۸: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو  
مجھ سے فرمائی: جب تم کسی جماعت کے امام بنو تو ان پر  
تحفیف کرنا۔

**خلاصۃ الباب** بعض صحابہ کرامؓ جو اپنے قبیلہ یا حلقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھتے تھے اپنے عبادتی ذوق و شوق میں بہت لمبی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور بوڑھے یا تنھے ہمارے مقتدیوں کو کبھی بھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قضاء اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا مؤذن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (و الی اللہ المشتکی)

۴۹: **بَابُ الْإِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ إِذَا حَدَّثَ أَمْرًا** ۴۸۹: جب کوئی عارضہ پیش آجائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَكْمِلُ فِي الصَّلَاةِ وَ إِنِّي أُرِيدُ إِطْلَافَهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي مِمَّا عَلَّمْتُ لَوْ جِدْتُ أَمَّهُ بِنِكَاهِهِ.

۹۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر کبھی کسی میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِلَاثَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا سَمْعَ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ.

۹۹۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبَشَرُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ قُتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَكْمِلُ فِي الصَّلَاةِ وَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَطْوِلَ فِيهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ تَخْوِيعًا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أَمِّهِ.

۹۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

۵۰: **بَابُ إِقَامَةِ الصُّلُوفِ** ۴۹۲: جہنم کو سیدھا کرنا

۹۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشِيُّ عَنْ

۹۹۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

المستبب بن زافع عن تميم بن حذاف بن جابر بن سبرة الشوابي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تصفون كما تصف الملاجكة عند ربها قال قلنا وكيف نصف الملاجكة عند ربها قال يؤمون الصفوف الأول و يتراصون في الصف.

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي وَبَشْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا قَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے میں داخل ہے۔

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے کہ اس کو بالکل تیر یا چھٹی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے ہیں ایک بار آپ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کو ملائے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

### چاپ: صف اول کی فضیلت

۹۹۶: حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف اول کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔

۹۹۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### ۵۱: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً.

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدٌ

بُنْ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ مَصْرُوفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْصَجَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيَةِ الْأُولَى.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صفِ اول پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۹۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْرٍ إِسْرَهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو قَطَنِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَلَّاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّغِيَةِ الْأُولَى لَكَانَتْ قُرْعَةً.

۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو صفِ اول کی فضیلت معلوم ہوتی (ہر ایک صفِ اول میں نماز پڑھنے کا خواہشمند اور حریص ہو جائے اور پھر اختلاف و نزاع ختم کرنے کے لئے) قرعہ نکالنا پڑے۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍو بْنِ غُلَقْمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيَةِ الْأُولَى.

۹۹۹: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفِ اول پر اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔

خلاصۃً لکھنا باب ۶۶: احادیث باب میں صفِ اول کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دعائے رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی کم ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اول وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایسی مسابقت اور کشمکش ہو کر قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (ملفوظ)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے پچھلی صف میں نہ کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے ہر صف ”اگلی یا پہلی“ ہی ہوتی ہے واللہ اعلم (ابو نعیم)

### ۵۲: بَابُ صُغُوفِ النِّسَاءِ

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ شَهْبَازٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ صُغُوفٍ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر صفِ آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے





ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلَاةً أُخْرَى فَقَضَى الصَّلَاةَ فَأَمَرُ رَجُلًا  
فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ قَالَ لَوْ كُنْتُ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ  
جِئْتُ أَنْصُرَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ لَا صَلَاةَ لِلَّذِي  
خَلْفَ الصَّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تھا کھڑے  
نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے ٹھہر  
گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دوبارہ  
پڑھ لو جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ حَصْبِيٍّ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اخَذَ بِيَدِي زَيْدُ ابْنِ  
أَبِي الْجَعْدِ فَأَذَانِي عَلَى شَيْخٍ بِالرُّقَّةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ  
فَقَالَ صَلِّ رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَخَذَهُ قَامَرَةُ النَّبِيِّ أَنْ يُعْبَذَ.

۱۰۰۴: حضرت وایصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تھا نماز  
پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ  
(لوٹانے) کا حکم دیا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد امام الملق وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پچھلی  
صف میں کوئی شخص تھا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابو حنیفہ امام مالک امام  
شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفیہ نے  
اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے  
شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے  
ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذا کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تھا  
کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ  
وہ جلدی سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ((وَأَذَاكَ اللَّهُ  
حَرَضًا وَلَا تَعْدُ)) لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سند مضطرب ہے۔ امام شافعی  
فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے  
تابع تھے۔

### باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل  
فرماتے ہیں صفوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے  
لے دے عافیت مقرر کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز  
ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

### ۵۵: بَابُ فَضْلِ مِمَّنْهُ الصَّفِّ

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُزُورَةَ عَنْ  
عُبْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَ  
مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مِمَّنْ فِي الصَّفِّ وَف.

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ  
ثَابِتِ بْنِ غُبَيْبٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَرَّاءِ ابْنِ عَزَابٍ عَنْ الْمُبَرَّاءِ وَصِي  
اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ ہم آپ کے دائیں کھڑے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معز و سحر) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دو ہزار اجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

### بَابُ قَبْلَةِ كَيْفَ بَيَان

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔

۱۰۱۰: حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْمَعُونَ نَجْبًا أَوْ مِمَّا أَحْبَبُ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِهِ۔

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ قَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكَلَابِيُّ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَنِی سَلِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ مَسْرَةَ الْمَسْجِدِ تَعَطَّلَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ عَمَرَ مَسْرَةَ الْمَسْجِدِ كَتَبَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ۔

### ۵۶: بَابُ الْقِبْلَةِ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْيَمَنِيُّ قَنَا الزُّوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

قَالَ الزُّوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ ائْتِكُنَا قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ نَعَمْ۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَنَا هُذَيْفَةُ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى لَفَرَزْتُ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. [البقرة: ۱۲۵]

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عُمَرَ وَ الدَّارِمِيُّ قَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي أَسْعَدٍ عَنِ الزَّوَّادِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَ صُرِفَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِشَهْرَيْنِ وَ كَانَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صَلَّى إلى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَكْثَرَ تَقْلُبَ وَجْهِهِ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُ اللَّهِ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَهْوَى الْكُعْبَةَ فَصَعِدَ جِبْرِيلُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ بَصْرَةً وَهُوَ يُسْعِدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا بَيْنَهُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ نَرَى تَقْلُبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ﴾ الْآيَةِ [البقرة: ۱۴۴] فَاتَّخَذْنَا آيَةً فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ إِلَى الْكُعْبَةِ وَفَدَّ صَلَاتُنَا وَنَحْنُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ زُكُوعٌ فَتَحَوَّلْنَا لِنَبِيَّنَا عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيلُ! كَيْفَ خَالَتْنَا فِي صَلَاتِنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ﴾ [البقرة: ۱۴۳]

کہ رسول اللہ کا قلبی میلان کعبہ کی طرف ہے۔ ایک بار جبرائیل اوپر چڑھے تو آپ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان و زمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ نے انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا“۔ (برائے فرماتے ہیں کہ قبلہ بدلنے کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اس وقت ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ نے فرمایا: اے جبرائیل ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی

طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا انکا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کرتا ہمارے ایمان (نماز) کو ضائع فرمادیں (بلکہ اس پر پورا اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اپنے وقت میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشا اور حکم کے مطابق تھیں)۔ [البقرة: ۱۴۳]

۱۰۱۱: خَلَدْنَا مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ فَمَا هَابِمْ بَيْنَ الْقَاسِمِ ح وَخَلَدْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

۱۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کتنی مرتبہ ہوا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ تحویل صرف ایک مرتبہ ہوا پھر ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں شروع ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال ہو جائے پھر مدینہ طیبہ میں بھی ایک عرصہ تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ مشن ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں دو ماہ تک قبلہ بیت المقدس رہا، اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آیا۔ دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قبلہ کے بارے میں کوئی صریح حکم نازل نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ایسے معاملات میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے اس لیے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال فرماتے تھے۔ حدیث: ۱۰۰۹ میں مقام ابراہیم سے مراد وہ چتر ہے جس پر ابراہیم کے قدم مبارک سے بطور ہجڑہ نشان پڑ گیا تھا اور



۱۰۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُصَمِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ فَلَا يُؤَدِّيْنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَبِي يُزِيدُ فِيهِ الْكُرَاثَ وَالْبَصْلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْفِي أَنَّهُ يُزِيدُ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الثُّومِ.

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُجَّاءَ السَّكْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ.

۱۰۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس درخت یعنی بسن کو کھائے تو وہ اس کی وجہ سے ہمیں ہماری اس مسجد میں تکلیف نہ پہنچائے۔ ابراہیم کہتے ہیں ہمارے والد اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گندے اور بیزار کا اضافہ بھی نقل کرتے تھے۔

۱۰۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت میں سے تھوڑا سا بھی کھالے تو وہ مسجد (اسی حالت میں) نہ آئے (اچھی طرح منہ کی بوزائل کر کے آ سکتا ہے)۔

**خلاصۃ الباب** ☆ مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ بسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بوجہ ہی تیز اور ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو اذیت نہ پہنچے۔

**باب: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ**

**کیسے جواب دے؟**

۱۰۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لے گئے آپ وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ مرد آئے اور آپ کو سلام کیا تو میں نے صہبہؓ سے پوچھا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب کیسے دیتے تھے فرمایا ہاتھ ہاں اشارہ کر دیتے تھے۔

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيِّ يَسْلَمُ عَلَيْهِ

كَيْفَ يَرُدُّ

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَابِيُّ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَجَدَ قُبَاءَ بَصُلِّي فِيهِ قَعْدَاءُ ثَرَجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا، وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

ی گندنا یک بد بو دار پودا ہے جسکی بعض اقسام پیاز و بسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر الدین صاحب کی "کتاب المفردات" میں اس کا مکمل تعارف موجود ہے۔ (ابو سعاد)

۱۰۱۸: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (وایسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّهُ قَالَ: لَلْبُخَيْرِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَذْرَكَنِي وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ أَيُّهَا وَآتَا أُصْلِي.

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَنَّهُ قَالَ: لَلْبُخَيْرِيُّ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَذْرَكَنِي وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ أَيُّهَا وَآتَا أُصْلِي.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مفید نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دوران نماز منع کرنا تھا۔

چاپ: لاعلمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم

۶۰: بَابُ مَنْ يُصَلِّيُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہو گیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نشانی لگا دی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”پس تم جہر بھی نہ کرو اور ہی اللہ کی جہت ہے یعنی وہ جہت جس طرف تمہیں نماز کا حکم ہے۔“ [البقرة: الآية: ۱۱۵]

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَثَ بَنُو سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَبِيْدَةَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَغَشِيَتِ السَّمَاءُ وَاضْطَلَّتِ الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْنَا وَاعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاذْكُرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَلْيَمْنَعُوا أَنْ يَكُونَ قِبْلَتُهُمْ وَجْهَ اللَّهِ﴾

خلاصہ الباب ☆ جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے: ﴿فَلْيَمْنَعُوا أَنْ يَكُونَ قِبْلَتُهُمْ وَجْهَ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۱۵]

## ۶۱: باب الْمُصَلِّي يَتَحَنَّنُ

## باب: نمازی بلغم کس طرف تھو کے؟

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْطُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ ابْزُقْ عَنْ يَسَارِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ.

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبد اللہ محازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھوکو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقْرُمُ مُسْتَقْبِلَهُ (يَغْنِي زَيْه) فَيَسْتَنْجِعُ أَمَانَةَ الْيَحْبُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَ فَيَسْتَنْجِعَ فِي وَجْهِهِ إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ لِيْفَلْ هَكَذَا (فِي نَوْبِهِ) ثُمَّ ارْأَيْتَ إِسْمَاعِيلَ يَبْزُقُ فِي نَوْبِهِ ثُمَّ يَذُلُّكَ

۱۰۲۲: حضرت ابو جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی تھو کے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر ل کر دکھایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَلِيفَةَ اللَّهِ رَأَى شَيْئًا مِنْ رَبِيعٍ بَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: يَا شَيْئٌ لَا تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ' وَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يَصَلِّيَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ لِيَعْبُدْتَ حَدَّثَ سُوءٌ.

۱۰۲۳: حضرت حذیفہؓ نے عیث بن ربیع کو اپنے سامنے تھوکتے دیکھا تو فرمایا اے عیث اپنے سامنے مت تھوکا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا براہِ حدث کرے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ ' وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الضَّمَدِ ثَنَا حَفَّاذُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَزَقَ فِي نَوْبِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَلِكُمْ.

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اے مل ڈالا۔

خلاصہ الباب قبلہ کی طرف تھوکنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کعبہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ مٹو ٹنگٹو ہو کر ایسی حرکت کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑی جائے تو ارشاد نبویؐ ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھو کے۔

## ۶۲: بَابُ مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَّ الْخَصْيَ فَقَدْ لَعَا.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَئِيلَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ: إِنَّ كُنْتُ فَاعِلًا، فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهَتْ فَلَا يَمْسَحُ بِالْخَصْيِ.

جواب: نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا ۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

۱۰۲۶: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دوران نماز اب کنکریوں سے ہی دوھیان لگا رہے)۔

۱۰۲۷: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک مرتبہ کنکریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔

## ۶۳: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُذَّافٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي زَيْدَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَى بَسَاطَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَسَاطَةٍ.

## جواب: چٹائی پر نماز پڑھنا

۱۰۲۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔



**خلاصۃ الباب** ☆ غُضْرَہ: اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے: خَصْبِرُ تھیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ بساط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ پھر فرق اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلیٰ پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہذا اس سے بغض ان علما و متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

## ۶۲: بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْقِيَابِ

### فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

## ۶۱: بَابُ: سرودی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں

### پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَوِيُّ عَنْ إسماعيل بن أبي حبيب عن عبد الله بن عبد الرحمن قال جاءنا النبي ﷺ فصلی بنا فی مسجد نبی عبد الأشهل فرائضه واضعا یدیه علی ثوبه إذا سجد۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا إسماعيل بن أبي أنيس أخبرني إبراهيم بن إسماعيل الأشهلي عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ثابت بن الضابط عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ فصلی فی بیتی نبی عبد الأشهل وعلیه كساء متلفف به يضع یدیه علیہ یقیه نود الخصى۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبِ الْقُطَيْبِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ثَنَا نَصْلِي مَعِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَجْدَةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ بِسَطٍ نُوْبَهُ لَسَجْدَةٍ عَلَيْهِ۔

۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۲: حضرت صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالاشہل میں نماز ادا فرمائی آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے ٹکڑیوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لئے آپ اپنے دست مبارک اسی چادر پر ہی رکھ لیتے تھے۔

۱۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر (یاد چش) نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام اسحق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

## ۶۵: بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرَّجَالِ فِي الصَّلَاةِ

چاپ: نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں

والتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

تالی بجانبیں

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا تَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی پھٹی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا تَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ ابْنِ حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دوران نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجانبیں۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَ عُثَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّصْفِيْقِ وَلِلرَّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دوران نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت دی۔

## ۶۶: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبَعَالِ

چاپ: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عُثْمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَلَمٍ عَنِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي 'أَوْسُ' أَخِيَانَا يُصَلِّيَانِ فَيُحْبِرُ الْكَلْبَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطِيَهُ تَعْلِيَةً وَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ کبھی کبھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَالِبٍ الصُّوْفِيُّ تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَ مُتَعَلًّا

۱۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہنے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ تَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النُّعْلَيْنِ وَالْحَقَيْنِ

۱۰۳۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے جو تیوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے گوشہ کا امکان نہ ہو۔ معجم طبرانی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی نعالکم ولا تشبهوا بالیہود)) کہ جو تیوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنابلہ اور اہل ظواہر نے جوتے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ، شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے مستحب نہیں۔ جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور منع کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہودی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہوا اور آج کل یہود نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لیے مخالفت کا تقاضا جوتے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور جوتے اتار کر دونوں طرح پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اہل تولد رسالت (علیہ السلام) میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو جودے میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے رکاوٹ نہیں بننے تھے۔ دوسرے مسجد نبوی کا فرش چٹتہ نہ تھا تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوًی﴾ اے رسول! دونوں جوتے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جوتے اتارنا ہی ادب ہے۔

۶۷: باب کَفِّ الشَّعْرِ وَالتَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ  
۱۰۳۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ الضَّرَفِيُّ ثنا حمادُ بْنُ زَيْدٍ وَ  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمُرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا تَوْبًا.  
۱۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَكُفَّ شَعْرًا وَلَا تَوْبًا وَلَا نَتَوَضَّأَ  
مِنْ مَوَاطِئَ.

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثنا خالدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ  
شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا  
شُعْبَةُ الْحَرَبِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ ثنا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمینا  
۱۰۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ  
بال سمیٹوں نہ کپڑے۔  
۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم  
دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور چلنے کی  
وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر چلنے میں نجاست لگ گئی تو  
جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھو لیں)۔

۱۰۳۲: حضرت یحییٰ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے  
ایک صاحب ابوسعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے  
رسول اللہ کے آ زاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا انہوں  
نے حسن بن علی کو نماز پڑھتے دیکھا اور انہوں نے

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہؐ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

### باب: نماز میں خشوع

۱۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ اچک لی جائیں۔

۱۰۳۴: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ ان کی نگاہیں اچک لیں گے۔

۱۰۳۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دوران نماز) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں واپس نہ لوٹیں گی۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صفِ اول میں پہنچ جاتے تاکہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بغلوں سے

غلیبہ وسلم رَأَى الْخَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَفَدَّ غَقَصَ شَعْرَةً فَأَطْلَقَهَا أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصُ شَعْرَةٍ.

### ۶۸: بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْمِيعَ. يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِرُجُوبِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى أَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ (لِيَنْتَهِنَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُخَفِّقَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ).

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِيَنْتَهِنَ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَرْجِعُ أَبْصَارُهُمْ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ سَعْدَةَ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا نَوْحُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْحُزَّاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْمَرْءَةُ تُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ يَغْضُ الْقَوْمُ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِإِنْلَازِهَا وَیَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونُ فِي

الصَّلَاةُ الْمُؤَخَّرُ فَإِذَا رَمَعَ قَالَ هَكَذَا يُنْظَرُ مِنْ تَعْبِطِ إِبْطِهِ  
فَاتَوَلَّى اللَّهَ: «وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُشَقِّدِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا  
الْمُسْتَخْرِينَ» (الحجر: ۲۴) فَبَيَّ شَأْنَهَا.

☆ خلاصہ السوالب: نماز میں کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے یہ تو اضعاف اور بخرو کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۴۳: اسے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اعضاء جسمانی سے بھی یہ بات ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے مالک الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ جل جلالہ کا پورا پورا خوف اور اس کی محبت و شوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی کا نام خشوع و خضوع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

#### ۶۹: بَابُ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ

#### چنانچہ: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ  
قَالَا قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْنَا يُصَلِّي فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ: «أَوْ كَلَّكُمْ يَجِدُ تَوْبَتَيْنِ؟»

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: «لَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ  
الْمُخَلَّبِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فِي  
تَوْبٍ وَاحِدٍ فَمَنْعَهَا بِهِ.

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْفَ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ فَمَنْعَهَا بِهِ وَأَضْعَا  
طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادٍ

۱۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سے بعض ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۴۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ تو شیخ کا معنی ہے کپڑا بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا۔

۱۰۴۹: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۵۰: حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر علیا پر ایک

الْمَعْرُومِيُّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ مُشْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّيُ بِالْبُشَيْرِ الْعَلْبَانِيِّ فِي نَوْبٍ.

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا ۱۰۵۱: حضرت کیسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
عَمْرُو بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصَلِّيُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَبَيَّنًا بِهِ. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر و عصر ایک کپڑے میں  
لیٹ کر پڑھتے دیکھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے یہ باب قائم فرمایا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں امام مجاہد ابراہیم غفرلہ کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جس کے پاس دو یا زائد ہوں اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو بغیر اشتغال و استحاف کے لنگی کی جگہ پہن لیا کرے تو مکروہ نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک احنبل بن راہو یہ جمہور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک جس کے پاس دو یا زائد کپڑے ہوں اور ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو یہ مکروہ تحریمی نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب میں موجود ہے۔

#### ۷۰: بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

#### بَابُ: قرآن کریم کے سجدے

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اغْتَرِلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَكَ يَقُولُ يَا وَيْلَكَ أَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَلَمْ يَسْجُدْ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ النَّارُ.

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَا يَزِي السَّائِمَ حَتَّى أَصْلَى إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَأْتُ السُّجْدَةَ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَجَدَتْهَا تَقُولُ الْتَهُمُ اخْطَطْ عَنِّي بِهَا وَزَرَا وَ اُكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا جائے تو شیطان ایک طرف کو ہوکروتا ہے اور کہتا ہے کہ آدمی کا ستیاناس ہوا دم کے نیچے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا اب اسکو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا درخت کہہ رہا تھا: ”اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔“

وَجَعَلْنَاهَا لِيَوْمٍ ذُو عِلَّةٍ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ نبیؐ نے آیت مجیدہ پڑھی پھر مجیدہ میں گئے تو میں نے وہی دعا پڑھتے سنا جو ان جب نے درخت سے سن کر بیان کی تھی۔

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ قَتَابَهُنَّ بَنُو سَعِيدٍ الْأَمْوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضْلِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي زَالِعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ أَفْنَتْ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ وَهِيَ سَجْدَةٌ وَجُوهِي لِلْإِلَهِ شَقٌّ سَمِعَهُ وَ بَصَرَةٌ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

**خلاصۃ السباب** ☆ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے استدلال میں ترمذی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہے۔ فرماتے ہیں: ((قرأت علی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجدھا)) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا لیکن حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ فوراً کرنے کی نفی ہے فی الفور سجدہ ہمارے نزدیک بھی واجب نہیں ہے۔ دوسری دلیل بھی ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے ہے جن میں میثد اور اردو ہوا ہے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل بھی واجب ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کفار کی مخالفت بھی اس لیے کہ کفار اور ان کے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے سے نفی وارد ہے اور انبیاء کی اقتداء بھی۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم قرآن میں مذکور ہے۔

باب: سجودِ قرآن کی تعداد

٤١: بَابُ عَدَدِ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا حُزَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُنْكَثَرِ عَنْ أُمِّ الْفُرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الْفُرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ التَّحْمُ.

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورۃ نجم کا سجدہ بھی ہے۔

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ ۱۰۵۶: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورۃ نجم کا سجدہ بھی ہے۔

۱۰۵۶: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الرُّحْمَى الْمَمْحُوقِ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ قَابِدٍ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ زَجَاءٍ  
 ابْنُ حَيَّوَةَ عَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِشَّةَ بْنِ  
 خَاطِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ الْمُزْدَاءِ عَنْ أَبِي الْمُزْدَاءِ  
 قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ

فِيهَا مِنَ الْمُفْصَلِ هَيْءُ الْأَعْرَافِ وَالرَّغْدِ وَالنَّحْلِ وَبَنَى إِسْرَافِيلَ وَمَرْيَمَ وَالْحُجَّ وَسَجْدَةَ الْفُرْقَانِ وَسَلِيمَانَ سُورَةُ النُّحْلِ وَالسَّجْدَةِ وَابْنِ صَ وَسَجْدَةَ الْحَوَامِيمِ.

۱۰۵۷: خَلَفَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَقَفِي ثَقَفِي ابْنِ مَرْثَمٍ عَنْ  
نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ ثَقَفِي الْحَارِثِ ابْنِ سَعِيدِ الْعَقْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ بَسْطٍ عُبَيْدِ كِلَابٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ النَّعَّاسِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ حَمْسَ عَشْرَةَ سُجْدَةً فِي الْقُرْآنِ  
مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفْضَلِ وَفِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۸: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے جن میں سے تین تو مفصل ہیں اور حج میں دو سجدے۔

۱۰۵۸: خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نَسْفَةٍ ثَمَنِیَّاءٍ مِنْ غَیْطٍ  
عَنْ یُثُوبٍ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَّاءَ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ  
قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ إِذَا السَّمَاءُ  
انْشَقَّتْ وَ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾

۱۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ﴿ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ اور ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ میں سجدہ کیا۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُفَيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ ۱۰۵۹: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔

حُزِمَ عَنْ عَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُعْزِزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۖ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُهُ غَيْرُهُ.

☆ خلاصہ الباب ☆ حنفیہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں کل سجدہ ہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان کے تعین میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ”ص“ کا سجدہ ہے اور سورۃ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں طرف ہیں البتہ امام شافعی اپنی تائید میں تعدد صحابہ کرامؓ کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس لیے محققین حنفیہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح المعلم کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لی چاہیے تاکہ اس کا کل تمام ائمہ کے مطابق ہو کہ اتفاقاً سجدہ ہو جائے۔ امام مالکؒ کے نزدیک تفضیل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت



سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو بخود علی الفور کی نئی پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ بخاری شریف میں ہے: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا“ نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۸، ۱۰۵۹ میں بھی سورۃ انشقاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزرا ہے۔

## ۷۲: بَابُ اِتِّمَامِ الصَّلَاةِ

## پاب: نماز کو پورا کرنا

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَيْكَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دوبارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر پھر پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابو قتادہؓ بھی تھے میں حضرت ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدی نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہؓ نے کہا: اچھا یانے کرو۔ فرمایا کہ رسول

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُثَيْمٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَلَمْ يَقُلْ: وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ. فَارْجِعْ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَلَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ بَعْدَ. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَعَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الْمَوْضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مِنْكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْأِفْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْأِفْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَمْ نَوَالِهِ مَا كُنْتَ بَاكِرًا نَا لَهُ تَبَعَةٌ وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرَضَ قَالَ

اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکعت کے اپنا سر پیٹھ سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑا اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑا اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا پایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑا اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے مل بیٹھتے۔ صحابہؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہؐ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبیؐ نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہؐ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پٹلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کر بالکل سیدھی

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِثَ بِهَا مَنْكِبَيْهِ وَيَقْرَأُ كُلُّ عَصَا مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِثَ بِهِنَّ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُتَعَمِّدًا لَا يَنْصُبُ رَأْسَهُ وَلَا يَقَعُ مُتَعَدِّلًا ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِثَ بِهِنَّ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُنْشِئُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَنْفُخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِثَ بِهِنَّ مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ الْبَتَاحِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يُصَلِّيُ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الثَّانِي يَنْقُضِي فِيهَا التَّسْلِيمَ آخَرَ أَحَدِي وَجْهِي وَجَلَسَ عَلَى شِقْبَةِ الْأَيْسَرِ مُنَوَّرًا قَالُوا أَصَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّيُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَارِثَةَ بِنِ ابْنِ الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ مَسَى اللَّهُ، وَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَجْعَلُ فِي بَعْضِيهِ ثُمَّ

یَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقْبِضُ سُلْبَهُ وَ يَقُومُ قِيَامًا طَوِيلًا مِنْ قِيَامِكُمْ  
فَلْيَلَا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ بِجَانِبِ الْقَبْلَةِ وَ يُجَاوِزُ  
بِعَاضِدَيْهِ مَنْاسِطَاعَ فَيَمَّا رَأَيْتَ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَجْلِسُ  
عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى وَ يَنْصَبُ الْيُمْنَى وَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْسَقَطَ  
عَلَى جَنْبِهِ الْآيِسَرِ۔

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کھڑے رہتے  
پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو  
مٹتا ہو سکتا جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ  
جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپ بائیں جانب  
گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

**خلاصۃ السباب** حدیث ابو ہریرہ کی بناء پر امام خلاط اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیلی ارکان فرض ہے  
اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((وصل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے  
ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ تعدیلی ارکان فرض تو  
نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹانا واجب اور ضروری  
ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فریضہ کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے  
فریضہ ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت خلد بن رافع کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعدیلی ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب  
الاعادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو ہتھیلیں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک "افتراش" یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر  
بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا اور دوسرے "توزک" یعنی بائیں کو لیے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب  
باہر نکال لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں سمجھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش  
افضل ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک دونوں میں تو رک افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس  
میں تو رک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ فضلیت تو رک کے قائلین کا استدلال ابو یوسف  
سامعی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخو اخلتہ و جلس علی شقہ الایسر متورکھا)) مطلب یہ ہے  
کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نمازی اپنا بایاں پاؤں پیچھے کرے اور توڑک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ  
بیان جواز پر محمول ہے یا حالت عذر پر۔ اختلاف چونکہ شخص فضلیت میں ہے اس لیے توڑک کے جائز ہونے میں کچھ تردد  
نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال وائل بن حجر کی حدیث ہے  
فرماتے ہیں: ((قدمت المدينة قلت لا نظرون الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس)) یعنی  
((النشهد افترش رجلہ الیسی و وضع یدہ الیسی)) یعنی ((و علی فخلہ الیسی و نصب رجلہ الیمنی))  
مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریم کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا  
مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں  
پر رکھے۔ امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ہذا حدیث حسن" یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل  
علم کا اس پر عمل ہے۔ یہی مذہب سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔ حضرت وائل بن حجر مدینہ طیبہ صرف  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

## ۴۳: تَقْصِيرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

## باب: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَرِيكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَتَبِ بْنِ غُبَرَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ. تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ ثَعْلَبَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ كُنْتُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَةً.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْخَضِرِ وَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ دو رکعتیں ہیں، عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ المبارک کی نماز (بھی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بھی) دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حضرت یحییٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ”تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں۔“ (لہذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اسکے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہذا تم اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں سفر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز تو ملی تو ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں مبعوث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَتَا خُشَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
بِشْرِ بْنِ خُرَبٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رُكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ  
إِلَيْهَا.

۱۰۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ سے باہر جاتے  
تو دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس مدینہ  
آ جاتے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي  
الشَّوَّازِ وَجُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَا قَتَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ  
بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
الْفَرَضُ اللَّهُ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ.

۱۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے  
بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی زبان میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض۔  
فرض اللہ الصلاۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ  
وسلم فی الحضر اربعاً و فی السفر رکعتین۔

**خلاصہ الباب \*** قصر (رباعی نمازوں کا نصف ہو جانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے۔  
حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہذا اس کو چھوڑ کر اتمام جائز نہیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کی ایک  
روایت اسی کے مطابق ہے۔ جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رحمۃ اللہ  
کے نزدیک قصر رخصت ہے اور مکمل پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال قرآن کریم کی آیت:  
﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ ہے اس میں ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾  
یعنی قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ الفاظ مباح کے  
لیے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ واجب کے لیے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے نہ کہ  
سفر میں قصر کے بارے میں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آیت قصر فی الکفایت سے متعلق ہے یعنی خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ  
یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائے دوسری جماعت کو دوسری رکعت پڑھائے۔ قصر فی الکفایت مراد ہونے کی  
دلیل آیت کریمہ کا دوسرا جزء: ﴿أَنْ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتَنَكُمْ﴾ ہے حالانکہ قصر فی السفر کسی کے نزدیک بھی حالت خوف کے  
ساتھ مشروع نہیں۔ احناف کے دلائل احادیث باب ہیں۔ دوسری دلیل نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے: ﴿قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ﴾ یعنی اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے تم پر اقامت میں چار رکعتیں فرض کی ہیں اور سفر  
میں دو رکعتیں۔ تیسری دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ دو رکعتیں سفر میں ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنت کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۷۴: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ  
۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ قَتَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

۷۴: باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا  
۱۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء

عَنْ مُحَمَّدٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ وَ غَطَّاءِ بْنِ أَبِي زَيْنَاحٍ وَ طَاوُسِ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الشَّفَرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ وَلَا يَطْلُبُهُ عَذْوٌ وَلَا يَحَافُ شَيْئًا.

(کی نماز) اکٹھی پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ نہ جلدی کی کوئی بات ہوتی نہ دشمن پیچھے ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف ہوتا۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْسَعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ الطَّفِيلِ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ بَنِي كَنْدَةَ فِي الشَّفَرِ.

۱۰۷۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر (کی نمازیں) اور مغرب و عشاء (کی نمازیں) سفر جوڑنے میں اکٹھی پڑھیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمد کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالک یہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کو جمع کرنا سفر میں صرف اُس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالک کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوٰتین جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوٰتین (دو نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں شروع ہے اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ جمع صوری جائز ہے جسے جمع ”فعلی“ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر صورت اے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

(۱) ابوداؤد میں نافع عن عبد اللہ ابن واقد کے طریقوں سے مروی ہے: ((ان مؤذن ابن عمر قال الصلوٰۃ قال بین بینی حتی اذا کان قبل غروب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل به امر صنع مثل الذی صنعت)) کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے کہا کہ نماز پڑھئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نماز عشاء کا وقت آ گیا تو نماز عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کہا۔ ابو داؤد نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابعت بھی ساتھ ہی ذکر کیا (۲) صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے: ((قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانینا جمیعاً وسبعاً جمیعاً قلت یا ابا

الشعشاء اظنہ اخر الظهر وعجل العصر وآخر المغرب وعجل العشاء قال واظن ذالک)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں اور (مغرب وعشاء) سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عصر کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور مغرب کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عشاء کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا۔ اس روایت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد جابر بن زید ہیں جن کی کنیت ابو العشاء ہے اور ابو العشاء کے شاگرد عمرو بن دینار ہیں تو عمرو بن دینار جابر بن زید ابو العشاء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمع کیا ہے اس میں میرے خیال میں جمع صوری ہی مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی تو جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال بھی یہی ہے۔ اس حدیث کے دو راویوں کا گمان خفیہ کے مطابق ہے۔ (۳) ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جس نے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مؤطا کی روایت سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں جمع بین الصلوٰتین وارد ہے وہ جمع صوری ہے نہ کہ جمع حقیقی اور اگر جمع سے مراد جمع صوری کی جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو (ظہر کے وقت میں) عرفات میں اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت میں) مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی صحیح اور درجہ اول کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے وقت میں ادا کیا ہو اور اسی طرح عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں ادا کیا ہو۔ اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک نہایت قوی ہے اور نصوص قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے کی بہتر صورت ہے۔ اس سلسلہ میں امام صاحب کے ساتھ حضرت بصری، ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے خلاف ہے جاہل اور یا تاویلات بعیدہ کرتے ہیں وہ کوئی بہتر بات نہیں کرتے۔

۵: باب السفر میں نقل پڑھنا

۵: باب السفر میں نقل پڑھنا

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ خَفْصَةَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ فَصَلَّيْنَا بِمَنْزِلِنَا فَأَنْصَرَفْنَا مَعَهُ وَأَنْصَرَفَ قَالَ فَالْتَفَتَ لِرَأْيِ أَنَا سَأَلْنَا يُصَلُّونَ فَقَالَ مَا يَضَعُ هَؤُلَاءِ فَلَمْ يَسْتَحْزُنْ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسْتَحْزَنًا لَمْ تُمْثِ صَلَاتِي يَا ابْنَ

۱۰۷۱: حضرت حفص بن عاصم بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد المحترم نے حدیث سنائی فرمایا کہ سفر میں ابن عمر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم ان کے ساتھ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہو گئے۔ فرمایا کہ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نقل پڑھ رہے ہیں۔

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھتے ہوئے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابوبکر کے ساتھ بھی رہا۔ آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمر کے ساتھ بھی رہا آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمان کے ساتھ رہا۔ آپ

أَحْسَىٰ إِلَيَّ صَحِبتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ حَتَّىٰ قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبتُ أَبَا بَكْرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَحِبتُ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَحِبتُ عُثْمَانَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّىٰ قَبَضَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ۲۱]

نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضرات کو اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔“

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنبر و سمر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حضریں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلَاوَسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنِ ثَنَاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّ سَبْعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِمَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَ صَلَاةَ السَّفَرِ لَكُنَا نَصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا وَ كُنَا نَصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا.

**خلاصہ الباب ☆** علامہ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”اتفق العلماء على استحباب النوافل المطلقة في السفر واختلفوا في استحباب النوافل الرقابة فتركها ابن عمر واخرون واستحبها الشافعي واصحابه والجمهور“، یعنی عام نوافل مثلاً اشراق چاشت اذانین اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے البتہ سنن مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء رحمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گھٹائش ہو تو سنن مؤکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالت سفر میں سنن کی آکدیت (تا کید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنت فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تا کید) باقی رہتی ہے لہذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سنن فجر کے ساتھ غریب کی سنن بعدیہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔



باب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے  
تو کب تک قصر کرے؟

۷۶: بَابُ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةُ الْمُسَافِرُ  
اِذَا اَقَامَ بِبَلَدَةٍ

۱۰۷۳: حضرت عبدالرحمن بن حیدر ہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے علاء بن حضری کو فرماتے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: مہاجر کیلئے (مثنیٰ سے) (واپسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ مَا رَأَى سَمِعْتُ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْغَلَاءَ بْنَ الْحَضَرِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا تَأْوِلُوا لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصُّدْرِ.

۱۰۷۴: حضرت عطاءؓ سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے کئی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ والحدیج کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چار دن مکہ رہے پھر مثنیٰ گئے اس دوران آپؐ نے قصر فرمایا۔)

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَ قَرَأْتُهُ عَلَيْهِ أَنبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَسٍ مَعِي قَالَ قَبِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صَبَحَ رَابِعَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَيْ الْحِجَّةِ.

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دور رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دور رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَخُذْ إِذَا أَقَامْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَامْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔)

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ الصَّيْدِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقُوقِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَقَامَ بِمَكَّةَ غَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے آپؐ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ قَالِ أَخْبَرَنَا مَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا. قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

**خلاصۃ الباب** ☆ امام ترمذی نے اس باب میں ”کُتْمَ“ کی تمیز ذکر نہیں کی۔ چنانچہ یہ تمیز ”کُتْمَ مَسَافَہ“ بھی ہو سکتی ہے اور ”کُتْمَ مَسَدَہ“ بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ قصر کُتْمی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہؒ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ ”عن داؤد مطلق السفر قدر بالمیل“ (معارف ج ۴ ص ۴۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابوداؤد سے ہے: ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ اعیال او ثلاثۃ فرائیح (شعبۃ شک) یصل رکعتین)) یعنی جب نبی کریمؐ تین میں یا تین فرائح (شعبہ کو شک ہوا) تک کے سفر پر تفریق لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر کو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہر حال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوعہ موجود نہیں البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرامؓ کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوعہ نہیں ہے البتہ آثار صحابہؓ ملتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پختہ ارادہ کرو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال حضرت سعید بن المسیبؒ کے اثر سے ہے وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعت نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انس دن کی نقل کی ہے جسے امام ترمذی نے تعلیقاً نقل کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو اس طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور سے بھی متبذ ہے۔

### ۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمِنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

پہلے نماز چھوڑنے والے کی سزا

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْفٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ۱۰۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اِبْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہندے اور کفر : بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ۔ کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

۱۔ سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو ”ملکۃ العلم“ ہی کی شائع کردہ کتاب ”مسائل سفر و مسائل خفین“ مرتب مولانا رفعت قاسمی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (ایضاً)

۱۰۷۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (مناقضین) کے درمیان عہد (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اہل اسلام کا سا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً ظاہری طور پر بھی کافر ہو گیا۔

۱۰۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حاکم ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرکب ہو گیا۔

١٠٤٩ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبَاسِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ : الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا  
فَقَدْ كَفَرَ.

١٠٨٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
يَزِيدَ الرُّفَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكَ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَإِذَا تَرَكَهَا  
فَقَدْ أَشْرَكَ.

٤٨: بَابُ فِي فَرَضِ الْجُمُعَةِ

١٠٨١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ  
بَكِيرٍ أَبُو جُنَابٍ (خَبَاب) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الْعَدَنِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتُّوْبُوا إِلَى اللَّهِ  
قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَابْتَزُّوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ  
تُغْفَلَ أَوْ يَصِلَ إِلَيْكُمْ وَيَمُنَّ بِكُمْ بِكَرَّةٍ  
ذَكَرَكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تَزَوَّقُوا  
وَتَنَصَّرُوا وَتُجَبِّرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْرَضَ عَلَيْكُمْ  
الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ  
عَابِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ  
بَعْدِي وَلَمْ يَأْتِ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتَحْفَافًا بِهَا أَوْ جُهْدًا لَهَا  
فَلَا جُمُعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلُهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ الْآلَا وَلَا  
صَلَوَةُ لَهُ وَلَا زَكَاةُ لَهُ وَلَا حَجٌّ لَهُ وَلَا صَوْمٌ لَهُ وَلَا بَرٌّ  
لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْآلَا تَزَوَّقُوا أَمْرَهُ

**پاپ: فرض جمعہ کے بارے میں**

۱۰۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! موت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق قائم کرو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہر امدت دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی ستانی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسکے جھیلاد اور افراتفریب میں کبھی جہیت کو کبھی جمعیت نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اس کی نماز ہوگی نہ ذکر نہ حج نہ زکوٰۃ نہ بی بی اور نیکی

حتیٰ کہ تائب ہو جائے اور جو تائب ہو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو قبول فرمائیے ہیں غور سے سنو کی عورت کسی مرد کی انام نہیں

ہن مکتی اور نہ دیہات والا مہاجر کا امام بنے اور نہ فاسق (ویدار) مومن کا امام بنے الایہ کہ وہ مومن پر غلبہ حاصل کر لے اور مومن کو اس فاسق کے کوڑے یا تلوار کا خوف ہو۔

۱۰۸۲: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد کی بیٹائی ختم ہو گئی تو میں ان کو کچلا کر چلا کرتا تھا تو جب میں ان کو جھد کیلئے لے کر نکلتا اور وہ اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کیلئے استغفار کرتے اور دعا کرتے میں ایک عرصہ تک یہ سنتا رہا پھر میں نے دل میں سوچا کہ بخدا! یہ تو بیوقوفی ہے۔ جب بھی یہ جحد کی اذان سنتے ہیں تو میں ان کو ابوامامہ کیلئے استغفار اور دعا کرتے سنتا ہوں اور میں ان سے اس کے متعلق دریافت نہیں کرتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ چنانچہ میں ان کو حسب معمول جحد کیلئے لے کر نکلا۔ جب انہوں نے اذان سن لی تو حسب سابق استغفار کیا میں نے ان سے کہا: میرے ابا جان بتائیے آپ اسعد زرارہ کے لئے اذان جحد سن کر استغفار اور دعا کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اسعد بن زرارہ وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے آمد سے قبل تھیں انحضرت میں جرہ بنی یاسر کے ہزم میں جحد کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: آپ اس وقت کتنے افراد ہوتے تھے؟ فرمایا: چالیس مرد۔

۱۰۸۳: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو جحد سے ہٹا دیا (اور وہ اپنی گھٹی کی وجہ سے اس سے پارے میں گمراہی میں رہے) یہود کیلئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کیلئے اتوار کا دن مقرر ہوا۔ لہذا وہ قیامت تک ہمارے بعد ہیں اور ہم دنیا

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ خَنيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ ابْنِي حِينَ ذَهَبَ بَصْرُهُ لَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفِرُ لِأَبِي أُمَامَةَ اسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَعَا لَهُ فَمَكَثْتُ حِينَ أَسْمَعُ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ عَجَزٌ إِنِّي أَسْمَعُهُ كُلَّمَا سَمِعَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ يَسْتَغْفِرُ لِأَبِي أُمَامَةَ وَ يُضِلِّي عَلَيْهِ وَ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَخَرَجْتُ بِهِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ اسْتَغْفَرَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتَاهُ أَزَايَنِكَ ضَلَا تَكْ عَلَى اسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَّمْنَا سَمِعْتُ الْيَدَاءَ بِالْجُمُعَةِ لَمْ يَكُنْ قَالَ أَيْ بَنِي ثَمَانَ أَوَّلَ مَنْ ضَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فِي نَقِيعِ الْخَضَمَاتِ فِي هِزْمٍ مِنْ حَرَمَةِ بَنِي نَاضَةَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا.

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ثَنَا ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَدِيفَةَ وَ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضَلُّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا كَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ لِلنَّصَارَى

فَلَهُمْ لِنَفْعِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْأَخْرَجُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَاللَّوْنُ الْمَقْصُ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَاتِ.

اول ہیں جس کا فیصلہ تمام خلافت سے پہلے ہوگا۔

**خلاصۃ الباب ۶:** جمعہ ۱۔ مشہور سنت میں میم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں میم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے میم کے فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام ”یوم العروبہ“ تھا بعد میں اس کا نام ”یوم الجمعہ“ پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوٰۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وعظ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں: (۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کا مدار عرف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالکؓ کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسد بن زرارہؓ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ ابا جان! آپ اسد بن زرارہؓ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالکؓ نے فرمایا کہ بیٹا اسد بن زرارہؓ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروبہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہؓ نے یہ لگے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اتوار کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسد بن زرارہؓ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی خطبہ دیا اور ایک بکری ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

۱۔ مزید تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث و رئیس الحق جامعہ اشرفیہ لاہور کا مقالہ ”نماز جمعہ کے فضائل و مسائل“ ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاد)

۲۔ تفصیل کیلئے ”الرسالة المسماة البصر فی المنصر“ (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) (مرتب مولوی محمد عمار دہلوی کیجئے۔ (ابومعاد)

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ بعد صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ قیام سے آتے ہوئے محلہ بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محلہ بنی سالم مدینہ منورہ کے مشافعات میں داخل تھا لہذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں ”اول جمعة صلاھا بالمدینة“ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو اس سے مراد مصر ہے۔ عند الاحناف اور امام شافعیؒ نے حدیث کے عموم کو ”قری“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو ”امصار“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گاؤں یا جنگل یا صحراء میں جمع جائز ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علاء بن الحضرمیؒ کی جگہ گورنر مقرر کیے گئے تھے وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمع پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمع نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ:

”جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدن“

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگوں میں جمع پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صحابہ کرامؓ ہر جگہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل حجة الوداع کے موقعہ پر وقوع عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے معشر شرط ہے۔ (علوی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت تھا توئیؒ کا ارشاد نقل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرانہ جمعہ سے ہے اور اہل قادی نے قصبات و قریہ کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے:

”كما فی رد المحتار عن القہستانی و تقع فرضاً فی القصبات القری الکبیرة الی فیہا اسواق الی قوله لا تجوز فی الصغیرة النی لیس فیہا قاض و منبر و خطیب كما فی المصمرات“۔ رہا یہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں جو صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ دمشقیؒ نے تحت سے اس طرح نقل کیا ہے: عن ابی حنیفة انہ بلدة کبیرة الی قوله و هذا هو الاصح“ اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۶۲)۔ (التبصر فی المنصر ص ۲۸)

### باب ۹: جمعہ کی فضیلت

### ۹: بَابُ فِی فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ ابْنِ ۱۰۸۴: حضرت ابوالبابہ بن عبدالمعزؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو دنیا سے اٹھالیا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے آسمان زمین ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اسی دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مٹی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدَةُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فِيهِ خُمُسٌ حَلَالٌ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَغْطَى اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مُلْكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقُنْ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الشَّصْعَانِيِّ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النُّفُخَةُ وَفِيهِ الضُّعْفَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ صَلَّيْتُمْ مَعْرُوضَةً عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أُرِمْتَ بَعْضِي بَلَيْتَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُعْوِزُ بْنُ سُلَيْمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تَغْشَ الْكِبَائِرَ).

**خلاصۃ الباب ۱۶:** ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعیین و عدم تعیین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوری نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں بیٹھنا لیس اقوال ہیں۔ ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ اس قول کو امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ قول اول کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبد اللہ بن سلام کا قول ہے اور قول ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قول ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہر حال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک قوعاء و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر کامان قوعاء ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس گئے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

### باب: جمعہ کے روز غسل

### ۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۷: حضرت انس بن اوس ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرے (کہ بیوی سے محبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِیْ أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنِیْ أَوْسُ بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَنْ غَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَتَخَرَّجَ وَابْتَكَرَ وَنَشَى وَ لَمْ یُرْکَبْ وَ ذَلَمَنِ الْإِمَامَ فَأَسْتَمَعَ وَ لَمْ یَلُغْ حَتَّى لَمْ یُکَلِّ خَطْبَةَ غَمَلَ سَنَةً أَجْرُ صَیَّامِهَا وَ قِیَامِهَا.

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ غُبَيْدٍ عَنْ أَبِي أَسْحَقٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ عَلَی الْمِنْبَرِ: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۰۸۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سَفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَی كُلِّ مُخْلِطٍ.

خلاصہ الباب ☆ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اس کے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بنوریؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سنیت کے قائل ہیں۔ قائلین وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظاً فَلْيَغْتَسِلْ صیغہ



امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم "کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔"

جہور کے دلائل یہ ہیں کہ (۱) ترمذی میں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ آذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے آذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقع سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کو لوٹ کر غسل کر کے آئے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ٹاٹ پورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان دھوئے تھے۔ پسند بہت آتا تھا اور مسجد نبوی کی چھت چٹنی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو اذیت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارض کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے صیغہ استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

### ۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاخْسَنَ الْمَوْضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَدَأَ وَانْتَصَعَ وَاسْتَمَعَ غُفْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمِنْ مَنْ أَحْضَى لَفَقْدَ لَعَا.

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سَمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ يُجْزَى عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَ

۱۰۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو نکلیاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

مَنِ اغْتَسَلَ فَاغْتَسَلَ الْفَضْلُ.

والا ہے۔

۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهَجُّبِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمع کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا  
 نَسَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ  
 بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى  
 قُلُوبِهِمْ الْأَوَّلَ وَالْأَوَّلُ قَالُوا قَالَا خَرَجَ الْأَنْفَامُ طُورُوا  
 الصُّحُفَ وَاسْتَمْعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهْجَرُ إِلَى الصَّلَاةِ  
 كَالْمُهْجَرِ بِذَنَةِ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْجَرٍ بِغَفَرَةٍ ثُمَّ الَّذِي  
 يَلِيهِ كَمُهْجَرٍ بِخَبَشٍ: حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ زَادَ  
 سَهْلٌ فِي خَدِيدِهِ: فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمَّا يَجِيءُ بِحَقِّ  
 إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۰۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام انکے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام (خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لیٹ کر توجہ سے خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آئے والا اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ آپؐ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔ سہل کی حدیث کا یہ اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکے اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آیا۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَبَ مِثْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّكْبِيرُ كَمَا جَرِ الْبَدَنَةِ كَمَا جَرِ الْبَقَرَةِ كَمَا جَرِ الشَّاةِ حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

۱۰۹۳: حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی مانند پھر گائے ذبح کرنے والے کی مانند پھر کبریٰ ذبح کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ عُيَيْنَةَ الْجُمُصِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيرِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَوَجَدَ ثَلَاثَةً وَقَدْ سَبَقُوا فَقَالَ: رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ وَ سَابِعٌ أَرْبَعَةٌ بِسَعِيدٍ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ "مِنْ اللَّهِ" يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قُلُوبِهِمْ رَوَاهُمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الْأَوَّلِ

۱۰۹۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا: میں چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ دور نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

والثانی والثالث "ثُمَّ قَلَّ زَائِعُ اَرْبَعَةٍ وَ مَا رَابِعُ اَرْبَعَةٍ" گاہیلا دوسرا تیسرا ہی درجہ پر ہوگا پھر فرمایا چار میں چوتھا بعید۔

**خلاصۃ الباب ☆** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے لیے بہت جلدی آتے تھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کے لیے جانے میں دیر کرنے لگے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بدعات سے بچائے اور صحابہ کرامؓ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

### ۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ فِي  
يَوْمِ الْجُمُعَةِ (مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوَاسْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ  
الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مَهْنَةٍ).

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے ہیں کہ

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی ایک پر کیا ہو جو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے خصوصی دو کپڑے خرید لے؟ (جیسے کوئی کسی بڑے کے دربار میں جائے تو خصوصی کپڑے پہنتا ہے)۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْخٌ لِّمَاعِنٍ

عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خُطِبَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ.

۱۰۹۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو پوشین پہنے دیکھا اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک پر کیا ہو جو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ بشرط وسعت جمعہ کے لئے دو خصوصی کپڑے تیار کروائے۔

۱۰۹۷: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے اور اچھی طرح اپنا بدن پاک کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور جو اللہ جل جلالہ نے اسکے گھر والوں کو خوشبو عطا فرمائی ہے وہ لگائے پھر جمعہ کے لئے اور فضول کام یا کلام نہ کرے اور دو آدمیوں کو

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى عَلَيْهِمْ  
ثِيَابَ الْبِمَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ  
وَجَدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مَهْنَةٍ.

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ حَوْفَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ  
الْمَغْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي  
ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاحْسَنَ غَسَلَهُ  
وَتَطَهَّرَ فَاحْسَنَ طَهُّورَةً وَ لَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَ مَسَّ

ما کسب اللہ لہ من طیب اھلہ ثم اتی الجمعة ولم یلغ  
ولم یفرق بین اثنتین غفر لہ ما بینہ و بین الجمعة  
الآخری۔  
۱۰۹۸: حدثنا عثمان بن خالد الواسطي ثنا علي بن  
غراب عن صالح بن أبي الأخضر عن الزهري عن غنيد  
بن السباق عن أبي عباس قال قال رسول الله ﷺ: إن  
هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين فمن جاء إلى الجمعة  
فليغتسل وإن كان طيباً فليمسس منہ و علیکم  
بالسواک۔

۱۰۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا  
فرمایا۔ سو! جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو غسل کر لے اور  
اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم  
ہے۔

خلاصۃ الہدایہ ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جمعہ میں یہ بات بھی  
شامل ہے کہ صاف ستھرے و ہلے ہوئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ جیسی نورانی مخلوق  
حاضر ہوتی ہے اور دربار الہی میں حاضری ہوتی ہے اسی واسطے محسن انسانیت ﷺ نے یہ اعلیٰ و ارفع تعلیم فرمائی ہے۔

### باب: جمعہ کا وقت

### ۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۹: حدثنا محمد بن الصباح ثنا عبد العزيز بن أبي  
خازم حدثني أبي عن سهل بن سعد قال قال ما كنا نقبل ولا  
ننغذي إلا بعد الجمعة۔  
۱۰۹۹: حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ ہمارا دو پہر کا کھانا اور قبولہ جمعہ کے بعد  
ہوتا تھا۔

۱۱۰۰: حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الرحمن بن  
مهدى ثنا يعقوب بن الحارث قال سمعت أناس بن سلمة  
بن الأنخوع عن أبيه قال كنا نطيل مع النبي ﷺ  
الجمعة ثم نرجع فلا نرى للجنان فيناستظل به۔  
۱۱۰۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے  
تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا  
چل سکیں۔

۱۱۰۱: حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد  
بن عمار بن سعد مؤذن النبي ﷺ حدثني أبي عن أبيه  
عن جده أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول  
الله ﷺ إذا كان الفی مثل البراك۔  
۱۱۰۱: حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ تسے کے  
برابر ہوجاتا۔

۱۱۰۲: حدثنا أحمد بن عبد الله ثنا المغيرة بن سليمان  
ثنا حميد عن أنس قال كنا نجتمع ثم نرجع فنقبل۔  
۱۱۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ  
پڑھ کر واپس آتے پھر قبولہ کرتے۔

**خلاصۃ الباب** : جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوالِ شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمد اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوالِ شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت ہبل بن سعدیؒ کی مشہور روایت ہے اور عبد اللہ بن سیدان سلمیٰ کی روایت ہے۔ جمہور ان میں تاویل کرتے ہیں۔

## ۸۵: بابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خَطْبَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً زَادَ بَشَرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ.

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حریر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرِ بْنِ الرَّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دونوں خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ آيَاتَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَ صَلَافَةً قَصْدًا.

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لاشیٰ پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلَى قَوْسٍ وَ إِذَا خَطَبَ فِي الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى عَصَا.

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَبِي غَيْثَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَكْبَانَ النَّبِيِّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا أَوْ قَائِدًا قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُ وَ  
تَرَكُوكَ قَائِمًا.  
۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ  
لَهْيَعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْجُمُعَةَ سَلَّمَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ لَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا ابْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَحْدَهُ.

۱۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر  
ارشاد فرماتے تھے یا بیٹے کہ؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں  
پڑھی: ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ”اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ  
گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد  
فرماتے تھے۔“  
۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔  
۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ  
وَلِإِنْصَابِ لَهَا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ سَوَّارٍ عَنِ  
أَبِي أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ  
أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْقُدْنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَزْدِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نَبْرِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
تَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ قَدْ حُكِرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُعْمَرُ فِي فَقَالَ  
مَنْ أَنْزَلَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ  
فَأَسَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَنْ  
أَنْزَلَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبُو رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ  
فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُكِرَ ذَلِكَ

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام  
خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ ”خاموش ہو  
جاؤ“ تو تم نے لغو کام کیا۔  
۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جمعہ  
کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ ”تبارک“ پڑھی  
پھر ہمیں تذکیر یا یام اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزا و  
سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابو الدرداءؓ یا  
ابو ذرؓ میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا: یہ  
سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو  
حضرت ابیؓ نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب  
نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو الدرداءؓ یا ابو ذرؓ  
رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے  
آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ  
نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت ابیؓ نے کہا تمہیں آج کی اس

لہ و اخبرہ بالبائی قال ابی رضى الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق ابی رضى الله تعالى عنه.

نماز میں سے یہی لغوبات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوذرؓ کی بات آپ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ابیؓ نے سچ کہا۔

۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ لِإِمَامٍ يَخْطُبُ

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا جِسْمًا بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرًا وَأَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ. قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَمْعَتَيْنِ.

۱۱۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلیمؓ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ أَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ زُجَلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ. قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَمْعَتَيْنِ.

۱۱۱۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَيْتَ رَمْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَمْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا.

۱۱۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیم غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپؐ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا مختصری دو رکعتیں پڑھ لو۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہؓ و تابعینؓ کا یہی مسلک ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ آیت قرآنی (۱) ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر مستطب کرنا درست نہیں۔

(۲) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: (رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ارْضَيْتَ فَقُلْنَا) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران امر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ امر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ لہذا تحیۃ المسجد بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

(۳) مسند احمد میں حضرت نسیہؓ بذلیٰ کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتاً بتا دیا گیا ہے کہ نماز اسی وقت شروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

(۴) معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَوةَ وَلَا كَلَامَ حَتَّى يَفْرَغَ الْإِمَامُ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن مضملاً قرآن اس کے مؤید ہیں۔ اول تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نوویؒ کے اعتراض کے مقابلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہؓ اور تابعینؓ سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بالتعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

(۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استقاء کی حدیث میں جو اعرابی قطر کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سیلاب کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گرونیں پھلانگ کر چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ((اجلس فقد اذيت)) نیز ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخْطِئِ النَّاسِ

پاب: جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے

کی ممانعت

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَابِرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَنْتَحِلُ النَّاسَ فَقَالَ

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں کو پھلانگنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِبْلِيسُ فَقَدْ أَذَيْتَ وَ  
 آتَيْتَ. میں بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذا پہنچائی ہے اور آنے  
 میں (مجھ کی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ تَنَاوُذُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُبَّانِ  
 بْنِ قَالِبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَمَّادٍ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَخَطَّى رَقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ. ایک بل بنالیا۔

خلاصہ الباب ☆ مَنْ تَخَطَّى رَقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ۔ تَخَطَّى رَقَابَ (یعنی گردنوں کو  
 پھلانگ پھلانگ کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے  
 تنزیہی۔ قول اذل رافع ہے البتہ امام کے لیے خطی کی گنجائش ہے۔ پھر تخطی رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے  
 لیکن چونکہ خطی کی ترمیم میں اور اس سے احتراز کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس لیے اس روایت کو بھی  
 ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

چاپ: امام کے منبر سے اترنے کے

بعد کلام کرنا

۱۱۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر سے اتر کر  
 ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

چاپ: جمعۃ المبارک کی نماز

میں قرأت

۱۱۱۸: حضرت عید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ  
 مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام  
 بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں  
 جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور  
 دوسری میں سورۃ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عید اللہ  
 کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں  
 پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فدہ میں پڑھا کرتے

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ

الْإِمَامِ عَنِ الْمُنْبَرِ

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ تَنَاوُذُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُبَّانِ  
 حَارِثٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
 يُكَلِّمُ فِي الْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ  
 إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غُبَيْدِ  
 اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى  
 الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِمَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْأُخْرَى  
 إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ.

قال غُبَيْدُ اللَّهِ فَأَذْرَحْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ جِئْتُ أَنْصُرَ  
 فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلَى نَفَرٍ ابْنَاهُ

بِالْحَوْلَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا۔  
تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاَنَا شَيْخَانَا أَنبَاَنَا ضَمْرَةً بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الصُّشْحَاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا بِأَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ.....﴾  
۱۱۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَنَةَ الْغَوَلَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ﴾۔  
۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى۔  
۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا أَنبَاَنَا شَيْخَانَا عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ۔  
۱۱۲۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ نُعْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ سَمِعْنَا بَقِيَّةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَاتِلَ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْثَلِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَمَانُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَمَانُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی ایک رکعت ملی تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملائے۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَمَانُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَمَانُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے

شریک ہو گیا تو وہ دوسری رکعات بطور جمعہ پڑھے گا۔ اگر ثلاثہ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور سنائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیعین کا استدلال حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث مرفوعہ سے ہے جس میں ارشاد ہے: اذا تعیم الصلوٰۃ فلعیکم السکینۃ فما ادرکم فصلوا ما فاتکم فاتموا اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

۹۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ اَيِّنْ تَوَتَّى الْجُمُعَةُ  
۱۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي مَرْثَمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَزْوٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ غَزْوٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ  
قُبَاءٍ كَانُوا يَجْمَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
باب: جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے  
۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قباء کے  
لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں دو مسئلے بحث طلب ہیں: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے۔ جو اس سے زیادہ دور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں۔ بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ فی الباب سے ہے: الجمعة علی من اراده الیل الی اہله لیکن امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں۔ امام ترمذیؒ امام شافعیؒ اور ابن العربیؒ رحمہم اللہ نے امام مالکؒ کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذیؒ کا مقصد اسی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

۹۳: بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ  
۱۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَعَالِیَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۱۲۵: حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو  
شرق صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز ہلکا  
اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر مہر لگا دی  
جاتی ہے۔ (یعنی محض لاپرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی  
اذرئس ویزید بن ہارون و محمد بن بشر قالوا  
محمد بن عمرو حدثني غنيد بن سفيان الحضرمي عن  
ابن الجعد الصميري وكان له ضبعة قال قال  
النبي صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلاث

قباحۃ نہ ہو۔

مَرَاتٍ تَهَاجَرْنَ بِهَا طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا وَهْبُ عَنْ  
أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمَصْرِيُّ  
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَسِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ فَلَا ثَمَنَ غَيْرَ ضُرُوزٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَدِّي بْنُ سُلَيْمَانَ  
ثَنَا ابْنُ عُجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: أَلَا هَلْ عَسَى أَخَذَكُمْ أَنْ يَتَجَدَّ الْمَثْبُةُ مِنَ الْغَنَمِ  
عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ فَيَتَعَدَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَاءُ فَيَرْتَفِعَ ثُمَّ  
تُجْحَى الْجُمُعَةُ فَلَا يُجْحَى وَلَا يَشْهَدُهَا وَتُجْحَى الْجُمُعَةُ فَلَا  
يَشْهَدُهَا وَتُجْحَى الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَحَتَّى يَطْبَعَ عَلَى  
قَلْبِهِ.

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ  
قَيْسٍ عَنْ أَحِبِّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ  
جَذْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ لِمَتَعَبَةٍ  
فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيُصَفِّ دِينَارٍ.

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا  
بَقِيَّةٌ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ حِجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطِيَّةِ  
الْعُرْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكُعُ قَبْلَ  
الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ.

خلاصہ الباب ☆ جمعہ کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہ اُس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام محاذی نے باب السطوع والللیل والنہار کیف ہو میں حضرت عبداللہ بن عمر

کے بارے میں فرمایا ہے: انہ کسان یصلی قبل الجمعة اربعاً و یفصل بینہن بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ بیہقی فرماتے ہیں: رواہ الطحاوی و اسنادہ صحیح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہر حال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

### ۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنَبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو السَّائِبِ سَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا سَمِعَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ عَنْ سُهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا.

خلاصہ السباب ☆ جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: انہ اصران یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم اربعاً۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعات کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنیفہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِبَاءِ  
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

پیاپ: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوشت مار کر بیٹھنا منع ہے

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَحْنُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَخْلُقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۱۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوشت مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْسِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْإِمَامِ يَخْطُبُ.

خلاصہ: اگر آپ ﷺ یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں زیادتی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گوشت مار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تاکہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

پیاپ: جمعہ کے روز اذان

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپؐ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپؐ نے بازار میں ایک گھر پر جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کے لئے آتے تو (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ وَابْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَغُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ السَّائِبُ الثَّالِثَ عَلَى ذَاكَ فِي السُّوقِ يَقُولُ لَهَا الزُّورَاءُ فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ.

☆ نداء ثالث سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہؓ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شاطبی نے فرمایا کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب و سنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نقص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع قرار دیا ہے۔

## ۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ

وَهُوَ يَخْطُبُ

جہاں: جب امام خطبہ دے تو اس کی

طرف منہ کرنا

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبَانَ بْنِ ثَعْلَبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَ أَصْحَابَهُ بِوُجُوهِهِمْ.

۱۱۳۶: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر لیتے۔ (یعنی توجہ ہو جاتے)۔

## ۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي

الْجُمُعَةِ

جہاں: جمعہ کے دن قبولیت دعا

کی گھڑی (ساعت)

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ الْبُخَارِيُّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ سَبْرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَفَّقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَامَ يُصَلِّي بِسَأْلِ اللَّهِ فِيهَا خَيْرَ الْآلِ أَغْطَا. وَفَلْيَا بِهِ.

۱۱۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور ہاتھ سے اس گھڑی کے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عُوفٍ السَّيْرِيِّ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أُغْطِيَ سُؤْلُهُ. قِيلَ أَيُّ سَاعَةٍ قَالَ: جِئِينَ نَقَامِ الصَّلَاةِ إِلَى الْإِنْصِرَافِ مِنْهَا.

۱۱۳۸: حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا: نماز کے لئے اقامت سے نماز سے فراغت تک۔

۱۱۳۹: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یا رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے کہ میں نے عرض کیا ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ ملا کہ جمعہ کے روز ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو بھی ایمان والا بندہ نماز پڑھا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اشارہ سے کہا یا ساعت سے کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا کہ یا ساعت سے کم پھر میں نے کہا وہ کون سی ساعت ہے؟ فرمایا: دن کی آخری ساعت۔ میں نے کہا وہ نماز کا وقت تو نہیں۔ فرمایا: ایمان والا بندہ جب نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُذَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُمَانَ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَقْضَى لَهُ حَاجَتَهُ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ قُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ قُلْتُ أَيْ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ. قُلْتُ: إِنِّي لَنَسْتُ سَاعَةَ صَلَاةٍ قَالَ: بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَجْلِسُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

**خلاصۃ الباب** حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔ حضرت گگوئی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد بین امام کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے اوجھ منہ کرے۔

### باب: سنتوں کی

#### بارہ رکعات

۱۱۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنت کی بارہ رکعات پر مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل دو رکعت بعد الظہر دو رکعت بعد المغرب دو رکعت بعد العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

### ۱۰۰: باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مَغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَرُ عَلَى ثِنْتِي عَشْرَةِ رَكْعَةٍ مِنَ السَّنَةِ لَبِئْسَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۱۴۱: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعات

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الْمُتَسِّبِ بْنِ زَافِعٍ عَنْ غُبَسَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ



النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ (سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا رُكْعَةً بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔ جائے گا۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (أَطْلَعَهُ قَالَ) وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأَخْرَجَ۔  
۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

باب: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔  
۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ  
۱۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا أَبُو الْوَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْقَدَاةِ قَائِمًا الْأَذَانَ بِأَذْنِيهِ۔  
۱۱۳۴: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا تکبیر آپ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے تکبیر ہو رہی ہو تو آدمی سنت مختصری ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے۔)

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا أَبُو الْوَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نَوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَمَعَ وَرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ۔  
۱۱۳۵: ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصری دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَوَضَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔  
۱۱۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو ثَنَا شَرِيكَ عَنْ ابْنِ اسْحَقَّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَوَضَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔  
۱۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

عَلَيْهِ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

پڑھتے تھے۔

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

جواب: فجر کی سنتوں میں کوئی سورتیں پڑھے؟

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ يَغْفُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَابِطِيُّانِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَقَّتْ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ تک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے رہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْحَرِيُّوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ كَانَ يَقُولُ: نَعَمْ السُّورَتَانِ مِمَّا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

۱۱۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جواب: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ ثَنَا زَاهِرُ بْنُ الْقَاسِمِ وَ حَدَّثَنَا بِكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا زُوْخٌ عَنْ عُبَادَةَ قَالَا ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اسْحَقَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنْدَارٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ نِسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَقِيَمَتِ

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں یہی مضمون مروی ہے۔

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنْدَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ نِسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي الرُّعُوعَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ: بَايَ صَلَاتِكَ اغْتَدَدْتَ؟

۱۱۵۲: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْغُمَائِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْمَةَ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أَقْبَمَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَلَّمَهُ بَنِيٌّ لَا أَقْرَبِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ احْطَسَا بِهِ فَقُولَ لَهُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي: يُؤْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا.

۱۱۵۳: حضرت عبداللہ بن مالک بن بحیمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نماز صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگے کہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ظہر عصر مغرب عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لیتا درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثار صحابہ کی اسناد صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعی بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

۱۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ قَاتَهُ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ

بَاب: جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو

صَلَاةَ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيهِمَا

وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَهُ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۵۳: حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی

ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ قَبْرِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو

عُمَرُو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيُ بَعْدَ صَلَاةِ

رکتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبی نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی

الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَلَاةُ الصُّبْحِ

نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے

مَرْتَيْنِ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرُّكْعَتَيْنِ

فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ

الَّتَيْنِ قَبْلَهَا فَصَلَّيْتُهِمَا قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ

پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

۱۱۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ سَأَلَ زُرَّادُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

ایک یاریندی کو جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں

كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے

رُكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

بعد قضا فرمائیں۔

خاتمۃ الباب: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی

ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اسے چاہیے سورج طلوع

ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو ان ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ

حدیث منقطع ہے۔

۱۰۵: بَابُ فِي الْأَرْبَعِ الرُّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

بَاب: ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاخِرُ بْنُ قَابُوسَ

۱۱۵۶: حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عَائِشَةُ أُمُّ صَلَاةٍ وَمَوْلَى

حضرت عائشہ سے کہلا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی

اللَّهُ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَاظَبَ عَلَيْهِمَا قَالَتْ كَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشک اور مواظبت پسند تھی۔ فرمایا آپ

يُصَلِّيَانِ (بَعْدَ قَبْلِ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَيُحَسِّنُ فِيهِمَا

ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ).

اور خوب اچھی طرح رکوع و سجود کرتے۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ غَبِيْذَةَ بِنِ

۱۱۵۷: حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مُعْتَبِ الصَّبِيِّ عَنْ ابِرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَسْجَبٍ عَنْ قُرْعَةَ

ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ قُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ اَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا اِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ تَبْسِيْمًا وَ قَالَ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ اِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ.

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَنْ قَاتَتْهُ الْاَزْنَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ

پاب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ زَيْدُ بْنُ اَحْوَمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوا سَمِعْنَا مُوسَىٰ ابْنَ دَاوُدَ الْكُوْفِيَّ قَتَا قَيْسَ بْنَ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا قَاتَتْهُ الْاَزْنَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَحْدِثْ بِهِ الْاَقْيَسُ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

۱۰۷: بَابُ فِيمَنْ قَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ

پاب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ اَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرْسِلْ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ وَ كَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا وَ كَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَ قَدْ اِهْنَأَ شَانُهُمْ اِذَا ضَرَبَ النَّبَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ يَقْبِصُ مَا جَاءَ بِهِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْغَضُرُ ثُمَّ دَخَلَ فَنَزَلِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: شَعَلْنِي اَمْرُ السَّاعِي اِنْ اَصْلِيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنِي بَعْدَ الْغَضْرِ.

۱۱۵۹: حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے کسی کو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ میرے گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپؐ نے صدقات (زکوٰۃ و عشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپؐ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور ان کی حالت آپؐ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی نبیؐ باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدقہ وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں عصر تک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: صدقات! انے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا (یعنی ڈھول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

**خلاصۃ الباب** ✽ عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ معجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور منہ احمد میں حضرت ام سلمہ ہی کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی البتہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے پر تحقیق دی گئی ہیں کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی، منہ احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد و شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امت کے حق میں بعد العصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے واللہ اعلم۔

**باب: ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا**

۱۰۸: **بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا**

۱۱۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادیں گے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَسْبَةَ بْنِ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

**باب: دن میں جو نوافل**

۱۰۹: **بَابُ مَا جَاءَ فِيْهَا يَسْتَحِبُّ مِنْ**

**مستحب ہیں**

**التَّطَوُّعُ بِالنَّهَارِ**

۱۱۶۱: حضرت عاصم بن حمزہ سلوی فرماتے ہیں کہ ہم نے علیؑ سے نبیؐ کے دن کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت و ہمت نہیں (کہ رسول اللہؐ کے برابر نوافل پڑھو اس لئے سوال کرنا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ وَ ابْنُ وَاسْمِ الْأَيْبِلُ عَنْ أَبِي عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيفُونَهُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا

کیا: آپ ہمیں بتادیں ہم بقدر استطاعت اختیار کر لیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں اتنا اوپر آ جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آ جاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج وصل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار سنتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں مانگہ مقررین انبیاء کرام اور ائمہ متبعین مسلمان و مؤمنین کی نیت کرتے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تیرہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہؐ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر مداومت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ کبج جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا: اے ابواحق مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مسجد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

### باب: مغرب سے قبل

دو رکعت

۱۱۶۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مؤذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

بہ نأخذ منه ما استطعنا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر یُنْهَلُ حَتَّى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا یَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا یَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى وَرُكْعَتَيْنِ ثُمَّ یُنْهَلُ حَتَّى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا یَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا قَامَ فَصَلَّى اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ یَفْصَلُ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ بِالتَّنْمِیْلِ عَلَی الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالسَّبَّحِیْنَ وَرُكْعَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ

قال علیؓ رضى الله تعالى عنه فتلک ست عشرة و رکعة تطوع رسول الله صلی الله علیہ وسلم بالنهار و قل من یدوم علیہا قال و کتب ذلک فیہ ابی فقال حبیب بن ابی ثابت یا ابا اسحق ما احب ان لی بخدیجک هذا ملء مسجدک هذا ذہبا

### ۱۱۰: باب ما جاء فی الرکعتین قبل

المغرب

۱۱۶۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا ابو اسامہ و کتب عن کثیمس ثنا عبد اللہ ابن یزید عن عبد اللہ بن مغفل قال قال النبی اللہ ﷺ: بین کل اذانین صلاۃ. قالها ثلاثا قال فی الثالثة: لمن شاء.

۱۱۶۳: حدثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت علی بن زید بن جذعان قال سمعت انس بن مالک یقول ان کان المؤمن یؤذن علی عہد

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَسْرِي أَنَّهُمَا الْإِقَامَةُ مِنْ تَحْفَرَةٍ مِنْ يَقُومُ كَهْرَءِ هُوَ مَغْرِبٌ سَ قَبْلَ دَوْرٍ رَكَعَتَيْنِ بِرُحْنِ وَالْأَلِ  
فَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. بہت سے ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان بھی کوئی نماز شروع ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنی، بیہقی اور مسند بزار کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں مغرب کا اشتفاء موجود ہے۔ چنانچہ دارقطنی اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں، ما سوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کی اکثر یہ روایتیں نہیں پڑھتی تھیں اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہؓ سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرامؓ نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ یہی متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

باب: مغرب کے بعد کی

دو سنتیں

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الدُّورِيُّ قُلْنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (مسجد میں) پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصَّخَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلْدِجٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي عَبْدُ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِ نَائِمٍ قَالَ: ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ. حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس بنو عبد الاشہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں ہماری مسجد میں نماز مغرب پڑھا کر فرمایا وہ دو رکعتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھ لو۔

باب: مغرب کے بعد کی سنتوں

میں کیا پڑھے؟

۱۱۲: بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسُودٍ سَ رَوَايَتِ هَبَ كَ نَبِي



وَابْدَحَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ثَنَا بَدَلُ  
 بْنُ الْمُخَبَّرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ  
 بُهْدَلَةَ عَنْ ذَرٍّ وَابْنِ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﷻ قُلْ يَا أَيُّهَا  
 الْكَافِرُونَ ﷻ وَ ﷻ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﷻ پڑھا کرتے تھے۔

پایاب: مغرب کے بعد

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّيِّئَاتِ وَكَعَابِ بَعْدَ

چھ رکعات

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْيَمَامِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَنْكَلَمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً.

پایاب: وتر کا بیان

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

۱۱۶۸: حضرت حجاج بن حذافہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز بڑھادی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ الْكَثِيرِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَائِدٍ الدَّؤَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ الزُّوْفِيُّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ حَذَافَةَ الْعُدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ لَيْسَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَيْرِ النَّعَمِ الْوُتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ وَيَسِّرَ بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کر داس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے و تر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ الشُّلُوبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَلَا مَكْتَلَبٍ لَكُمْ الْمَكْتُوبَةُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتَرَنِي قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ اتَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرُ

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یُحِبُّ الْوُتْرَ۔  
 ۱۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي خَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَفْصٍ الْأَثَارِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي غَبِيْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرَى حِبُّ الْوُتْرِ أَزْوَاجًا أَهْلُ الْفَرَانِ . فَقَالَ: أَغْرَابِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَخِيكَ.

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اللہ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ دیہات کے ایک صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر ملام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات ادا کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔ علامہ نیوٹی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ امام ابراہیمؓ جمعی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالدؓ سعید بن المسیبؓ ابی غنیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ ضحاکؓ مجاہدؓ یحییٰ بن الفرجؓ (رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ ثلاثہؓ اور صاحبینؓ کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل (۱) اعرابی والی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں الا یہ کہ تم نفل کے طور پر پڑھو۔ امام ابوحنیفہؒ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکدہ ہونے سے پہلے کی ہے (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز را حله (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام طحاویؒ نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمرؓ سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے یہ بات وتر کے مؤکدہ ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکدہ اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: إِنَّ اللَّهَ قَدْ اَمْسَحَ عَنْكَ الْغُلَامَ سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے وتر کے وجوب پر متعدد ذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں (۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سو گیا یا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (متدرک حاکم ص: ۳۰۲ ج: ۱) (۲) حضرت بریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج: ۱) (۳) حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ثابت) واجب ہے۔ (دارقطنی ص: ۲۲ ج: ۲) (۴) حضرت خارجهؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد و پانچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز راند کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج ۳ ترمذی ص: ۹۱)۔ (۵) حضرت طاہسؓ کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مصنف عبدالرزاق ص: ۸ ج ۳)۔ (۶) حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ وتر پڑھو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مصنف عبدالرزاق ص: ۱۰ ج ۳)۔ (۷) حضرت ویردؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کروے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سوجاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا: جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۳)۔ (۸) حضرت امام شعبیؒ، عطاء بن ابی رباحؒ، حسن بصریؒ، طاہسؒ مجاہدؓ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۹) حضرت امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ دو پہر کو کسی کیوں نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۱۰) حضرت سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص: ۱۲ ج ۲)۔ (۱۱) بشامؒ اپنے والد حضرت عروہؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ پیشانی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص: ۱۳۳)۔ (۱۲) نافعؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں: وہ نوافل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے مؤکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۱۵: باب مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الْوُتْرِ

۱۱۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَثَارُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ طَلْحَةَ وَ زَيْنَدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کرتے تھے۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَحْوَ۔

۱۱۷۳: حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

### نصاب: ایک رکعت وتر کا بیان

۱۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھتے۔

۱۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نو اقل دو دو رکعت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا بتائیے اگر میری آنکھ لگ جائے، اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا: اگر مگر اس ستارہ کے پاس لے جاؤں میں نے سر اٹھایا تو ساک تارہ نظر آیا پھر دوبارہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نو اقل دو دو رکعت ہے اور وتر سب سے قبل ایک رکعت ہے۔

۱۱۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرد نے پوچھا کہ میں وتر کیسے پڑھوں؟ فرمایا ایک وتر پڑھ لو۔ عرض کیا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اس کو بتیرا (۷۰ رکعت) کہیں گے (اور نبیؐ نے) تیرا (۴۰ رکعت) والی نماز سے منع بھی فرمایا ہے) تو فرمایا: سنت ہے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا۔ اللہ اور اس کے رسول کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

۱۱۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو يُوسُفَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصِيفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بَابِي شَيْءَ كَانَ يُؤَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ فِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

### ۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرَكْعَةٍ

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنً وَ يُؤَيِّرُ بِرَكْعَةٍ.

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَّاحِدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بَجَلَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنً مَثْنً وَ الْوُتْرُ رَكْعَةً. قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غَلِبَنِي عَيْنِي أَرَأَيْتَ إِنْ نَمْتُ؟ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ عِنْدَ ذَلِكَ الشَّجَمِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا السَّمَاءُ تُبَاعِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنً مَثْنً وَ الْوُتْرُ رَكْعَةً قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ هَرِيمٍ الدَّمَشَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَّاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَّاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنً مَثْنً وَ الْوُتْرُ رَكْعَةً قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَّاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ

ابو ذؤب عن الزُّهْرِيِّ عن عُروَةَ عن عائشة قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كُلِّ ثَنَيْنٍ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ رَكَعَتٍ وَتَرْتِيزَةً۔

**خلاصۃ الباب** ✽ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جاتر ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ یہ دو مسلمانوں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو مسلمانوں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں جن میں والوتر و رکعة سے لے کر اوتر بسبع تک کے الفاظ مروی ہیں۔ حنفیہ کے دلائل (۱) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو ترمذی میں بھی ہے: عن ابی سلمة ابن عبد الرحمن انه اخبرہ انه سال عائشة كيف كانت صلوٰۃ رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا لا لفظ للبخاری (۲) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بفتح سور من المفصل يقرأ في كل ركعة ثلاث سور آخرهن قل هو الله احد (۳) ترمذی ہی میں باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر کے تحت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث مروی ہے: قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بفتح اسم ربك الاعلى و قل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد في ركعة (ركعة ۴) باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر ہی کے تحت حدیث مروی ہے: عن عبد العزيز ابن جريج قال سألت عائشة باي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ في الاولى بفتح اسم ربك الاعلى و في الثانية بقل يا ايها الكفرون و في الثالثة بقل هو الله والمعوذتين (۵) سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن ابی قیس سے مروی ہے: قال قلت لعائشة بكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر؟ قالت كان يوتر بربيع وثلاث و ست وثلاث و عثمان وثلاث و عشر و ثلاث ولم يكن يوتر بانفص من سبع ولا باكثر من ثلاث عشرة۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی۔ یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں پھر جہاں تک ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا تعلق ہے ان کا جواب یہ ہے کہ روایات میں ایسا ہر رکعة (ایک رکعت سے وتر بنانا) سے لے کر ایسا ہر ثلاث عشرة رکعة (تیرہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا) یا گیارہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا بلکہ سترہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا تک ثابت ہے۔ ان سب میں ائمہ ثلاثہ تاویل کرنے پر مجبور ہیں کہ یہاں ایسا سے پوری صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) مراد ہے جس میں تین رکعات وتر کی ہیں اور باقی تہجد کی۔ چنانچہ امام ترمذی نے آئین بن راہویہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ ہاتھ دھوئے۔ امام اخطی نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعات وتر سمیت پڑھتے تھے تو رات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کر دی گئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو توجہ ائمہ ثلاثہ نے تیرہ گیارہ اور نو رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجہ ہم سات والی حدیث میں بھی کرتے ہیں یعنی ان سات میں سے چار رکعات تہجد کی تھیں اور تین رکعات وتر کی۔

باب: وتر میں وعاء قنوت نازلہ

۱۱۷۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں پڑھتا ہوں۔

((اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ يَمِنَ عَافِيَتٍ وَتَوَلَّيْ يَمِنَ تَوَلَّيْتُ وَاهْدِنِيْ يَمِنَ هَدْيِكَ وَقَبْنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ يَمِنًا اَعْطَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.))

۱۱۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي الْخَوَزَاءِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ جَدِّيْ وَشَوْلُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتٍ أَقُولُهَا فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ: اللَّهُمَّ عَافِنِيْ يَمِنَ عَافِيَتٍ وَتَوَلَّيْ يَمِنَ تَوَلَّيْتُ وَاهْدِنِيْ يَمِنَ هَدْيِكَ وَقَبْنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ يَمِنًا اَعْطَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.

خلاصہ الباب ☆ اس قنوت کی بعض روایات میں اللہ لا یذل من والیت کے بعد ولا یعز من عادیت بھی روایت کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں با عزت نہیں اور بعض روایات میں رَبَّنَا تَبَارَكْتَ رَبَّنَا کے بعد استغفرک و اتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں توبہ اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا بھی اضافہ ہے: و صل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہ اور علماء نے وتر میں پڑھنے کیلئے اس قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے: اللھم انا نستعینک و نستغفرک اس کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ: اللھم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن بن علیؑ والی یہ قنوت: اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ يَمِنَ عَافِيَتٍ بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو خَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ ابْنُ عُمَرَ وَالفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَلِيٍّ: بَنِيْ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِيْ آخِرِ الْوُتْرِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِمَعَاذِكَ مِنْ غَفْوَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَفْوَتِكَ مِنْكَ لَا اُخْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَنْتَ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَنْتَ تَفْصِيْكَ.

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! کیا لطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی پکڑ اور اس کے جلال سے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت و عنایات اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علیؑ

کی اس حدیث میں صرف اتنا مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

### ۱۱۸: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوتِ

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجَافِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ الْبُطْنِ

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

**خلاصۃ الباب** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ درمیان میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو (کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح شاء اور قنوت اور تکبیرات جنازہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ میدان کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

### ۱۱۹: بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَصَحَّحَ

بِهِمَا وَجْهَهُ

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْفَرَزَقِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا اللَّهُ فَادْعْ بِطَانِ حَقِّكَ وَلَا تَدْعُ بِظُنُونِ هِمَا فَإِذَا افْرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ اسْتِئْذَنَ لضعف صالح بن حسان

۱۱۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر پھیر لیا کرو۔

**خلاصۃ الباب** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اس بات سے کہ بندہ اس کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور ناکام لوٹے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نہ مل لیتے۔ نیز ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ ص ۱۶۰ سے ایک دعا نقل کی ہے اس میں بھی حضور سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

## ۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ

## بَابُ: رُكُوعٌ سَ قَبْلِ اَوْر

## قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

## بعد قنوت

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ فَيَنْقُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

۱۱۸۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَبَّلَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقُتُّ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ.

۱۱۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

۱۱۸۴: حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

**خلاصہ الباب ☆** حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور مذہب ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام مالک سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک اور امام اعظم رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو رکوع کے بعد مننون مانتے ہیں۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت مائقہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس اس مسئلہ میں مرفوع حدیث بھی اور تعامل صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازل رکوع کے بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازلہ میں ہم بھی بعد رکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔

## ۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَحْزَرَ اللَّيْلِ

## بَابُ: اَخِيْرَاتِ مِيْن وَ تَرِ پڑھنا

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ فَذ

۱۱۸۵: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے



اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اَنْتَهٰی وَتَرَهُ حِیْنَ مَاتَ لِی السُّحُورِ.

وتر پڑھے شروع میں بھی اور میان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كُنَّجٍ . ح وَ حَفْصًا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اَنْتَهٰی وَتَرَهُ اِلَى السُّحُورِ.

۱۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تک ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَبِيَّةٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَ مَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْظُورَةٌ وَ ذَلِكَ أَفْضَلُ.

۱۱۸۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ امت پہ بہت آسانی فرمادی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

۱۲۲: بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرٍ أَوْ نَسِيَهُ

باب: جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدِينِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ.

۱۱۸۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبَحُوا.

۱۱۸۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

قال مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاهٍ.

## ۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ وَ خَمْسٍ وَ سَبْعٍ وَ تِسْعٍ

وتر پڑھنا

۱۱۹۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب ہیں لہذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھے۔

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہؐ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتی تھیں پھر رات کے جس حصہ میں اللہ جانتے آپؐ کو بیدار فرمادیتے۔ آپؐ مسواک کرتے وضو کرتے پھر نو رکعات پڑھتے ان میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبی پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپؐ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپؐ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (دتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْإِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا أَلْفِرْيَابِيُّ عَنْ الْأَزْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْوُتْرُ حَقٌّ لِمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِخَمْسٍ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِثَلَاثٍ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَتَيْنِي عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُ لَهُ مِسْوَكَهُ وَ طَهُورَهُ فَيَتَعَسَّ اللَّهُ فَيَمْسُكُ شَاءَ أَنْ يَتَعَسَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَضِلِّي بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو رَبَّهُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ يَحْمَدُهُ وَ يَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَ لَا يَسْلِمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضِلِّي الثَّامِنَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ يَحْمَدُهُ وَ يَدْعُو رَبَّهُ وَ يَضِلِّي عَلَى نَبِيهِ ثُمَّ يَسْلِمُ تَسْلِيمًا يَسْمَعُنَا ثُمَّ يَضِلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلِمُ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَلِكُلِّ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا أَسَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ ضَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا حَمِيدُ بْنُ عُثَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَلَا كَلَامٍ.

**خلاصۃ المساب** ☆ رکعات وتر کے متعلق احادیث میں متعارض الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملکم میں ان روایات کے درمیان بہترین تطبیق دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ آپ صلوۃ اللیل کو شروع دو بلکی رکعتوں سے فرماتے جو تہجد کی نماز کے مبادی میں سے ہوتی تھیں اس کے بعد آٹھ طویل رکعتیں اور فرماتے تھے (آپ کی اصل نماز تہجد ہی کی رکعتیں ہوتی تھیں) پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے پھر دو رکعات نفل بیٹھ کر اور فرماتے تھے (جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں) اس کے بعد صبح صادق کو بعد طلوع کے دو رکعت سنت فجر اس طرح کل سترہ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہؓ نے جس وقت ان تمام رکعتوں کو بیان کرنا چاہا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ۔ اور نبی سبع عشرۃ رکعتہ ہے یعنی سترہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھنا پھر بعض اوقات بعض حضرات نے سنن فجر کو خارج کر دیا کیونکہ وہ درحقیقت صلوۃ اللیل ہی تھی اس لیے صحابہؓ نے پندرہ رکعات کا ذکر کر دیا۔ پھر بعض حضرات نے شروع کی دو بلکی رکعتیں اور وتر کے بعد کے نفلوں کو ساقط کر کے سنن فجر کو شمار کرتے ہوئے تیرہ رکعات وتر کا ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے شروع کی دو رکعتیں اور وتر کے بعد کی نفل کو ساقط کر دیا اور سنن فجر کو بھی خارج کر دیا تو انہوں نے احدى عشرۃ رکعتہ (گیارہ رکعات) کا کہہ دیا پھر آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات توکل نور رکعات ہو گئیں پھر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کی کر دی اور تہجد کی صرف چار رکعات پڑھیں اور تین رکعتیں وتر تو سات ہو گئیں اس طرح اوسبہ بخمس رکعتیں ہو گئی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

### چاپ: سفر میں وتر پڑھنا

### ۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

۱۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اور آپ وتر بھی پڑھتے تھے فرمایا جی۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا وَكَانَ يَتَجَدَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قُلْتُ وَكَانَ يُؤْتِرُ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۴: حضرات ابن عباسؓ و ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ غُرَيْرٍ قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ.

### چاپ: وتر کے بعد بیٹھ کر دو

### ۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

### رکعتیں پڑھنا

### جالیسا

۱۱۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَنْعَةَ ثَنَا يُمَيْلُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد مختصری دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے ان میں بیٹھ کر قرأت فرماتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع میں جاتے۔

باب: وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لئے لیٹ جانا

۱۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں اخیر رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سوتا ہوا پاتی یعنی وتر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے لیٹ جاتے پھر اٹھ کر سنتیں پڑھ لیتے)۔

۱۱۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر (کچھ دیر کے لئے) لیٹ جاتے۔

۱۱۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔

بْنِ مُوسَى الْمَرْثِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَمْ يَزُكْ رَكْعَتَيْنِ يقرأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَزُكَّ قَامَ فَزُكَّعَ.

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّجْعَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ وَبَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ وَشَفِيعَانَ عَنْ مُسْعِدِ بْنِ إِبرْهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَلْقَى (أَوْ أَتَقَى) النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِي قَالَ وَكِيعٌ تَغَنَّى بَعْدَ الْوُتْرِ.

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُزُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا النُّضَرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَتَانَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ.

خلاصہ: باب ☆ فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریعیہ میں یعنی صلوٰۃ اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریعیہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر تکلیف کرنا ہمارے نزدیک

## ۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

## جواب: سواری پر وتر پڑھنا

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَافٍ قَالُوا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدَبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ بِنِ عُمَرَ فَتَخَلَّفْتُ فَأَوْثَرْتُ فَقَالَ مَا خَلَّفَكَ فَلَمْ أَؤْتِرْ فَقَالَ أَمَّا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَدَ حَسَنَةٍ فَلَمْ يَنْلِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ.

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تفریق کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بارش اور کچھ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْفَاطِيُّ قَالُوا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عُبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

## ۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

## جواب: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سَلِيمَانُ بْنُ تَوْبَةَ قَالُوا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالُوا زَائِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسَى بَكْرٍ: أَيُّ حِينَ يُؤْتِرُ؟ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَمَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ؟ فَقَالَ أَجَزَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذْتُ بِالْوُفْقَى وَأَمَا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَأَخَذْتُ بِالْقَوْءِ.

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا: اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر آپ نے اعتماد والی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا علم نہیں آکھ کھلنے کے کھلے وتر کی یعنی ادائیگی اول رات ادا کر لینے میں ہے) اور عمر آپ نے

رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَيْتَ يَكْفُرُ فَلَذَكَرْ نَحْوَهُ.

ہمت اور قوت والی صورت اختیار کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

## ۱۲۹: بَابُ السُّهُورِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ریاضی ہو گئی یا کی (ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں بشری تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو پیچھ کر دو سجود کر لے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجود کر لے۔

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَاهُ أَوْ نَقَصَ (قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ الزُّهْرِيُّ مِتْنِي) فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيذٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ - ثُمَّ نَحْوُ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۴: حضرت عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھیں تو پیچھ کر دو سجود کر لے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَا سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسَى عَنْ جَسَّامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِيَّاضُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَحَدًا نَا يُضَلِّي فَلَا يَذَرِيكُمْ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ.

## ۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَ هُوَ

سَاهٍ

۱۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں؟ تو لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی تھیں) آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجود کر لئے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ إِيذٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَ مَا ذَاكَ. فَقِيلَ لَهُ فَتَنِي وَ جَلِّهْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

☆ خلاصہ الہام حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجود واجب قرار دیئے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۳۱: باب ما جاء فيمن قام من

الثنتين ساهيا

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَرَ قَالُوا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الظُّلِّ أَتَاهَا الظُّهْرُ (الْعَصْرُ) فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ فَضِيلٍ وَيزيد بن هارون ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْسَرُ وَيزيد بن هارون وَ أَبُو معاوية كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي ثَنَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسَى الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ أَلَا أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السُّهُوِّ وَسَلَّم.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمِ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتِي السُّهُوِّ.

۱۳۲: باب ما جاء فيمن شك في صلاته

فرجع إلى اليقين

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدِ لَانِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ثَرْوَيْبِ بْنِ عَبْدِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْلِسْهَا وَاحِدَةً وَ إِذَا

باب: دور کعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہوتا

(یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶: حضرت ابن نجید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن نجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دور کعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرنے سے قبل سو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۲۰۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دور کعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھنے نہیں اور سو کے دو سجدے کر لے۔

باب: نماز میں شک ہو تو یقین کی

صورت اختیار کرتا

۱۲۰۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

شُكَّ فِي الثَّانِيَةِ وَالثَّلَاثِ فَيُخَفِّلُهَا الثَّانِيَةَ وَادَا شُكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيُخَفِّلُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لَيْتَمَ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَكُونُ الْوُجْهُ فِي الزَّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر دوجہدہ کر لے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شُكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشُّكَّ وَلْيَسْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَامَةً كَانَتِ الرُّكْعَةُ نَاقِلَةً وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرُّكْعَةُ لِمَامَ صَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغَمَ أَتَفِ الشَّيْطَانِ.

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ الْوَقْرَانَةُ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَا نُدْرِي أَرَادَ أَنْ نَقُصَّ فَسَأَلُ فُجِدَتْهُ فَفَنِي رَجُلُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهَهُ فَقَالَ: لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَبِيتُ فَلْيُخَوِّرُونِي وَأَيْكُمَ مَا شُكَّ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصُّوَابِ فَيُتِمَّ عَلَيْهِ وَيُسَلِّمَ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۲۱۰: حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دوجہدہ کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دوجہدہ شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

والاب: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو

صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اس میں کچھ کی ہوگی یا اضافہ تو آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپ نے اپنے پاؤں موڑنے قبلہ کی طرف مت کیا اور دوجہدہ کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کر دیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درگھی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دوجہدہ کر لے۔

۱۲۱۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شُكَّ فِي صَلَاتِهِ

فَتَحَرَّى الصُّوَابَ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ الْوَقْرَانَةُ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَا نُدْرِي أَرَادَ أَنْ نَقُصَّ فَسَأَلُ فُجِدَتْهُ فَفَنِي رَجُلُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهَهُ فَقَالَ: لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَبِيتُ فَلْيُخَوِّرُونِي وَأَيْكُمَ مَا شُكَّ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصُّوَابِ فَيُتِمَّ عَلَيْهِ وَيُسَلِّمَ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ



کسی کو نماز میں شک ہو تو درنگی کو سوچے پھر درویدے کر لے۔ طائفی کہتے ہیں کہ یہ کیلی اصول اور قاعدہ ہے اور کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

چاپ: بھول کر دوا تین رکعتیں

پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بار سہو ہو گیا آپؐ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپؐ آگے بڑھے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں گئی ہوئی اس لکڑی کی طرف بڑھے جس پر آپؐ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپؐ کی ہیت کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لمبے ہاتھوں والے ایک صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں بھولا۔ عرض کیا: پھر آپؐ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

اللہ ﷻ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْزِرِ الصُّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

قال الطائفيُّ هذا الأصل، ولا يقدر أحدٌ يؤدِّه.

۱۳۴: بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثَمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سأهيا

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ بَشَانَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فَسَلَّمَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رُوَالِيدَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتَ أَوْ نَسِيتَ قَالَ: مَا قْصُرْتُ وَمَا نَسِيتُ. قَالَ: إِذَا فَضَلَّتْ رَكَعَتَيْنِ قَالَ: أَكْمَأَ يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ. قَالُوا نَعَمْ فَقَضَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السُّهُوِ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى يَسْتِهَا فَنُجِدَ إِلَيْهَا فَخَرَجَ سَرَّعًا النَّاسُ يَقُولُونَ قْصُرْتَ الصَّلَاةَ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْءًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصُرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ: لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ أَتَسَّ قَالَ فَثَمَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ: أَكْمَأَ يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَقَامَ فَضَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

آپؐ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر درویدے کے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَخَذَ بِنُ قَابِیَ الْجَحْدَرِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ ابْنِ قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُضَیْنِ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَدَأَ بِثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فَذَخِلَ الْحِجْرَةَ فَقَامَ الْحِزْبَانِ زَجْلٌ بَسِیْطٌ فَنَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْصَرْتَ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ مُغَضَّبًا يُحَرِّزُ إِزَارَهُ فَسَأَلَ فَأَخْبَرَ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کی تین رکعات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو لمبے ہاتھوں والے مرد جناب خرباق کھڑے ہوئے اور پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ عصر کی حالت میں اپنا ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ پھر آپ نے پوچھا جب بتایا گیا تو آپ نے چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدہ سو ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدہ سو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبکی جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے ان صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔ احادیث باب امام شافعی کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر ۱۲۱۸ ہے۔ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہر حال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ ہے۔

باب: سلام سے قبل سجدہ

سہو کرنا

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ

قَبْلَ السَّلَامِ

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا ابْنُ اسْحَقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الرُّهَيْثِيُّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَذَرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَبِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَسْلُمَ ثُمَّ يَسْلُمَ.

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے پاس نماز میں شیطان آکر اس نمازی اور اسکے دل کے درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا ابْنُ اسْحَقَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ

۱۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان اور اس کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

کہ کتنی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو سجدے کر لے۔

ابن آدم و بین نفسه فلا یذری کم صلی فاذا وجد ذلك فلیسجد سجدة قبل ان یسلم۔

باب: سجدہ سہو سلام کے

۱۳۶: باب مَا جَاءَ فِيمَنْ سَجَدَ السَّهْوِ

بعد کرنا

بعد السلام

۱۲۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثنا سفيان بن غيث عن منصور عن إبراهيم عن علقمة أن ابن مسعود سجد سجدتي السهو بعد السلام وذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك۔

۱۲۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَغُثَّاءُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثنا اسماعيل بن عياش عن غيبة الله بن غيبة عن زهير بن سالم العنسي عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ثوبان قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: في كل سهو سجدتان بعد ما يسلم۔

باب: نماز پر پنا کرنا

۱۳۷: باب مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہو گئی پھر آپؐ نے صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپؐ تشریف لے گئے۔ غسل کیا اور آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپؐ نے صحابہ کو نماز پر حائل کیا جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک کہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا عبد الله بن موسى التيمي عن أنسمة ابن زيد عن عبد الله بن يزيد مؤلى الأسود بن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان عن أبي هريرة قال خرج النبي ﷺ إلى الصلاة وكبر ثم أشار إليهم فمكثوا ثم انطلق فاعتسل وكان رأسه يقطر ماء فصلني بهم فلما انصرف قال: اني خرجت إليكم جنباً واني نسيت حتى قنيت في الصلاة۔

۱۲۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی نکلے یا ندی نکل جائے تو وہ واپس جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا الهيثم ابن خارجة ثنا اسماعيل بن عياش عن ابن جريج عن ابن ابى مليكة عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: من أصابه قي أو رعاف أو فليس أو مذئ فليتوضأ ثم لين على صلاته وهو في ذلك لا يتكلم۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح

كَيْفَ يَنْصَرِفُ

واپس جائے؟

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّهٍ بْنُ غُبَيْدَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ أَخَذْتُكُمْ فَاحْدُثْ فَلْيُمِصِّبْكَ عَلَى أَثَقِهِ ثُمَّ لِيُنْصَرِفْ.

۱۲۲۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز کے دوران حدث ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو جائے۔

حَدَّثَنَا حُرْمَةُ بْنُ يُعْنَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُهَبٍ ثَنَا

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ

بَابُ: بیمار کی نماز

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي طَاهِرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ بِي لَنَا وَزُرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلِي جَنْبٍ.

۱۲۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ماسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْحَمِيدِيُّ بْنُ بِلَالٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اسْحَقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي خُرَيْبٍ عَنْ وَاثِلِ بْنِ خُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى يَمِينِهِ وَهُوَ وَجَعٌ.

۱۲۲۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

خلاصہ: اباب ☆ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک صحت و تندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام بیان ہوئے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کمرٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعی کے نزدیک افضل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چت لیٹے اور گردن اور کندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر گھٹنے ٹکے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلا نا مکروہ ہے۔ اس جنت سے نماز پڑھنے والا جنتی والے کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رُکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چت لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوا، کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ درحقیقت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو بواہ کعبہ تعین کیا۔ کیونکہ بواہ بھی خالی جگہ ہے لہذا چت لیٹنے والے کا اشارہ اسی بواہ کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰: بَابُ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ قَاعًا

بَابُ: نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا اس کی قسم مرتے دم تک آپ کی بیشتر نماز بیٹھ کر تھی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار کرے خواہ تھوڑا ہو۔

ابی اسحق عن ابی سلمۃ عن أم سلمۃ قالت والذی ذہب بنفسہ ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاتہ و هو جالس و کان أحب الاعمال الیہ العمل الصالح الذی یدوم علیہ العبد و ان کان یمیرا۔

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

۱۲۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کورات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار) قرأت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا قَائِمًا حَتَّى دَخَلَ فِي السَّنَةِ فَيَجْعَلُ يُصَلِّي جَالِسًا حَتَّى إِذْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَائِهِ أَرْبَعُونَ آيَةً أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَ سَجَدَ۔

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن شعیب عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَجَسِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا أَقْرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

(باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز

۱۴۱: بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النَّعْفِ مِنْ

پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

صَلَاةِ الْقَائِمِ

۱۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا قُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّيُ جَالِسًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النُّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ۔

والے کی نماز سے۔

القائم۔

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدمی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أَنَاثًا يُصَلُّونَ قُعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَائِمِ عَلَى النَّصِفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ قَائِمًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا فَلَهُ يَصِفُ أَجْرَ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ يَصِفُ أَجْرَ الْقَائِمِ.

باب: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا کی

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نمازوں کا بیان

فِي مَرَضِهِ

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال ہوا (اور ابو معاویہ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بلا ل آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکرؓ رقیق القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھائیں گے اگر آپؐ عمر کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھائیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ لیٹانے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور متعدد دعوت نہ تھی بلکہ یوسفؑ کے حسن و جمال

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ لَمَّا نَفَلَ: جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ تَغِيثٌ رَقِيقٌ وَمَنْ مَّا يَعْلَمُ مَفَانِكَ يَبْكِي فَلَا يَنْتَظِعُ فَلَمَّا أَمَرْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ صَوَّاجِبَاتٌ يُوسُفُ. قَالَتْ فَارْسَلْنَا إِلَى أَبِي

بِحَرِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حَقَّةً فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ يَهْدِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاةٍ تَخْطِئَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَحْسَنَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَهَبَ لِيُخَاخِرَ فَأَوْصَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَافِكَ قَالَ: فَجَاءَ حَتَّى اخْلَصَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَشَوَّنُونَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. قَدَمِ مَبَارَكِ زَمِينٍ پُر گسست رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ کو آپؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبیؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے حتیٰ کہ ان وہ مردوں نے آپؐ کو ابو بکرؓ کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابو بکرؓ نبیؐ کی اور لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام نبیؐ تھے اور سیدنا ابو بکرؓ کبر تھے)۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمُ النَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَاخَرَ فَأَخَّارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ كُنَّا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُصَلِّيُ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. ۱۲۳۴: حَدَّثَنَا نُسَيْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْهُظِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ مِنْ كِتَابِهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ بُيْظٍ ثَنَا عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُيْظٍ بْنِ شَرِيْطٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْمَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: احْضَرِي الصَّلَاةَ. قَالُوا نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِإِلَآ

۱۲۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؐ نے نماز پڑھانی شروع کی تو رسول اللہؐ کو طبیعت ملکی محسوس ہوئی۔ آپؐ باہر نکلے تو ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہؐ ابو بکرؓ کے پہلو میں برابر بیٹھ گئے تو ابو بکرؓ نبیؐ کو دیکھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴: حضرت سالم بن عبد کعبہ ہیں کہ رسول اللہؐ کو بیماری میں بے ہوش ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا سکیں۔ پھر بے ہوش ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت

ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلاں سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوش ہو گئی جب اتفاق ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلاں سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: میرے والد مرد رقیق القلب ہیں جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ لہذا اگر آپؐ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوش ہو گئی پھر اتفاق ہوا تو فرمایا: بلاں سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلاں کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابوبکرؓ کو آپؐ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ملکی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا: کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اتنے میں (عائشہؓ کی باندی) بریرہؓ اور ایک اور صاحب (عباسؓ یا علیؓ) آئے۔ آپؐ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے بٹھے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہؐ آ کر ابوبکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۳۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہؓ کے گھر تھے۔ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے ابوبکرؓ کو بلائیں۔ قصہؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے عمرؓ کو بلائیں۔ ام الفضلؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے

فلئوذن و مروا ابابکر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس ثم اغمى عليه فافاق فقال: اخضرت الصلاة: قالوا نعم قال: مروا بلا رضى الله تعالى عنه فليوذن و مروا ابابكر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس فقالت عائشة رضى الله تعالى عنها ان ابى رجل سيف فاذا قام ذلك الممقام يبكى لا يستطيع فلو امرت غيره ثم اغمى عليه فافاق فقال: مروا بلا رضى الله تعالى عنه فليوذن و مروا ابابكر رضى الله تعالى عنه فليصل بالناس فانك صواحب يوسف او صواحب يوسف قال فامر بلا رضى الله تعالى عنه فاذن و امر ابو بكر رضى الله تعالى عنه فصلى بالناس ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد حقة فقال: انظروا الى من اتكى عليه فحاءت بريرة رضى الله تعالى عنها ورجل آخر فاتكا عليهما فلما رآه ابو بكر رضى الله تعالى عنه ذهب ليكس فاوما اليه ان اثبت مكانك ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس الى جنب ابى بكر رضى الله تعالى عنه حتى قضى ابو بكر رضى الله تعالى عنه صلاته ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض.

قال ابو غنيد الله هذا حديث غريب لم يحدث به غير نصر بن علي.

۱۲۳۵: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن اسرائيل عن ابى اسحق عن الارقم بن شرحبيل عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذى مات فيه كان فى بيت عائشة رضى الله تعالى عنها فقال: ادعوا الى عليا. قالت عائشة رضى الله تعالى عنها



یا رسول اللہ ندعو لک ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه۔ قالت حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ ندعو لک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ادعوه۔ قالت أم الفضل یا رسول اللہ ندعو لک العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم فلما اجتمعوا رفع رسول اللہ ﷺ رأسه فَنَظَرَ فَسَكَتَ لِمَا لَعَنَ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ فَوَضَعُ عَنْ رَسُوْلِ اللہ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مَرُّوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ فَانْصِلُوا بِالنَّاسِ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا يَا رَسُولَ اللہ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ وَجَلَّ رَقِيقٌ حَصْرٌ وَتَنِي لَا يَرَاكَ يَكُنِي وَالنَّاسُ يَكُونُونَ فَلَوْ اَمَرْتُ عُمَرَ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَ رَجُلَاةٍ تَحْطِطَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ سَمِعُوا بِأَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ لِيَسْتَأْذِنَ فَأَوَّاهُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ ﷺ اِثْنِ مَكَانِكَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ يَأْتُمُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اَبُو عَبَّاسٍ وَ اَحَدُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ بَيْنَ الْقَوَائِمِ مِنْ خِيْثٍ كَانَ بَلَغَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَالَ وَ كَذَلِكَ السُّنَّةُ

قَالَ: فَحَمَدُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ فِي مَرْضِهِ ذَلِكَ۔ اِنْقَالَ هُوَ گِیَا۔

☆ اوصیہ الباب آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع و جہد کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے مصلے پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی

خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ

کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ثَابِتُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمْرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَخْلَفُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَحْمَةً فَلَمَّا أَحْسَنَ بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ: وَقَدْ أَحْسَنْتُ كَذَلِكَ فَأَفْعَلُ.

۱۳۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ (سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اُس وقت پہنچے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب ان کو نبیؐ کی تحریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹے گئے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز پوری کروائیں اور (نماز کے بعد) فرمایا تم نے اچھا کیا ایسا ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت کروادیا کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر تحسین فرمائی اور آئندہ کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز جماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مقبول کی اقتدار کر سکتا ہے۔

۱۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامًا جُعِلَ الْإِمَامُ

بَابُ: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی

يُؤْتَمُّ بِهِ

کی جائے

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَوَدُّونَهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِمَامًا جُعِلَ يُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

۱۳۳۷: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ بیمار ہوئے تو کچھ صحابہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبیؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَابِتُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنُ غِيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَعَ عَنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْإِيمَانُ فَذَخَلْنَا نَعُوذُهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَأَعَادَ

۱۳۳۸: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی دائیں جانب جھل گئی۔ ہم آپؐ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپؐ کے

بیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا  
امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب  
وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی  
رکوع کرو اور جب وہ ((سَمِعَ اللہَ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم  
((رَبَّنَا وَلِکَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم  
بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے مقرر  
کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو  
تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب  
((سَمِعَ اللہَ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلِکَ  
الْحَمْدُ)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو  
کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ہم نے  
آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور  
ابوبکرؓ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپؐ کی تکبیر سنارہے تھے۔ آپؐ  
نے ہماری طرف التفات فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اشارہ  
فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی  
اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم فارس و روم  
والوں کا سائل آرتے دے دو اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے  
رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے  
اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی  
کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

باب: نماز فجر میں

توت

۱۲۴۱: حضرت ابو مالک اشجعیؓ سعد بن طارق فرماتے ہیں

و صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوْذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِنَّمَا  
جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُوْتِمَ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا  
اَذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْا رِثَا وَلِکَ الْحَمْدُ وَاِذَا  
اَذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلَّى قَاعِذًا فَصَلُّوْا فَعُوْذًا  
اَجْمَعِيْنَ

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ  
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا  
جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُوْتِمَ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا  
وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْا رِثَا وَلِکَ الْحَمْدُ  
وَاِنْ صَلَّى قَانِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِذًا فَصَلُّوْا  
فَعُوْذًا.

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ اَنَّمَا الَّذِيْ بِنِ  
سَعْدِ بْنِ اَبِي النُّزَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ  
اَشْتَكِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِذٌ وَاَبُو  
بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَكْبُرُ يَسْبِقُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ  
فَاَلْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاْنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ  
فَعُوْذًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اِنْ كُنْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا فَعَلِ الْاِمَامُ  
وَالرُّوْمُ يَقُوْمُوْنَ عَلٰی مَلُوْكَهُمْ وَهُمْ فَعُوْذٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اَنْتُمْ  
بَاِبْتِغَاكُمْ اِنْ صَلَّى قَانِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِذًا  
فَصَلُّوْا فَعُوْذًا.

۱۲۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

کہ میں نے اپنے والد محترم سے کہا یا جان آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ کے پیچھے نمازیں ادا کیں۔ کیا وہ فجر میں قوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہی چیز نکالی گئی ہے۔

۱۲۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں قوت پڑھنے سے روک دیا گیا۔

۱۲۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بدو دعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۳۴: حضرت ابوبکر و رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی ”اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! امضر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط ڈال دے۔“

افریس و حفص بن غناب و یزید بن ہارون عن ابی مالک الاشجعی سعد بن طارق قال قلت لابی یابن انک قد صلیت حلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر و عثمان و علی ہاتھا بالکوفۃ نحو امن خمسین فکانوا یقننوں فی الفجر فقال ای بئی محدث

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ نَصْرِ الطَّبَّيُّ ثَمَامَةُ بْنُ يَحْيَى زُبَيْرُ ثَمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَبَّيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَمَامَةُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَمَامَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْتَنُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَ.

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَمَامَةُ بْنُ غُنَيْمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلَدَيْنِ الْوَلِيدَ وَ سَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عِيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ وَ الْمُسْتَغْفِينَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ بَيِّنَ كَيْبِنِي يُوسُفَ.

**خلاصہ الباب** ☆ نماز فجر میں قوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے رکوع کے بعد قوت پورے سال شروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفی اور حنبلی کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قوت فجر مسنون نہیں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگی تو اس زمانہ میں فجر میں قوت پڑھنا مسنون ہے جسے ”قوت نازلہ“ کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنبلیہ کی دلیل ہیں اور بنی احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قوت پڑھنا ثابت ہے وہ قوت نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیا سے مفارقت تک قوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے معروف قوت مرا نہیں۔ حنفیہ قوت نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

## ۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

چالب: نماز میں سانپ بچھو  
کو مار ڈالنا

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور سانپ کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۴۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر تمہاری کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو حل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۴۳۷: حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

خلاصۃ الہاب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانوروں اور حوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

## ۱۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

چالب: فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا  
ممنوع ہے

۱۴۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ غَدِيدٍ الرَّضْمِيِّ عَنْ خَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۴۳۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَ الثَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَفْوِرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. ۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا

غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔

۱۲۵۰: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَمَّا قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مُرْضِيُونَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

**خلاصۃ الباب** ☆ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقات مکروہہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اوقات ثلاثہ یعنی طلوع، استواء اور غروب کے اوقات اور دوسرے نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد نماز، نماز عید، کسوف وغیرہ۔ دوسری قسم یعنی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے اوقات سوان کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باب حنفیہ کا استدلال یہ ہیں جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ احادیث تحیۃ المسجد اور جبرین مطعم کی حدیث: لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا كَوْحِدِثَ بَابٍ سَے مخصوص ماننے ہیں اور امام غلامی کے بقول مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہو تب بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھائیں اور طواف و نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنفیہ کے مؤقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نبی کی احادیث زیادہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع وہی ہیں۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ

باب: اوقات کے مکروہ

فِيهَا الصَّلَاةُ

اوقات

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَمَّا قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مُرْضِيُونَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ۱۲۵۱: حضرت عمرو بن عبدہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور محبوب ہو؟ فرمایا: جی ہاں! ارات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہذا صبح کے

فصل ما بدا لك حتى يطلع الشمس ثم اتته حتى تطلع الشمس وما دامت كأنها حقة حتى تفيض ثم صل ما بدا لك حتى يغمر العمود على ظله ثم اتته حتى تزيع الشمس فان جهنم تسجر نصف النهار ثم صلى ما بدا لك حتى تصلي العصر ثم اتته حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني الشيطان وتطلع بين قرني الشيطان.

طالع تک جتنا چا ہونما پڑھتے رہے (نجر کی سنت اور فرض کے علاوہ باقی نمازوں سے) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طالع ہو اور جب تک ڈھال کی طرح رہے (رک رہو) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنا چا ہونما پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سارے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ (اور رکے رہو) یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو

جائے اس کے نصف النہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چا ہونما پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اس کے سورج شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان ہی طالع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲: حدثنا الحسن بن داود المكندي ثنا ابن أبي فديك عن الضحاك بن عثمان عن المغيرة بن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سأل صفوان بن المعطل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله! اني سائلك عن امر انت به عالم وانا به جاعل قال: وما هو. قال هل امن ساعات الليل والنهار ساعة تكرة فيها الصلاة قال: نعم اذا صليت الضحى فذع الصلاة حتى تطلع الشمس فانها تطلع بقرني الشيطان ثم صل فالصلاة محضورة متقبلة حتى تستوي الشمس على رأسك كالرمح فاذا كانت على رأسك كالرمح فذع الصلاة فان تلك الساعة تسجر فيها جهنم وتفتح فيها ابوابها حتى تزيع الشمس عن خاجيك الايمن فاذا زالت فالصلاة محضورة متقبلة حتى تصلي العصر ثم ذع الصلاة حتى تغيب الشمس.

۱۲۵۳: حدثنا اسحق بن منصور ابنا عبد الرزاق ابنا معمر عن زيد بن اسلم عن عطية بن يسار عن ابي عبد الله الشنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان

۱۲۵۲: ایوہریرہ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی ساعات میں سے کسی ساعت میں نماز نہ کرو بھی ہے؟ فرمایا: جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طالع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان طالع ہوتا ہے اس کے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سیدھا سر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے ڈھل جائے تو پھر اس کے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو ورنہ آفتاب تک۔

۱۲۵۳: ایوہ عبد اللہ صناجی فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: آفتاب شیطان کے دو سیٹگوں کے درمیان طالع ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دو سیٹگ بھی نکلتے ہیں جب

الشمس تطلع بین قرتی الشیطان (او قال یطلع معها قرنا الشیطان۔ فاذا ازنیعت فارقیها فاذا كانت فی وسط السماء قانہا فاذا دلکت (او قال زالت) فارقیها فاذا دنت للغرؤب قانہا فاذا غربت فارقیها فلا تصلوا ہذہ الساعات الثلاث۔

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ ڈھل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہوئے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اسلئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گو خدا کی عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ اور منع ٹھہری۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گرمی ہے اور وہ سورج کے گرگھومتی ہے اب جو لوگ منطق البروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں وہ چہرہ ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع نہیں کی اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ جس وقت ہم نے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہم نے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے جس جو غرب کی طرف بنے ہوئے ہیں استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہوا یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوگا تو شیطان آفتاب سے جدا ہو کر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متبع ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور مشرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو بہر حال ختم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے جو کس لامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہوا اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

**باب: مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت**

۱۲۵۳۔ حضرت جبیر بن مطعم بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹوں کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

**باب: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں**

۱۲۵۵۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز پڑھنے میں تاخیر کریں گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھر میں ہی اس وقت میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھے دیکھ کر) پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

۱۴۹۔ باب ما جاء فی الرخصة فی الصلاة بمكة فی كل وقت

۱۲۵۳۔ حدثنا یحییٰ بن حکیم بن سفیان ابن غنیم عن ابی الزبیر عن عبد اللہ ابن سائبہ عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ ﷺ: یا بنی عبد مناف لا تمنعوا اخذ اطاف بهذا البیت و صلی اية ساعة شاء من الليل والنهار۔

۱۵۰۔ باب ما جاء فیما إذا أخرؤ الصلاة عن وقتها

۱۲۵۵۔ حدثنا محمد بن الصباح انا ابو بکر ابن عباس عن عاصم عن در عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ: لعلکم منذرؤن انما یصلؤن الصلاة لغير وقتها فان اذ كنتمؤهم فصلؤا فی بیوتکم للوقت الذی نغزؤن ثم صلؤا معؤهم واجعلؤها سبحة



۱۲۵۶: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بروقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوا پاؤ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ رکھ ہی چکے۔

۱۲۵۷: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: غمغریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی مؤخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز اٹل کی نیت سے پڑھنا۔

### پاب: نماز خوف

۱۲۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک جگہ اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ واپس آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جاسکے) تو پیادہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حمزہؓ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْجَوْنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْفِيهَا فَإِنْ أَفْرَكْتَ الْأَمَامَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَضْلٌ مِنْهُمْ وَفَدَّ أَحْزَرْتُ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَائِلَةٌ لَكَ.

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَبُو أَحْمَدُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أَبِي ائِمِّنٍ أَمْرُهُ عِبَادَةٌ فِي الصَّامِتِ يَعْنِي عَنْ عِبَادَةِ فِي الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ أَمْرَاءُ تَسْلُطُهُمْ أُمَيَّاءُ يُؤْخِرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وُفْيِهَا فَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مِنْهُمْ تَطَوُّعًا.

### ۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا وَجَرِيرٌ عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (إِنْ يَكُونُ الْأَمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَنْهَمُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِينَ سَجَدُوا وَالسَّجْدَةُ مَعَ أَمِيرِهِمْ ثُمَّ يَكُونُونَ مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَقْدِمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوا مَعَ أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيرُهُمْ وَفَدَّ صَلَّى صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفُ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَرَجَلَا أَوْ رَجَلَا نَا ﷺ.

قَالَ: يَعْنِي بِالسَّجْدَةِ الرُّكْعَةَ.

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَّابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْأَمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ

رکھے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی جگہ جائیں اور دوسرا طائفہ آجائے تو امام ان کو بھی ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں سمیت پڑھیں۔

محمد بن یسار دوسرے طریق سے اس حدیث مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے پاس لکھ رکھو۔  
مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی پہلے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب اگلی صف سجدے سے اُٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ إِلَى الصَّفِّ فَبَرَّكَعَ بِهِمْ رُكْعَةً وَبَرَّكَعُونَ لِنَفْسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لِنَفْسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَبَرَّكَعَ بِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامٍ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَبَرَّكَعَ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ لَهَا ثِنثَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَبَرَّكَعُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ قَسَّائْتُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُطَّانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَنْ حَبِيبٍ حَدِيثُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ. قَالَ قَالَ لِي يَحْيَى أَكْتُبُهُ إِلَى خَبِيرٍ وَلَسْتُ أَخْفِظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنْ بَقِيَ حَدِيثُ يَحْيَى.

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَبَرَّكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُتَقَدِّمُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَتَخَلَّلَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُتَقَدِّمِ فَبَرَّكَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلُونَهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأَوْا وَهُمْ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

خلاصہ: الباب ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآن حکیم میں اجمالاً ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے: حدیث ۱۲۵۸ پر امام ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدر علامہ ابن ہائم فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

## ۱۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُشُوفِ

## بَابُ: سورج اور چاند گرہن کی نماز

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا  
الْإِسْمَاعِيلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ  
لَمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصُومُوا

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ  
جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فِرْعَاوْنُ يُعْزِرُ نَوْبَهُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ  
يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَنَا يَزْغُمُونَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لَمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ  
الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ  
لَمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا تَجَلَّى اللَّهُ لِلْشَيْءِ مِنْ خَلْقِهِ  
خَشَعَتْ لَهُ.

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَضَرِيُّ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عَزْرَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي  
حِجَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَوَّعَ  
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ حَمْدَهُ وَبَنَّا  
وَلَكِ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ  
الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَوَّعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذْنَى مِنَ الرُّكُوعِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدَهُ وَبَنَّا وَلَكَ الْحَمْدُ  
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ الرُّبُوعَ

۱۲۶۱: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی  
انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن  
دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۱۲۶۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو  
گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کپڑے سینے سے باہر تشریف  
لائے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتیٰ  
کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ  
سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے  
گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور  
حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں لگتا  
جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی تجلّی (اظہار قدرت) فرماتا  
ہے تو وہ اس کی عاجزی کی گئے لگتے ہیں۔

۱۲۶۳: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی  
میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا  
تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر  
طویل رکوع کیا پھر کہا: (سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدَهُ وَبَنَّا  
وَلَكِ الْحَمْدُ) پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی  
لیکن یہ پہلی قرأت کی نسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر  
لسا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر: (سَمِعَ  
اللَّهُ لَنْ حَمْدَهُ وَبَنَّا وَلَكِ الْحَمْدُ) کہا پھر دوسری  
رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار رکعت۔

کئے اور سورج سلام پھیرنے سے قبل ہی صاف ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ جل جلالہ کی حسب شان حمد و ثناء کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ان کو گریہ نہیں لگتا جب تم ان کو گریہ نہ دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

۱۲۶۴: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی۔

۱۳۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز سکوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: جنت میرے اتنے قریب آگئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت کا ایک خوش تمہیں لا دیتا اور دوزخ بھی اتنی قریب ہوئی کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور آپ کا وعدہ ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ دوزخ اتنے قریب کیسے؟)

نافع (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی بلی نوج رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا حتیٰ کہ بھوکی مر گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کبڑے کھڑے (ہی) کھا لیتی۔

رُحَمَاءُ وَأَزْوَاجُ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَانْصَرَفُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: نَسَا وَكَبِعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُشُوفِ فَلَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْكُشُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: لَقَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ أَجْرَأْتُ عَلَيْهَا لَجَسْتُكُمْ بِقَطَافِ مِنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا فِيهِمْ.

قَالَ نَافِعٌ حَتَّى حَبِثْتُ أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَخْدُشُهَا هَرَّةٌ لَهَا قُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا جَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَا هِيَ أَطْعَمَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

**خلاصۃ الباب** کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض محدثین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف شمس (اسی طرح خسوف قمر) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جاسکتا ہے کہ کفلاں وقت کسوف یا خسوف ہوگا۔ لہذا اس واقعہ کو خارق عادت قرار دے کر اس پر گھبرانا اور نماز و استغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: اولاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں، لیکن میں تو باری تعالیٰ کی قدرت کا مد مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز شروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکور آخرت ہیں (لہذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) ثالثاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی آیتوں پر جتنے عذاب آئے ان کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھ غمیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیسرا ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہیں یہ ہوائیں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعاء و استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگر طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لحاظ انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی شش فیصل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لحاظ میں فدا خٹواں اگر کسی ایک جانب کی کوشش غالب آجائے تو اجرام فلکیہ کا سارا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوٰۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف مستحب مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اسی کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالک نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلوٰۃ کسوف کے طریقہ کے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دو رکعتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ حضرت ابن عباس حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایات سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفی کا استدلال ان احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں:

(۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے۔ (۲) دوسری دلیل نسائی میں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ (۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ (۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیلہ بن مخارق بن ہلالی کی روایت ہے۔ (۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی ناظرین اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی متدل روایات کا تعلق ہے سوان کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ الکسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے۔ یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ عمدہ شہ کی طرح رکوعات قطع تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھے اور ان کی ہیئت نماز

کے عام رکوعات سے کسی قدر مختلف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رکوعات کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کر دی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ازل کو ان رکوعات زائدہ میں روایات کا اختلاف ہے جس کی کوئی توجیہ اس کے سوا ممکن نہیں۔ دوسرے نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت امت کو یہ حکم دیا کہ: ((فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوْا حَتّٰی صَلَوٰةٌ مَّكْتُوبَةٌ صَلِيَتْ مَوْحَا)) پس جب تم اس سے کچھ بیک وقت فرض نماز کی طرح پڑھو۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف امت کو ایک سے زائد رکوع کی تعلیم دی بلکہ اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ یہ نماز فجر کی نماز کی طرف ادا کرو۔ اگر ایک سے زائد رکوع جزو صلوٰۃ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ دیتے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں:

(۱) تعدد رکوع کی تمام روایات فطری ہیں جبکہ حنفیہ کی مستدلات قوی بھی ہیں اور فطری بھی (۲) حنفیہ کے مستدلات عام نمازوں کے اصول کے مطابق ہیں (۳) حنفیہ کے قول پر تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے قول پر بعض روایات کو چھوڑنا پڑتا ہے (۴) اگر کوف میں تعدد رکوع کا حکم ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی اور ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو واضح طور سے بیان نہ فرمائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوف کے بارے میں پورا خطبہ بھی دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک قول بھی ایسا مروی نہیں جس میں تعدد رکوع کی تعلیم دی گئی ہو۔

### ۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

### باب: نمازِ استسقاء

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا نَا وَ كُنِيَ عَنْ شَفِيَّانٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثَّانَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اُرْسِلْنِي اِمْرًا مِنَ الْاَمْرَاءِ اِلَى اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَسْأَلُهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ بَنْ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْأَلَنِي قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَبِّغًا فَرَسَلَا مُنْصَرِّعًا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْغَيْدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا شَفِيَّانٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَخْبُرُ اَبِي عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ قَلْبَ رِدَاءٍ وَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ.

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَبَانَا شَفِيَّانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۲۶۶: حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن کثانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاکم نے سیدنا ابن عباسؓ کی خدمت میں نمازِ استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو خود پوچھ لینے سے کیا نفع ہوا؟ پھر فرمایا کہ (نبیؐ) تواضع کے ساتھ آرائش و زینت کے بغیر خشوع کے ساتھ آہستگی اور متانت کے ساتھ زاری کرتے ہوئے تشریف لائے اور نمازِ عید کی مانند دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح یہ خطبہ نہیں پڑھا۔

۱۲۶۷: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکل گئے نمازِ استسقاء کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہوئے اور چادر چلی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مسعود کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن محمد بن

قَالَ سُفْيَانُ عَنِ الْمُسْعُودِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَمْرٍو أَجْعَلُ أَغْلَاهُ اسْفَلَةً أَوِ الْيَمِينَ عَلَى  
الْيَسَارِ قَالَ لَا بَلَى الْيَمِينَ عَلَى الْيَسَارِ.

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ  
قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي سَبْعَةَ الثُّعْمَانُ يَحْدُثُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي قُضْلَى بَنِي  
زُكْعَيْنِ بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَذَعَا اللَّهُ وَحَوْلَ  
وُجْهِهِ نَحْنُ الْقِبْلَةُ وَإِقَامَتُهُ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ  
عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرِ عَلَى الْأَيْمَنِ.

**خلاصۃ الباب** استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب عموماً صحیح سمجھا نہیں گیا۔ دراصل ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعا و استغفار سے بھی یہ سنت ادا ہو جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں استغفار کا حکم ہے اور استغفار کے نتیجہ میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا ابو مروان المکی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ نے استغفار سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابو حنیفہ کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ناقابل انکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک نماز استسقاء عیدین کی طرح بارہ تکبیرات پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں تکبیرات زوائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح صرف ایک تکبیر تحریر ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ تیسرات زوائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعداد و رکعات میدان کی طرف نکلنے اور اجتماع میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں تکبیرات زوائد ہوتیں تو صحابہ کرامؓ اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چاروں ائمہائے کبار کے لیے تھا کہ جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر اندھا خانہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چاروں ائمہ مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک سنت صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیبؒ، عروہ اور سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں ائمہ آیا ہے اور ایک غیر مد رک بالتیاس عمل ہے لہذا اپنے مورد پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

باب: استسقاء میں

۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي

دُعَا

الِاسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

۱۲۶۹: حضرت شریح بن مسلم نے کعب سے کہا: اے کعب

بن مرہ! ہمیں پوری احتیاط سے (کئی بیشی کے بغیر) رسول اللہؐ کی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے بارش مانگتے تو رسول اللہؐ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! ہمیں پانی پلائیے زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب وغیرہ خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا“ جلد برسنے والا نہ کہ میرے برسنے والا“ نفع دینے والا نہ کہ نقصان دینے والا“۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ (آپؐ کی اس دعا کے بعد) لوگ ابھی جہ سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ پھر

عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبٍ يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَسْقِ اللَّهَ قَرَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ زَالٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ. قَالَ فَمَا جَمَعُوا حَتَّى أَخْبَرُوا قَالَ فَأَتَوْهُ فَسَكُّوْا إِلَيْهِ الْمَطَرُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدَبُ الْبُيُوتُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّ إِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. قَالَمْ فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا.

لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگے۔ تو رسول اللہؐ نے یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! ہمارے ارگرد و برے ہم پر نہ برسے۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ پھر (بارش) چھٹ کر دائیں بائیں ہونا شروع ہو گئی۔

۱۲۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحبؓ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کے پاس ایسی قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس تو شیشیں اور ان کا کوئی نرچا اور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے)۔ آپؐ میرے آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر یہ دعا پڑھی: ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا.....)) ترجمہ گزر چکا پھر نمبر سے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ أَبُو الْأَخْوَصِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَنْزِلُهُمْ رَاعٍ وَلَا يَخْطُرُ لَهُمْ فَعَلَّ فَعْبَةُ الْمَيْمَنَةِ فَحَمَدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ زَالٍ. ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَنْتَابِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهِهِ إِلَّا قَالُوا قَدْ أَخْبِنَا.

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بظلوں کی سفیدی دکھائی دیے گئی۔

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ابْنِهِ عَنْ بُرْكَه عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهْشَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى حَتَّى رَأَتْهُ (أُورُنِي) بَيَاضَ بَطْنِيهِ. قَالَ مُعْتَمِرٌ: أَرَادَ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ



۱۲۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَوْهَرِ ثنا أَبُو النَّضْرِ ثنا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمْزَةَ ثنا سالم عَنْ ابْنِهِ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَانَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنِيرِ فَمَا نَزَلَ حَتَّى جِئْتُ كُلَّ مِيزَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَادْكُرْ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

وَابْيَضَ يُسْتَقْفَى الْعَصَامُ

بُوْجِهَ فَمَالِ الْيَمَانِي عِصْمَةً لِلْأَمَلِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ طَالِبٍ.

### ۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ غُبَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَرَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاسْتَأْذَنَ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظَهُنَّ وَامْرَأَهُنَّ بِالْصَّدَقَةِ وَبِالْأَنْفَالِ قَاتِلِ بَيْدِيهِ هَكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِيءَ الْخُرُوصِ وَالْعَاقِمَةِ وَالشَّيْءِ.

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بَغَيْرِ إِذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِجَاءٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمُنِيرِ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قُلِ الصَّلَاةُ فِيقَامِ رَجُلٍ فَقَالَ يَمْرُؤَانِ حَالَفَتِ السَّنَةُ أَخْرَجْتَ الْمُنِيرِ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرِجُ بِهِ وَبَدَأَتْ بِالْخُطْبَةِ قُلِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدِئُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۷۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا اور میں دیکھتا منیر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرتالے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ ہے) ”اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفیل بارش مانگی جائے۔“  
قیاموں کی پرورش کرنے والے اور بیواؤں کی نگہداشت کرنے والے“ اور یہ ابوطالب کا شعر ہے۔

### باب: عیدین کی نماز

۱۲۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پر حائلی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بلالؓ نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چپ پکڑنے کیلئے) کئے ہوتے تھے اور عورتیں جھپٹا لگتھیں اور دوسرے زیور جمع کر اور رہی تھیں۔

۱۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے رومیت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلویا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہنا: اب مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز نکلویا حالانکہ پہلے منبر عید کے روز نہیں نکلویا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے ہی دیا جاتا تھا۔ تو ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی پر ایسی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک دے تو

اللہ علیہ وسلم یقول: مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَغَيِّرَهُ قُوتٌ سِرٌّ رُكُوعٌ دَعَا أَمْرًا لِكُلِّ اسْتَطَاعَتْ نَهْوَ تَوَرَّانٍ سِرٌّ  
بِيدِهِ فَلْيَغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَابِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ رُكُوعٌ دَعَا أَمْرًا لِكُلِّ اسْتَطَاعَتْ يَحْيَى تَوَرَّانٍ سِرٌّ  
فَقَلْبُهُ وَذَلِكَ أَضْعَافُ الْإِيمَانِ. اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا حَوْفَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ: ۱۳۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی  
نَسِ غَمْرٌ غَنٍ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ غَمْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ ابْنُ  
بَكْرٍ ثُمَّ غَمْرٌ يَصْلُونَ الْغَيْدَ قَبْلَ الْخَطْبَةِ. عمرؓ سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھاتے رہے۔

**خاصہ: باب** ۱۳۷۶: خلفاء راشدینؓ، اندر بعد اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عیدین کا خطبہ نماز سے فراغت کے  
بعد سنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور  
مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ  
ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت  
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفانؓ نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہؓ اور  
بعض میں زیاد کا نام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے  
جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمانؓ نے دور  
دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد میں آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔  
البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت شاذ اور حدیث باب کے خلاف ہے۔  
البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی غالباً انہوں نے حضرت  
عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیادہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی  
اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور  
بقول بعض اپنی بعض مصاحب کی بناء پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ مروان بن زیاد کو  
"اول من خطب" کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت  
معاویہؓ نے اپنے علاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد  
بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے اپنے علاقوں میں تقلید یا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا  
تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی۔

باب: عیدین

کی تکمیرات

۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَيْفِ الْإِمَامِ فِي

صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ: ۱۲۷۷: مؤدیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد  
بن عمارؓ بن سعد مؤدیان رسول اللہ ﷺ حدیثی ابی عن  
رض اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابنہ عن جَدِّہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم كَانَ یُکْبِّرُ فِی الْعِیْدِیْنِ فِی الْاَوَّلِی سُبْعًا قَبْلَ الْقِرَآءَةِ فِی الْاٰخِرَةِ حُمْسًا قَبْلَ الْقِرَآءَةِ۔

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کیں۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُمَرُو بْنِ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَثُرَ فِی صَلَٰةِ الْعِیْدِ سُبْعًا وَحُمْسًا۔

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کیں۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ مِهْشَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ وَعَقِيلُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ غُرُوْةٍ عَنْ غَالِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَثُرَ فِی الْفَطْرِ وَالْاَضْحٰی سُبْعًا وَحُمْسًا سِوٰی تَکْبِیْرَتِی الرَّکْعَتَیْنِ۔

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فطر و اضیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیرات کیں۔

**خلاصۃ الباب** ✽ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد کتنی ہیں؟ امام مالکؒ کے نزدیک گیارہ تکبیر ہیں۔ چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریر کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمدؒ کا مسلک مالکی کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد چھ ہیں۔ تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال احادیث باب ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعیؒ فی الاوّلی سبعا (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو تا مگر تکبیرات زوائد پر محمول کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریر بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث ۱۲۷۹: کا جواب دیتے ہیں کہ اس کا رد اکثر بن عبد اللہ پر ہے جو بنا ہی ضعیف ہے۔ امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں: کذاب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: رحمۃ من ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی جو تحقیق کی ہے اس پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص: ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن ابیہر پر مدار ہے جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے التحقیق میں امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے کہ: لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیحہ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے فتح العلوم میں اس کے کل طرق کو ابیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مالکی نے تمہید میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں جمع ائمہ اقوال صحابی کی طرف اس لیے گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شکی ثابت نہیں اور اگر ہے

تو سخت و سنت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔ جس کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے متذلات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاظمیٰ اور عید الفطر میں تکبیر کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ نے جواب دیا: چار تکبیریں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے آپ کی تصدیق کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا اتنی ہی تکبیریں کہتا تھا۔ ابوجانث کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ (۲) حدیث: بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار چار تکبیریں کہیں 'سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی تکبیریں جنازہ کی تکبیر کی طرح ہیں 'اس کو نہ بھولو۔ انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (علاء) امام علاؤی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ (۳) حضرت ابن مسعود کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔ نیز ابن عباسؓ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔ پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔ حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے جو شرح معانی الآثار ج ۱ ص: ۲۳۹ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیرات جنازہ کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا تو امیر المؤمنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرام کو بلایا تو انہوں نے کہا: کہ آپؐ میں مشورہ دیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں تم لوگ مجھے مشورہ دو میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار تکبیریں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار چار تکبیریں ہوں گی۔

## ۱۵۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ

### الْعِيدَيْنِ

## بَابُ: عیدین کی نماز

### میں قراءت

- ۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ الثُّمَّانِ ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يقرأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِ: «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ».
- ۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بَنِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ غُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي وَابْنِ اللَّيْثِ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يقرأُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ بَقَاثُ وَ اقْتَرَبَتْ.
- ۱۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَ كَعْبُ بْنُ الْجَوَّاحِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُمَرٍ وَ بَنِي غَطَاةٍ
- ۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى» اور «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ» پڑھا کرتے تھے۔
- ۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا سورۃ قاف اور سورۃ قمر۔
- ۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یقرأ فی العیدین بـ «سبح اسم ربک الاعلیٰ» و «هل اتاک حدیث الغاشیة»  
 الاعلیٰ: اور «هل اتاک حدیث الغاشیة» پڑھا کرتے تھے۔

### باب: عیدین کا خطبہ

۱۵۸: باب مَا جَاءَ فِی الْخُطْبَةِ فِی الْعِیدِیْن  
 ۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا كَاهِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَحَدَّثَنِي أَحَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخَطَامِهَا.

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَائِذٍ هُوَ أَبُو كَاهِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ حَسَنَاءَ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخَطَامِهَا.

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ حَجَّ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى بَعِيرِهِ.

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمَّارٍ بْنُ سَعِيدٍ الْمُؤَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ بَيْنَ أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكَبِّرُ التَّكْبِيرَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ.

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْوَيْدٍ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْلِمُ فَيَقِفُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَيَسْتَقِيلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيَقُولُ: تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا. فَأَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْفَرْطِ وَالْحَاتِمِ وَالشَّيْءِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعْدًا يَذْكُرُهُ لَهُمْ وَالْأَنْصَرَفُ.

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ غُبَيْدٍ ثَنَا

۱۲۸۴: حضرت اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوکاہل کو دیکھا جنہیں شرفِ صحبت حاصل تھا۔ تو میرے بھائی نے ان سے حدیث بیان کی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی ٹکلی پکڑے ہوئے تھے۔

۱۲۸۵: حضرت قیس بن عازد ابوکاہل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی ٹکلی تھا سے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶: حضرت عیط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۲۸۷: حضرت سعد مؤذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز تشریف لاتے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپؐ فرماتے صدقہ صدقہ دو صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں بالی! انگوٹھی دوسرے زیور۔ اسکے بعد اگر کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

عُمَرَ وَ الرَّقِیُّ ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ ثَنَا ابُو  
الرَّثِیْبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ یَوْمَ فِطْرِ اَوْ  
اَضْحٰی فِخْطَبٍ قَابِلًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ.

۱۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِی اِنْتِظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ

### الصَّلَاةِ

### انتظار کرنا

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا هُدَيْثَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُوْهَابِ وَ غَمْرُو بْنُ رَافِعٍ  
الْبَجَلِیُّ قَالَا ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا بِنُ جُرْجِجٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الْعِيدَ ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ أَحَبَّ  
اَنْ یَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلِیَجْلِسْ وَ مَنْ أَحَبَّ اَنْ یُحْبَبَ فَلِیُحْبَبْ.

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ

### الْعِيدِ وَ بَعْدَهَا

### نماز پڑھنا

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعْدٍ ثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُبْرِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ ثُمَّ یُصَلِّیْ  
قَبْلَهَا وَ لَا بَعْدَهَا.

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِیُّ عَنْ غَمْرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ  
جَدِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَ لَا بَعْدَهَا فِی عَیْدٍ.

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبْرِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقْبِلٍ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ یَسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَیْدِ شَیْئًا فَاِذَا رَجَعَ اِلَى مَنْزِلِهِ  
صَلَّى رُكْعَتَیْنِ.

۱۲۹۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے  
ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید  
میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عید  
پڑھا کر ارشاد فرمایا: ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے  
بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

بَابُ: عید سے پہلے یا بعد

### نماز پڑھنا

۱۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو  
عید کی نماز پڑھائی نہ اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ  
اسی بعد۔

۱۲۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے  
پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے  
کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو  
کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ  
لیتے۔

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ  
مَا شِئَا.

باب: نماز عید کے لئے  
پیدل جانا

۱۲۹۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۲۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۲۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نماز عید کے لئے چل کر آئے۔

۱۲۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے چل کر آتے۔

باب: عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے  
راستے سے آنا

۱۲۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید بن عامرؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر خیمہ والوں کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسرؓ ابو ہریرہؓ کے گھر کے قریب سے گزر کر بلاط تک واپس آتے۔

۱۲۹۹: حضرت ابن عمرؓ نماز عید کے لئے ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے واپس آتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئَا وَيَرْجِعُ مَا شِئَا.

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئَا وَيَرْجِعُ مَا شِئَا.

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَتَا أَبُو دَاوُدَ قَتَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمَخَارِبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنَّ يُشِئَى إِلَى الْعِيدِ.

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَتَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ قَتَا مَيْدَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَا شِئَا.

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ طَرِيقِ وَالرَّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الْمَيْدَانِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى طَرِيقَ بَنِي زُرَيْقٍ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى دَارِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ ابْنِ هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَّاطِ.

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَتَا أَبُو قَتَيْبَةَ قَتَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي أُخْرَى وَيُرْعَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
الْحِطَّابِ ثَنَا مُنْذِلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي زَافِعٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا وَ  
يُزْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيهِ.

۱۳۰۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے چل کر آتے اور  
جس راہ سے آتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسری راہ سے  
واپس ہوتے۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ عَنْ فُلَيْحِ  
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي  
غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي أَخَذَ فِيهِ.

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف  
لاتے تو واپسی میں جس راہ سے آئے تھے اس کے علاوہ  
کوئی دوسری راہ اختیار فرماتے۔

چالاب: عید کے روز کھیل کود کرنا

۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْلِيسِ

اور خوشی منانا

يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُغِيرَةَ  
عَنْ غَامِرٍ قَالَ شَهِدَ غِيَاضَ الْأَشْعَرِيِّ عِيدًا بِالْأَنْبَارِ فَقَالَ  
مَالِي لَا أَرَاكُمْ تَفْلَسُونَ كُنَّا كَانِ يَقْلُسُ عِنْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ.

۱۳۰۲: حضرت عیاض اشعری نے (عراق کے شہر) انبار  
میں عید کی تو فرمایا کیا ہوا میں تمہیں اس طرح خوشیاں  
مناتا نہیں دیکھ رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاں خوشیاں منائی جاتی تھیں۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ اسْرَائِيلَ  
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ غَامِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ  
شَيْءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ زَانَتْهُ الْأَشْيَاءُ  
وَاحْدًا فَانْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْلُسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ.

۱۳۰۳: حضرت قیس بن سعد سے روایت کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو کچھ ہوتا تھا وہ  
سب میں اب بھی دیکھ رہا ہوں سوائے ایک چیز کے وہ یہ  
کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے خوشیاں خوب منائی جاتی تھیں۔

قال ابو الحسن بن سلمة الفطان ثَنَا ابْنُ دِينَارٍ  
أَدَمَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ  
عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَضْرَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ  
عَنْ غَامِرٍ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

عن جَابِرٍ عَنْ غَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَضْرَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ  
عَنْ غَامِرٍ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الشراہب ☆ "تَقْلِيسٌ" کا معنی خوشیاں منانا، تیز سے اور تلوار سے کرتب دکھانا ہے۔ بعض حضرات نے  
یہاں گانا یا جا کرنے کا ترجمہ کیا یہ درست نہیں کیونکہ گانے باجے کی حدیث میں شدید مذمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «لَيْكُوسُ مِنْ أَمْنِي أَفْوَاهُ يَسْتَحْلِقُونَ الْحَرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَافِرَ» "میری  
امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا، رشیم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔" (صحیح بخاری) دوسری  
حدیث میں ہے: "میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے مگر اس کا نام بدل کر ان کی مجلس راگ باجوں اور گانے



والی عورتوں سے گرم ہوں گی اللہ انہیں زمین میں جہنم دین گے اور ان میں سے بعض کو بند اور شرمینہ بنا دیں گے۔

(ابوداؤد ابن ماجہ حبان (۱۰۰ نمبر))

### باب: عید کے روز برچھی نکالنا

۱۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ کی طرف نکلتے تو برچھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھا کر چلتے تھے جب آپ عید گاہ میں پہنچتے تو آپ کے سامنے (بطور سترہ) گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اس کی وجہ یہ تھی کہ عید گاہ کھلا میدان تھا وہاں کوئی آڑ کی چیز نہ تھی۔

۱۳۰۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے روز یا اور کسی دن (کھلے میدان میں) نماز پڑھتے تو برچھی آپ کے سامنے گاڑ دی جاتی۔ آپ انکی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ نافع کہتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے برچھی نکالنے کی عادت اختیار کی۔

۱۳۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید عید گاہ میں پڑھتے تو برچھی کی آڑ کر کے (یعنی آگے برچھی گاڑ لیتے تھے)۔

### باب: عورتوں کا عیدین

میں نکلتا

۱۳۰۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم فطر اور یوم نحر (بقریعہ) میں عورتوں کو کونکے کا حکم دیا ام عطیہ کہتی ہیں ہم نے

### ۱۶۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْحَرَبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ هِشَامٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي سَافِعٌ عَنْ ابْنِ غُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْذُلُ إِلَى الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ الْعِيدِ وَالْعَزَّةِ تَحْمِلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَبْلَغَ الْمُصَلَّى نَصَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فِضَاءً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَتِرُ بِهِ.

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُثَيْبٍ عَنْ سَافِعٍ عَنِ ابْنِ غُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ نَصَبَتْ الْحَرَبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ.

قَالَ نَافِعٌ فِيمَنْ لَمْ يَأْخُذْهَا الْأُمَرَاءُ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبْلَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِالْمُصَلَّى مُسْتَتِرًا بِحَرَبَةٍ.

### ۱۶۵: بَاب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ

فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَنَّهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ

۱ فقیر العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم نے کاتبانے کی حرمت پر بہت عمدہ۔ سالہ لکھا ہے جو احسن التہذیب کی آخوین جلد میں مندرج ہے۔ (میرزا رفیع)

والتَّحَرُّوْا قَالَتْ اَمْ عَظِيْۃٌ فَعَلْنَا اَرَاَيْتَ اَخْدَاھُنَّ لَا يَكُوْنُ لھا جَلْبَابٌ قَالَتْ فَلْتَلْسِنُھَا اَخْفٰھَا مِنْ جَلْبَابِہَا۔  
 عرض کیا بتائیے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیسے نکلتی؟) فرمایا اس نے بہن اس کو چادر اوڑھ لے۔

۱۳۰۸۔ حدیثنا من محمد بن الصباح انما عن ائوب عن ابن سیرین عن اُمّ عطیۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ احرسوا العواتق وذوات الخدور لسنھن العید و دغوة المسلسلین لیختصن الخیض فصلی الناس۔  
 ۱۳۰۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکالو لڑکیوں کو اور پردہ نشین عورتوں کو کہ وہ عید اور مسلمانوں کی دعائیں شریک ہوں اور جو عورتیں حیض کی حالت میں ہوں وہ لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

۱۳۰۹۔ حدیثنا عن عبد اللہ بن سعید ثنا حفص بن غیاث ثنا حجاج بن اسحاق عن عبد الرحمن بن عباس عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یخروج ینساہ و ینساء فلی العیدین۔  
 ۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبہ اداؤں اور ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو عیدین کے لئے لے جاتے تھے۔

باب توشیح المذبح: عواتق تبع عاتق۔ بالذیام اجمہ عورت و لبتہ ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عاتق نواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ الحدور: خدو کی جمع ہے۔ وہ کٹھنی جس میں نواری لڑکی نکلتی ہے۔ الجلباب: کشادہ پہنا۔ یہ حدیث عبد بن عباس (رضی اللہ عنہ) میں عورتوں کے نماز میں نکلنے پر نص ہے اور اس سے مسجد کی طرف عورتوں کے جانے کا احتیاج اور جواز معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بارے میں صحف میں اختلاف رہا ہے۔ بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بعض نے مطلق منع قرار دیا ہے اور بعض نے اس ممانعت کو جو ان عورتوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس بارے میں امام ابوحنیفہ سے ایک روایت نہ اڑی ہے اور ایک ناجائز ہونے کی اور امام شافعی کے نزدیک جائز (اور حتی عورتوں) کا عید کا وہ میں حاضر ہونا مستحب ہے۔ بہر حال جمہور نے نزدیک جو ان عورت کو نہ نبی جمعہ و عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی اور نماز کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے عورتو! نبی (ﷺ) کی گھروں میں بیٹھ رہو! نبی وجہ ہے کہ ان کا نکلنا قبیح سبب ہے پھر پورے عورتوں کے حق میں یہ مقصد نہیں ہے اس لیے انہیں عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ اچانک حنفیہ نے نزدیک ان کے حق میں بھی نہ نکلنا اٹھل ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کا حکم ابتدا اسلام میں دشمنان اسلام کی کشت و خراب کرنے کے لیے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ امام حنفی فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دورہ تھا جبکہ دونوں حالتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حالات معلوم ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح نبی اس راہیں کو منع کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عید رسالت میں ایک موقع کا احتمال کہ تھا وہ دوسرے عورتیں بغیر بناؤ سنگار کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لیے ان کو نمازوں کی جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے بناؤ سنگار اور تزئین کا طریقہ اختیار کیا ہے فقہ کے مواقع پر یہ اس لیے اب انہیں جماعت میں حاضر نہ ہونا چاہیے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات نہ ہو تو آپ بھی اسی طرح اس زمانے میں عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ امام متاخرین کا فتویٰ اسی پر ہے کہ اس زمانے میں ان کا مساجد کی طرف نکلنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

## ۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ

باب: ایک دن میں دو عیدوں

فِي يَوْمٍ

کا جمعہ ہونا

۱۳۱۰: ایک صاحب نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدیں دیکھیں؟ فرمایا جی۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا طریق اختیار فرمایا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھ لے۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا أبو أحمد ثنا إسرائيل عن عثمان بن المغيرة عن أبيه زينة الشامي قال سمعت رجلا سأل زيدا بن أرقم رضي الله تعالى عنه هل شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عيدين في يومٍ قال نعم قال فكيف كان يصنع قال صلى العيدين ثم رخص في الجمعة ثم قال: من شاء أن يصلي فليصل.

۱۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہوگئی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْجُمَيْيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُعِيزَةُ الطَّبَيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ مَكِّكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ اجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْمِعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُعِيزَةَ الطَّبَيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۳۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عید مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آ جائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا مُنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَخْلُفَ فَلْيَخْلُفْ.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث کے ظاہر سے علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم اور علامہ شوکانی اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترکیب جمعہ بروز عید کا ذکر ہونا مسلمانوں کے لئے واجب ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿وَإِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ﴾ فرضیت جمعہ کے لیے نص صریح عام ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و مستثنیٰ نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطراف ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔

کے لیے ہے جو عید کی نماز پڑھنے کے لیے مدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کہ وہ چاہیں تو جمعہ کا انتظار کریں اور چاہیں واپس چلے جائیں۔ شہر والے مراؤنٹیں ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب الاضاحی باب من یوکل من لحم الاضاحی کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اثر میں اور امام مالک و طحاوی وغیرہ کی روایات میں اہل العوالی (عوالی والے) کی قید کی تصریح ہے۔ نیز اہل شہر کے حق میں رخصت مذکورہ نہ ہونے کا بڑا قرینہ حدیث باب وانا مجمعون (ہم جمعہ پڑھیں گے) ہے۔ امام شافعی نے کتاب الام میں اس مراؤ کی تصریح کی ہے

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ فِي

الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ

باب: بارش میں

نماز عید

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللَّهِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید کے روز بارش شروع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کی بجائے) مسجد میں ہی نماز عید پڑھا دی۔

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَيْسِ السَّلَاحِ فِي

يَوْمِ الْعِيدِ

باب: عید کے روز ہتھیار سے

لیس ہونا

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا نَابِلُ بْنُ نَجِيحٍ قَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُلْبَسَ السَّلَاحُ فِي يَلَادِ الْإِسْلَامِ فِي الْبَلَدَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ.

۱۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں بلاؤ اسلامیہ میں ہتھیار لگانے سے منع فرمایا الا یہ کہ دشمن کا سامنا ہو (تو پھر منع نہیں بلکہ ضروری ہے)

۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِسَالِ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ قَنَا حِجَاجُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ مِسْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى.

باب: عیدین کے روز غسل کرنا

۱۳۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر و احنیٰ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ قَنَا يُونُسُ بْنُ حَالِدٍ قَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْمَافَاةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ الْمَافَاةِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ

۱۳۱۶: حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرفِ صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر و احنیٰ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے اور حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی وجہ

و یومۃ الشجر و یوم عرفۃ و کان الفاکہ یأمر اہلہ بالغسل  
ہذہ الاثام کرتے تھے۔

### ۱۷۰: باب فی وقت صلاۃ العیدین

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصُّحَّاکِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ عِیَاشٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ غَمْرٍو عَنْ یَزِیدِ بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ یَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى  
فَانْكَرَ ابْطَاءَ الْأَمَامِ وَقَالَ إِنَّ كُنَّا لَقَدْ فَرَعْنَا سَاعَةَ هَذِهِ وَ  
ذَلِكَ جِئْنَا الضُّحَى.

### ۱۷۱: باب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّیْلِ وَكُعْتَبِیْنِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ الثَّانِیَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ عَنِ ابْنِ غَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ مَثْنِی مَثْنِی.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَیْحٍ الثَّانِیَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ غَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّیْلِ  
مَثْنِی مَثْنِی.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ ابْنِ سَهْلٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ الزُّهْرِیِّ عَنْ  
سَالِمٍ عَنْ ابْنِهِ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِینَارٍ عَنْ ابْنِ غَمْرٍو عَنْ ابْنِ  
ابْنِ لَیْدٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ غَمْرٍو عَنْ عَبْدِ بْنِ دِینَارٍ عَنْ  
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ غَمْرٍو قَالَ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّیْلِ فَقَالَ:  
یُصَلِّی مَثْنِی مَثْنِی فَإِذَا أَحَافَ الضُّحَى أَوْ تَرَى بِأَحَدِهِ

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكَّعٍ ثَنَا عَنَامُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِیبِ بْنِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبْرِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ رُكْعَتَیْنِ رُكْعَتَیْنِ.

### باب: عیدین کی نماز کا وقت

۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن بسر فطر یا اُضحی کے روز  
لوگوں کے ساتھ اُٹھے تو امام کے تاخیر سے آنے پر تکبیر  
فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نمازِ خطبہ سے)  
فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت  
ہے۔

### باب: تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا

۱۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو دو رکعتیں پڑھتے  
تھے۔

۱۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو  
رکعت ہے۔

۱۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت  
کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جائے گا  
اندیشہ نہ ہو (دو کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے)  
وتر پڑھے۔

۱۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا  
کرتے تھے۔

## ۱۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

## مَنْشَى مَنشَى

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَجَعَلَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَنْشَى مَنشَى.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مُوَلَّى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ أَبِي سُبْيَانَ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ وَ دَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَنشَى مَنشَى وَ تَشَهُدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَ تَبَاءُ سَ وَ تَمْشُكُ وَ تُفْعُ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَيَبِيَّ جَدَّاجَ.

## ۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهُ إِيمَانًا وَ

## بَابُ: دُنْ اور رات میں نماز دو دو

## رکعت پڑھنا

۱۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعات کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۲۵: حضرت مطلب ابن وادعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی محتاجی اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور کہنا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھورا ہے۔

## بَابُ: مَا رَمَضَانَ كَقِيَامِ (تراویح)

۱۳۲۶: حضرت ابوبریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

كتاب إقامة الصلوة والسنة فيها

اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

پڑھیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۳۴۷: حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک بھی بڑا وضع میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تیرے رات بھی گزر آئے آپ ہمارے ساتھ نفل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا: جس نے فارغ ہوئے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (موجب اجر و ثواب ہے) پھر اسکے بعد چوتھی قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد والی یعنی شب کو آپ نے ازواج اور گھروں والوں کو جمع فرمایا اور لوگ جمع ہوئے۔ ابو ذر فرماتے ہیں کہ پھر نبی نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح فوت ہو جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا: فلاح کیا چیز ہے؟ فرمایا: سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

١٣٢٠ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي  
الشوارب ثنا مسلمة بن علقمة عن داود بن أبي هب  
عن الوليد بن عبد الرحمن الجرجسي عن خبير بن نفير  
الحضرمي عن أبي ذر قال رضى الله تعالى عنه ضمنا مع  
رسول الله ﷺ رمضان فلم يثم بناشينا منه حتى بقى  
سبع ليال فقام بنا ليلة السابعة حتى مضى نحو من ثلث  
الليل ثم كانت الليلة السادسة التي تليها فلم يقمها  
حتى كانت الخامسة التي تليها ثم قام بنا حتى مضى  
نحو من شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نقلتنا بقية  
ليلتنا هذه فقال: أنه من قام مع الإمام حتى ينصرف فاته  
بعدل قيام ليلة. ثم كانت الرابعة التي تليها فلم يقمها  
حتى كانت الثالثة التي تليها قال فجمع بساذا و أخذ  
واخضع الناس قال فقام بنا حتى خشي أن يفوتنا الفلاح  
فيل وما الفلاح ؟ قال السجود قال لم يثم بنا شيئا  
من بقية الشهر

۱۳۲۸: حضرت نصر بن شبان کہتے ہیں کہ میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق وہ حدیث سنائیے جو آپ نے اپنے والد محترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتا ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گنہوں

١٣٢٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَغَيْدَةُ اللَّهِ بْنِ  
مُوسَى عَنْ نَضْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ  
شَيْبَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا نَضَرُ بْنُ  
عَلِيٍّ الْجَهْضِيِّ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْخُدَاشِيُّ كِلَاهُمَا  
عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
فَقُلْتُ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَيْمَنِكَ يَذْكُرُهُ  
فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرٌ كَتَبَ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَسَنَّتْ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَ

قامۃ اِیماننا و اِختسابنا خُرج مِنْ ذُلُوبِہِ کَبِیْرٍ وَلَذٰلِکَ سَعِ اسْطَرَحْ اَلْگُ ہُو (کر پاک صاف ہو) جائے گا اُنکا۔

خلاصۃ الباب ☆ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ اندازاً بعد اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم بیس رکعات ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہوری کے مطابق ہے۔ پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو نفلیں بعد الوتر کی شامل ہیں۔ اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک بیس رکعات کی اور ایک چھتیس رکعات کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویجہ کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں۔ اس طرح تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعات زیادہ ہو گئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا بیس تراویح پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد اخیر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے پڑھنے کا معمول تھا۔ تراویح کے سنون ہونے پر ایسا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیم کو سنت قرار دیا ہے۔ نیز صحابہؓ کرام نے جس اہتمام اور بیعتی کے ساتھ تراویح پڑھنا شروع کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں خلفاء راشدین کی سنت بھی شامل ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ((علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین)) اس پر دال ہے۔

### ۱۷۴: باب مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

### باب: رات کا قیام

۱۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِرُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةٍ وَأَسَى أَحَدِكُمْ بِاللَّيْلِ بِجِئِلٍ فِيهِ ثَلَاثُ غَفَدَاتٍ فَإِنْ انْتَبَهَ فَدَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ كُنْهًا فَيُضَيِّحُ نَسِيظًا طَبَّ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَضْحَكَ كِبَالَ خَبِيثِ النَّفْسِ لَمْ يُصَبِّ خَيْرًا۔

۱۳۲۹: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کی گدی پر دھائے سے تین گریں لگا دیتا ہے۔ سو اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر کھڑا ہو اور وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تو تمام گریں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح ہی سے نشاط والا اور خوش طبیعت والا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو صبح سُستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

۱۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا نَا جَرِيذٌ عَنْ



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا جو رات بھر سوئے رہے حتیٰ کہ صبح کر دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۳۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فلاں کی طرح نہ بن جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے ان کو نصیحت کی کہ اے میرے پیارے بیٹے رات کو زیادہ نہ سونا اس لئے کہ رات کو زیادہ سونے کی وجہ سے بندہ قیامت کے دن فقیر و محتاج ہو جائے گا۔

۱۳۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۴: حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف چھپے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ آنور کو بخور دیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جنوں کے چہرے کا نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ! کھانا کھاؤ! اور رات میں جب لوگ سو رہے

مَنْصُورٌ عَنْ ابْنِ وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: ذَلِكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أذُنَيْهِ.

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاؤُا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحسنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو وَالحَدَّثَانِي قَالُوا: سَمِعْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَا: سَمِعْنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ يَا بُنَيَّ لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَرْكُ الرُّجُلِ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّلْحِيِّ ثَابِتُ بْنُ مُوسَى أَبُو يَزِيدَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ ابْنِ أَبِي عَدْبِيٍّ وَ عَبْدِ الوَهَّابِ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَحَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَنَّتْ فِي السَّاسِ لَا تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَسَّتْ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْخُوا السَّلَامَ وَاطْبَعُوا السَّلَامَ وَ صَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ يَأْمُرُ تَذْخُلُوا

الجنۃ بسلام۔

ہوں نماز پڑھو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَطَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ

والپ: رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگانا

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ

۱۳۳۵: حضرت ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُغَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں

الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَعْمَرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ

بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَطَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَانْقَطَ

دور کعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد

أَمْرَأَتُهُ فَصَلَّيَا كَعَتَيْنِ كُنَّ مِنَ الزَّكَاكِينَ إِنَّ اللَّهَ كَثِيرُ

اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں

وَالذَّكَرَاتِ۔

گے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائیں

صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنْ

جگائے پھر وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار

الْبَيْتِ فَصَلَّى وَانْقَطَ أَمْرَأَتُهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ ابْتَدَأَ رَجُلٌ

کرے تو پانی کی بلکی سی چھینیں ڈال کر اس کو جگائے

فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ أَمْرَأَتَهُ قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ

اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز

فَصَلَّتْ وَانْقَطَ زَوْجُهَا فَصَلَّى فَإِنْ ابْنَى رَجُلٌ فِي

پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار

وَجْهِهَا الْمَاءَ۔

وَجْهِهَا الْمَاءَ۔

کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوٰۃ الیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ

آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف بستر پر ہی دعا و استغفار کر لے تب بھی غنیمت ہے۔

۱۷۶: بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

والپ: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَسْبٍ ابْنُ ذَكْوَانَ

۱۳۳۷: حضرت عبد الرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت

الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَلِكَةَ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي

لائے انکی بیوی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔

وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَدْ كُنْتُ بِبَصْرَةَ فَسَلَّمْتُ

فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم

عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مُرَحَّبًا بِابْنِ أَخِي بَلْعَنِي

ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے

أَنْتَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن

يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَأَبْكِوا۔

ایک فکر آخرت کی لے کر اترتا ہے اس لئے جب تم

فان لم یُتَکَوَّرْ فَاکْوَا وَتَعَوَّا بِهِ فَمَنْ لَمْ یَتَعَنَّ بِهِ فَلَیْسَ مَنَّا۔ تلاوت کرو تو (فکر آخرت سے) رو دو اگر وہ نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حِظْلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَابِطٍ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ابْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ بَعْدِ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَائَتِهِ وَصَوْتُهُ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ: فِقَامٌ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعْتُ لَهُ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى فَقَالَ: (هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ حَذِيفَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أَمْتِي مِثْلَ هَذَا)۔

۱۳۳۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے بیٹھی تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ سنی۔ فرماتی ہیں آپؐ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپؐ کی بات سنوں۔ پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ ابو حذیفہؓ کے آواز، وہ وہ غلام سالم ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيحُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ السَّدُذِيُّ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ هِلاَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ أَحْمَسِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ۔

۱۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الہی ہے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلَى فَصَالَةَ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ غُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ أَشَدُّ أَذْنَا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ۔

۱۳۴۰: حضرت فضالہ بن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ بہ نسبت گانے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ بہت زیادہ ہے۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا بَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: مِنْ هَذَا؟

۱۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک مرد نے قرأت سنائی۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا عبد اللہ بن

فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: لَقَدْ أَوْقَىٰ هَذَا مِنْ مَزَامِيرٍ  
آل دَاوُدَ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَنَابِغِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا لَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْيَاسَمِيَّ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ  
عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيُّوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

خلاصہ الباب :- قرآن مجید کی اپنی کچھ غامبی و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میسے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اس طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لیے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام حسن و جمال کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرو کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف وحشیت ہے۔

۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

باب: اگر نیند کی وجہ سے رات کا

ورورہ جائے

مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ لَنَا عَدَدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ  
بْنَ يَزِيدَ وَغَيْبِدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوَّارَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَنْ حِزْبِهِ: أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَ فِيمَا بَيْنَ  
صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَاتِمًا قَرَأَ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ لَنَا الْحُسَيْنُ  
بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَقَفِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ  
حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ  
غَخْلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ اتَى  
فِرَاشَهُ وَهُوَ يَسْأَلُ أَنْ يَقْرَأَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَعَلَهُ  
عَيْنُهُ حَتَّى يَضْحَكُ كَتَبَ لَهُ مِائَةُ نَفْسٍ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ

۱۳۳۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نیند کی وجہ سے تمام ورد یا کچھ ورد نہ پڑھ سکے پھر فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان چھوٹا ہوا ورد پڑھ لے تو ایسے ہی لکھا جائے گا (جیسے کہ) گویا رات (کی) میں پڑھا۔

۱۳۳۴: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہو کہ سوتے سوتے صبح ہو گئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس

مِنْ رَبِّهِ۔

پر صدقہ ہے۔

۱۷۸: بَابُ فِي كَيْفِ يَسْتَحْبُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ

بَاب: کہنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ

۱۳۳۵: حضرت اوس بن ابی شیبہ ثنا ابی خالد الاعمري

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَغْلَى الطَّائِفِيُّ عَنْ عُثْمَانَ

وفد کے ساتھ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے بنی قریش

ابن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُوسٍ عَنْ جَدِّهِ أُوسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا

کے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں قیام کروایا اور

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ

بنی مالک کو رسول اللہ نے اپنے ایک قہ میں نمبر آیا تو رسول

فَنَزَلُوا الْأَخْلَافَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنَزَلَ رَسُولُ

اللہ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ فَكَانَ يَأْتِينَا

ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری

مَحَلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَبَحَدَّثَنَا قَانِمًا عَلَى رَحْلِهِ حَتَّى

سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ روئے

يُرَاجِعُ بَيْنَ رَحْلَيْهِ وَاحْتَرَّ مَا بَحَدَّثَنَا مَا لَفَى مِنْ قَوْمِهِ مِنْ

کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم

قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: وَلَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ فَلَمَّا

کمزور اور طاہری طور پر دباؤ میں تھے جب ہم مدینہ آئے

خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سَحَابٌ الْحَرْبِ بَيْنَا وَبَيْنَهُمْ

تو جنگ کا ڈول ہمارے اور ان کے درمیان رہا کبھی ہم ان

نَدَالٌ عَلَيْهِمْ وَبَدَأُوا عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ زَاثَ لَيْلَةٍ ابْطَأَ

سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم

عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ

سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپ ساقیہ

ابْطَأَتْ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ: إِنَّهُ طَوَّأَ عَلَيَّ حَزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ

معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض

فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَتِمُّهُ۔

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آج تاخیر سے تشریف

قَالَ أُوسٌ فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لائے۔ فرمایا: میرا تلاوت قرآن کا معمول کچھ رہ گیا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَحْزِنُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَحُمُسٌ وَ

میں نے پورا ہونے سے قبل لکنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوس

سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْبُغْضِ۔

کہتے ہیں کہ میں نے نبی کے صحابہ سے پوچھا کہ تم قرآن

(کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تین (سورتیں فاتحہ کے بعد بقرہ آل عمران اور نساء) اور پانچ (سورتیں مائدہ سے براءہ کے آخر تک) اور سات (سورتیں یونس سے نحل تک) اور نو (سورتیں بنی اسرائیل سے فرقان تک) اور گیارہ (سورتیں شعراء سے یسین تک) اور تیرہ (سورتیں الصافات سے حجرات تک) اور خری حزب مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آخر تک ان سات اعزاب مجہولہ وقرآن کریم) فی الشوق پکارتے ہیں۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۳۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے

سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال جمعنا القرآن فقرأناه كلنا في ليلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اخشى ان يطول عليك الزمان وان تمل فافراة في شهر. فقلت دعني استمتع من قوتي وشبابي قال: فافراة في عشرين. فقلت دعني استمتع من قوتي وشبابي قال: فافراة في سبع. قلت دعني استمتع من قوتي وشبابي فأبى. اور جو انی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے رخصت دیجئے تاکہ اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۳۷: حدثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة ح و حدثنا أبو بكر بن خلد ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن السخيري عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله قال: لم يبق من قرأ القرآن في أقل من ثلاث. پڑھا۔

۱۳۳۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد بن بشر ثنا سعيد بن أبي عروبة ثنا قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى الصباح. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

**خلاصۃ الباب** ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۳۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن المنذر انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کار بند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تمام ابراہیم پر عبد الرحمن جمعی نے دیکھا کہ عشاء کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور دو دفعہ سے شروع کر کے پورا قرآن آج مجید ختم کر لیا۔ (کتاب التذکرۃ لعبد اللہ بن المبارک)

## ۱۷۹ : باب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي

## صَلَاةِ اللَّيْلِ

## باب رات کی نماز

## میں قرأت

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ ثَنَا وَ كَيْفَ ثَنَا شُعْرَبُ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ  
عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ  
النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى غُرْفَتِي.

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ  
النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرْذِّدُهَا وَالْآيَةُ : «إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ  
فَانْتَهُمُ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَاِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ» [المائدة: ۱۱۸]

۱۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَخْنَفِ  
عَنْ ضَلَّةِ بْنِ زُهْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى  
إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ وَحَمَّةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اسْتَجَارَ وَإِذَا  
مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيلٌ لِلَّهِ سَجَّ.

۱۳۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَاشِمٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بِلْعَى  
عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ  
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ طَوَّعًا قَوْمَ بِآيَةِ عَذَابٍ فَقَالَ : اغْوِذْ بِاللَّهِ  
مِنَ النَّارِ وَوَيْلٌ لِّأَهْلِ النَّارِ.

۱۳۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مُهْدِيٍّ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قُذَامَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ  
يُمَدُّ صَوْتَهُ مَذَا.

۱۳۴۹ : حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھتا سنتی  
رہتی تھی۔

۱۳۵۰ : حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نماز میں  
کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک اہراتے رہے حتیٰ کہ  
صبح ہوگئی وہ آیت یہ ہے : «إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَاِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ» حضرت مسیحؑ روز قیامت عرض کریں گے : اے اللہ  
اگر آپ ان پر عذاب دیں تو یہ آپ کے بند ہیں اور  
اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں حکمت والے۔

۱۳۵۱ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب آپ  
آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کا سوال کرتے اور آیت  
عذاب پڑھتے تو عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ  
کی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲ : حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی آپ  
رات کو اٹھ پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب  
پڑھی تو فرمایا : میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے  
عذاب سے اور ہلاکت سے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳ : حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا : آپ دُور  
بلند آواز سے قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۳: حضرت غفیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

باب: جب رات میں بیدار ہو تو

کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: "اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں" آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے طور پر ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق دوزخ بھی حق قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمدؐ بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا آپ ہی پر ایمان لایا آپ ہی پر ہجر و سر کیا آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصل تسلیم کیا میرے گزشتہ اور

آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دیجئے آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے۔ وہ کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعت کی توجہ آپ کے بغیر حاصل

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيْبَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَبَّانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتْ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً.

۱۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ

مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَهَيَّأَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَنْزِلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِنْ فَيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِنْ فَيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِنْ فَيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَفُؤْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالْبَيْزُنُ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ حَاصِمَتُ وَبِكَ حَاسِكُمْتُ فَاعْزِزْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا اسْرَرْتُ وَمَا أَغْلَسْتُ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُوَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَمَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَخْوَلُ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيَتَهَيَّأَ



فَدَحَرْنَا حَوْهٗ۔ نہیں ہو سکتی۔“ دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي زُهْرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاذَا كَانَ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُ بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُحَمِّدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَغَافِيٖ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضَيِّقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ۱۳۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَمْرٌ ثَنَا غَمْرٌ ثَنَا يُونُسُ الْأَسَمِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَغْفِرُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْفِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ أَنْكَ تَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَمْرٌ ثَنَا غَمْرٌ ثَنَا يُونُسُ الْأَسَمِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَغْفِرُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْفِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ أَنْكَ تَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

قال عبد الرحمن بن غمر ثَنَا غَمْرٌ ثَنَا يُونُسُ الْأَسَمِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَغْفِرُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْفِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ أَنْكَ تَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

باب مَا جَاءَ فِي كَيْفِ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي بَرْهَمٍ الْبَصْفِيُّ ثَنَا الزُّبَيْدُ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةٍ

۱۳۵۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اٹھانے

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۱: حضرت عامر شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعات۔ آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں۔

۱۳۶۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ پر تکیہ لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو مختصری رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں پہلی سے ڈرامختصر پھر دو رکعتیں ان سے بھی ڈرامختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر پڑھے تو تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳: حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا کہ وہ

الْمَشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ السَّنَةِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِيهِمْ سَجْدَةً يَقْدُرُ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ وَأَنَّهُ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رُكْعَاتٍ.

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ مِثْمُونِ بْنِ عُثَيْبٍ الْمَدِينِيِّ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَيُؤْتِرُ بِثَلَاثَ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ بْنِ أَبِي نُبَيْتٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بَنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا زَمَقْنَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَرَشَّدْتُ عَنْهُ أَوْ فَنَسَطَاةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا ذَوْنِ اللَّيْلِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ فَلَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَيْمَانَ عَنْ



۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ وَ  
يُغْفُورُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ  
قُرْبَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَقْبَلُ ثَلَاثَ  
الْأَلْبَلِ الْأَخَرِ كُلِّ لَيْلَةٍ فَيَقُولُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ مِنْ  
يَذْغُوهُ فِي فَاَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ حَتَّى  
يُطْلَعَ الْفَجْرُ فَلِلَّذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحْبُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ  
عَلَى أَوَّلِهِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مُضْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ  
بْنِ أَبِي مَسْرُورٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَعِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يُنْهَلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نَضْفَهُ أَوْ  
تَلْهَاهُ قَالَ لَا يَسْلُكُ عِبَادَتِي غَيْرِي مَنْ يَذْغُنِي اسْتَحَبَّ لَهُ  
مَنْ يَسْأَلُنِي أَعْطِيهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ  
الْفَجْرُ

۱۳۶۷: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا محمد بن  
مضعب عن الاوزاعي عن يحيى ابن ابن كثر عن هلال  
بن ابی مسرور عن عطاء بن یسار عن رفاعۃ النخعی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم: ان اللہ ینہل حتی اذا ذهب من اللیل نضفہ او  
تلہاہ قال لا یسلک عبادتی غیری من یذغنی استحب له  
من یسألنی اعطیہ من یستغفرنی اغفر له حتی یطلع  
الفجر۔

خلاصہ باب ۱۸۳: آدمی رات کو سون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پرسکون رہ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات  
کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عز وجل کی طرف لو لگانے کا۔

باب: قیام اللیل کی بجائے جو

عمل کافی ہو جائے

۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُرْجَى أَنْ يَكْفِيَ مِنْ

قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ  
غِيَاثٍ وَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيْشَانُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ

فَرَأَاهَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتْهُ. قَالَ حَفْصُ بْنُ حَبِيبَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمَا مَسْعُودٌ وَ هُوَ يَطْوِي فَيَحْذِثُنِي بِهِ.

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ مَسْغُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ.

باب: جب نمازی کو اونگھ آنے لگے

۱۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَلِّي إِذَا نَعَسَ

۱۳۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو جائے اس لئے کہ اونگھتے اونگھتے نماز پڑھنے میں کیا پتہ استغفار کرنا شروع کرے اور (بجائے استغفار کے) اپنے لئے بدعا شروع کر دے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثُّمَالِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ ابْنِ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّهُ لَا يَذُرُّ إِذَا صَلَّى وَ هُوَ نَاعَسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ فَيَسْتَغْفِرُ فَيُسَبِّحُ نَفْسَهُ.

۱۳۷۱: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے دوستوں کو درمیان رسی تہی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے! لوگوں نے عرض کیا: زینب کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت ست ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کھولو! اس رسی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاط کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہونے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبِلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِبَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هَذَا الْجَبَلُ؟ قَالُوا لَزِينَبِ تُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا فُتِرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ خَلُّوهُ خَلُّوهُ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا فُتِرَ فَلْيَفْعَلْ.

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ نکلے (اور غلبہ نوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ بَكْرِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضَرِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ مُرَيْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَغْنِمِ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذُرْ مَا يَقُولُ اضْطَجِعْ.

خلاصہ: باب ۱۸۴: اللہ تعالیٰ کو عبادت وہی پسند ہے جو تازگی اور انشراح اور انبساط طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پر بوجہ بن رہی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سو رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرشتوں کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

## ۱۸۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ

بَابُ: مغرب وعشاء کے درمیان نماز

## الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ  
الْمَدِينِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
عَشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو غَمْرٍ حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ  
قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ حَدَّثَنِي غَمْرُ بْنُ أَبِي حَنْغَمٍ الْيَمَامِيُّ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى بِشَرَكَمَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِشَيْءٍ عَدِلَتْ لَهُ عِبَادَةُ الثَّنِي عَشْرَةِ شَنَةِ .

خلاصہ الباب ☆ ہمارے یہاں کے عام مجاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوٰۃ الاذانین ہے۔ اذانین جمع ہے اذان کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔ اس لحاظ سے صلوٰۃ الاذانین کے معنی ہیں اللہ سے لو لگنے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوٰۃ الاذانین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ الاذانین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

## ۱۸۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

بَابُ: گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَمْرٍ  
قَالَ خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ  
قَالَ لَهُمْ مِمَّنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ فَبَادُنْ جَنَّتُمْ  
قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَسَأَلُوا عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ عُمَرُ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : أَمَا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ  
فَنُورٌ فَيُورِثُ الْيُوتُكُمُ .

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْخَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
غَمْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ

۱۳۷۵ : عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: عراق والے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی

بْنِ عُمَرَ وَ عَنْ غُمَيْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔  
نماز اپنے گھر میں نور ہے تو نور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَيْتُمْ صَلَاتَكُمْ فَلْيُخْجَلْ لَيْبُهُ مِنْهَا نَصِيئًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا۔  
۱۳۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالََا ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَخَذُوا بَيْوتَكُمْ قُبُورًا۔  
۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُلَيْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حِرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي أَوْ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: لَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا أُرِي فِي بَيْتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْنُونَةً۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ فِي رَمَضَانَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَ النَّاسَ مِمَّنْ افْزَوْنَ أَوْ مُتَوَفَّوْنَ عَنْ صَلَاةِ الصُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ أَمْ هَانِيٍّ فَخَبَرْتَنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا نِصْفًا وَ كَعْبًا۔  
۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُجَيْمٍ وَ أَبُو ثَوْرٍ قَالََا ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى

۱۳۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی نفل گھر میں پڑھا کرو)۔  
۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا: دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے الا یہ کہ فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

باب: چاشت کی نماز

۱۳۷۹: حضرت عثمان بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے اتم ہائی نے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّحَى

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ فِي رَمَضَانَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَ النَّاسَ مِمَّنْ افْزَوْنَ أَوْ مُتَوَفَّوْنَ عَنْ صَلَاةِ الصُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ أَمْ هَانِيٍّ فَخَبَرْتَنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا نِصْفًا وَ كَعْبًا۔

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُجَيْمٍ وَ أَبُو ثَوْرٍ قَالََا ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى

بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الصُّحَىٰ بُنِيَ عَشْرَةٌ وَكُفَّةٌ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

فرماتے سنا: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شَيْبَةُ نَسَا شَيْبَةُ عَنْ يَزِيدَةَ الرِّشْكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَىٰ قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۳۸۱: حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی ہاں اور اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوگا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَكَيْفَ عَنِ الشَّهَاسِ بْنِ فَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى شَفْعَةِ الصُّحَىٰ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہو سکیں نفلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی سی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور ان اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

### در باب: نماز استخارہ

۱۳۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں آپ

### ۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ قَالَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ نَسَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّدِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكُوعَ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِظُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْبِلُ وَلَا تَقْبِلُ وَ



تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
هَذَا الْأَمْرَ (فِیْسَمِیْہِ مَا كَانَ مِنْ شَیْءٍ) حَیْزًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ  
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَیْهِ أَمْرِیْ (أَوْ حَیْزًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ أَمْرِیْ  
وَأَجَلِہِ) فَافْذَرْهُ لِّیْ وَیَسِّرْهُ لِّیْ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْہِ وَ إِنْ  
كُنْتَ تَعْلَمُ: (یَقُولُ مَثَلُ مَا قَالُوا فِی الْمَوْتِ الْأُولَى) وَ إِنْ  
كَانَ شَرًّا لِّیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْ عَنِّیْ وَافْذَرْ لِّیْ الْخَیْرَ  
حَیْثُمَا كَانَ ثُمَّ وَضَعْنِیْ بِہِ۔

کو علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ غیب کی باتوں کو خوب  
جانتے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ  
کام (اور یہاں اس کام کا ذکر کرے) میرے لئے دین اور  
معاش میں بہتر اور انجام کے اعتبار سے بھلا ہے یا فرمایا کہ  
میرے لئے حال اور مال میں بھلا ہے تو اسکو میرے لئے مقدر  
فرما دیجئے اور آسان فرما دیجئے اور مجھے اس میں برکت عطا  
فرما دیجئے اور اگر آپ کے علم میں یہ ہے کہ یہ کام (یہاں بھی

پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیرے دے اور میرے لئے جہاں کہیں  
خیر ہو مقدر فرما دیجئے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھئے۔

خلاصۃ الباب ☆ بندہ کا علم ناقص ہے۔ یہاں اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام  
اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے نمازِ استسجارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی  
خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے راجشائی اور توفیقِ خیر کی دعا کر لیا کرو۔

### ۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

### بَابُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا عَاصِمٍ الْعَدَنِيَّ  
عَنْ قَانِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى  
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ  
كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ  
وَلْيَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَضَاتِ  
مَغْفِرَتِكَ وَالْمُعِیْنَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَمٍّ  
أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غُفِرَ لِي وَلَا هُمْ إِلَّا فَوْجَةٌ وَ  
لَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ  
أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ۔

۱۳۸۴: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سلمیٰ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس  
کو اللہ جل جلالہ سے یا اسکی مخلوق میں سے کوئی حاجت  
ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”علم  
اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی محبوب نہیں بڑے تخت کا  
مالک اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے  
ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب  
مانگتا ہوں اور وہ اعمال جو آپ کی مغفرت اور بخشش کو لازم  
کردیں اور ہر نیکی کی طرف کوٹنا اور ہر گناہ سے سلامتی اور  
میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بلا مغفرت کئے میرا کوئی  
گناہ نہ چھوڑے اور میری ہر فکر کو دور کر دیجئے اور میری ہر

حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرما دیجئے۔“ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے  
مقدر فرمادیں گے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ  
عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ  
خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنْفِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَنَّ زُجَلًا صَرِيحًا أَنْبَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ اذْغِ اللَّهُ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْرُتُ لَكَ  
وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ اذْغِ فَأَمَرَهُ أَنْ  
يَتَوَضَّأَ فَيُخْسِنَ وَضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا  
الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ  
الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيَا  
حَاجِي هَذِهِ لِنَقْضِي اللَّهُمَّ فَشَقَّعَهُ فَيَا  
قَالَ أَبُو اسْحَقَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۵: عثمان بن حنيف کہتے کہ ایک نابینا مرد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دعا کروں؟ اس نے عرض کیا: دعا فرما دیجئے۔ آپ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمد کے وسیلہ سے اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ محمد کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما لیجئے۔

خلاصہ الباب ☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مومن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے قسم سے انجام پاتے ہیں اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتد طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے اُن کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے "صلوٰۃ الحاجت" کو خزانہ البریہ کی کنجی پایا ہے۔ (خلوتی)

## مسئلہ توسل اور اس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنا کہ میری یہ دعا قبول فرمایا جتنے فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا ماننا اور قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعائیں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

## وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

## وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ کے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہی چیز ہے کیونکہ صحابہ و تابعین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا و ارشاد کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبد الرشید)

## باب: صلوٰۃ التبیح

## ۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّبْيِيحِ

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمائیے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو: "سبحان اللہ والحمد للہ واللاہ الا اللہ واللہ واللہ اکبر" پندرہ بار رکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سراٹھا کر دس بار پھر پھر جمعہ میں دس بار کہو۔ پھر جمعہ سے سراٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کل پچھتر بار ہوا ہر رکعت میں اور چار رکعات میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی ہر روز یہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا: ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو مہینے

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَنَسٍ الْمَسْرُوقِيُّ قَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمُّ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعُوكَ أَلَا أَصْلُكَ. قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتْ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خُمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قِيلَ أَنْ تَرْتَعَ ثُمَّ ارْتَعَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْتَعَ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْتَعَ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْتَعَ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قِيلَ أَنْ تَقْرَمَ فَتَلْكَ خُمْسَ وَ سِتْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَمْلٍ عَالٍ غَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولْهَا فِي يَوْمٍ قَالَ (قُلْهَا فِي

میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں ہی ایک بار پڑھ لے۔

جُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعْ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ (حَتَّى قَالَ: فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ).

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! میں آپ کو عطیہ نہ دوں، تحفہ نہ دوں، سلوک نہ کروں، دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ نئے و پرانے خطا سے سرزد ہوئے اور مدائے ہوئے صغیرہ کبیرہ ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرمادیں گے۔ دس خصلتیں یہ ہیں: آپ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“ کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی کہیں پھر رکوع سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو سجدے میں بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر بھی دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتر بار ہو گیا چار رکعات میں سے ہر ہر رکعت میں ایسا ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ الشَّيْبَانِيُّ قَتَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتَا الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَلَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا غَمَاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنُحُكَ أَلَا أَخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبِكَ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبِكَ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ وَحَبِيبُهُ وَخَطَاةُ وَغَمَدُهُ وَصَغِيرُهُ وَكَبِيرُهُ وَسِرُّهُ وَعَلَانِيَتُهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْفِرَاةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ قُلْتَ وَأَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خُمُسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَفَّعَ فَقُولْ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَّعَ فَقُولْ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَّعَ وَأَسْكَبَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فذلِكَ خُمُسَةٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعْ ففِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ ففِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ ففِي غَمْرِكَ مَرَّةً.

خلاصۃ الیاب ☆ کتب حدیث میں صلوٰۃ التبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ”الخصال المکفرة“ میں ابن الجوزی کا ذکر کرتے ہوئے صلوٰۃ التبیح کی روایات اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ”حسن“ یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوٰۃ التبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوٰۃ التبیح کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاذلی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نفل نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعاؤں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ سب غیب رستہ ہیں ان کے لیے یہی صلوٰۃ التبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے ذکر اور تسبیح و تہلیل بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک نکتہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے حوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوٰۃ التبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے شہادہ یعنی

”سبحانک اللہم وبحمدک“ اور ”روح میں ”سبحان ربی العظیم“ اور ”ہود میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قراءت سے پہلے ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ دفعہ اذکار کے بعد رکعت میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے حجے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچیس اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہر حال صلوٰۃ التبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

## ۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ

بَابُ: شَعْبَانَ کی پندرہویں شب

کی فضیلت

شَعْبَانَ

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آندھروں روز رکھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہونے تک آسمان و نیار اللہ تعالیٰ نازل فرماتے ہیں اور یہ سب سے بڑی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں بے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں بے کوئی ایسا بے کوئی ایسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَحْنَا عِنْدَ الرُّزَّاقِ أَنَا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَغُضُّوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِيُغْفِرَ لِمَنْ الشَّئْسَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ الْإِمَامُ مَنْ مَغْفِرَ لِي مَا غُفِرَ لَهُ إِلَّا مَنْ تَزَقَّى فَأَرْزُقَهُ إِلَّا مَنْ تَلَّى فَأَعَايَهُ إِلَّا كَذَا إِلَّا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ بَكْرِ قَالَا قَالَا نَسَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا نَسَا حَجَّاجٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلُقُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ فَقَعِ رَأْسُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَجِفَّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ رَسُولُهُ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَ مَا بِي ذَلِكَ وَ لَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نَسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُسْأَلُ لَيْلَةَ التَّصَفُّ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُغْفَرُ لَأَكْثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كَتَبَ.

۱۳۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنے بستر پر نہ) پایا تو تلاش میں نکلی دیکھتی ہوں کہ آپ بیچ میں آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے (کہ میں کسی اور بیوی کے ہاں چلا جاؤں گا) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے ایسا کوئی خیال نہ تھا بلکہ میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے ہاں (کسی ضرورت کی وجہ سے) گئے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان و تیار پر نزول فرماتے ہیں اور بونکب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں (بونکب کے پاس تمام عرب سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا وَاسِلُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ رَاشِدٍ الزُّمَلِيُّ قَالَا نَسَا عُبَّ ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ الصَّخَّاکِ بْنِ ابْنِ عَنِ الصَّخَّاکِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُطْلَعُ فِي لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ فَيُغْفَرُ لِمَنْ خَلَقَهُ إِلَّا لِمَنْ شَرِبَ أَوْ مُشَاجِبٍ.

۱۳۹۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ قَالَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ

۱۳۹۰: اس حدیث کی بناء پر اکثر بلا و اسلامیہ کے ویدار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابوبکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا الْحَجَّارُ قَالَا نَسَا لَهَيْعَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الصَّخَّاکِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خاصۃ الباب ۵۸: اس حدیث کی بناء پر اکثر بلا و اسلامیہ کے ویدار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابوبکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّجْدَةِ

## باب: شکرانے میں نماز

## عِنْدَ الشُّكْرِ

## اور سجدہ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَشَرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ زُجَاءٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى نَوْمَ بَشِيرٍ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رُكْعَتَيْنِ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُفَّانَ بْنِ صَالِحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا أَسَى أَنَا بْنُ لَيْثَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّهْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَشَرَ بِحَاجَةِ فَخْرٍ سَاجِدًا.

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرًّا سَاجِدًا

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الشُّبَيْمِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَلَّى مَعْرَ يَسْرُهُ أَوْ يُسْرُهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۱۳۹۱: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عزوجل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گزاری میں سجدے میں گر پڑتے۔

**خلاصۃ الباب** ابو جہل اسلام مسلمانوں اور نبی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکلیف اور اذیتیں دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر ضدی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا اور نومرگزوں (مجاز و معوض رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک منون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دو گنا نماز ادا کرے۔ مجاز اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

## ۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كَفَّارَةٌ

## باب: نماز گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنُصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا وَكُنِيَ ثَنَا مِسْعَرُ وَشُعْبَانُ عَنْ عُفَّانَ بْنِ الْمَعْمَرِ الشَّافِعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءِ ابْنِ الْحَكَمِ

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی حدیث سنا تو میں (تاکید کی خاطر) اس سے حلف لیتا جب وہ حلف اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنا کی اور سچ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ خوب اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۳۹۶: حضرت عاصم بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں کہ ہم نے سلاسل کا چہا دیکر لڑائی تو نہ ہوئی صرف مورچہ باندھا پھر معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے پاس ابویوب عتبہ بن عامر موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے ابویوب! اسال لڑائی نہ ہو سکی اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بھی ان چار مساجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں تمہیں اس سے آسان بات نہ بتاؤں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس نے حکم قرآنی کے مطابق وضو کیا اور جیسے نماز کا حکم ہے ویسے نماز پڑھی تو اس کے ساتھ گناہ بخش دیئے جائیں گے ایسے ہی ہے ناعقبہ؟ فرمایا: جی۔

۱۳۹۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بتاؤ! اگر تم میں سے ایک کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو اس پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ عرض کیا: بالکل نہیں۔ تو فرمایا: نماز گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو۔

۱۳۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

الْفَرَارِيُّ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرُهُ اسْتَخْلَفْتُهُ فَإِذَا خَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيَحْسِنُ الْمَوْضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ (وَقَالَ مُسْتَعْرِفٌ ثُمَّ يُصَلِّي) وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا ابْنُ اللَّيْثِ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَطْلَعَهُ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَقَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَبْدَةُ ابْنُ أَيُّوبَ وَغُفْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ قَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ. وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّاهُ فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَابْنَ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ كَذَلِكَ يَا غُفْبَةُ قَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ أَنَا يَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي فَرُوةَ أَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا أَحَدُكُمْ نَهْرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَلْقَى مِنْ قُرْبِهِ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ: فَإِنَّ الصَّلَاةَ تُلْغِي الدُّنُوبَ كَمَا يُلْغِي الْمَاءُ الْقَرْنَ.

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ



ہیں کہ ایک مرد زنا سے کم کسی درجہ کی معصیت کا مرتکب ہو گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "نماز قائم کروں گے دو توں کفاروں میں اور رات کے چند حصوں میں بے شک نیکیاں برائیں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کیلئے"۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لئے ہے؟ فرمایا: جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ يَغْنَى مَا قُوْنُ الْفَاجِشَةِ فَلَا أَدْرَى مَا بَلَغَ غَيْرُ اللَّهِ ذُوْنَ الرِّثَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ سُورَةَ: ﴿وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَى النَّهَارِ وَ زُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْعِيْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [هود: ۱۱۴] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي هَذِهِ قَالَ: لِمَنْ أَخَذَ بِهَا.

**خلاصۃ الباب** ☆ نماز روزہ اور دیگر عبادات سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبوتر کی معافی تو بے گناہی سے بڑھ کر ہے۔ آیت: ﴿وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَى النَّهَارِ﴾ [هود: ۱۱۴] سے پانچ نمازوں کی طرف اشارہ ہے۔ م طرفی النہار سے صبح ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں اور ﴿و زُلْفَا﴾ سے مغرب و عشاء کی۔ (مقبوری)

### باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان

### ۱۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرَضِ الصَّلَوَاتِ

#### کی نگہداشت کا بیان

#### الْحَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِا

۱۳۹۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو میں یہ پچاس نمازیں لے کر واپس ہوا۔ حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی تو پوچھنے لگے کہ تمہارے رب نے تمہاری امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر پچاس نماز فرض فرمائیں۔ تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو میرے رب نے مجھے ایک حصہ (پچیس نمازیں) معاف فرمادیں۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ بھی تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے پھر اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ تو رب نے فرمایا

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا الْفَرَضُ وَبُكَ عَلَى أُمَّتِكَ فَلَمْ يَفْرَضْ عَلَى خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى آتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا الْفَرَضُ وَبُكَ عَلَى أُمَّتِكَ فَلَمْ يَفْرَضْ عَلَى خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَارْجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ عَنِّي سَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتِكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَارْجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

اُذْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رُبِّيْ. (یہ شمار میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب میں پوری) پچاس ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر موسیٰ کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آ رہی ہے۔

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَضَمٍ أَبِي غُلَوَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً فَتَازَلْ وَبَكُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۱۴۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کسی کی درخواست کی کہ ان کو پانچ بنا دیں۔

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خُبَّانٍ عَنِ ابْنِ مُخَبَّرٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افترضهنَّ الله على عباده فمن جاء بهنَّ لم ينقص منهنَّ شيئاً استخفافاً بحقيهنَّ فإن الله يجعل له يوم القيامة عهداً أن يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدْ انْقَضَ مِنْهُنَّ شَيْئاً استخفافاً بحقيهنَّ لم يكن له عند الله عهد أن شاء الله و إن شاء غفر له.

۱۴۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھے کر ان میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھے کہ ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی عہد نہیں چاہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرمادیں۔

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَغْبَرِيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَانْأَخَذَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَى بَيْنَ ظَهْرِهِمْ قَالُوا فَقَالُوا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَكَبِّرُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اجْتَنَبَكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَفَضَّلْتُكَ عَلَى الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدُنِي عَلَى

۱۴۰۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر پوچھا: تم میں محمدؐ کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہؐ صحابہؓ کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صحابہؓ نے کہا یہ گور۔ مرد تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہؐ سے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبیؐ نے فرمایا جی! میں تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا: اب محمدؐ! میں آپؐ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی ہوگی اس کو برا نہ منائیے گا۔ آپؐ نے فرمایا: جوجی میں آئے

ہی نفیک فقال: سل ما بدا لك . قال له الرجل: نشتدك برنك و رب ان قبلك الله ارسلك الى الناس كلهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم . قال فانشدك بالله الله امرك ان تصلی الصلوة الخمس فی اليوم و اللیلۃ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم قال فانشدك بالله الله امرك ان تصوم هذا الشهر من السنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم . قال فانشدك بالله الله امرك ان تأخذ هذه الصدقة من اغنيانا فنفسنها على فقرائنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم فقال الرجل: امنت بما جئت به و انا رسول من و زائي من قومي و انا ضمام ابن غلبه اخو بني سعد بن بكر .

ان صاحب نے کہا: میں آپ کے لئے ہوئے دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں بنو سعد بن کبر قلیلہ کا ایک فرد ضمام بن غلبہ ہوں۔

۱۳۰۳ . حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي ثنا يقيته بن الوليد ثنا ضارة بن عبد الله بن ابي السليل اخبرني ذؤيد بن نافع عن الزهري قال قال سعيد بن المسيب ان ابا قتادة بن ربعي اخبره ان رسول الله ﷺ قال قال عرو جل اقرضت على ائمتك خمس صلوات و عهذت عندي عهدا انه من حافظ عليهن لوقهين اذ خلته الجنة و من لم يحافظ عليهن فلا عهد له عندي .

خلاصہ: اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف منتقل ہوتا ہے نہ تھا یا نہیں لہذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ نہ نہیں تھا پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں کا اجر ملا، اہل پر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس مسئلے سے ہوتی ہے: ہی خمس و ہی خمسون لا سذل القول لندی حاکم نے اس میں بہت سی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

١٩٥ : بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي

المَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

١٣٠٣: حَقَّقُوا مُصْعَبَ الْمُبَشَّى أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَامَ مَلِكُ بْنُ  
 هَاشِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَجَاحٍ وَغَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
 الْأَعْمَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي  
 هَذَا الْفَضْلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.  
 حَقَّقُوا هَاشِمُ بْنُ عَمَّارٍ قَامَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

١٣٠٥ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَكْشُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَاةُ  
فِي مَسْجِدِي هَذَا الْفَصْلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ  
الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

١٣٠٦: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسِيدٍ نَزَّاعِيٌّ أَوْ كُرَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ غَطَاءِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي الْفَضْلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْفَضْلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ.

☆ خلاصہ اسباب بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ میری مسجد سے مراد مسجد نبوی کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے۔ اس لیے کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام فضائل ہیں جو پرانی مسجد نبوی کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے کرء صفا یعنی تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری ہی مسجد ہوگی۔ یعنی اس کی فضیلت ہی رہے گی۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا: اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں تب بھی یہ مسجد رسولؐ ہی رہے گی۔

١٩٦ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ

بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

١٣٠٤: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عَيْسَى بْنُ

۱۴۰۷: نبی ﷺ کی باندی حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

باب: مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں  
نماز کی فضیلت

۱۳۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۱۳۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۱۳۰۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

باب: مسجد بیت المقدس میں

## نماز کی فضیلت

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بیت المقدس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زندہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتائیے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے تیل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جو ایسا کر لے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۳۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہا السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں: ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جوان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا کرو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا وے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۳۱۰: حضرت ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا وے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

یونس ثنا لور بن یزید عن زیاد بن ابی سودة عن اخيه عثمان بن ابی سودة عن ميمونة مولاة النبي ﷺ قالت قلت يا رسول الله اقصا في بيت المقدس قال: ارض السحر والمنشور اثنتو فضلوا فيه فان صلاة فيه تكالف صلاة في غيره، قلت اريت ان لم نستطيع ان التحمل اليه قال: فتهدي لمراتبنا يسر فيه فمن فعل ذلك فهو كمن اتاه.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ الْخُثَيْمِ الْأَنْطَابِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ الْقَيْلَمِيِّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ ثَلَاثًا حُكْمًا يُصَادَفُ حُكْمُهُ وَمُلْكُهُ لَا يَنْقُصُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَالْآيَاتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدًا لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا أَخْرَجَ مِنْ دُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَذَنَّهُ أُمَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا اثْنَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَارْجُو أَنْ يُكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُبْنَى الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَبْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُبْنَى الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا.

تخریج: الباب ۶۶: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا کہ نماز پڑھنے والوں کو آرام ملے کا ثواب ہے لیکن آتش جل سے زیادہ جو روشنی کی جاتی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر چراغ نہ لگانا اسلام

میں سختی سے منع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ اور ان کے پیروں نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقرب اور ثواب کی نیت سے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور ستر کرنا درست نہیں اور ان کی تحقیق علماء کرام مثلاً قاضی عیاض وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابو ہریرہ غفاریؓ نے ان پر نیکری کی اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

### ۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

#### مَسْجِدِ قُبَاءَ

### بَابُ: مَسْجِدِ قُبَاءَ فِي نَمَازِ

#### کِی فَضْلِیَّتِ

۱۴۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں (پڑھنی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر ہے۔

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى يَتَى خَطْمَةَ ابْنِهِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

۱۴۱۲: حضرت سہل بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے پھر مسجد قباء آ کر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر ملے گا۔

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَابِشُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُسَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنْفِيَةَ يَقُولُ قَالَ سَهْلٌ بْنُ حَنْفِيَةَ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّهَ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ.

خلاصہ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رخ کیا تو اول اول مدینہ سے باہر جنوبی غربی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبریل علیہ السلام نے درست کیا اور نبی و حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے حجر ڈھونے میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد روایتوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مسجد قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز یا تحیۃ المسجد ضرور ادا کرنا چاہیے۔

در منزلکہ جانوں روئے رسیدہ باشد ☆ باخاک آستانش درایم مرجعہائے

## ۱۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

## بَابُ جَامِعِ مَسْجِدٍ فِي نِجَافٍ

## الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

## کے فضیلت

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَأْبُو الْعُقَاطِبِ  
الْبَشَنِيُّ شَأْبُو زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ  
بِصَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَ  
عَشْرِينَ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسِمِائَةٍ  
وَصَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ  
وَصَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَ  
وَصَلَاةُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفَ صَلَاةٍ.

۱۳۱۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک  
نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس  
نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو  
نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس  
ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا  
پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز  
پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

## ۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمُنْبِرِ

## بَابُ: منبر کی ابتداء

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ شَأْبُو عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرٍو الرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ  
الطُّغَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ تَعْفٍ وَصِيَّ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى  
جَذْعٍ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدَ عَرِيفًا وَ كَانَ يُخْطَبُ إِلَى  
ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ لَكَ أَنْ  
نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا نَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَزَاكَ  
النَّاسُ وَ تُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ (نَعَمْ) فَضَعُ لَهْ فَلَاحَتْ  
ذُرَجَابٌ لَهُيَ الْيَئِيَّ أَعْلَى الْمُنْبَرِ فَلَمَّا وَضِعَ الْمُنْبَرُ وَضَعُوهُ  
فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا آزَاةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمُنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجَذْعِ الَّذِي كَانَ  
يُخْطَبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجَذْعَ خَارَ حَتَّى تَصْدَعَ وَ انْشَقَّ  
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ  
الْجَذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمُنْبَرِ  
فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَ غُبِرَ

۱۳۱۴: حضرت ابی بنی کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھتے تھے جب  
مسجد پر چھپر تھا اور آپ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ  
بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی  
چیز تیار کریں کہ آپ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز  
تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ خطبہ ارشاد فرمائیں تو  
اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا: جی۔ تو ان صحابی نے تین  
سیڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار  
ہو گیا تو صحابہؓ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول  
اللہ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپ اسی  
ٹنڈ (کاٹی گئی کٹڑی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک  
لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹنڈے سے آگے  
بڑھے تو وہ چیخا حتیٰ کہ اس کی آواز تیز ہو گئی اور پھٹ گئی  
اسکی آواز سن کر رسول اللہ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ  
بھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسکو سکون ہو گیا پھر آپ منبر پر

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی ٹھنڈے قریب نماز پڑھتے جب مسجد وحاشی گئی اور بدل گئی تو وہ ٹھنڈ حضرت ابی بن کعبؓ نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا حتیٰ کہ پرانا ہو گیا پھر اسکو دیکھ کھا گئی اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

۱۳۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تھے کے سہارے خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو سینے سے لگایا تو اس کی آواز اُٹھ گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۳۱۶: ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہؐ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ سہل بن سعدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا: لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا بات نہ رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا بے فلاں بوٹھی جو فلاں عورت کا غلام ہے اُس نے بتایا۔ یہ غلام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپ اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُلے پاؤں پیچھے بنے اور (منبر سے اتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کو ہوئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت لگے تھے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ بتا روئے لگا کر کہتے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعُ أَبُؤ بِنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ عَسَدَةً فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَكَى لَهَا كُنْتَهُ الْأَرْضَةُ وَ غَادَ رُقَاقًا.

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ قَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَ الْجِدْعُ قَاتَانَهُ فَاحْطَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ احْطَضْنَهُ لَحَنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْجَعْفَرِيُّ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَبِي شَيْءٍ وَ هُوَ قَاتُو اسْهَلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي هُوَ مِنْ أَتْلِ الْغَابَةِ عَمِلَةَ فَلَانٍ مَوْلَى قِلَانَةَ نَجَارٍ فَجَاءَ بِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ جَنِينًا وَضِعَ فَاسْتَقْبَلَ وَ قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَضَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَارْجَعَ الْفَقْهَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ غَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَضَعَ غَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَضَعَ فَسَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ الْفَقْهَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَنَا بِنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ (أَوْ قَالَ إِلَى جِدْعٍ) ثُمَّ اتَّخَذَ مَنِيرًا قَالَ فَحَنَ الْجِدْعُ (قَالَ جَابِرٌ) حَتَّى سَمِعَهُ



اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ آتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَسَحَ خَدَّيْهِمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْلَا يَأْتِيهِ لَحْنٌ إِلَىٰ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ. قِيَامَتِ بَكَ رَوَاتِي رَهْتَا۔

☆ حلاصۃ الباب سببان اللہ ای بھی حضرت سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ  
کڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں  
بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

### باب نماز میں

#### لمبا قیام کرنا

۱۳۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک  
رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر  
دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے نامناسب  
کام کا ارادہ کر لیا (ابو اہل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ  
نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ  
آپ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۳۱۹: مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز میں کھڑے ہوئے۔  
یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے  
عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے گزشتہ  
آئندہ گناہ معاف فرمادیے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے  
کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ  
کے قدم مبارک سوچ جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ  
تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرمادیے  
ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پھر میں  
شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

### ۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي

#### الصَّلَوَاتِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَاوِرٍ بْنُ زُوَاةٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى  
هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ  
أَجْلِسَ وَأَتَرَكَهُ.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شَفِيَانُ بْنُ غَنْبِيَةَ عَنْ  
زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى تَوَرَّجَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا  
أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّبِيعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا  
يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّجَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ  
غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ  
عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ

ابن جریر عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سئل  
النبي ﷺ أي الصلاة الفضل قال: طول القنوت.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ  
کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں لمبا قیام ہو۔

خلاصۃ الالباب ❁ افسرِ سنوہ سے مراد ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو شکر گزار بن کر رہیں۔ یہ شانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تاہم از تہ طے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ ”قوت“ متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت، عبادت، صلوة، دعاء، قیام، طول، قیام، سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔ امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ تطویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام محمدؒ کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعیؒ کی دوسری روایت بھی اسی کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا مفتی یہ قول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسفؒ نیز سختی بن راہویہ کے نزدیک دن میں تکثیر رکعات افضل ہے اور رات میں تطویل قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوة اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہوا ہو تو رات میں بھی تطویل قیام کے بجائے تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال اگلے باب کی احادیث ہیں لیکن اول تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز سجدہ سے پوری نماز مراد لی جاسکتی ہے۔

٢٠١: يَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ

پہلے: سجدے بہت سے کرنے کا بیان  
۱۳۲۲: ابو قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے  
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا بتائیے کہ  
میں استقامت اور دوام کے ساتھ اس پر کاربند رہوں۔  
آپؐ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سجدہ لازم کر لو کیونکہ  
جب بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی  
وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک خطا مٹا  
دیں گے۔

١٣٢٢: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ  
ابِرْهِيمَ الدَّمَشَقِيُّانِ قَالَا لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَاغِبُ  
الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قُوتَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ  
كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اسْتَقْبَحَ عَلَيْهِ وَ اعْمَلَهُ قَالَ: عَلَيْكَ  
بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا  
دَرَجَةً حَتَّى حَظَّ بِهَا عَنْكَ حَاطَةُ.

۱۴۲۳ھ: حضرت معدان بن ابی طلحہ بصری کہتے ہیں کہ میں ٹوٹا ہوا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنائیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائیں گے۔ فرماتے ہیں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کیا تو آپ خاموش ہی رہے۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر

١٣٣٣ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو وَ أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِيطِيُّ حَدَّثَنَا مُعَدَّانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَيْثُ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا عَنْ أَبِي الْأَنْثَرِ يُقْبَضُ بِهِ

مجھے فرماتے گئے اللہ کو سجدہ کرنے (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک وجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت معاذ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوہریرہؓ سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۳۲۳: حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرما دیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے کثرت سجدے کیا کرو۔

چاپ: سب سے پہلے بندے سے نماز

کا حساب لیا جائے گا

۱۳۲۵: حضرت انس بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابوہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نوافل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۳۲۶: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا

قَالَ فَسَجَدْتُ لَمْ أَعِدْتُ فَقُلْتُ بَطَلَهَا فَسَجَدْتُ فَلَا تَنْزَابُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ لَيْلُهُ فَيَأْتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسْجِدُ لَيْلُهُ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُفَّانَ الدَّمَشَقِيُّ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْقُرَظِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ خُلَيْسٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسْجِدُ لَيْلُهُ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا خَيْرَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَاسْتَكْبِرُوا مِنَ السُّجُودِ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

الْعَبْدُ الصَّلَاةَ

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مَدْيَنَ فَخَبِّرْهُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا قِيلَ انْظُرُوا أَهْلَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أَتَمَّهَا فَلْيُحَسَبْ بِهَا نِصْفُهَا وَإِلَّا قِيلَ انْظُرُوا أَهْلَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ثُمَّ يَفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ نَجِيمِ الدَّارِمِيِّ عَنِ الشَّيْبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَفَّانٌ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أَسَدٍ  
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَاوَدَهُ ابْنِ هُبَيْرٍ عَنْ  
زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ نَعِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ أَكْمَلَهَا  
تُحِبَّتْ لَهُ نَافِلَتُهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِمَا رَجَعِيهِ  
أَنْظُرُوا هَلْ تَجْلِسُونَ لِعَبْدِي مِنْ نَطْوَعٍ فَأَكْمَلُوا بِهَا مَا صَنِعَ  
مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ.

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟ تو ان نوافل کے ذریعے جو فرائض اس نے ضائع کر دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب الرقاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب سے پہلے قتل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا ہوگا۔

### ۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ

### باب: نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ  
عَنْ لَيْثٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ غُنْدَرٍ عَنْ ابْنِ رَجَبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَتَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ  
يَقْدُمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ يَغْنِي الشُّبْحَةُ.

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَنُو وَهْبٍ  
عَنْ غُثَمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْإِنْسَانُ فِي مُقَابِهِ الَّذِي  
صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةُ حَتَّى يَتَسَوَّى عَنْهُ.

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۳۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں سے ہٹ جائے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْجَمِّعِ ثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الثَّمِيمِيِّ عَنْ عُفَّانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

**خلاصۃ الباب** ☆ بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راتبہ ہو مثلاً مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنن راتبہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضی نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب یہ شہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

## ۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَطُّئِ الْمَكَانِ فِي

## جَنَابِ: مسجد میں نماز کے لئے

### الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ

### ایک جگہ ہمیشہ

۱۳۲۹: حضرت عبدالرحمن بن شہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوئے کی طرح ٹھوکنیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے سجدے کرتا اور جلد بھی پوری طرح نہ کرتا) دوسرے درندے کی طرح بازو پچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا بھینٹ یا پچھا تا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَكَيْفَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا قَالَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَخْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْفَرَّاسِ وَ عَنْ فَرَسَةِ الشَّعْبِ وَ لَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَيْضُ.

۱۳۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں مصحف رکھا رہتا ہے اُس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ یزید بن ابی سعید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کوئے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَثِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي غُنَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى سُجَّةِ الصُّخَى فَيَعْبُدُ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ دُونَ الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا قَالُوا لَهُ أَلَا تُصَلِّي هَاهُنَا وَ أَشِيرُ إِلَى بَعْضِ نَوَاجِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ هَذَا الْمَقَامِ.

## ۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيْنَ تَوْضِعُ النَّعْلُ إِذَا

## جَنَابِ: نماز کے لئے جوتا اتار کر

### خَلِعَتْ فِي الصَّلَاةِ

### کہاں رکھے؟

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اتارے۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
 إِسْمَاعِيلَ قَالَا قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَزِمْتُكَ قَدَمَيْكَ فَإِنْ  
 خَلَعْتَهُمَا فَاَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رَجُلَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ  
 يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ وَلَا وَرَاءَكَ فَتَوَدَّى  
 مِنْ خَلْفِكَ.

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں اور نہ ہی پیچھے کہ کہیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو تکلیف پہنچاؤ۔

## ۶: کِتَابُ الْجَنَائِزِ

### پانچ: بیمار کی عیادت

۱۳۳۳: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھٹکے تو اس کو (ریحک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

۱۳۳۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھٹکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے، مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، جنازہ میں شریک ہونا، بیمار کی عیادت کرنا، چھٹکے پر الحمد للہ کہے تو ریحک اللہ کہنا۔

۱۳۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ چل کر میری عیادت کو تشریف لائے جبکہ میں بوسلمہ میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

۱۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

### ۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ سَلِّمْ عَلَيْهِ إِذَا قَبِيَهُ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يُشِمُّهُ إِذَا عَطَسَ وَ يَفْوُذُهُ إِذَا مَرَضَ وَ يَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِكَرْبِ بْنِ خُلَيْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا لَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلَسَّ عَنْ أَبِي سَمُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالِ يَتَّتِهِ إِذَا عَطَسَ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَ يَفْوُذُهُ إِذَا مَرَضَ.

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ الصَّحِيَّةِ وَ إِجَابَةُ الدُّعَاةِ وَ شَفَاؤُ الْجَنَازَةِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ تَشْمِيطُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُتَكَبِّرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَنَا فِي بَيْتِي سَلَمَةً.

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ خُمَيْدِ الطُّوَيْلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَهْدُو مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَهُ عَقَبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَيَقْسُوا لَهْ فِي الْأَجْلِ فَإِنْ ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْمَرِيضِ.

۱۴۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَّاقُ قَالَهُ صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَهُ أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ مَا أَتَشْتَهِي؟ قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بَرْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بَرْ فَلْيَبْعْ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعِمْهُ.

۱۴۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَهُ أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَهْدُوهُ فَقَالَ أَتَشْتَهِي شَيْئًا؟ أَتَشْتَهِي كَهْكَا؟ قَالَ نَعَمْ قَطَلَبُوا لَهُ.

۱۴۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش ہے؟ کہنے لگے: تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَهُ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مُنْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ أَنْ يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِكَ.

۱۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دُعا کرے کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کے برابر ہے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ چھوڑ فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

سلام کرنے کا فائدہ ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو



جماعت بیٹھی ہے اس کو سلام کرو اور وہ فرشتے جو جواب دیں اس کو سنا۔ اس لیے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر سلام کیا: ”السلام علیکم“ تو فرشتوں نے جواب میں کہا: ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ“۔ چنانچہ فرشتوں نے لفظ ”رحمة اللہ“ بڑھا کر جواب دیا۔ یہ نعت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح عطا فرمائی۔ اگر ذکر راغور کریں تو یہ اتنی بڑی نعت ہے کہ اس کا حد حساب ہی نہیں۔ اب اس سے زیادہ ہماری بد نصیبی کیا ہوگی کہ اس اعلیٰ ترین نکتے کو چھوڑ کر ہم اپنے بچوں کو ”گڈ مارٹک“ اور ”گڈ ایونگ“ سکھائیں اور دوسری قوموں کی تعالیٰ کریں۔ اس سے زیادہ ناقدری اور ناشکری و محرومی اور کیا ہوگی۔ دوسری چیز جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ ہے مریض کی عیادت کرنا اور بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

### باب: بیمار کی عیادت کا ثواب

### ۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا غُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَادًا مَشَى فِي خِزْيَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غَدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَضِيحَ.

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو سَنَانَ الْقَسْبَلِيُّ عَنْ غُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتُ وَطَابَ مُمْشَاكَ وَتَوَاتَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنَازِلُ.

۱۴۴۲: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آ رہا ہو تو وہ جنت میں چل رہا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۱۴۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے خوب کیا اور تمہارا چلنا بھی پسندیدہ ہے اور تم نے جنت میں گھر بنالیا۔

☆ یہ کوئی معمولی اجر و ثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اسے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا؟ اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں؟ اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ ادب ہیں ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو ہلکی پھلکی عیادت کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھروں والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پردہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

خلاصہ الباب ☆ یہ کوئی معمولی اجر و ثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اسے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا؟ اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں؟ اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ ادب ہیں ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو ہلکی پھلکی عیادت کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھروں والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پردہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

## ۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

## پایاب: میت کو لا اِلهَ اِلَّا الله

کی تلقین کرنا

۱۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا اِلهَ اِلَّا الله کی تلقین کیا کرو۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۳۴۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا اِلهَ اِلَّا الله کی تلقین کیا کرو۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالُوا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۳۴۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زندہ کیلئے یہ دعا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے بہت عمدہ ہے۔

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَبُو عَامِرٍ قَالُوا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَخْيَارِ قَالَ أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت ان کے سامنے کلمہ لا اِلهَ اِلَّا الله پڑھا جائے۔ یہی تلقین کا مطلب ہے تاکہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے نہ معلوم اس وقت اُس بیچارے کے منہ سے کیا نکل جائے بلکہ اُس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

## ۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيَمَا يُقَالُ عِنْدَ

الْمَرِيضِ إِذَا حَضَرَ

## پایاب: موت کے قریب بیمار کے پاس

کیا بات کی جائے؟

۱۳۴۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا لَنَا أَبُو مُسَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ دُعا مانگو: "اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرما دیجئے اور مجھے ان کا بہتر بدل عطا فرما دیجئے۔" اتم سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دُعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔

۱۳۳۸: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (قریب المرگ) کے پاس سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

۱۳۳۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری معفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہوگی (کہ سلام پہنچا سکیں) تو کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مؤمنین کی روضوں پر ندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے لٹکے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۳۵۰: حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

اللہ علیہ وسلم إِذَا خَضَرْتُمُ الْمَوْتِ فَقُولُوا خَيْرَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَلِمَاتٍ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَاعْفِ عَنِّي مِنْهُ عَفْوَ حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاغْفِرْ لِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ سَلِيمَانَ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ وَابْنِ الْبُيُوتِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إقرءوها عند موتكم يعني يَس.

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْخَوَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا خَضَرَتْ كَعْبُهَا الْوَفَاةُ أَتَنَّهُ أُمُّ بَشِيرٍ بَنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ تَقِيتَ فَلَا نَأْفَاكَ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامُ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمُّ بَشِيرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنْ أَرَاكَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَبَرٍ تَغْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَذَا ذَاكَ.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَسَاجِسُونِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْلَامَ.

خلاصۃ الباب ☆ یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور مصلحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین و ایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور

موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس میں اس کا بڑا موثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت: ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ یَبْدِیْہِ مَلٰکُوثٌ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلٰہِ تَرْجَعُوْنَ﴾ موت کے وقت کے لیے ہر ہی موزوں اور مناسب ہے۔

٥: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ

جواب: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و

يُوجِرُ فِي الثَّرْعِ .

ثواب حاصل ہوتا ہے

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار بھی تھا جن کا دم گھٹ رہا تھا (موت قریب تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی پریشانی کو دیکھا تو فرمایا: اپنے رشتہ دار پر غمگین مت ہونا کیونکہ یہ بھی اس کی نیکیوں میں سے ہے۔

١٣٥١ : خَذَفْنَا هَيْشَامَ بْنَ عَمَّارٍ قَتَا الزُّلَيْفَةَ بْنَ مُسْلِمٍ  
قَتَا الْأَزْرَاعِيَّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَجَنَدُهَا خَوِيمٌ لَهَا  
يَحْفَظُهَا الْمَوْتُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَبْهَى  
قَالَ لَهَا لَا تَبْشِيرِي عَلَى خَوِيمِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ  
خَسَابَتِهِ.

۱۳۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن پیشانی کے پینہ سے مرتا ہے۔

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ قَاتِبِي بْنُ  
سَعِيدٍ عَنِ الْمُتَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ قَنَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمَوْنُ يَمُوتُ بِغَرَقِ الْخَبِيْثِ.

٦: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بندے کی جب جان پہچان کب ختم ہو جاتی ہے فرمایا: جب مشاہدہ کر لے (آخرت کی چیزوں مثلاً ملکات وغیرہ کا)۔

١٣٥٣: حَدَّثَنَا زَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا نَصْرُ بْنُ حِشَامٍ ثَنَا  
مُوسَى بْنُ كَرَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنِ تَقَطَّعَ مَعْرِفَةُ  
الْعَبْدِ مِنَ النَّاسِ قَالَ إِذَا عَائِنَ.

جواب: میت کی آنکھیں بند کرنا  
۱۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا: جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

٦ : بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيزِ الْمَيِّتِ  
 ١٣٥٣ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو  
 ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَايِزِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
 عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوئَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ بَصْرِهِ فَأَعْمَصَهُ ثُمَّ قَالَ  
 إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِعَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ.

۱۳۵۵: حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی

١٣٥٥: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ عَاصِمُ بْنُ  
عَلِيٍّ لَنَا قَزْعَةُ ابْنُ سُؤَيْدٍ عَنْ حَمِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ إِذَا حَضَرَ تَمَّ حَوَاتِمُ فَاغْبِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَنْبَغُ الرُّوحَ وَفُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَمَّنَ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ النَّبِيتِ۔

آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہِ روح کے پیچھے چھپی جاتی ہے اور کھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

☆ خلاصۃ السباب بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ روح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے اور پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ اب جب دیکھ نہیں سکے گا آنکھ کھلی رہنے سے کوئی فائدہ نہیں لہذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

### باب: میت کا بوسہ لینا

۱۴۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ گویا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپ کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

### ۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْمَيِّتِ

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَبَّعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ غُلَمَانِ بْنِ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَكَانِي أَنْظُرَ إِلَى ذُنُوجِهِ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ۔

۱۴۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا إِنَّمَا يَتَعَيَّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷻ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

☆ خلاصۃ السباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

### باب: میت کو نہلانا

۱۴۵۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷻ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کو نہلا رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تھوڑا سا کافور بھی ملا لینا اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپؐ نے اپنا

### ۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَحَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلثُومَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنَّ رَأَيْتُ ذَلِكَ بَمَا وَبَدَّ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأَفْوَرَا أَوْ شَيْنَا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْنِي فَأَذْبَنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنًا فَلَاقَى إِلَيْنَا

خَفَوةً وَفَلَا شَعْرَئِهَا اِيَّاهُ.

تہند ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا ہوا۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي خَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ خَفْصَةَ اغْتَسَلَهَا وَتَرَوْ كَانِ فِيهِ اغْتَسَلَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَكَانَ فِيهِ اِبْدَاءٌ وَ بَخِاسِبُهَا وَ مُوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَ كَانَ فِيهِ اِنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ وَ مَسْطَافَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

۱۳۵۹: دوسری روایت بھی وہی تھی جیسے اوپر گزری اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاق مرتبہ غسل دواور پہلی روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دواور اس میں یہ بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کروادور اعضاء وضو سے شروع کروادور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے انکے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنا دیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ اِدَمَ ثَنَا زُوْخُ بْنُ عُبَادَةَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبْرُزْ فَجَذَكَ وَلَا تَنْظُرَ اِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

۱۳۶۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی ران نگلی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر (بھی) نظر نہ ڈالنا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الزُّبَيْدِ عَنْ مُنَيَّبِ بْنِ غُنَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُغْتَسَلَ مَوْتَاكُمْ اَلْغَامُؤُلُونَ.

۱۳۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاہے کہ تمہارے مردوں کو یا عورتوں کو یا

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ ثَنَا عُبَادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَ كَفَّنَهُ وَ خَطَّطَهُ وَ خَمَلَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ لَمْ يَغْسِلْ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ خِيَطَيْهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

۱۳۶۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے 'کفن پہنائے' خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھا تو اس کو ظاہر نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا چاہئے۔

خلاصہ الارب ☆ اللہ کا جو بندہ اس دنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دایر آخرت کی طرف جاتا ہے اسلامی شریعت نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پاکی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کچیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافر جیسی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تاکہ میت کا جسم پاک و صاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف ستھرے کپڑوں میں کفنایا جائے لیکن اس سلسلہ میں اِسراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اِستِقام اور غلطی سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام و احترام کے ساتھ بظاہر تہر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور دہنہ اعضا سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ  
غُسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ  
الذَّهَبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عُبَادٍ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَبَلْتُ  
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَبَلْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ.

خلاصہ: باب ☆ عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہ اور ازوج مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ نَا  
مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَفْقُوبَ بْنِ  
غُثَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَابِشَةَ  
قَالَتْ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ عَنْ غَابِشَةَ وَاسْتَبَلْتُ  
فَوَجَدْنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَرَأْسُهَا  
لِقَالِ بَلْ أَنَا بِغَابِشَةَ وَرَأْسُهَا ثُمَّ قَالَ مَا صَرِيكَ لَوْ بَتَّ  
فَنَلْسِي فَنَمَسْتُ عَلَيْكَ فَنَمَسْتُكَ وَكَفَنْتُكَ وَصَلْتُكَ

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہنیت سے واپس تشریف لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کراہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا، غسل دوں گا،

علیک و ذنوبک۔ کفن دوں گا اور تمہارا جنازہ پڑھا کر دوں گا۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

پایاب: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ قَنَا أَنُورُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بُرَّةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَخَذُوا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاحِلِ لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِمِيصَهُ۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَامٍ قَنَا صَفْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غُسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ فَقَالَ يَا أَبَا الطَّيِّبِ طَبِّتْ خَاتَمًا طَبَّتْ مَنِيَّتُهُ۔

۱۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا (اس سے قبل صحابہ کرام ترد میں تھے کہ غسل کے لئے پکڑے اتاریں یا نہیں)۔

۱۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبی کو غسل دیا تو ڈھونڈنے لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ ذرا دبا کر دیکھتے ہیں کہ نجاست نکلے تو صاف کر دیں) سوا کو کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپ پر میرا پتھر یا پتھر یاں ہو۔ آپ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ يَفْقُوتٍ قَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَغْبِسُوا قَبْرِي بِبُيُوتِ غُرْمٍ۔

۱۳۶۸: حضرت علی کریم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کوئی پیڑ عرس سے سات ٹکڑوں سے غسل دینا۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں بہت نفاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آ سکتی تھی۔

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ ﷺ

پایاب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَابِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَقِيلَ لِعَابِشَةَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِي جَبِيَّةٍ فَقَالَتْ عَابِشَةُ قَدْ جَاءُوا بِبُرْدٍ جَبِيَّةٍ

۱۳۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یعنی کپڑوں میں کفنایا گیا ان میں قمیص بھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنایا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے



تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

فَلَمْ يُكْفَنُوهُ۔

۱۳۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باریک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو محول (یعنی کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي مُعَيْدٍ خَفِصَ بْنِ غِيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثٍ رِبَاطٍ بَيْضَ سُحُولِيَّةٍ۔

۱۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں اشغال ہوا اور بُجرائی جوڑا۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ ثَوَابٍ قَبِيضَةُ الَّتِي فِيهِ وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ خفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن سنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

### پایاب: مستحب کفن

۱۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مردوں کو کفنناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْكُفْنِ  
۱۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُهَيْرٍ السَّمَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَكُفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ وَالْمَوْتُهَا۔

۱۳۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكُفْنِ الْحُلَّةُ۔

۱۳۷۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن دے۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنِ كَفَنَهُ۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا

جِلَاب: جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت

أَذْرَجَ فِي أَكْفَانِهِ

میت کو کھٹنا (گویا آخری دیدار ہے)

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدَةَ قَنَا أَبُو

۱۳۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فُضِّصَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

نَدِرَ جُودَهُ فَمِىْ أَكْفَانِهِ حَتَّىٰ أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَأَنَظَرَ فَأَنَظَرَ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ وَ

کوفن میں نہ لیٹو تا کہ میں اس کا دیدار کر لوں۔ پھر آپ

بَنَى.

ان کے قریب ہوئے ان پر جھکے اور رو دیئے۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے

ساتھ) بھی جائز ہے۔ جیسا جلا تا بین کرنا گریبان پھاڑنا بال نوچنا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

جِلَاب: موت کی خبر دینے کی ممانعت

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا غَمْرُ بْنُ زَالِحٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۷۶: حضرت جلال بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ

حضرت حذیفہ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْفَيْتُ قَالَ لَا تُؤْذِنُونَا بِهِ

کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہیں یہ نعی نہ جائے

أَخَذُوا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونُوا نَعْيًا إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ:

میں نے اپنے ان دونوں کا ان سے رسول اللہ کو نعی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِي هَاشِمٍ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ.

(موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے تھے۔

خلاصۃ السباب ☆ النعی کے معنی ہے الا اعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ

داروں کو خبر کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نبی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں، شاہراہوں میں ندائے نہ کرے کیونکہ

جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مر جاتا تو قبائل میں آدی بھیجے جاتے جو چیخے چلاتے اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ

پر نہ ہوتا کوئی گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت

جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ

جِلَاب: جنازوں میں شریک ہونا

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

۱۴۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی

الْمُسْتَنْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کہ اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا

أَسْرِغُوا بِالْجَنَائِزِ فَإِنْ تَكُنْ ضَالِحَةً مَخِيرَ تَقْفِئُوهَا إِلَيْهِ وَ

رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا

إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرُّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

رہے ہو۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُنْعَدَةَ حَدَّثَنَا بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ فَلْيَحْمِلْ بِجَوَابِ الشَّرِيفِ كُتِبَ لَهُ قَبْلُهِ مِنَ السَّنَةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَسْطَوْعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيُذِغْ.

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ بِشْرِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةَ يُسْرِغُونَ بِهَا قَالَ لَيْتَنِي غُلِيكُمْ الشُّكْبَانُ.

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَضَمِيُّ عَنْ بَقِيَّةِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ فَرِيسَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا رُكِبَانًا عَلَى دَوَابِّهِمْ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ لَا تَسْخَبُوا إِنْ مَلَاحِكَةُ اللَّهِ يَمْشُونَ عَلَى أَفْدَانِهِمْ وَ أَنْتُمْ رُكِبَانٌ؟

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازے کے ساتھ چلے تو چار پائی کی چاروں جانب سے (باری باری) اٹھائے کیونکہ یہ ست ہے اس کے بعد اگر چاہے تو نفل کے طور پر اٹھالے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۱۳۷۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک جنازہ کو لوگ جلدی جلدی لے جا رہے ہیں تو فرمایا: تم پر سکون اور وقار کی کیفیت ہونی چاہئے۔

۱۳۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں سے کچھ لوگوں کو سوار یوں پر سوار دیکھا تو فرمایا: کیا تم کو حیا نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ زَوْجِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرَّكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيُ بِهَا حَيْثُ شَاءَ.

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهْشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَهَيْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا قَاتَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَابَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَلِيُّ قَالَ قَاتَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَبَانَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱: بَابُ: جَنَازَهُ كَيْفَ سَمْنَهُ جَلَا

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۳۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے چلا کرتے تھے۔



۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا

حَضَرَتْ وَلَا تَتَّبَعُ بِنَارٍ

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ بِخَشٍ قَدْ عَدَّ اللَّهُ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُؤَخَّرُوا الْجَنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ.

پیاپ: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہئے ۱۳۸۹: حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَاعِيُّ أَنَا مُعْصِمُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ مُسْرَةَ عَنْ أَبِي خَرِيسٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَوْسَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ جِئْتُ حَضْرَةَ الْقَوْتِ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُونِي بِمَجْمَرٍ قَالُوا لَئِنْ أَوْ سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۸۷: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو وصیت فرمائی دھونی دان (جس سے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جانا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سن رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں جلدی کرو: (۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ جب تیار ہو۔ (۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگر تکی وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ عَدَّ اللَّهُ أَنَسُ بْنُ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ.

پیاپ: جس کا جنازہ مسلمانوں کی

ایک جماعت پڑھے

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ قَدْ بَخَّرَ بَنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخُرَاطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ ابْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لِي يَا

۱۳۸۹: حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریمؓ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے فرمانے لگے: اے کریمؓ! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی خاطر کوئی جمع ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: افسوس!

کیا خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو نماز جنازہ کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں کو اسی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جس مؤمن کی شفاعت چالیس اہل ایمان کریں اللہ کی شفاعت قبول فرمالتے ہیں۔

۱۳۹۰: حضرت مالک بن مہیرہ شامی جن کو شرفِ صحبت حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

كُرْبَيْكُمْ فَمَنْ نَظَرَ هَلْ اجْتَمَعَ لَأَيُّ أَحَدٍ فَلْتُمْ نَعْمَ فَقَالَ يَحْكُمُ كُمْ تَرَائِهِمْ أَرْبَعِينَ فَلْتُمْ لَا بَلْ هُمْ أَكْثَرُ قَالَ فَأَخْرَجُوا بِأَيُّيْهِ فَأَشْهَدَ لَسَمِيعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُونَ لِمُؤْمِنٍ إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلِيُّ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا قَسَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُرْقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُغَيَّةٌ قَالَتْ كَانَ إِذَا بُنِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ تَبِعَهَا جَزَاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا صَفَّ صُفُوفٌ ثَلَاثَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلَّا أَوْجَبَ.

**خلاصۃ الکتاب ☆** مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

## ۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّسَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

**جواب: میت کی تعریف کرنا**  
۱۳۹۱: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی (یعنی جنت) پھر ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی واجب ہوگئی اور اسکے لئے بھی واجب ہوگئی؟ فرمایا: لوگوں کی کو اسی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَسَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَاسِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرٌُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ لَمْ مَرٌُّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فُلْتُ لِهَذِهِ وَجِبَتْ وَ لِهَذِهِ وَجِبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیاں کا

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَسَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرٌُّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَبِئْسَ النَّاصِبُ الْغَيْرِ فَقَالَ وَجِبَتْ لَمْ مَرُُّوا عَلَيْهِ بِأُخْرَى فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا



## ۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

## باب: نماز جنازہ میں قرات

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا يُذَبُّنَ الْخَبَابُ ثَنَا  
ابْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.  
۱۳۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي غَاصِمٍ النَّبِيلُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ  
الْمُسْتَمِرِّ قَالَا ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ جَعْفَرٍ الْغُبَلِيُّ حَدَّثَنِي  
شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ أَمَرَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں فاتحہ  
الکتاب پڑھی۔

۱۳۹۶: حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے میں  
سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

☆ خلاصہ الباب

بن سیرین، ابو العالیہ، فضاء بن عبید، ابو بردہ عطاء طاؤس، میمون، بکر بن عبداللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں  
قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ  
میں نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی مسنون ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء  
احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پٹی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور قارئین عالمگیری میں  
بھی ہے: لَوْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ بَنِيَّةُ الدَّعَاءِ فَلَا بَأْسَ۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

## ۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

## باب: نماز جنازہ

## میں دُعا

## عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ ابْنُ مُيْمُونٍ  
الْمَدِينِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ السَّيِّئِيِّ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.  
۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۱۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم  
میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا  
کیا کرو۔

۱۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے:



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِهِ وَ مَيِّتِهِ وَ شَهِيدَتِهِ وَ غَائِبَتِهِ وَ صَغِيرَتِهِ وَ كَبِيرَتِهِ وَ ذَكَرَتِهِ وَ أَنْتَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مَاتَ فَاحْبِبْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَرَكْتَهُ مَاتَ فَتَوَقَّ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا نُفْعِلْنَا بَعْدَهُ.

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْيَمَنِيُّ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ قَالَا مَرْوَانُ بْنُ جَدَّاحٍ حَدَّثَنِ يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ خَلْبَسٍ عَنْ وَالِدَةِ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْمَعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَيْنَ ذَنْبِكَ وَ جَبَلِ جَوَارِكٍ فَبِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ أَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ فَاعْفُ رُزْلَهُ وَ ارْحَمْهُ إِنَّكَ أَفْقَرُ الرَّجِيمِ.

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا فَرَجُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنِ عِصْمَةُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ غُنَيْبٍ عَنْ عُرْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْمَعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ اعْفُ رُزْلَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ اعْفُ عَنْهُ وَ اغْبِلهُ بِمَاءٍ وَ تَلَجِ وَ نَرِدْ وَ نَقِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ أَبْدَلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَ أَغْلَا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَ قِهِ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ.

۱۳۹۹: حضرت واحد بن اسحق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کا جنازہ پڑھایا تو میں آپ کو یہ پڑھتے رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَيْنَ فُلَانٍ)) اے اللہ! فلاں بن فلاں آپ کے ذمہ میں ہے اور آپ کی پناہ کی رشتی میں ہے۔ لہذا اس کو قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا دیجئے! آپ دعا قرآن والے ہیں اس کو بخش دیجئے! اس پر رحم فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور مہربان ہیں۔“

۱۵۰۰: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا جنازہ پڑھا میں حاضر تھا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ)) اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت اتاریجے اس کی بخشش فرما دیجئے! اس پر رحم فرمائیے اس کو عاقبت میں رکھئے اور اس کو دھو دیجئے! پانی برف اور اولوں سے اور اس کو گناہوں اور خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما دیجئے! اور اس کو بچا دیجئے! قبر کے تختے اور دوزخ کے عذاب سے۔“ حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ تنہا ہونے لگی کہ کاش یہ میت

قَالَ عَوْفٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي مَقَابِرِ ذَلِكَ أَتَمُنِّي أَنْ أَكُونَ مَكَانَ ذَلِكَ

الرُّجُلِ.

میں ہوتا اور رسول اللہ کی اتنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

۱۵۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ خَفَضُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَنُوبَ بَكَرٍ وَلَا غُمَزٍ فِي شَيْءٍ مَا أَبَا حَوْا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ يَعْنِي لَمْ يُؤَقِّتْ.

**خلاصہ: الباب ۵۰۱** ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعا کرتا ہوں: اللھم عبدک و بن عبدک... فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کہ صرف اسی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

چاپ: جنازہ کی

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى

چار تکبیریں

الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ نَحْنُ كَتَابُ لَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْنُ خَالِدُ بْنُ الْأَنْبَسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ سَعِيدٍ بِنِ الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَكَمِ بِنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۵۰۳: حضرت ابو بکر ہجری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے جہان اللہ سبحان

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ نَحْنُ الْهَجَرِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَسْلَمِيُّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ ابْنَةِ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا فَمَكَثَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا.

اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں تکبیر کہنے لگا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا خدشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ پڑھ کر سلام پھیرتے۔

قَالَ لَمَسَمْتُ الْقَوْمَ يَسْبَحُونَ بِهِ مِنْ نَوَاحِي الصُّفُوفِ فَلَمَّ قَالَ أَتَيْتُمُ تَرُونَ إِلَيَّ مُكَبِّرُونَ خَمْسًا قَالُوا نَحْنُ لَنَا ذَلِكَ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَأَرْبَعًا ثُمَّ يَمُكُّ سَاعِقَيْهِمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ يَسْلِمُ.

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرُّفَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو

بُكَرُ بْنُ خَلَادٍ قَالُوا إِنَّا نَبْغِي بِنَ الْيَمَانِ عَنِ الْمَنْهَالِ بْنِ خُلَيْفَةَ كَرَجِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي (جنائزہ کی نماز میں) چار عن حجاج عن غطاء عن ابن عباس أَنَّ الشَّيْخَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثُرَ اُزْنَعَا. تکبیریں کہیں۔

**خلاصہ الباب ۶۷** ائمہ اربعہ اور بقول امام محمد بن حنفیہ اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبد البر اسی پر اجماع ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور ائمہ اربعہ کا استدلال ہے۔ پانچ تکبیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثین کے نزدیک یہ سب روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے سن کے درجہ کو بچھ گئی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ بیہقی اکثر صحابہ کا اس پر متفق ہونا تکبیرات کے چار ہونے کی کلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمد نے کتاب الآثام میں ذکر کیا ہے وہ ماسواء چار تکبیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

### باب: جنازے میں پانچ تکبیریں

### ۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ كَثُرَ خُمْسًا

۱۵۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا؟ (جواباً) فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں بھی کہیں۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ ابْنُ ذَرْدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غُثَيْرٍ وَ ابْنِ مُوَرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَيَّ جَنَائِزَنَا اَرْبَعًا وَ اَنَّهُ كَثَّرَ عَلَيَّ الْجَنَائِزَةَ خُمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا .

۱۵۰۶: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَامِيُّ قَالَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ عَلِيٍّ الرَّائِيُّ عَنْ كَثِيْرٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثَّرَ خُمْسًا .

### باب: بچے کی نماز جنازہ

### ۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا زَوْجُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ قَالَا سَعْدُ بْنُ عُثَيْدٍ اللّٰهُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ بِنَ حَيَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ .

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الرَّبِيعُ بْنُ بَذْرِ قَالَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کر و کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

چاپ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سن میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دو دھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے تنھیل کے لوگ قطعی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قطعی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دو دھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاءت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس کی رضاءت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرنے لگیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهْلَ الصَّبِيُّ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَ وُرِثَ.

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ابْنُ عَبَّيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ اَطْفَالِكُمْ فَلَانَهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ.

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَائِدُ ابْنِ بَرِّهِمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَ لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَمَاشَ ابْنُهُ وَ لَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ابْنُ بَرِّهِمَ بْنُ عُفْمَانَ قَالَا الْحَكَمُ بْنُ غَنِيَّةٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ ابْنُ بَرِّهِمَ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ مُرْضِعَةٌ فِي الْحَنَةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَفَتَحَتْ أَخُوهُ الْفَيْطُ وَ مَا اسْتَرْقَى قَبْلُ.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍَا قَالَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُرْتُ لَبْنَةَ الْقَاسِمِ فَلَوْ سَخَّانَ اللَّهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِتِّمَامَ رِضَاعِهِ فِي

الْجَنَّةِ قَالَتْ لَوْ اَعْلَمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوْنَا عَلَيْهِ اَمْرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَاَسْمَعِكَ صَوْتَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اُصَدِّقُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

☆ خلاصہ الساب مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بغرض محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینان قلبی کے لیے تھی ورنہ ان کا ایمان بالغیب کامل تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

٢٨: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الشُّهَدَاءِ وَدَفْنِهِمْ

باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ عَبْدِ عَسَاءٍ قَالَ أَمَرَنِي بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُضَلِّي عَلَى عَشْرَةِ عَشْرَةٍ وَحُمْزَةٍ هُوَ كَمَا هُوَ يُفْعَلُونَ وَ هُوَ كَمَا هُوَ مُؤْضَعٌ.

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ احد کے روز شہداء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر چٹاڑہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھائے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَلَغَ الْإِسْلَامَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ يَسْلَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَلَأَةَ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَلَيْسَ أَكْثَرُ أَخَذَ لِلْقِرَآنِ فَإِذَا أُبِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ فِي السُّجْدِ وَقَالَ إِنَّا شَهِدْنَا عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِذَنبِهِمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَمْ يَصَلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا.

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ غَاصِمٍ مَنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز شہداء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جتاڑہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھائے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دویا تین کو ایک کفن میں لپیٹے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ لحد میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے ہیں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ بڑھانہ ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد سے اسلحہ

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أُخْدَانٍ يُزْعَعُ عَنْهُمْ الْحَدِيثُ وَ  
الْخُلُودُ وَ أَنْ يُذَقُّوا لِي ثِيَابِهِمْ بِدَعَائِهِمْ۔  
اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن  
کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶: خَلَفْنَا هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ وَ سَهْلَ بْنَ أَبِي سَهْلٍ قَالَ قَتَا  
سُهَيْلًا بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعَ يُبْعَا الْعَزْوَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ  
بِقَتْلِ أُخْدَانٍ يُزْعَوْنَ إِلَى مَضَارِعِهِمْ وَ كَانُوا يُقَالُ إِلَى الْمَدِينَةِ۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد  
کو واپس ان کی جائے شہادت لے جانے کا حکم دیا جبکہ  
ان کو مدینہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

**خلاصہ السباب** ☆ حضرت امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مکلف اور طاہر ہو اور اس  
کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلماً قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے زنجی  
ہونے کے بعد کوئی دنیاوی زندگی کا نفع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا پینا، دوا کا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے  
کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی رومیں بدن سے جدا ہو جاتی  
ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ  
سے امان اور حسن خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیات عالم برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید  
کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوسٹن، کوٹ، ٹوپی، زرہ، ہتھیار، موزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قمیص، شلوار  
یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دینے جائیں گے۔ فقہاء کرام، محدثین، عظام فرماتے ہیں کہ شہید کی تین قمیصیں ہیں: (۱) وہ  
مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ سوائے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دنیاوی  
احکام میں بھی اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (۲) دوسرا وہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا  
اجرو ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک  
حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم  
اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ  
کے علاوہ سات اقسام پر ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے (۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے (۳) پہلی کے درو  
(۴) اور ہیفہ یا سنگرہنی یا سہال میں مرنے والا اور (۵) آگ میں جلنے والا (۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا  
(۷) اور عورت جو زوجہ میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (موطا امام مالک ص: ۲۱۶)۔ (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کسی کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت!  
جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے، اُس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید  
بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں  
مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا اور غرق  
ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص: ۱۳۳، ج ۲)۔ (۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون  
کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال

یا اچی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے مثلاً: دین حاصل کرنے والا طالب علم قید خانہ میں مظلوم آدمی اور درندہ جس کو پھاڑ کھائے۔ سانپ، بچھو یا موٹی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سفر کی حالت میں مر جائے۔ مل کا مریض (بی۔ بی) اور نمونہ کا مریض اگر مر جائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن منجملہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ (۳) تیسری قسم شہید کی وہ ہے جس نے مال قیمت میں سے خلیات کی ہوا اور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے اس کا حکم دنیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سبیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح المبلغ ص ۲۸۳ ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

## باب: مسجد میں

### نماز جنازہ

## ۲۹: باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

### فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى الثَّوْمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

۱۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کو کچھ بھی نہ ملے۔

۱۵۱۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیل بن بیضاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جنازہ مسجد ہی میں پڑھا۔

قال ابن ماجه حديث عائشة القوي.

خلاصہ الباب ☆ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں حضرت سبیلؓ اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز شیخین کا نماز جنازہ بھی مسجد میں ہی پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادری ہی ہے کہ حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی یا حضرت سعدؓ اور شہینؓ کا جنازہ مسجد میں کسی عذر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف بلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ لہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی چیز نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوٰۃ کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جمعہ اور فرض میں نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کفایہ کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل مکروہ ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل، دعا اور مختلف قسم کے انواع طاعات، درس قرآن و سنت، تعلیم دین و عذر قضاء، (فیصلے) وغیرہ سب روا ہیں۔ تو جنازہ کیوں روا نہ ہوگا۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی حد بھی نہ ہو اور مسجد سے باہر بھی ہو تو پھر افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اسی مقام میں پڑھا جائے۔ بعض فقہاء نے مسجد میں ہر صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا تشدید کا تعین ہے۔ جو شریعت کے مزاج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ثواب نہیں ملے گا اس روایت کو محقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نقیہ کے اس متن کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی تلویح کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں عذر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے متعلق ہے کیونکہ وہ کتابت جمعہ عیدین، صلوٰۃ کسوف، صلوٰۃ خسوف اور جنازہ، استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قبلہ ہے اور سورہ انوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

۳۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلِّي بِهَا: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا

يَجْنِبُنَا عَلَى الْمَمَيَّتِ وَلَا يَذْفَنُ جاپے اور دفن نہیں کرنا چاہئے

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَثْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو: حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

نَسْنُ رَافِعٍ فَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيْعًا عَنْ مُوسَى بْنِ فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور جب ٹھیک دوپہر ہو۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج ۴ بجنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو رات کے وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی۔

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو رات کو نہ دفن کرنا! یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ کیا جاسکا ہو)۔

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو۔

باب: اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کا بیٹا نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قمیص دیجئے میں اس کو اس میں نقن دوں۔ آپؐ نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر دینا۔ جب نبیؐ نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو عمرؓ نے کہا: یہ آپؐ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ رئیس المنافقین ہے اس لئے کوئی اور پڑھ لے) لیکن نبیؐ نے اس کا جنازہ پڑھا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا۔ منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

عَلَيْ بْنِ رَسَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَةَ بْنَ غَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا جِئْنَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ نَارِغَةً وَ جِئْنَا يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَجِبِلَ الشَّمْسُ وَ جِئْنَا تَصَيِّفُ لِلْعُرُوبِ حَتَّى تَقْرُبَ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَنِهَالِ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ادْخَلَ قَبْرًا قَبْرَةً لَيْلًا وَ أَسْرَجَ فِيْ قَبْرِهِ.

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَدْفِنُ مَوْتَانَكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تَضْطَرُّوا.

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ لَبَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ مَوْتَانَكُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ.

۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ الْقَبْلِ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَقَّعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي فَمِصْكًا أَكْفَنَهُ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنُونِي بِهِ فَلَمَّا ارَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا زَاكَ لَكَ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ : اِسْتَغْفَرُ لَهُمْ أَوْ لَا نَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ﴿ اَلْأَوَّلَةُ ۸۰ ﴾ | فَانْزِلْ

آیت نازل فرمائی: ”مُتَافِقُونَ مِمَّنْ سِوَاكَ سَمِعُوا نَجْوَىٰ قَوْمٍ سَوِيًّا لَا يَتْلُوا آيَاتِ اللَّهِ عَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ“  
کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔“

۱۵۲۳: جائزہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرخندہ مرا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قیص مبارک میں کفن دیں تو نبیؐ نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قیص میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ مَنْ هُوَ مُتَافِقٌ مِّمَّنْ لَا يُلِيقُ بِالْمِثْلِ الَّذِي هُوَ لَكُمْ حَرَامٌ وَلَا يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بَعَثْنَا لِقَوْمِكَ الْهُنَاءَ﴾  
علیؑ... منافقوں میں سے کوئی سرجائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھو اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵: حضرت واثلہ بن اسحق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

۱۵۲۶: حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ایک مرد زخمی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر تیر کے پکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبیؐ نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپؐ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ کبھی خودکشی نہ کریں)۔

باب: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ قام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تعریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

اللَّهُ مُبَحَّحَاتُهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ [النوبة: ۸۴]

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ تَنَا يَحْنَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ زَاكُ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْصَىٰ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يَكْفَنَ فِي قَبْرِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَفَّنَ فِي قَبْرِهِ وَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ فَاتَّزَلَّ اللَّهُ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ تَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَيْهِمٍ تَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ تَنَا عُثْبَةُ بْنُ يَفْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ كُلِّي مَيِّتٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ تَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَادْفَنَ الْجَزَاحَةَ فَوُتَّ إِلَى مَخَافِصٍ فَذَنَبَ بِهَا نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ ذَلِكَ جَنَةً أَذْبَا.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ تَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمْ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ إِثْمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَهَلَّا أَذْنُتُمُونِي فَاتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.



۱۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي بَسَّانَ عَنْ عُلْفَمَةَ بِنْتِ مُرْقَدَةَ عَنْ ابْنِ بُزَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى نَبِيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَتُوقِثُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِمَوْتِهَا فَقَالَ لَا أَذْنُمُونِي بِهَا فُخْرِجَ بِأَصْحَابِهِ فَوُفِّقَ عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ وَدُعَائُهَا ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۵۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ خاتون مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں رات میں ان کا انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت کیوں نہ بتا دیا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ اس کے لئے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

**خلاصہ الباب ۱۱:** یہ صلوٰۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ بارہ بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبد اللہ بن المبارک کا قول ہے: اِذَا دُفِنَ السَّيِّئُ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى الْقَبْرِ۔ ابن السنین کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں البتہ اسباب اور بخوان اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ بھولے سے رہ جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ دعا کی جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان ہے کہ اگر مردہ یا نماز دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے نے مسند میں حاکم نے مستدرک میں نسائی نے مسند میں حدیث بریدہ بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بقیع پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے اور فرمایا: قَدْ نَسِيتُ مَجْهَاتُهَا وَكَاوِ يَحْيَى نَسِيتُهَا الْوُكُونَ بَعْضُهَا كَيْفَ كُنْتَ نَافِئًا صَانِعًا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبی! کیا وہ جو میت تم سے انتقال کرے مجھے ضرور یاد آئے گا۔ کیا کرو۔ جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر حرام ہے۔ پھر قبر پر تشریف لے آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پڑھیں یہ کہیں۔ حاکم قاری نے شقیق ابن ابیہام سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ولی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز پڑھی ہو وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس پر بالکل نماز ہی نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعویٰ نہایت ہی بعید ہے کیونکہ صحابہ نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ انہیں ہو سکتا ہے کہ مذہب سے بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا ہو۔ (فتح) صاحب معین الہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں! بلکہ جواب یہ ہے کہ مساجد کو ولی کی نماز کے بعد یہ اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہرہ) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال میں مسلمان کو یہ اختیار ہے تو آپ کا اختیار رہتا ہے نماز اصل ہونے سے سب کی اقتداء۔ اصلی تھی بلکہ جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اقول نماز باطل

ظہری۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں امام احمد اور اسحق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسف بھی اسی کے قائل ہیں (۲) ایک ماہ تک جائز ہے (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامانی میں امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن رستم نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحبؒ باریہ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب رائے معتبر ہے یہی صحیح ہے۔ بوجہ مختلف ہونے حال زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ مونا تازہ آدمی دبلے سوکے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا برسات کا موسم یا زمین کی ہوا ٹنکا ہو تو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم تین شرطیں بلکہ غالب گمان سے یقین ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہو گئی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرینؒ اور اوزاعیؒ کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

### باب: نجاشی کی نماز جنازہ

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی کا انتقال ہو گیا آپ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار رکعات کہیں۔

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو صفیں تھیں۔

۱۵۳۶: حضرت مجھ بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

### ۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدَ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَخُزَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ نَا هُثَيْمٌ جَمِيْعًا عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ وَ أَنِّي لَفِي الصَّفِّ الثَّانِي فَصَلَّى عَلَيْهِ صُفَيْنِ .

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سَلَفِيَانِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَغِيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ

مُجْتَمِعٍ بِنِ جَارِيَةِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَاكِمَ النَّجَاشِيِّ قَدْ مَاتَ فَقَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَصَفَّاهُ خَلْفَهُ صَفِّينَ.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدَبٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ خُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ أَخْ لَكُمْ مَاتَ بَعِيرٌ قَالُوا مَنْ هُوَ قَالَ النَّجَاشِيُّ.

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مَيْكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الشَّكَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا: اپنے اس بھائی کا جنازہ پڑھو جو تمہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: نجاشی۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کیں۔

**خلاصہ: الباب ۵۶** غائب پر نماز جنازہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک غائب پر جنازہ نہیں ہے۔ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنا حق بات یہ ہے کہ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے (۲) یا اس پر نماز جنازہ پڑھی (۳) یا اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں عیسائی لوگ تھے۔ اس لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی (۳) یا اس لیے کہ اس کی تشکیس کسی نہ کسی وجہ سے حاضری یا تو اس کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گویا یہ کرام کو نظر نہیں آ رہی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹا کر دکھادی گئی تھی (۴) ابن کثیر لکھتے ہیں: بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء نے کہا ہے کہ غائب پر اگر اس کے شہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ مشروع نہیں ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہم صحابہؓ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ: ص ۷۸)

امام ابن عبد البرؒ نے بھی کتاب التہدید میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح بلند کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبد البرؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر عجب پر نماز جنازہ جائز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحابؓ پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء راشدینؓ پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص: ۳۹۶ ج ۳)

باب: نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَ مَنِ انْتَظَرَ دَفْنَهَا

۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد کے برابر۔

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنِ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالَ فَتُسَلِّى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی ہان ہے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ سَاعِدُ الرَّحْمَنِ الثَّمَعَارِيُّ عَنْ خُصَّاصٍ بْنِ إِطْرَافَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ خَبِيشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنِ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ الْقِيرَاطُ أَكْثَرُ مِنْ أَحَدٍ هَذَا





واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان و یقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ و رسول (ﷺ) کی باتوں پر ایمان و یقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ و رسول (ﷺ) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایمان و احتساب کا مطلب یہی ہے۔

### ۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرُ

### چاپ: قبرستان میں جانے کی دعا

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ (تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا دَخَلْتُ الْمَقَابِرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ 'دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فِرَاطٌ وَأَنَا بِكُمْ لَا جَفْوَنَ أَلَلْهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَهُمْ.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُلْفَمَةَ بِنْتِ مُزَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ كَانُوا قَائِلِينَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا جَفْوَنَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَكُمْ الْعَافِيَةَ.

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ خُبَابٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَعَدَ جِوَالِ الْقَبْلَةِ.

۱۵۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کو نہ پایا پھر دیکھا کہ آپؐ بھیج میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)) تم پر سلامتی ہو اے ایمان داروں کے گھر والو! تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ ہمیں انکے اجر سے محروم نہ فرما دے اور ان کے بعد آزمائش میں نہ ڈالے۔

۱۵۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو یوں کہیں: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ)) "سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔"

### ۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ

### چاپ: قبرستان میں بیٹھنا

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ خُبَابٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَعَدَ جِوَالِ الْقَبْلَةِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

۱۵۳۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

جَنَازَةً فَأَتَيْنَاهَا إِلَى الْقَبْرِ فَجَلَسَ كَأَنَّ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ.

اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

باب: میت کو قبر میں داخل کرنا

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

دوسری روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللَّهِ وَ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

ایک اور روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)).

۱۵۵۱: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۵۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا۔

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اس کو قبر میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) جب لحد کی انٹیں برابر کرنے لگے۔ تو کہا: ((اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ)) "اے اللہ! شیطا

ن سے اور قبر کے خدایا سے بچا دیجئے۔ اے اللہ زمین کو اس کی پیسلوں سے جدا رکھے (کہیں زمین مل کر انہی

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا الْحُجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَ قَالَ هِشَامُ فِي حَدِيثِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ.

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ نَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُضَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَعْدَ وَ رَضَّ عَلَى قَبْرِهٖ مَاءً.

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَ اسْتَقْبَلَ اسْتِقْبَالًا (وَ اسْتَلَّ اسْتِلَالًا).

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ نَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمَا عُمَرُ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا أَخَذَ فِي تَسْوِيَةِ النَّبِيِّ عَلَى اللَّحْدِ قَالَ اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ جَنَّ الْأَرْضَ عَنْ خَبِيثِهَا وَ صَعْدَ

زَوْجَهَا وَلَقِهَا مِنْكَ رِضْوَانًا فَلَنْتَ يَا بُنَيَّ عُمْرًا شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ فَلَنْتُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ أَيْ اِذَا لَقَادَ رَدَّ عَلَى الْقَوْلِ بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پسلیں توڑ دے) اور اسکی روح کو اوپر اٹھا لیجئے اور اسکو اپنی رضا سے نواز دیجئے۔ میں نے عرض کیا اے ابن عمر! آپؓ نے یہ رسول اللہؐ سے سنا یا خود اپنی رائے سے پڑھا؟ فرمانے لگے پھر تو مجھے سب کچھ کہنے کا اختیار ہونا چاہیے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ میں نے یہ رسول اللہؐ سے سنا۔

**خلاصہ الباب** ☆ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے یا پانچویں کی طرف سے؟ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کوئی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سریر جنازہ کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر کھد میں اتارا جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی پکڑنے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علیؓ، محمد بن الحنفیہؓ، اسحاق بن راہویہؓ، ابراہیم نخعیؓ اور امام مالکؒ کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پانچویں کی طرف اتارنا افضل ہے۔ جس کو تسلیم کرتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ تسلیم کرتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلامؒ کی ميسوط میں اور فتاویٰ کی قاضی خاں و خلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی ہے: سریر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قد میں کے بالمقابل ہو جائے پھر دوسرا شخص قبر میں داخل ہو کر ادا میت کا سر پکڑے اس کو قبر میں داخل کرے پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو کھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابو داؤد نے مراسیل میں ابراہیم نخعیؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارا گیا تھا اور تسلیم نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدی الکامل میں اور الامام بخاری نے سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث: ۱۵۵۲ بھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد حنفی ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح میں اور امام ابو داؤد اور قدوری نے ان سے روایت کی ہے اور یہ عدوق ہے اگرچہ چوک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

باب: لحد کا اولیٰ ہونا

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِجَابِ اللَّحْدِ

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ نَحْنُ حُكَّامُ بْنُ سَلَمٍ الزَّائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا وَالشَّقِ لَغَيْرِنَا.

۱۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لحد (یعنی قبر) ہمارے لئے ہے اور صندوق قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیاں قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السَّدُثِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ ابْنِ الْيَقْظَانَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا وَالشَّقِ لَغَيْرِنَا.

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ عَنْ  
 غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ الْجَدُّ ابْنِي لَحْدًا وَأَنْصَبُوا  
 عَلَى اللَّيْنِ نَضْبًا لَمَّا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .  
 ۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا  
 کہ میرے لئے لحد بنانا اور چکی اینٹوں سے اس کو بند کر  
 دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا  
 گیا۔

خلاصہ الباب ☆ لحد: یعنی قبر کو کہتے ہیں اور شن صندوق قبر کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس  
 لیے آوی ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو اب کا تقاضا ہے۔

### باب: شن (صندوق قبر)

### ۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِيِّ

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ  
 ثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي خُمَيْدَةُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يُلْحِدُوا خَرِ يَضْرُحُ فَقَالُوا  
 نَسْتَحْيِرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَالْيَهُمَا سَبَقَ تَرْكَاةُ فَارْسِلْ  
 إِلَيْهِمَا فَسَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحِدُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ .  
 ۱۵۵۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد  
 بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوق قبر تو صحابہ نے  
 کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی  
 طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں  
 گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا غَمْرُ بْنُ شَبَةَ بْنِ غَبِيْدَةَ بْنِ زَيْدٍ غَبِيْدَةُ بْنُ  
 طَفِيلٍ الْفَرَسِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْفَرَسِيُّ ثَنَا  
 ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِيِّ حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ  
 وَازْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ غَمْرٌ لَا تَضْخَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا أَوْ كَلِمَةً تَخَوْفُهَا  
 فَارْسِلُوا إِلَى الشَّقَاقِ وَاللَّحْدِ جَمِيعًا فَجَاءَ اللَّاحِدُ فَلَحِدَ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ .  
 ۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا  
 وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا  
 صندوق قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں  
 بلند ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور  
 نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔  
 آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوق قبر بنانے  
 والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے  
 صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

### باب: قبر گہری کھودنا

### ۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ  
 ثَنَا مُؤَدَّبِي بْنُ غَبِيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنْ  
 ۱۵۵۹: حضرت اورع سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک  
 رات نبی کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

الْأَفْرَعِ السُّلَمِيَّ قَالَ جُثْتُ لَيْلَةَ أَحْرُسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ قَرَأَ لَهُ غَالِيَةً فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مُرَاءٍ قَالَ لَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ فَفَرَعُوا مِنْ جِهَازَةٍ فَحَمَلُوا نَعْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْقُضُوا بِهِ رَقْعَ اللَّهِ بِهِ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ وَحَفَرُ حَفْرَتِهِ فَقَالَ أَوْسَعُوا لَهُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْلُ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بہت اونچی تھی۔ نبی باہر آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ریاکار ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر انکا مدینہ میں انتقال ہوا لوگوں نے انکا جنازہ تیار کر کے انکی نعش کو اٹھایا تو نبی نے فرمایا: اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ بھی اسکے ساتھ نرمی فرمائے یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا کہتے کہ انکی قبر کھودی گئی تو آپ نے فرمایا: انکی قبر کشادہ کرو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے تو ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو انکے انتقال پر افسوس ہے؟ فرمایا: جی! کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَنِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي الدُّهْنَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْفَرُوا وَأَوْسَعُوا وَاحْسِنُوا.

۱۵۶۰: حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر خوب کھودو کشادہ رکھو اور اچھی بناؤ۔

### باب: قبر پر نشانی رکھنا

### ۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلَامَةِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ ابْنُ هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَبِيْطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ بِصَخْرَةٍ.

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

**خلاصہ اسباب:** قبر کے سر ہانے نشانی کے لیے پتھر لگا دینا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا اس پر گنہ گارنا سمجھا جاتا ہے۔ پتھر لگانا اس پر چراغ جلانا چار چڑھانا 'عندل' چڑھانا یہ سب بدعت کی رکیمیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ کوئی عورت نہ دیکھیں اس کو محاذیں اور جو قبر اونچی دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنگر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اونچا کیا۔ ملا فرماتے ہیں کہ اونچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو پست کرنا واجب ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَنَاءِ عَلَى

الْقُبُورِ وَ تَحْصِصُهَا وَ الْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا نَحْنَا  
عِنْدَ الزَّوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَحْصِصِ الْقُبُورِ .

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنَا خَفِصُ بْنُ غِيَاثٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ .

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
السَّوْقَاتِيُّ نَحْنَا وَ هُبْتُ نَحْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُنَى عَلَى الْقَبْرِ .

چاپ: قبر پر عمارت بنانا، اس کو پختہ بنانا،

اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع  
فرمایا۔

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے  
منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر، حج عمارت بنانے سے منع  
فرمایا۔

خلاصہ الساب ☆ عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصری  
سے نقل کیا گیا اور قزوینی کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لپ جائز ہے کوئی قباحات نہیں۔

چاپ: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی  
پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی  
ڈالی۔

چاپ: قبروں پر چلنا اور

بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی  
اٹکارے پر بیٹھے جو اس کو جلا دے یہ اس کے لئے قبر پر  
بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَتْوِ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ نَحْنَا يَحْيَى بْنُ  
صَالِحٍ نَحْنَا سَلَمَةُ بْنُ مَكْلُومٍ نَحْنَا الْأَزْهَرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ حَكِيمٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى  
جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَتَّى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ

عَلَى الْقُبُورِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ ابْنِ  
حَازِمٍ عَنْ شُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحَرِّقُهُ خَيْرٌ لَهُ  
مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ .

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ نَحْنَا

الْمُخَارِبِيُّ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مُرَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْجِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أُمِّئِسَى عَلَى جَسْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ اخْصَفَ نَعْلِي بِرَجُلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُمْسَى عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا بَالِي أَوْسَطَ الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي أَوْ وَسَطَ السُّوقِ.

نے فرمایا: میں انگارے یا تیکوار پر چلوں یا جوتے پاؤں کے ساتھ سی لویہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر چلتے ہے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت ہے شری اور کشف ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان بھی اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کے مطلب میں علماء کے دو اقوال ہیں: (۱) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ بیٹھے سے مردوں کی تذکیر ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک سے نقل ہے کہ بیٹھے سے مراد پانچخانہ و پیشاب کے لیے بیٹھنا ہے کہ جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهْشَكٍ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ الْخَصَّاصَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا بَنِي الْخَصَّاصَةِ! مَا تَفْعَمُ عَلَى اللَّهِ أَصْبَحْتَ تُمَاضِي رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَقِمُّ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا كُلُّ خَيْرٍ قَدْ نَاسِيَ اللَّهُ فَمَسَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَذْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ خَيْرٌ أَفْهَمُ مَرَّةً عَلَى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا خَيْرًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الْبِئْسَتَيْنِ الْقَهْمَا.

۱۵۶۸: حضرت بشر بن خصاصہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابن خصاصہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی ہیں تو آپ مسلمانوں کے قبرستان سے گزر رہے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین کے قبرستان سے گزر رہے تو فرمایا: یہ لوگ بہت سے خیر سے پہلے آ گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہنے قبرستان میں چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے اپنے جوتے اتار دو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُولُ حَدِيثَ جَبْدٍ وَرَجُلٌ بَقَّةً.

☆ سہیلہ: رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکر وہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان الصیت یسمع قوع نعالہم)) کہ میت لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تزیینی کا ذکر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سہیلہ: رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکر وہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان الصیت یسمع قوع نعالہم)) کہ میت لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تزیینی کا ذکر ہے۔





النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي كَانَ يُعْصِلُ الرُّحْمَ وَكَانَ فَائِنَ هُوَ قَالَ لِي السَّارِ قَالَ فَكَانَهُ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَائِنَ ابْنُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِشْمًا مَزُوثَ بَقْبَرٍ مُشْرِكٍ فَيَنْسَرُهُ بِالنَّارِ قَالَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيًا مَا مَزُوثَ بَقْبَرٍ كَافِرٍ إِلَّا بَشْرُوتُهُ بِالنَّارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیوں گواہیں) بتائیے وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

**خلاصۃ الارب** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور ام یز کو اور جناب ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابوطالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت بگاڑا ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعاضدنا باللہ من الکفر۔ شرک و کفر بہت تباہی کی چیز ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔

### باب: عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت

### ۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ

کرنا منع ہے

النِّسَاءِ الْقُبُورِ

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَشْرٍ قَالَا ثنا قَبِيصَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا الْفَرَّابِيُّ وَ قَبِيصَةُ كُنْهَمُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَانَ بْنِ نَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارِبَ الْقُبُورِ.

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارِبَ الْقُبُورِ

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْعَسْقَلَانِيُّ أَبُو نَصْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ ثَنَا أَبُو غَوَانَةَ عَنْ غَمْرٍ وَابْنِ أَبِي سَلَمَةَ ح

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت نہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُورَاتِ الْقُبُورِ. عورتوں پر لعنت فرمائی۔

**خلاصہ الساب** ☆ ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نوحہ کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر خلاف شریعت بول کہتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پختہ ہو قبرستان جا کر وہی تباہی نہ کہے اس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

**باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا**

۱۵۷۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں: جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرعاً) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا کیا تم میت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہوگی؟ کہنے لگیں نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا بوجھ لے کر ثواب کے بغیر۔

**باب: نوحہ کی ممانعت**

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ)) ”کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں“ سے مراد نوحہ کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱: حضرت ابوما لک اشعرئ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنا

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يَغْزَمْ عَلَيْنَا.

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُطَفِّي ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ دِينَارِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْحَفْظَةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا نِسَاءٌ جُلُوسٌ فَقَالَ مَا يَجْلِسُنَ قُلْنَ نَنْتَظِرُ الْجَنَائِزَ قَالَ هَلْ تَغْسِلُنَ؟ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تَحْمِلُنَ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تُدَلِّلِينَ فِيمَنْ يُدَلِّي قُلْنَ لَا قَالَ فَارْجِعْنَ مَا زُورَاتٌ غَيْرَ مَا زُورَاتٍ.

۵۱: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّيَاحَةِ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الصُّخَّاءِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَغْصِيَنَّكَ فِي مَغْرُوفٍ» [المتحفة: ۱۲] قَالَ التَّوْح.

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمَارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ثَنَا جَرِيرٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ خُطِبَ مُعَاوِيَةُ بِحُمْصٍ فَلَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنِ

جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ کے بغیر مرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تارکول کا لباس اور دوزخ کے شعلوں کا کرتہ پہنائیں گے۔

۱۵۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ سے قبل مر جائے تو اسے روز قیامت تارکول کے لباس میں اٹھایا جائے گا پھر اس پر دوزخ کے شعلوں کا کرتہ پہنایا جائے گا۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

ابن مسعودیؓ اَوْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّبَاخَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ النَّبَاخَةَ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ قُطِعَ اللَّهُ لَهَا يَتَابًا مِنْ قَطْرَانٍ وَدُرْعَانٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ. ۱۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ زَائِدٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّبَاخَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ النَّبَاخَةَ إِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِلٌ مِنْ قَطْرَانٍ ثُمَّ يُغْلَى عَلَيْهَا بِدُرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ. ۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُبْعَثَ جَنَازَةٌ مَعَهَا آتَةٌ.

**خلاصہ الباب ☆** نوحہ اور نباحت کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور اونچی آواز سے اس کے مناقب و مفاخر بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۲ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کیے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو ناچنا اور گانا گانے کا جائز ہو سکتا ہے۔

**باب: چہرہ پیٹنے اور گریبان**

**پھاڑنے کی ممانعت**

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ

۱۵۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کر کے چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی دواہل کرے)۔

۱۵۸۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ توپنے والی

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نِشَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. ۱۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ الْمُخَارِبِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَرَامَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ

جَابِرٌ عَنْ مُكْحُولٍ وَالْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْعَامِسَةَ وَجَهَهَا وَ الشَّافَةَ جِيْهَهَا وَ الدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَ النَّوْبِ.

جابرؓ عن مکحول و القاسم عن ابی اُمَامَہؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ ﷺ ہلاکت پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قُتَابَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي الْعَمِيسِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يُذَكِّرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بَرْدٍ وَ ابْنِ بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا نَقَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْبُحُ بِرُثْنَةٍ فَلَمَّا قَالَتْ لَهَا أَوَمَا عَلِمْتَ ابْنِي بِرُثْنٍ تَبْرِي مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَمَا تَخَذَلُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بِرُثْنٍ مِمَّنْ خَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمن بن بريد اور ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰؓ تیار ہوئے تو ان کی اہلیہ ام عبداللہؓ رونے چلانے لگے۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگے تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرمڑانے والے رورور کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

خلاصہ الباب ☆ جاہلیت کے دور کی رسوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اُس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریہ بیان پھاڑے سرمڑائے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی جلا (سٹی) کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مشرکانہ جاہلیت کی رسوں سے بچائے۔ (علوی)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بد رسومات یعنی ہندوؤں کی ہیں تو ان سے مستعار ضرور لی گئی ہیں اور رواج پارسی ہیں کہ شوہر کے مرنے پر اُس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اُس کی دوسری شادی کرنے کو مجبور سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طنز کا شکار ہوتا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابو سعید)

باب: میت پر رونے کا بیان

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قُتَابَا وَ كِنَعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ بَنِي عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي حَسَاةٍ فَرَأَى عُمَرَ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَعْهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ.

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عراس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے دل مصیبت زدہ اور (صدمہ کا) وقت قریب ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قُتَابَا عَنْ عَفَّانَ عَنْ حَمَّادٍ

بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ غَطَاءٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک نو اسے کا انتقال ہونے لگا تو صاحبزادی صلیبہؓ نے فحیٰ کو کہلا بھیجا آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہ ﷺ ہوئے۔ میں معاذ بن جبلؓ اپنی بنی کعب اور عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہوئے جب ہم اندر گئے تو گھر والوں نے پیچہ رسول اللہ ﷺ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا ہر اپنی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی ہوتا ہے) اسی طرح روح سینے میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہ ﷺ رونے لگے۔ عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ فرمایا: وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدمؑ میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپ ﷺ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ برس رہی ہے، دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملنے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

١٥٨٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابْنِ الشَّوَارِبِ  
ثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا غَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَفَّانَ  
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لُغَيْصٍ  
يَنَابِزُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَارَسَكَ  
إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَارَسَلُ إِلَيْهَا إِنَّ لِلَّهِ مَا اخَذَ وَلَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا  
فَارَسَلُ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ مَا اخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ  
أَلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْيَنْصَبِرُوا لِمَا خَشِبْتُ فَارَسَكَ إِلَيْهِ  
فَارَسَكَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بَنٍ كَعْبٍ وَعِبَادَةُ  
بُنِ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا دَخَلْنَا نَارَ لَيْلٍ  
الْمَصْبِيِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوحُهُ تَقْلُقُ  
فِي صَدْرِهِ قَالَ حَسْبُهُ قَالَ كَانَهَا شَةً قَالَ فَبَكَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا  
هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الرَّحْمَةُ  
الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ فِي بَنِي آدَمَ وَإِنَّمَا رَحِمَ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ  
الرَّحْمَاءُ.

١٥٨٩. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خَنِيمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهَا الْقَبْرَ (أَمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنْتَ أَحَقُّ مِنْ عَظَمِ اللَّهِ حَقَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَمُّعُ الْعَيْنِ وَبُحْزُنُ الْقَلْبِ وَلَا تَقُولُ مَا يَسْخَطُ الرَّبَّ لَوْلَا أَنَّهُ وَعْدُ صَادِقٍ وَمَوْعِدَةٌ جَامِعَةٌ وَأَنَّ الْأَخْرَجَ تَابَعَ لِلْأَزَلِ

تہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب بتا دیجئے کہ اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔

۱۵۹۰: حضرت حنظلہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے کہا: آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں: ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو تعلق ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ عبدالاشمل کی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اُحد کی لڑائی میں مارے جانے والوں پر رو رہی تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ پر رونے والی کوئی بھی نہیں؟ تو انہ ماری عورتیں آئیں اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: ان کا ناس ہوا بھی تک واپس نہیں گئیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

۱۵۹۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

لَوْ جَدْنَا عَلَيْكَ يَا اِبْرٰهِيْمُ اَفْضَلُ مِمَّا وَجَدْنَا وَاِنَّا بِكَ لَمَخْرُوْنُوْنَ۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَتَا اِسْحٰقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ قَتَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ جَحْشٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهَا قِيْلَ اَخُوْكَ فَقَالَتْ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ قَالُوْا اَقِيْلَ زَوْجِكَ قَالَتْ وَ حَزْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْءِ اِلْشَعْبَةُ مَا هِيَ اِلَيْشِيْ۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا هُرُوْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ قَتَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ زُهَبٍ اَنَّا اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ وَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِنِسَاءٍ عَبْدِ الْاَسْهَلِ يَتَكِيْنَ هَلَكًا هُنَّ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ حَمْزَةَ لَا يُوَاجِىْ لَهٗ فُجَاءَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ يَتَكِيْنَ حَمْزَةَ فَاسْتَقِيْقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَيَحْهِنُّ اَمَّا اَنْقَلِبْنَ بَعْدَ مَرُوْهُنَّ فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَتَكِيْنَ عَلٰى هٰذَا لَيْكَ بَعْدَ الْيَوْمِ۔

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتَا سُفْيَانَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الْهَجْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْثٰى۔

**خلاصہ الباب ۱۵۸۷:** حدیث: ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نو حد نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدمی کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ ولی کی نرمی اور مزاج کی مینا ترویج کی نشانی ہے جس شخص کو ایسے موقع پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی ادایا، اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے سکراتے ہیں۔ یہ غلبہ حال ہے۔ بزرگان دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک سرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ گلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔

۵۴: نَابَ مَا جَاءَ فِي الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ

باب: میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو

بِمَا يُنْحَ عَلَيْهِ

عذاب ہوتا ہے

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شاذَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ زُهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمرِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا يُنْحَ عَلَيْهِ.

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْدٍ ثَنَا كَاسِبُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَلَامِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا وَاعْظُدْهُ وَ كَاسِبَانَهُ وَ آتَا صِرَاةً وَاجِبَةً وَ نَحَرَ هَذَا يُنْتَفَعُ وَ يُقَالُ أَنْتَ كَذَا لَكَ؟ أَنْتَ كَذَا لَكَ.

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةٌ مَاتَتْ فَسَمِعْتُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ عَلَيْهَا قَاتِلُ أَهْلِهَا يَكُونُ عَلَيْهَا وَ إِنَّهَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْدٍ ثَنَا كَاسِبُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَلَامِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا وَاعْظُدْهُ وَ كَاسِبَانَهُ وَ آتَا صِرَاةً وَاجِبَةً وَ نَحَرَ هَذَا يُنْتَفَعُ وَ يُقَالُ أَنْتَ كَذَا لَكَ؟ أَنْتَ كَذَا لَكَ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْدٍ ثَنَا كَاسِبُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَلَامِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا وَاعْظُدْهُ وَ كَاسِبَانَهُ وَ آتَا صِرَاةً وَاجِبَةً وَ نَحَرَ هَذَا يُنْتَفَعُ وَ يُقَالُ أَنْتَ كَذَا لَكَ؟ أَنْتَ كَذَا لَكَ.

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْدٍ ثَنَا كَاسِبُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَلَامِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا وَاعْظُدْهُ وَ كَاسِبَانَهُ وَ آتَا صِرَاةً وَاجِبَةً وَ نَحَرَ هَذَا يُنْتَفَعُ وَ يُقَالُ أَنْتَ كَذَا لَكَ؟ أَنْتَ كَذَا لَكَ.

جو وصیت نہ کرے اور نہ ہی نوحدہ کو پسند کرتا ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح منقول ہے۔

## ۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَسَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى .

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُتَيْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هَارُونَ أَنَا نَابِثُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضْ قَوْلًا ذُوْنَ الْحَيَّةِ .

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ قُتَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ هَارُونَ أَنَا نَابِثُ عَبْدِ الْفَلَكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهَا أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَقْرَأَ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اَللَّهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا وَعَوْضَتِي مِنْهَا إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَعَاضَتُهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تَوَقَّى أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرْتُ الْبَيْتَ حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اَللَّهُمَّ عِنْدَكَ اخْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ فَأَجْرُنِي عَلَيْهَا فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ وَعِظَتِي خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِي نَفْسِي أَعْاضُ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاظَنِي اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْرُنِي فِي

## ۵۵: باب: مصیبت پر صبر کرنا

۱۵۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے اگر صدمہ کے شروع میں تو صبر اور ثواب کی امید رکھے تو میں (حیرے لئے) جنت کے علاوہ اور کسی بدلہ کو پسند نہ کروں گا۔

۱۵۹۸: حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر بھی مصیبت آئے پھر وہ گھبراہٹ میں اللہ کا حکم پورا کرے یعنی یہ کہے کہ: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ.....)) ”اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ ہی سے آجڑی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر دیجئے اور اس کا بدلہ دیجئے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر بھی دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں اس سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی یہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھے سنائی تھی تو میں نے یہی کلمات کہے: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ.....)) جب میں یہ کہنے لگی ((وَعِظَتِي خَيْرًا مِنْهَا)) کہ مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ تو دل میں سوچتی کہ ابوسلمہؒ سے بہتر بھی مجھے ملے گا؟ پالا خر میں نے یہ کلمہ بھی کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابوسلمہؒ کے) بدلہ



مُصْنِئِي.

میں محمدؐ دے دیئے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض الوفا میں) ایک دروازہ کھولا جو آپؐ کے اور لوگوں کے درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس امید پر (حمد و ثنا کی) کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کا خلیفہ و جانشین انہی کو بنائیں گے جن کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس) سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ دوسروں پر آئی اسلئے کہ میری امت پر میرے بعد میری مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کرے اِذَا سُرْتُ نَفْسِي اَنَا بِلِلّٰهِ رَاجِعُونَ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے انتہائی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی کے دن لکھا تھا۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ غَمْرٍو بْنُ السُّكَيْنِ ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ غَبِيَّةٍ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُجْهَدٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَتَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَاتًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ أَوْ كَشَفَ بَشِيرًا فَإِذَا النَّاسُ يَصْلُوْنَ وَرَأَى أَبِي بَكْرٍ فَحَبِمَهُ اللَّهُ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ خَالِهِمْ وَرَجَاءِ أَنْ يَخْلُقَهُ اللَّهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَأَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَصِيبَ بِمُصْنِئَةٍ فَلْيَعِزُّ بِمُصْنِئَةِ بِيٍّ عَنِ الْمُصْنِئَةِ الَّتِي تُصْنِئُ بِغَيْرِي فَإِنَّ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصْنِئَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُصْنِئِي.

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيَْادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصِيبَ بِمُصْنِئَةٍ فَلْيَعِزُّ بِمُصْنِئَةِ فَاحْذَرِ الشَّيْءَ جَعَا وَ إِنْ تَقَادَمَ عَلَيْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أَصِيبَ.

**خلاصہ الباب ☆** حضرت ابو موسیٰ اشعرئ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تعارض نظر آ رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے فعل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو اس چیخنے والی کو زبردستی چپ کرادے۔ اللہ کے بند واپسے مردوں کو تکلیف دے۔ ابن جریر نے اسی قول کو پسند کیا اور قدام ائمہ نے جن میں علامہ ابن تیمیہ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لیجہ بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا: لوٹ جاؤ گناہ اٹھانے والیوں ثواب نہ پانے والیوں زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تعارض کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو (اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھروالوں کو لوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وحیث نہ بھی کی ہو لیکن اُس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کریں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس توجیہ پر میت پر جو عذاب ہوگا ہو میت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اُس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مَوْتَف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزری چکی ہے۔

مؤمن کو جب تکلیف دہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرے نہ روئے اور نہ پیئے بس انا اللہ وانا الیہ راجعون کہے اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اُس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولیٰ کے وقت تو خوب رویا چینا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ روئے پیئے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔

### ۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَزَىٰ مُصَابَا

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ أَبُو غَمَارَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَبْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَعْزِي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَنَهُ اللَّهُ سَخَانَةً مِنْ خُلَى الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَزَىٰ مُصَابَا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

### ۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ

أَصِيبَ بَوْلِهِ

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمَوْلٍ ثَلَاثَةَ يَوْمٍ إِلَّا وَلَدَ قِيلَاجَ النَّارِ إِلَّا تَحَلَّى الْقَسَمَ

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا

۱۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴: حضرت عتبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسحق بن سلیمان ثنا جریر بن عثمان عن شریح بن شفعہ قال لقینی عبیدہ السلمی فقال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من مسلم یموت لہ ثلاثہ من الولد لم یبلغوا الجنۃ الا تلحقوا من ابواب الجنۃ الثمانيۃ من انہا شاء دخل۔

۱۶۰۵: حدثنا یوسف بن حماد المعنی ثنا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صہیب عن اس بن مالک عن النبی ﷺ قال ما من مسلمین یوفی لہما ثلاثہ من الولد لم یبلغوا الجنۃ الا ادخلہم اللہ الجنۃ بفضل رحمۃ اللہ ایاہم۔

۱۶۰۶: حدثنا نصر بن علی الجہضمی ثنا اسحق بن یوسف عن العوام بن حوشب عن ابی محمد مولى عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی غبیدۃ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لم یبلغوا الجنۃ کانوا لہ حصن حصینا من النار فقال ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد مت النبی قال والنبی فقال ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید القضا قد مت واحدا قال وواجدا۔

خلاصۃ الباب: یعنی قسم کھولنے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت: ﴿ان منکم الا وادھا کان علی ربک حمما مقدھا﴾ ”تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے“۔ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر صبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرما دیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

۵۸: باب ما جاء فیمن اصاب بسقطۃ

۱۶۰۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا خالد بن مخلد ثنا یزید بن عبد الملک الثؤلفی عن یزید بن

۵۹: باب: جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ کچا بچہ جس کو

رُؤْمَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ قَطْرٌ أَقْدَمُ مِنْ يَدَيَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ قَارِسٍ أَخْلَفَهُ خَلْفِي.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدٌ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ الْبُكَائِيُّ قَالَا قَالَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ قَالَا يَنْدُلُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسٍ بِنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ السَّقَطَ لِيَرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَذْجَلَ أَبْرَنِيهِ السَّارِ فَيَقَالُ إِنَّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَذْجَلَ أَبْوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بِسَرِّهِ حَتَّى يُدْجِلَهُمَا الْجَنَّةُ.

پچھے چھوڑ آؤں۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مُرْزُوقٍ قَالَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرِّهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا أَذْجَلَ.

قال أبو علي يرَاغِمُ رَبَّهُ يَغَاظِبُ

۱۶۰۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچا بچا اپنی ماں کو اپنی آنول سے کھینچ لے جاوے گا جنت میں جب وہ ثواب کی نیت سے مہر کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدت حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دنیا میں کرتے ہیں تو روزِ قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

## ۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُبْعَثُ إِلَى

## وَالْأَب: ميت کے گھر

### أَهْلِ الْمَيِّتِ

### کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْغُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْفَعُ لَهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْفَعُ لَهُمْ.

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَا عُبَيْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

۱۶۱۰: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔

۱۶۱۱: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

عن أم عيسى السجّار قالت حدثني أم عون ابنة محمد بن جعفر عن جدّتها أسماء بنت غميس قالت لما أُنِيبَ جعفر رجع رسول الله ﷺ إلى أهله فقال أن آل جعفر قد شغلوا بشأن منيهم فاطنوا لهم طعاماً. فقال عبد الله فما زال شغل حتى كان حديثاً فترك.

شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں کے پاس لوٹے اور ارشاد فرمایا: جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لوگ (گھر والے) مشغول ہیں اپنی میت کے کام میں تو تم ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا پھر یہ کام سنت رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کے گھر والے تازہ صدمہ کی وجہ سے ایسے حال میں نہیں ہوتے کہ کھانے وغیرہ کا اہتمام کر سکیں اس لیے ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس دن ان کے کھانے کا اہتمام دوسرے اعزہ اور تعلق والے کریں۔ حضرت عبد اللہ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں نے اس میں تکلف کرنا شروع کر دیا اور یا، نمود و نمائش کے لیے کھانا بھیجے ہیں اس لیے یہ کام سنت کے بجائے ایک بدعت اور فتنی بات ہو گئی۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَةِ الطَّعَامِ

باب: میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے کی ممانعت اور کھانا تیار کرنا

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَعْجَى قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا هُشَيْمٌ وَحَدَّثَنَا شُعَابُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُجَلِيِّ قَالَ ثَنَا نُورِيُّ الْاجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَةِ الطَّعَامِ مِنَ التَّحَاةِ.

۱۶۱۲: حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نہ شمار کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ دورِ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کے گھر لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ اسلام نے یہ رسم بدعتی اور فرمایا کہ میت کے گھر کھانے کا پکنا ناپا (نوحہ میں سے) ہے۔ افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کے نام پر نتیجہ دسوان چالیسواں اور برسی کی جارہی ہے۔ ان رسوم کا ایصالِ ثواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حیدر علی ٹوکنی جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے تمیز رشید ہیں نے مفصل اس کی تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مہمانی کا کھانا جو میت کے پیچھے پکاتے ہیں اقول تو یہ خود ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ چند وجوہ سے ایک تو یہ کہ بحوالہ ائق اور دوسری کتابوں میں تصریح ہے کہ فیادت و مہمانی، خوشی و شادی کے موقع پر تو مشروع ہے نہ مصیبتوں اور غمی کے موقع پر۔ پہلے دن کھانا اہل میت کے گھر بھیجنا مسنون ہے نہ کہ اس شخص سے کھانا مانگیں۔ خواہ صراحتاً یا کہہ کر کہ اگر وہ نہ پکائے تو اس پر طعنہ لگائیں۔ یہ بھی ایک قسم کی طلب اور مانگنا ہے۔ دوسرا یہ کہ جریر بن عبد اللہ البجلی کی روایت میں ہے کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور ان کا کھانا پکانا نوحہ سمجھتے تھے یعنی تمام دوستوں کے ساتھ لوگوں کا جمع ہونا میت کے گھر والوں کے پاس سوائے تجہیز و تکفین کی خدمت کے اور میت کے گھر والے یہ جو کھانا تیار کرتے تھے ہم اس کو نہ سمجھتے تھے اور نہ خود حرام ہے تو یہ لوگوں کا جمع ہونا اور کھانا پکانا بھی ناجائز و حرام ہوگا۔ تیسرا یہ کہ شریعت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ کھانا تیار کرنا اہل میت

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات و رسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا جاہلیت کی رسوم کو موقوف کر دیا لہذا صحابہؓ و تابعینؓ کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم، دھم، بستم و چہلم و ششماہی و برسی کا رواج ہو گیا ہے تمام تا جائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنادینا یا کنواں کھدوانا اور نقد و لباس اور غلہ وغیرہ فقراء کو دینا یہ امور باتفاق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھانا خود کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

### ۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ غَرِيْبًا

### پایاب: جو سفر میں مر جائے

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

۱۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا جَعْلَبُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ قُلْنَا أَبُو الْمُثَنَّبِ الْهَذِيلُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا عُبَيْدُ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي زُوَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ غَرِيْبَةٍ شَهَادَةٌ. ۱۶۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ قَالَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُغَاثِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَفَّيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ مَمَّنْ وَلَدَ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَنَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيَسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُتَقَطِّعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

خلاصہ السراپ ☆ کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی جدائی اور تہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رتبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر و سبوح ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

### ۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ مَرِيْضًا

### پایاب: بیماری میں وفات

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا شہادت کی موت مرا وہ عذابِ قبر سے

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ قَالَا عُبَيْدُ الرَّزَاقِ قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو غَنِيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ لَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي (ابوہریرہ)

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْذَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُفِيَ فَنَّةُ الْقَبْرِ وَغُدِي وَرُيْحٌ عَلَيْهِ بِرِزَاقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ

**خلاصہ السباب** مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علیین میں کسی کی جنت میں اور پورا حال تو اُسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

۶۳: **بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ**  
 ۱۶۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيَّ قَالَ سَأَلَ سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسْرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ كُفْرَةٌ خِيَاءٌ

**باب: میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت**  
 ۱۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے۔

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو غَيْثَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَسْرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ كُفْرَةٌ عَظِيمُ الْحَيِّ فِي الْأَلَمِ

۱۶۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کی ہڈی کو توڑنا گناہ میں زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔

**خلاصہ السباب** ان احادیث سے میت کی توہین ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکروں کی کونسی شریعت ہے جو لوا رث مردوں کی ہڈیوں کو توڑتا ہے اور پیر پھاڑ کرتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۶۴: **بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضٍ**  
**رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**

**باب: آنحضرت ﷺ کی بیماری کا بیان**

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ أُمِّ أُمِّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَكْسَى فَعَلَقَ يَنْفُكَ فَجَعَلْنَا نُسَبِّحُ نَفْسَهُ بِسَفِيَةِ أَجَلِ الرَّبِيبِ وَكَانَ يَذُورُ عَلَى نَسَائِهِ فَلَمَّا ثَقُلَ اسْتَأْذَنَهُنَّ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۶۱۸: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے کہا: امان! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ بیمار ہوئے تو آپ نے پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی آپ کے پھونکنے کو انگوڑ کھانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگوڑ کھانے والا اس کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپ بھو ما کرتے تھے

عنها و ان يذرن عليها قالت فدخل علي رسول الله ﷺ باري باري - جب آپ بیمار ہوئے تو اور بیویوں سے  
و هو بين رجلين و رجلاه تخطفان بالارض احدهما اجازت مانگی بیماری میں عائشہ کے گھر میں رہنے کی  
العباس. (اس لئے کہ وہ محبوبہ خاص تھیں اور سب بیویوں سے)

فحدثت به بن عباس رضي الله تعالى عنه فحدثت به بن عباس رضي الله تعالى عنه  
فقال اتدري من الرجل الذي لم تسمه عائشة رضي فقال اتدري من الرجل الذي لم تسمه عائشة رضي  
الله تعالى عنها هو علي رضي الله تعالى عنه ابن ابي طالب. (تھے) عائشہ نے کہا: آنحضرت میرے پاس آئے دو

مردوں پر سہارا دیے ہوئے۔ ان میں سے ایک ابن عباسؓ تھے۔ عید اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی  
انہوں نے کہا: تو جانتا ہے۔ دوسرا مرد کن تھا جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا؟ وہ علی بن ابی طالب تھے۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: (۱) سکر کی شدت اور موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس سے  
درجے بلند ہوتے ہیں۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ کے وصال کو پسند فرمایا اور آخرت کے سفر کو قبول فرمایا۔  
(۳) مرض کی شدت میں نماز کا بہت خیال تھا کیونکہ نماز دین کا اعلیٰ رکن اور ستون ہے۔ (۴) خادموں کو کروں پر ظلم سے بچنا  
تاہت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بہت تاکید فرمائی۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو معاوية عن  
الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضي الله  
تعالى عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ  
بهؤلاء الكلمات أذهب البأس رب الناس واشف أنت  
الشافئ لا شفاء إلا بشفائك شفاء لا يغادر سقما فلما  
نفل صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه  
أخذت بيده فجعلت أمسحه وأقولها فنزع يده من يدي  
ثم قال اللهم اغفر لي والجفني بالرفيق الأعلى قالت فكان  
هذا أكبر ما سمعت من كلامه صلى الله عليه وسلم.

صحیح خاص ہو۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا پھر فرمایا: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَالجَفْنِي.....)) "یا اللہ! مجھ کو بخش  
دے اور بلند رفیق سے (ملانکہ) انبیاء صدیقین اور شہداء سے) ملا دے مجھ کو"۔ عائشہ نے کہا: تو یہ آخری کلمہ تھا جو میں نے  
آپ سے سنا۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا البرهم بن سعيد  
عن أبيه عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت  
جو نبی بھی بیمار ہو جائے تو اسے دنیا میں رہنے اور آخرت



سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَيْتٍ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ لَمَحَ أَخِذُهُ يَخُذَةً فَمَسَعَتْهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَلَمَتَتْ أَنْتَ خَيْرٌ.

کا سفر کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ مرض وفات میں آپؐ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا: ((مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ...)) "ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین، شہداء اور صالحین" تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپؐ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُحَيْعٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَعَاذِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَخَافَتْ فَاطِمَةُ كَانَ مَسِيئَتُهَا مَسِيئَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمَانِهِ ثُمَّ إِنَّهُ اسْتَرَا إِلَيْهَا حَدِيثًا بِكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَهَا فَضَحَكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يَكْنِيكَ قَالَتْ مَا مَأْكُتٌ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ يَكْتُ أَخْصَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ دُونَنَا ثُمَّ تَكْنِي وَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا مَأْكُتٌ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ إِنَّ تَخَانُ يُحَدِّثُنِي أَنَّ جِبْرَائِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَآئِي إِلَّا قَدْ خَضِرَ أَجْلِي وَأَنْتَ أَوَّلُ أَهْلِي لَسَوْفَا بَيَّ وَنَعَمَ السَّلَفُ إِنَّا لَكَ بَكِيَّةٌ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَ نِي فَقَالَ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً بِنَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ بِنَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحَكَتُ لِلذَّكِّ.

۱۶۲۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات جمع ہو گئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہؓ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال یعنی رسول اللہؐ کی چال تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مرحبا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے (دوبارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: آپؐ روئیں کیوں؟ کہتے لگیں: میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے کہا: میں نے آج کا سادہ نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپؐ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہؓ نہیں اور رنج یہ کہ آپؐ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائی ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر بھی تم روروی ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ فرماتے لگیں کہ میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہؐ اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی

تھی؟ فرمائے لگیں کہ آپؐ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے طوطی اور میں تمہارے لئے بہترین چیز خیر ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہو گی کہ تم اس امت کی یا مؤمنین کی عورتوں کی سردار بنو گی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَا صَبَّحْتُ بَيْنَ الْمَقْدَمِ  
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ  
سُرَجِسَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوتُ وَ عِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ  
فَيُدْجِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ! ائْتِنِي عَلَى سَكْرَاتِ الْمَوْتِ .

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
أَجْرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَتْ بِلِسَانِهِ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ رَوْقَةٌ تَضَعُفُ وَالنَّاسُ  
خَلْفَ ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَادَ أَنْ  
يَسْتَحْزِكَ فَأَنَارَ إِلَيْهِ ابْنُ الْثُبِّ وَآلَفَى السَّجْفَ وَمَاتَ فِي  
آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
ثَنَا هِشَامُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي  
نُوفِيَ فِيهِ الصَّلَاةُ وَ مَا مَلَكَتْ إِيْمَانُكُمْ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا  
حَتَّى مَا يَقْبِضُ بِهَا لِسَانَهُ .

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
غُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرْتُ أَعْنَدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ  
غُلَيْبًا كَانَ وَصِيًّا لِقَالَتِ مَتَى أَوْضَى إِلَيْهِ فَلَقَدْ كُنْتُ  
مُسْتَبْدَةً إِلَى صُدْرِي أَوْ إِلَى خَجْرِي فَلَدَعَا بَطْنُ بَطْنٍ

۱۶۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے: اے اللہ! سکرَاتِ موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۲۴: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا آخری دیدار میں نے ہجر کے دن کیا۔ آپ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خوبصورتی اور نورانیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ ہنسنے لگے تو آپ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کی زبان مبارک رک گئی۔

۱۶۲۶: حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علی کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے سینے سے یا گود میں آپ کو سہارا دیتے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

نَحْنُ فِي حُجْرَتِي فَمَاتَ وَ مَا شَعَرْتُ بِهِ فَنَحْنُ أَوْصَىٰ جَعَلَهُ اللَّهُ عَلِيٍّ وَسَلَّم

مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ نے وصی بنایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

**خلاصۃ الباب ۱۶۲۷** اس حدیث سے ام المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے آخری لمحات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ کس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی ہے بڑے بخت ہیں ان لوگوں کے جو ام المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ (۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وچہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت یا فصل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث میں تردید ہوگی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ الرابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ انکار فرماتے تھے اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت کی ہوتی تو میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما منبر پر نہ بیٹھتا اور میں ان سے جنگ کرتا اور ابن عساکر کی روایت ہے کہ جو آدمی مجھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی فضیلت دے تو میں اسے مفتی کی طرح کوڑے ماروں گا۔

## ۶۵: بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَ دَفْنِهِ

### باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الرَّوْحِيِّ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَ قَبَّلَ بَيْنَ غُضْبَيْهِ وَ قَالَ أَنْتَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُمَيِّتَكَ مَرْتِنِينَ قَدْ وَاتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا نَاسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوتُ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِي أَنَسٍ مِنَ الْمَنَافِقِينَ كَيْفِيرَ وَ أَرْجُلَهُمْ فَنَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَعِدَ الْبَيْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَغْبِذُ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَمُتْ وَمَنْ كَانَ يَغْبِذُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا وصال ہوا۔ اس وقت ابوبکرؓ اپنی امیہ خارجیہ کی صاحبزادی کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستان تھیں مدینہ کے اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ آئے آپؐ کا چہرہ مبارک کھولا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا کہ آپؐ کا اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپؐ کو دو بار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہؐ انتقال فرما گئے اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک آپؐ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں آپؐ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابوبکرؓ اٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

محمداً قد مات من و ما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفان مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئاً وسيجزي الله الشاكرين ﴿[آل عمران: ۱۴۴]﴾ قال عمر رضي الله تعالى عنه فلكنبي لم أفرأها إلا يومئذ.

اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی ہندگی کرتا تھا تو محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) ”اور محمدؐ پیغمبر ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل واپس

ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور غریب اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں گویا یہ آیت میں نے اسی دن سنی۔

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابو طلحہؓ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرما لیجئے۔ آخر ابو طلحہؓ ملے وہ آئے اور ابو عبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہؐ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب مٹکل کے روز رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقوف دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقوف دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فرد افراد نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبویؐ میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبیؐ کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخِطَمِيُّ أَنَّنَا وَهَبُ بْنُ خَرِيرٍ نَسَا هَئِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا ارْتَفَدُوا أَنْ يُخْفَرُوا الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوا إِلَى أَبِي عُثَيْبَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ يَضْرَحُ تَحْضُرِيحَ أَهْلِ مَكَّةَ وَبَعَثُوا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ هُوَ الَّذِي يُخْفَرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يَلْخُذُ فَيَبْعَثُهُمَا رَسُولَيْنِ فَقَالُوا ااَللَّهُمَّ خُذْ لِرَسُولِكَ فَوْجَهُمَا أَهْلَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَ بِهِ وَلَمْ يُوْجَدْ أَبُو عُثَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلِخُذَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا فَرَّغُوا مِنْ جِهَازَةِ يَوْمِ التَّلَاثَاءِ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا فَرَّغُوا ااذْخُلُوا الْبَيْتَ حَتَّى إِذَا فَرَّغُوا ااذْخُلُوا الْبَيْتَ وَ لَمْ يَوْمُ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ لَقَدْ ااخْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَكَافِ الَّذِي يُخْفَرُ لَهُ فَقَالَ قَابِلُونُ يَذْفَنُ فِي مَنْسَجَدِهِ وَ قَالَ قَانُلُونُ يَذْفَنُ مَعَ اَصْحَابِهِ فَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ ااِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا لِقَبْضِ نَبِيٍّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يَقْبِضُ فَلَا فِرْفِرُوا فِرَاشُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی نوفي علیہ فحفرُوا  
لَهُ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَطَ اللَّیْلِ مِنْ لَیْلَةِ  
الْاَرْبَعَاءِ وَ نَزَلَ فِی حُفْرَتِہِ عَلَی رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَنُو  
اَبِی طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَنَابِ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَ  
فَتُمِ الْاُخُوۃُ وَ شَقْرَانِ نَوَلٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
وَ قَالَ اُوْسُ بْنُ خُوَلَیِّ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ هُوَ اَبُو لَیْلِ  
لِعَلٰی رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَنِی اَبِی طَالِبٍ الشُّذَّکَ اللہُ وَ  
حُظُنًا مِنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُ عَلِیُّ  
النَّزَلَ وَ کَانَ شَقْرَانِ مَوْلَاہُ اَخَذَ فَطِیْمَۃً کَانَ رَسُوْلُ  
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبِسُہَا فَدَفِنَہَا فِی الْقَبْرِ قَالَ  
وَاللّٰہِ لَا یَلْبِسُہَا اَحَدٌ بَعْدَکَ اَبَدًا فَدَفِنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ  
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا تَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عُبَیْدُ اللہُ بْنُ الزُّبَیْرِ ثَنَا  
ثَابِتُ الْبَنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ  
لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُرْبٍ  
الْمَوْتُ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ وَ اَحْرَبَ اِنْتَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ  
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحْرَبِ عَلٰی اَبْنِکَ بَعْدَ الْیَوْمِ  
اِنَّہُ قَدْ خَضَرَ مِنْ اَبْنِکَ مَا لَیْسَ بِتَارِکٍ مِنْہُ اَخَذَا  
الْمَوَاطَاۃَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو اسَامَۃُ حَدَّثَنِی  
حُمَازُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنِی ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِی اللہُ  
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَتْ لَیْ فَاطِمَۃُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یَا  
اَنَسُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَیْفَ نَحْنُ اَنْفُسُکُمْ اَنْ نَحْنُوْا  
الْتُّرَابَ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ ﷺ۔

وَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ  
فَاطِمَۃُ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ حِیْنَ فَبِضَ رَسُوْلُ

فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ نے رسول اللہ کا وہ بستر اٹھایا جس  
پر آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کی قبر کھودی اور بدھ کی  
شب کے درمیان آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر میں  
حضرت علی بن ابی طالب، حضرت فضل بن عباس، ان کے  
بیٹے گم اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران اترے اور  
حضرت ابوسلمی اوس بن خولی نے حضرت علی بن ابی طالب  
سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ  
سے ہمارا بھی تعلق ہے۔ حضرت علی نے ان سے کہا (قبر  
میں) اتر آؤ اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران نے  
چادر پکڑی جو رسول اللہ اڑھا کر تھے اور یہ کہہ کر قبر  
میں دفن کر دی کہ اللہ کی قسم! آپ کے بعد کوئی بھی یہ چادر  
نہیں اڑھ سکتا سو وہ چادر آپ کے ساتھ ہی دفن ہوئی۔

۱۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات شروع  
ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے  
والد کی تکلیف۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی اور تکلیف نہ  
آئے گی۔ تمہارے والد پر وہ وقت آ گیا جو جب پر  
آنے والا ہے اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھے  
حضرت فاطمہ نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں کو یہ  
کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی  
ڈال دی۔ حضرت ثابت، حضرت انس سے روایت  
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا تو حضرت  
فاطمہ نے کہا: آہ میرے والد! میں جبرئیل علیہ السلام کو  
ان کے وصال کی اطلاع دیتی ہوں۔ آہ میرے والد!

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد! جنت فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہو گئیں۔

۱۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر چیز روشن ہوئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے تو ابھی آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے کہ دلوں میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے اور زیادہ کہنے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری ٹکاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپ کے وصال کے بعد ہم ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۴: ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نمازی کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

اللہ ﷻ وَاَنْتَا اِلَى جَنَّةِ اِلِيلِ اَنْتَا وَا اَنْتَا مِنْ رَبِّهِ مَا اَذْنَابُ وَا اَنْتَا جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَا وَا اَنْتَا اَجَابَ رَبًّا دَعَا

قَالَ حَمَادٌ فَرَأَيْتَ ثَابِتًا حِينَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ بَكَى حَتَّى رَأَيْتُ اضْلَاعَهُ تَخْتَلِفُ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الشَّوْافِ ثَابِتٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْحِيِّ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَ مَا نَقَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيِدِيُّ حَتَّى أَنْكُرْنَا فَلَوْلَنَا

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَذَّبٍ لَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْإِسْطَاطَ إِلَى بَسَاتِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَافَ أَنْ يُنْزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْعَبْلِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا وَجْهَنَا وَاجِدًا فَلَمَّا قُبِضَ نَظَرْنَا هَكَذَا وَ هَكَذَا

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَابِتًا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْمُصْطَلِيُّ يُصَلِّي لَمْ يَغْزِ بَصْرَ أَحَدِهِمْ مَوْجِعَ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَانَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہوئیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزِ بِصِرِّ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ جَنْبِهِ فَنُفُوئِي أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ غَمْرٌ فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزِ بِصِرِّ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَكَانَتْ الْفِتْنَةُ فَلَقْتُ النَّاسَ يَبِينُوا شِمَالًا.

۱۶۳۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام ایمنؓ سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہؐ ان سے ملے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم ان کے پاس پہنچے تو روپڑیں تو حضرات شیخین نے ان سے کہا کہ آپؐ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترنا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام ایمنؓ نے حضرات شیخینؓ کو بھی رلا دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا عُمَرُ بْنُ غَاصِمٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ الطَّلِقِ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنٍ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَا لَهَا مَا يَكْنِيكَ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ قَالَتْ أَيْ لَا عَلِمْتُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ وَلَكِنْ أَيْكُنِي لِأَنَّ الرُّوحَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

۱۶۳۶: حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارے افضل دونوں میں جحد کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپؐ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپؐ گل کر مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدلوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الضُّعَاعِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ آبَائِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ الشُّفْعَةُ وَفِيهِ الضُّعْفَةُ فَاتَّخِذُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَغْنَى بَلَيْتُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ اجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۶۳۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جحد کے روز

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

وَيُذِيقُنِ اِيْمَانٍ عَنْ غِيَاةٍ بَيْنَ نَفْسِي عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ  
 عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ  
 أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عَرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ  
 مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللَّهَ  
 خَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ  
 يُرَزَقُ.

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر  
 ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود  
 میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود  
 سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کے  
 وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: موت کے بعد بھی اس لئے  
 کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔  
 پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔



## ۶: کِتَابُ الصَّيَامِ

## روزہ کا بیان

## چاپ: روزوں کی فضیلت

۱۶۳۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے مُنہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۳۹: قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کے مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے ان کے پیچھے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی وُحال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس وُحال ہوتی ہے۔

۱۶۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

## ۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّيَامِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سِتِّ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِى لِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ فَرِحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَ فَرِحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخُلُوفٌ أَمْثِلُ الصَّالِمِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَبْدٍ أَنَّ مُطَرَّ قَامِنَ بَنِي غَامِرٍ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بَلْبَنَ يَسْقِيهِ فَقَالَ مُطَرٌّ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَنَحْوَةِ أَخَذَكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُذَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ آتِينَ الصَّائِمُونَ لَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ

نظمًا ابتدا

کے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) بھی  
بھی پیا سنا ہوگا۔

### باب: ناوہ رمضان کی فضیلت

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان  
کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان مہر کے روزے  
رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو  
قید کر دیا جاتا ہے اور روزہ کے روزے بند کر دیئے  
جاتے ہیں ایک روزہ بھی کھلائیں رہتا اور جنت کے  
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روزہ بھی بند نہیں  
رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خبر کے طالب آگے بڑھ  
اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کو روزہ کے  
آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) برکات ہوتا ہے۔

۱۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ  
تعالیٰ بہت سون کو روزہ کے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا  
ہر شب ہوتا ہے۔

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
پر یہ ہمیشہ آگیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل  
ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خبر سے محروم ہو گیا اس کی  
بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو اعتقاد محروم ہو۔

### ۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ  
اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ  
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَتْ  
أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَ  
غُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ  
الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ  
اقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عَقْدَةُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ  
فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِنْ لَبِثَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عَصَاءٌ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ  
لَيْلَةٍ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَزِيدٍ ثَنَا عِمْرَانُ لَقْنَانٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرُ قَدْ  
خَضِرَ كُفْمٌ وَ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ مِنْهَا فَقَدْ  
حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لَا يُحْرَمُ خَيْرٌ هَذَا إِلَّا مُخْرُومٌ.

خلاصہ الاسباب ☆ رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا: کہ یہ "روض" سے مشتق ہے جس کے معنی شدید تشنگی اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدید گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے: "لأنه يروض الذنوب أي

بحرہٗ“ پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہذا ”شہر رمضان“ کے معنی ہیں ”شہر اللہ“ اس لیے یہ نام ”شہر“ کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلیہ بیان کیا ہے کہ جو مبینہ حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان ربیعین (ربیع الاول اور ربیع الثانی) اور جب ان کو لفظ ”شہر“ کا مصاف ایہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مہینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن میسر اور قاضی عیاض اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ تورثی وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کنایہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینے میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور و کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینے میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین اور سرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا ہرکاوہ شیاطین البیہ کی محبت عادات قبیحہ اور اپنی ذاتی خواہشات لہذا شیاطین حبیدہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم تو ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گناہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم لوہا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

### ۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

### باب: شک کے دن روزہ

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ غُمُورِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ غُمَارِ بْنِ الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَأَتَانِي بِشَاةٍ فَتَخَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مِنْ صَادِ هَذَا الْيَوْمِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ عليه السلام.

۱۶۳۵: حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شک کے دن حضرت عمارؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعَجُّلِ صَوْمِ يَوْمِ قِيلِ الرُّؤْيَا.

۱۶۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

۱۶۳۷: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان

الْقَاسِمُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ  
عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ  
قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ الصِّيَامُ يَوْمٌ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ  
نُتَقَدِّمُونَ لِمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ مَنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ  
سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے  
فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے تین  
(نفل) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نفل)  
رکھے اور جو چاہے رمضان تک تاخیر کر لے۔

**خلاصۃ الباب ☆** یوم شک سے مراد تیس شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو  
سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا با اتفاق ائمہ مکروہ تنزیہی ہے اور حدیث  
باب کا غل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن (نفل) روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے  
یوم شک ہو تو اس کے لیے بیت نفل روزہ رکھنا با اتفاق جائز ہے اور اگر عادت کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں بیت نفل  
روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً جائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے  
جائز ہے۔

باب: شعبان کے روزے رمضان کے

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

روزوں کے ساتھ ملا دینا

شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَزَّادُ بْنُ عَبْدِ الْغَابِرِ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے  
تھے۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَسَايُحِي بْنُ حَمْرَةَ  
حَدَّثَنِي ثُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زُبَيْعَةَ بْنِ  
الْغَارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ  
كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ.  
حضرت ربیعہ غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق  
پوچھا تو فرمائی گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان  
بھر روزے رکھ کر اسے رمضان سے ملا دیتے۔

**خلاصۃ الباب ☆** اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان  
کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا  
تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مَا يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ سے روایت  
کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ نہ تو شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ  
کسی اور مہینے میں۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ أَنْ

يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمِ الْأَمْنِ صَامِ

صَوْمًا فَوَافِقَةً

چاب: رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے

سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ

رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْحَمِيدُ بْنُ

حَبِيبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ يَوْمَ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا

رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا قِيصُومَهُ.

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت

رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو

وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا كَانَ الْبَيْضُ مِنَ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيئَ رَمَضَانُ.

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ

نہیں۔

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَا

الْهَلَالِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ ثَنَا

بِسْمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ

أَنْعَرَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ابْصُرْتُ الْهَلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ

اتَّشَهَّدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ

قَالَ فَمَنْ يَا بَلَاءُ! فَأَقُولُ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَكَذَا رِوَايَةُ الْوَلِيدِيِّ بْنِ أَبِي نُورٍ

وَالْحَسَنِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَزَوَاهُ حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ

عَبَّاسٍ وَقَالَ فَتَنَادَى أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا.

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے

عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بِلَال (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ صبح روزہ

رکھیں۔

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي

بَشِيرٍ عَنْ أَبِي غَنْمِيرٍ بَنِي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۵۳: حضرت ابو بکر بن انس بن مالک فرماتے ہیں

کہ میرے چچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

عَفْوَمُنِي مِنَ الْأَصْحَابِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا  
أَغْمَى عَلَيْنَا هَلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ  
آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ  
بِأَلَامِسٍ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْطُرُوا وَأَنْ يَخْرُجُوا  
إِلَى عِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الرُّوَيْتِ

وَأَفْطَرُوا الرُّوَيْتِ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَايِيُّ ثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا  
رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ قَصُّوْهُوَ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنَّ عُمْ  
عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهُ وَكَانَ بَنُ عُمَرَ يَقُومُ قَبْلَ الْهَلَالِ  
بَيَوْمٍ.

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَايِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ  
فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنَّ عُمْ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا  
ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

۸: اِسْمُ الرِّبَابِ ﴿۱﴾ اس حدیث نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ ثبوت ”شہر“ کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اس کے وجود پر لہذا  
اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے اُفق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح  
ہل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ تم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ  
ہے کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کر کے تا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب  
آگے یہ الفاظ مروی ہیں: فَإِنَّ عُمْ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اس صورت کا بیان ہے  
پانچ دن پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر  
نت ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اٹھا سکتے  
ہیں۔ یہاں تو جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ  
مآبات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان ہر حال موجود ہے۔

چاپ: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر  
افطار (عید) کرنا

۱۶۵۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو  
اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اور اگر  
کبھی ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے)  
تیس دن پورے (کر لو اور ابن عمرؓ (رمضان کا) چاند نظر آنے  
سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی نیت سے)۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو  
روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو  
اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزے  
پورے کر لو۔

## ۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ تِسْعٍ وَعِشْرُونَ

باب: مہینہ کبھی اُتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۱۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں سے کتنے دن گزر گئے۔ میں نے عرض کیا کہ بائیس دن اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہ) کبھی مہینہ اتنا ہوتا ہے اور اتنا ہوتا ہے اور اتنا تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر لی۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ قَالَ لَنَا اثْنَانِ وَعِشْرُونَ وَبَقِيَ ثَمَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَالشَّهْرُ هَكَذَا فَلَا تَمُوتَابَ وَامْسِكْ وَاجِدَةً.

۱۶۵۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے اور آخر میں اُتیس کا عدد بتایا۔

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعِشْرَتَيْنِ فِي الثَّالِثَةِ.

۱۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم تیس روزوں کی بہ نسبت اُتیس روزے زیادہ بار رکھتے۔

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمَزْنِيُّ قَالَا الْجَرُّؤِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا ضُمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرَتَيْنِ أَكْثَرَ مِمَّا ضُمْنَا فَلَا تَبْنِ.

## ۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ الْعِيدِ

باب: عید کے دنوں مہینوں کا بیان

۱۶۵۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ سَعْدَةَ قَالَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُضَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ.

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناء اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الْمُقْبَرِيُّ قَالَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ.

خلاصہ: باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر عدد ایام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی آجرو و ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

## ۱۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

## چاپ: سفر میں روزہ رکھنا

۱۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُسْوَورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالْفَطْرِ.

۱۶۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ اہلبی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حَمَزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصُومُ أَفَاصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۱۶۶۳: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ وَ هَارُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَمَلُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُذَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَايَةَ الْبَغْدَادِيِّ حَدَّثَنِي أُمُّ الدُّرْدَاءِ عَنْ ابْنِ الدُّرْدَاءِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ نَاعِمَ رَسُولٍ اللَّهُ فِي نَعْسِ أَصْفَاهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضُرُّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُوَاخَةَ.

## ۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

## چاپ: سفر میں روزہ موقوف کروینا

۱۶۶۴: حضرت کعب بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الشَّيْحَاقِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدُّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْجُمَيْيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۶: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ بَرِّهِمٍ ابْنُ الْمُثَنَّى الْجَزَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ الشَّهَابِ عَنْ أَبِي



سَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطَرِّ فِي الْحَضَرِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

**خلاصہ الباب ☆** اس بات پر اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے؟ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمد اور امام بخاری کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ علماً بالرحصہ امام اوزاعی کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ علی الاطلاق ناجائز ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ہے۔

جہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جہور کے نزدیک حدیث باب اور لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہي ان الناس شق عليهم الصيام اور جہاں تک صحیح بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب ذم آگیا تھا اور ناقابل برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

## ۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَثِيرٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَجَلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ (وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ) قَالَ غَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْتَدِي فَقَالَ أذن فكل فقلت إني صائم قال اجلس احبذك عني الصوم أو الصيام إن الله عز وجل وضع عن المسافر خطر الصلاة وعن المسافرين والمريض الصوم أو الصيام والله لقد قالهما النبي صلى الله عليه وسلم كلناهما أو إحداهما فيالها نفسي فهلا كنت طعمت من طعام رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۶۶۷: حضرت انس بن مالک جو بنو عبد الاشہل یا بنو عبد اللہ بن کعب میں سے تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے سے معاف فرما دیئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں رسول اللہ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

ورسٹم۔ اور روزہ کی بعد میں قضا کر لیتا۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِمَشْقِيُّ قَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَذْرِ عَنِ الْحَرِثِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنَّخْلِيِّ الَّذِي تَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ تَقْطِرَ وَلِلْمُرُصِ الَّذِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا۔

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

**خلاصۃ الباب ☆** حاملہ اور مرضہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزوں کی قضا کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔ کالمریضی الخائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا یا اتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضا لازم ہوگی۔ امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ابو سعید، ابو ثور، عطاء، حسن بصری، زہری، ربیعہ، یحییٰ، شحاک اور سعید بن جبیر کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیہ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضا بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ اور مجاہدؓ سے یہی مروی ہے۔ امام مالکؓ سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالکؓ کی دوسری روایت اور حضرت لیثؓ کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضا کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضہ کے ذمہ قضا بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاقؓ کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضا نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیرؓ سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

### باب: رمضان کی قضا

### ۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لِيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَبَانُ۔

۱۶۶۹: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوئی تھی کہ شعبان آجاتا۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَجِئُصْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصُّومِ۔

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضا رکھنے کا حکم دیتے۔

## ۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ

## يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

## پہلے: رمضان کا روزہ

## توڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطِيقُ قَالَ أَطْعَمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَجْلِسْ فَاجْلِسْ فَيَسْمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَتَى بِمِثْلِكٍ يُدْعَى الْعِرْقُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخْرَجَ إِلَيْهِ مِثْلًا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاطْعِمَهُ عِيَالَكَ.

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَتٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُحْزَرْ صِيَامُ الشَّعْرِ.

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: میں تباہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے محبت کر بیٹھا۔ نبیؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: اسکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اسنے میں ایک ٹوکرا کہیں سے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کرو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا میں

کے دلوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی نہ ہوں گے۔

۱۶۷۳: حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ و غلی بن محمد قالا ثنا وکیع عن سلیمان عن حبیب بن ابی قابت عن ابی المطوس عن ابیہ المطوس عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ لم یحزّر صیام الشّعر.

خلاصہ الباب ☆ احناف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عدا توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ کفارہ صرف اُس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ ہمارے کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالت النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استراج کے لیے چونکہ اجتہاد و استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلالت النص ہے۔ شہن دارقطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ محمد اتوار تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کر۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدا رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم دہر بھی اس کی حلائی نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کی صحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ذمہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالمطوس بھول ہیں۔

پاب: بھولے سے افطار کرنا

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَفْطَرَ نَابِيَا

۱۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پایا۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غَوْفٍ عَنْ جَلَّاسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ بَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ نَابِيَا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

۱۶۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابے کے روز ہم نے روزہ افطار کر لیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے شام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قضا رکھنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ قَابِطَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غِيَمٌ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. فَلَمَّا هِشَامُ أَمْرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ.

پاب: روزہ دار کو قے آجائے

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَهِي

۱۶۷۵: حضرت فضالہ بن عید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے برتن منگوایا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آج کے

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدُ ابْنَا عُثَيْبٍ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ فَضَالَ بْنَ عُثَيْبٍ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ

کُتِبَ بِصَوْمِهِ فِدْعَا بَنَاءٍ فَغَرِبَ فِقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كُنْتُ نَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي فُتُّتُ.

رو تو آپؐ کا روزہ رکھنے کا معمول تھا؟ فرمایا: جی ہاں لیکن میں نے قے کی تھی۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الشَّعْثَاءِ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ عَنْ ابْنِ سِينَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْفَقْرُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ.

۱۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو خود بخود (دوران روزہ) قے آجائے اُس پر تو قضا نہیں ہے اور جو عودا قے کرے تو اُس پر (روزہ کی) قضا ہے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ امر الیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر قصد قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق میں قے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا قصد لائی گئی ہوگی، دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگی یا خود بخود واپس ہوگی ہوگی یا قصداً اُسے واپس کر لیا گیا ہوگا یا نہیں۔ صاحب "بخاری" فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے قے ہو اور صائم اس کو لوٹا لے۔ دوسرے یہ کہ عمدتہ بھر کے قے کرے۔ باقی صورتیں مشد صوم نہیں۔

باب: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا

اور سرمد لگانا

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ

وَالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مَرْزُوقٍ عَنْ غَالِثَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ حَضَائِلِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ.

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو الشَّيْخِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيعَةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَالِثَةَ قَالَتْ أَخْتَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ.

۱۶۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔

۱۶۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمد لگایا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلقاً جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد، بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور خشک کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف حجت ہے۔ ان حضرات کا مشترکہ استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بوجہاتی رہے گی جو حدیث کے منشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس کو باقی رکھنے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی یوکی بنا پر نہ کترائیں اور اُسے برائہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاهی تحوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

### بیاب: روزہ دار کو پچھنے لگانا

### ۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيقِيُّ وَدَاوُدُ بْنُ زَيْنِدٍ قَالَا قَتْنَا مُعْتَمِرَ بْنَ سَلَمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ.

۱۶۸۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الشَّيْبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنَانَا شَيْهَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ.

۱۶۸۱: دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ بتبع کے قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر رہا جو پچھنے لگوار ہاتھ رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا وَبَّاسُ بْنُ سَائِدَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَادَ بْنَ أَوْسٍ بَاتِمًا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيعِ لَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَخْنُجُمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ فَمَنَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ.

۱۶۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

☆ خلاصۃ الباب: روزہ کی حالت میں پچھنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمد اور امام الحنفی وغیرہ کے نزدیک وہ مقبوض صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (پچھنے لگانے، لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ پچھنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں پئے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کزوری طاری ہو جاتی ہے۔

## ۱۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

چاپ: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماویام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیا ہے؟ فرمایا: دونوں نے انکار کر لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں: (۱) بلا کر اہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفعی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علام خطابیؒ نے امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے (۲) مطلقاً مکروہ ہے، کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے۔ (۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمدؒ امام طحاویؒ اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## ۲۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

چاپ: روزہ دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسودؓ اور مسروقؓ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہؐ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرمائی گئیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُجَرَّاحِ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ. ۱۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ أَتَيْكُمْ بِمَلِكٍ إِزْنَةً كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَلِكٍ إِزْنَةً.

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا أَبُو معاوية عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَ هُوَ صَائِمٌ.

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الطَّنَبِيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَ هُمَا صَائِمَانِ قَالَ قَدْ أَفْطَرَ.

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ قَالَ دَخَلَ الْأَسْوَدُ وَ مُسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَا أَتَمَّانِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبَاسِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كَانَ يَقْعَلُ وَ كَانَ أَتَمُّكُمْ لِزَوْجِهِ.





ذات کے اعتبار سے مباح ہیں اور روزے میں عارضی طور پر ممنوع ہو جاتے ہیں جبکہ غیبت اپنی ذات ہی کے اعتبار سے حرام ہے اور روزے میں اس کی قیاحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی اور زبان و دہن اور دوسرے اعضاء سے بھی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

## ۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّحُورِ

## باب: سحری کا بیان

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَتًا.

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صَبَاحِ النَّهَارِ وَبِالْقِيلُولَةِ عَلَى إِيَّامِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دوپہر کو سحر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔

خلاصہ الباب ☆ سحری میں برکت کا ایک ظاہری اور عمومی پہلو تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کی صحت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنا زیادہ صنف کا باعث اور زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور دوسرا ایمانی اور دینی پہلو یہ ہے کہ اگر سحری کھانے کا رواج نہ رہے یا امت کے اکابر اور خواص سحری نہ کھائیں تو اس کا خطرہ ہے کہ عوام اس کو شریعت کا حکم یا حکم از کم غیر افضل سمجھ لیں اور اس طرح شریعت کے مقررہ حدود میں فرق رہ جائے۔ اگلی امتوں میں اسی طرح تحریفات ہوئی ہیں تو سحری کی ایک برکت اور اس کا ایک بڑا دینی فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اس لیے وہ اللہ کو محبوب اور اس کی رضا و رحمت کا باعث ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پلایا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اُن کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

## ۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ السَّحُورِ

## باب: سحری دیر سے کرنا

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَسَّامِ الدُّسُوقِيِّ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِثٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ نَمْنَأْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا قُلُوبُ

۱۶۹۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا پچاس

قرآنِ حمیدین آیۃ۔

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَوْ عَنْ حَدِيْفَةَ قَالَا تَسْعَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا إِنْ الشَّمْسُ لَمْ تَطْلُعْ.

۱۶۹۵: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی وہ ہو گیا تھا بس سورج نہیں نکلا تھا۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْخَيْمِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْضِي أَحَدُكُمْ أَذَانَ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سُحُورِهِ قَائِلًا يُؤَذِّنُ لِيَسْتَبَةِ قَائِمُكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ هَكَذَا يَغْتَرِضُ فِي أَوَّلِي السَّمَاءِ.

۱۶۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلالؓ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (اور سحری کھالے) اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چوڑائی میں (عمودار ہونے والی روشنی)۔

خلاصہ الساب: یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے ایک یہ کہ یہ بطور مبالغہ کے کہا یعنی وہ اس وقت قریب ہو گیا تھا اور دن سے مراجع صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک سحری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت: ﴿فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اُتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

نہاں: جلد افطار کرنا

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ.

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بِشْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ عَجَلُوا الْإِفْطَارَ فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخَّرُونَ.

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ یہود افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

خلاصہ الساب: یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور سحری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طریقہ رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کلام کو کم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افکار میں تاخیر اور سحری میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم ہوگی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افکار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح سحری میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے بہت پہلے سحری نہ کھائی جائے بلکہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہو تو اس وقت کھایا پیا جائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

پاؤ: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

پاؤ: رات سے روزہ کی نیت کرنا اور

نفل روزہ میں اختیار

۱۷۰۰: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ آتے اور فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم رہے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں ہدیہ آئی تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا يَسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرٍ عَنْ الزُّبَابِ أُمِّ الزَّوَالِجِ بِنْتِ ضَلَيْعٍ عَنْ عَمِّهَا سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى ثَمَرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَرْضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالْخِيَارِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْفِطْرَانِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ خازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَزَمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَءْ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا شَرِيكُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا فَقَوْلُ يَأْتِي صَائِمٌ فَيَقِيمُ عَلَى صَوْمِهِ ثُمَّ يُهْدِي لَنَا شَيْءٌ فَيَفْطِرُ قَالَتْ وَ

رَبُّمَا صَامَ وَالْفِطْرَ فَلْتُ كَيْفَ إِذَا قَالَتْ إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا  
مَثَلُ الَّذِي يَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ فَيُعْطِي نَفْسًا وَنُفْسًا  
نَفْسًا.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فرائض و واجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ امام احمدؒ، امام اعلیٰؒ بھی فرض روزہ میں حیثیت نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نیز سنیان ثورثیؒ اور ابراہیم حنفیؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ صوم رمضانؒ نذرمعین اور نفل روزوں میں سے کسی میں بھی حیثیت نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف النہار سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب حنیفہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضا یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفل روزوں کے بارے میں حنیفہ کا استدلال اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (( قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل عندکم شیء قالت قلت لا قال فالی صائم)) سے ہے۔

اس حدیث کا غاڑ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں حنفی کی دلیل حضرت سلم بن اکوع کی روایت ہے: ((قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً من أسلمه أن أفن في الفاس أن من كان أكل بقية يومه و من لم يكن أكل خلاصه فإن اليوم عاشوراء اوریہ اُس وقت کا واقعہ ہے جبکہ صوم عاشوراء فرض تھا۔ چنانچہ ابوداؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضاء کا حکم دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضاء رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر معین اور رمضان کے اداہ روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنْبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا قَالَا شَفَّاهُ ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا رِبَّ لِكُفْيَةِ مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ مُوَحِّدًا فَلْيَطْرُقْ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَهُ.

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ ۱۷۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

حالت جنابت میں ہوتے کہ حضرت بلالؓ آ کر نماز کی اطلاع دیتے۔ آپ اٹھتے اور غسل کرتے مجھے آپ کے سر سے پانی چھتا نظر آ رہا ہوتا۔ آپ باہر تشریف لے جاتے پھر مجھے نماز فجر میں آپ کی آواز سنائی دیتی۔ مطرف کہتے ہیں میں نے عامر رضی سے پوچھا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا کہنے لگے رمضان اور غیر رمضان برابر ہیں۔

فَطَبِلَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبِيتُ جُنْبًا فَيَا بَهُ بِلَالٌ فَيُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ فَأَنْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَاسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

قَالَ مُطَرِّفٌ فَقُلْتُ لِعَمَامٍ فِي رَمَضَانَ قَالَ رَمَضَانَ وَغَيْرَهُ سَوَاءٌ

۱۷۰۴: حضرت تافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں آدمی صبح کرے اور روزہ کا ارادہ بھی ہو؟ تو فرمانے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح فرماتے۔ یہ جنابت محبت سے ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر آپ غسل کرتے اور پورا روزہ رکھتے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنْبٌ يُرِيدُ الصُّوْمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ الْوَقَاعِ لَا مِنْ إِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَتِمُّ صَوْمَهُ.

خلاصہ الباب ۵۶: حدیث باب کے عموم کی بنا پر احمد اور ابوہریرہ اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ عدا ہو یا نسیا نیا نیند کی وجہ سے۔

### باب: ہمیشہ روزہ رکھنا

### ۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الذَّهْرِ

۱۷۰۵: حضرت عبد اللہ بن شحیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ (بلاناغہ) روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۱۷۰۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ روزہ رکھے (وہ ایسے ہے گویا کہ) اُس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَشُعْبَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذَابٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

خلاصہ الباب ۵۷: صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: (۱) پورے سال روزے رکھنا۔ جس میں ایام منہیہ بھی داخل ہوں یہ باتفاق ناجائز ہے۔ (۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا۔ جہور کے نزدیک جائز ہے لیکن ظاہر (۱) سے۔ (۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

چاپ: ہر ماہ میں تین دن

كُلِّ شَهْرٍ

روزہ رکھنا

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ  
أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
مِنْهَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ  
الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةَ وَيَقُولُ هُوَ كَقَصُومِ  
الدَّهْرِ أَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ.

۱۷۰۷: حضرت منہال سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تیرہویں چودھویں  
پندرہویں کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد  
فرماتے تھے کہ یہ (ہر ماہ تین روزے رکھئے) زندگی بھر  
روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنْبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُثَيْبَةَ بْنِ قُثَيْبَةَ بْنِ  
مَنْحَانَ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو مَاجَةَ أَخْطَأَ شُعْبَةُ وَأَصَابَ هَمَّامٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي زُرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ  
الدَّهْرِ.

۱۷۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر ماہ تین  
دن روزہ رکھا تو یہ زمانہ پھر کے روزے ہیں (ثواب کے  
اعتبار) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق  
نازل فرمائی جو کوئی بھی نیکی لائے تو اس کو اس کا دس گنا  
ملے گا تو ایک دن دس کے برابر ہوا۔

فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مِنْ  
جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَانِهَا فَالْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ.

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ  
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ  
كَانَ.

۱۷۰۹: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ  
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن  
روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کون سے تین  
دن تو فرمایا یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ کون سے دن ہیں  
(بلکہ باقاعدہ تین دن روزہ رکھتے تھے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حافظ ابن حجرؒ نے یہ دس صورتیں ایام بیض کے تعیین کے بارے میں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ان تین روزوں کے لیے خاص ایام تو تعیین کرنا مکروہ ہے۔ یہ قول امام مالکؒ سے مروی ہے۔ (۲) ایام بیض کا  
مصدق مہینہ کے شروع کے تین دن ہیں: قالہ الحسن البصری (۳) ایام بیض سے مراد مہینہ کی بارہویں تیرہویں اور  
چودھویں تاریخ ہے۔ (۴) ان سے مراد مہینہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ ہے۔ (۵) مہینہ کے سب سے پہلے  
ہفتہ اتوار اور پیر اور اگلے مہینہ کے سب سے پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام اسی طرح اگلے ماہ بھر مہینہ کے سب سے  
پہلے منگل بدھ اور جمعرات کے ایام۔ اسی طرح اگلے ماہ بھر مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر۔ وھکذا۔ یہ قول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ۶) پہلی جمعرات۔ اس کے بعد والا پیر اور اس کے بعد والی جمعرات۔ ۷) پہلا پیر پھر جمعرات پھر پیر۔ ۸) پہلی دسویں اور بیسویں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ۹) اول کل عشر یعنی پہلی گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان ماکنی سے مروی ہے۔ ۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ ان تمام صورتوں میں صوم "مثلاً یا م" والی احادیث کے اطلاق اور ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں منحصر نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکنہ صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم ثلاث ایام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلق روایات پر بھی۔ راجح یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔ احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی باب صیام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

### باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

۱۷۱۰: ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے نبیؐ کے روزے کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا: آپؐ روزے رکھتے چلے جاتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اب تو روزہ ہی رکھیں گے اور روزہ موقوف فرمائیے تو ہم کہتے اب تو موقوف ہی کر دیا میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ روزے رکھے ہوں۔ آپؐ چند روز کے علاوہ پورا شعبان روزے رکھتے۔

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

### باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

۱۷۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

### ۳۰: بَاب مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يَقَطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَ لَمْ أَزِهِ صَامَ مِنْ شَهْرِ قَطْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَقَطِرُ وَ يَقَطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ وَ مَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ مِنْهُ قَدَمُ الْمَدِينَةِ.

### ۳۱: بَاب مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ رَيْهِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چھٹا حصہ پھر سوجاتے۔

۱۷۱۳: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤد کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

باب: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۱۷۱۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلا ناغہ) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اور عقی کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

باب: ماہ شوال میں چھ روزے

۱۷۱۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۶: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَسَامُ بِصَفِّ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثَلَاثَةً وَيَنَامُ سُدُسَةً.

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غِلَّانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَيْدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمَنُ بِصَوْمٍ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمَنُ بِصَوْمٍ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ يَمَنُ بِصَوْمٍ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَذِذْتُ أَيْ طَوَّقْتُ ذَلِكَ.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۱۷۱۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ غَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي فَرَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَامَ نُوحٌ الذُّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْأَضْحَى.

۳۳: بَابُ صِيَامِ سَنَةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيعَةُ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ الرَّجَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ بِنَةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ تِمَ تَابَعَهُ بِسَبْتٍ مِنْ رَوْزَةٍ رَكَعَ پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے شوالِ کَانَ كُضُومَ الدَّعْوِی. رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

**خلاصۃ السبب** ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے بہت سے ائمہ فرماتے ہیں کہ عید کے چھ روزے مستحب ہیں۔ اس کے برعکس امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ پھر حنفیہ میں اختلاف ہے کہ یہ روزے بے درپے رکھنا افضل ہے یا تفریق کے ساتھ؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تفریق کو رائج قرار دیتے ہیں جبکہ بعض احناف نے بے درپے رکھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

**چاپ:** اللہ کے راستے میں ایک روزہ

۳۳: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوزخ کو اس سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ أَبِي مُهَاجِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ مِنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے ستر سال دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ عُبَاضَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيِّ عَنْ الْمُغْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَخْرَجَ اللَّهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

**خلاصۃ السبب** ☆ ایام تشریق کے روزوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک امام احمدؒ کی ایک روایت اور امام شافعیؒ کا قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا منوع ہے اکثر شافعیہ کے نزدیک فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔

**چاپ:** ایام تشریق میں روزہ

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۱۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مٹی میں رہنے کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامٌ مَنَى الْأَكْلُ وَ الشَّرْبُ.

۱۷۲۰: حضرت بشر بن جم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائے گا اور یہ دن کھانے

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَا وَ كَبِعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ خُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ سَمِيعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَقَالَ

پینے کے دن ہیں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ عَلَيْهِ الْأَيْمَانَ كَلِمَ أَكَلِي وَشُرْبِي.

۳۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ

الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

باب: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَادَةُ بْنُ يَنْفَلَى الثَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ قُرَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى. ۱۷۲۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي غُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبْدَ مَعَ غَمْرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبْلَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى أَمَا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَيَوْمُ الْأَضْحَى تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

خلاصہ الباب ☆ یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ناشکری اور محرومی کی بات ہے۔

۳۷: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کو روزہ رکھنا

۱۷۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: الا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو معاوية وَخَفْصُ بْنُ عِيَّادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ.

۱۷۲۴: حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُنَيْدٍ ثَنَا شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَا اطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ



اللہ! لا الجہاد فی سبیل اللہ؟ قال: لا الجہاد فی سبیل اللہ! لا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء.

میں جہاد بھی نہیں الا یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لائے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے دے)۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ بْنُ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ فَهْمٍ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ دُنْيَا أَيْامَ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يُعْبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ وَإِنْ صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا لَيُعْدِلَ صِيَامَ سَنَةٍ وَلَيُلْبِقَ فِيهَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ.

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلیۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ قَالُوا الْأَخْوَصُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ مَا زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرِ قَطُّ.

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس میں عشرے سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی نو دن مراد ہیں جن کو تعلیماً عشرے تعبیر کر دیا گیا ورنہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی ناجائز پھر یوم النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزے رکھنا ثابت ہے۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقعہ ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

### ۴۰: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

### باب: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ابْنَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزُّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَسَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَيْتَى أَحْسَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِرَ الشَّنَّةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا يَحْدِثُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ قَسَادَةَ ابْنِ التُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اللہ ﷻ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَ سَنَةٌ بَعْدَهُ.

۱۷۳۲: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان سے عرفات میں عرفہ کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قُلْنَا وَ كَيْفَ حَدَّثَنِي خُوْصَبُ بْنُ غُبَيْلٍ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ الْغُبَيْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَنَاسَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور انتخاب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مذکور ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

### باب: عاشورہ کا روزہ

### ۴۱: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے۔

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودیوں کا روزہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق کیا۔ تو موسیٰؑ نے خود بھی شکرانے کے طور پر یہ روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم موسیٰؑ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پھر آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ نَسَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَ أَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ شُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى بِكُمْ فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۵: حضرت محمد بن صلیبیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا۔ فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ قُلْنَا بَشًا مَرَّ طَعِمَ وَ بَشًا مِنْ لَمْ يَطْعَمْ قَالَ فَلَا تَمُوتُوا

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف آ دی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا۔

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس حدیث سے کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

بَقِيَّةُ يَوْمِكُمْ مِنْ كَانَ طَعِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَلْيَسْلُوا إِلَى أَهْلِ الْغُرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ قَالَ يَقْنِي أَهْلَ الْغُرُوضِ خَوْلَ الْمَدِينَةِ.

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنْبِرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْتَنِي بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَا صُومَ الْيَوْمِ السَّابِعِ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ رَأَى فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ يَقُوتَهُ عَاشُورَاءُ.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا الْكَلْبِيُّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ نَاسِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ.

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَنَا غِيلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَّاعِيِّ عَنْ أَبِي قَسَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَخْتِيبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

**خلاصہ الباب** ☆ عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشرہ کے معنی میں اس کا موصوف مذکور ہے: الليلة العاشوراء اور اس سے مراد حرم کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اُس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

باب سوموار اور جمعرات کا روزہ

۳۲: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاَحْمِسِ

۱۷۳۹: حضرت ربیعہ بن غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو فرماتے لگیں آپؐ سوموار اور جمعرات کا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ حَدَّثَنِي فُوزُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ زُبَيْدَةَ بِنِ الْغَزَّارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ

کان ینحوی صیام الاثنین والخمیس.

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ شَهْبَلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مَتَّاعًا جَرِيئًا يَقُولُ دَعَهُمَا حَتَّى يَضْطَلَّخَا.

۱۷۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو تا وقتیکہ صبح کر لیں۔

☆ خلاصۃ الباب ✨ پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہیں۔

### ۳۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

### چاپ: اشہر حرم کے روزے

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْحُزْنَبِيِّ عَنْ أَبِي الشَّيْبَلِ عَنْ أَبِي مُجَنَّبَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأُولَى قَالَ لَمَّا لَيْ آتَى جَنَمَكَ نَاجِلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالشَّهْرِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا بِاللَّيْلِ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَعَذِّبَ نَفْسَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمَئِذٍ بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ وَصُمْ أَشْهُرَ الْحَرَمِ.

۱۷۴۱: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا وکیع عن سفیان عن الحزنبری عن ابی الشیبلی عن ابی مجنبۃ الباہلی عن ابیہ او عن عمہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انا الرجل الذی اتیتک عام الاول قال لما لای آت جنمک ناجلا قال یا رسول اللہ ما اکل طعاما بالشہر ما اکلته الا باللیل قال من امرک ان تعذب نفسک قلت یا رسول اللہ انی اقوی قال صم شہر الصبر و یومئذ بعدہ قلت انی اقوی قال صم شہر الصبر و ثلاثۃ ايام بعدہ و صم اشہر الحرم.

۱۷۴۱: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا وکیع عن سفیان عن الحزنبری عن ابی الشیبلی عن ابی مجنبۃ الباہلی عن ابیہ او عن عمہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انا الرجل الذی اتیتک عام الاول قال لما لای آت جنمک ناجلا قال یا رسول اللہ ما اکل طعاما بالشہر ما اکلته الا باللیل قال من امرک ان تعذب نفسک قلت یا رسول اللہ انی اقوی قال صم شہر الصبر و یومئذ بعدہ قلت انی اقوی قال صم شہر الصبر و ثلاثۃ ايام بعدہ و صم اشہر الحرم.

ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔  
فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھ لو۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَسِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُحَرَّمُ.

۱۷۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ قَالَا ذُوؤُدُنُ عَنْ عَطَاءِ خَثْلِيِّ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ.

۱۷۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمُّوا شَوَّالًا فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحُرُمِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصُومُ شَوَّالًا حَتَّى مَاتَ.

۱۷۳۴: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اشہر حرم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: شوال میں روزے رکھا کرو تو انہوں نے اشہر حرم کو چھوڑ دیا اور تا وقت وفات شوال میں روزے رکھتے رہے۔

**خلاصۃ الکتاب** ﴿رَجَبٌ ذِي قَعْدَةٍ مُحَرَّمٌ ذُو الْحِجَّةِ﴾ ان مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہلیت کے زمانہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ و جدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابو بکر جصاص عام فقہاء امعاد کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال ممنوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حدیث: ۱۷۳۳ میں رجب کے روزہ کی نبی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے: مار جب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہو گئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل مابت بالسنۃ للشیخ عبدالحق محدث دہلوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظہ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

پہلے: روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

۴۴: بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ حَدَّثَنَا

۱۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے



مُحَرَّرٌ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُفْهَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.  
رَأَى مُحَرَّرٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّيَّامُ  
يُضْفُ الصَّبْرَ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر  
چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔  
محرم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا صبر  
ہے۔

چاپ: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۷۴۶: حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے تو اس کو بھی  
اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی  
نہ ہوگی۔

۱۷۴۷: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعائی کہ روزہ  
دار تمہارے ہاں افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا  
کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

چاپ: روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۷۴۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے  
آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا  
روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ  
دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا  
کرتے ہیں۔

۱۷۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے  
فرمایا: بلال ناشتہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

۴۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي  
لَيْلَى وَخَالِيٍّ يَمْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ  
حَسَّاجٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ بَلَلُ أَجْرِهِمْ  
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا.

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى  
السَّخْمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ  
مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرْتُ عَنْكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلُ طَعَامِكُمْ  
الْأَنْبَارُ وَصَلْتُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةَ.

۴۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ  
سَهْلُ بْنُ قَالُونَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ قَالَتْ  
أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ  
عِنْدَهُ صَائِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ  
الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيعُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفْقَالُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرُ يَا بِلَالُ أَنْ الصَّائِمَ تَسْبَحُ عِظَامُهُ وَتَسْقُفُهُ الْمَلَائِكَةُ مَا يَكُلُ عَنْدَهُ.

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زادہ رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۴۷: بَابٌ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

پاب: روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا قَالَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ أَنَسُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے کوئی روزہ دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور تقاضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

خلاصۃ الباب ☆ نیکیوں اور عبادات کو نفی رکھنا اور چھپانا چاہیے لیکن یہاں پر جو کھا گیا ہے کہ دعوت دینے والے کو روزہ دار بتا دے کہ میرا روزہ ہے وجہ یہ ہے کہ اس کی دلجوئی متعود ہے اور دل میں رنجیدہ نہ ہو اور اگر بہت زیادہ اصرار کرے تو اس کی خاطر دعوت کو قبول کر لیتا چاہیے اور بعد میں تضاء کرے۔

۴۸: بَابٌ فِي الصَّائِمِ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُ

پاب: روزہ دار کی دعا و عار و نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَنْ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُجَاهِدٍ الطَّائِبِيِّ (وَ كَانَ فِقْهًا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرُ يَا بِلَالُ أَنْ الصَّائِمَ تَسْبَحُ عِظَامُهُ وَتَسْقُفُهُ الْمَلَائِكَةُ مَا يَكُلُ عَنْدَهُ.

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی دعا و نہیں ہوتی 'امام عادل' روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دعا کہ

اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا کو کچھ وقت کے بعد۔

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَلَا تُرَدُّوْا دَعْوَتَهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّالِحُ حَتَّى يُفْطِرَ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ ذُو الْعِصَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ بَعِزَّتِي لَانْصُرَنَّكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ.

۱۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رو نہیں ہوتی۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا لَوْلَا لَوْلِيذْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ.

حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجئے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا افْطَرَ الصَّائِمُ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

**خلاصہ الباب ۵۱** اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعاء کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرنا جتنا متمم بالشان ہے اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور آرام و راحت دینا بے کسوں کی مدد کرنا ایسے آدمی کی دعا کیے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کافر ہو ظلم کا بدلہ دینا بھی ملتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہذا دعا کا اہتمام بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

۴۹: باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا

۴۹: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ

۱۷۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چھوہارے کھاتے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغْبِلِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَتَغَمَّدَ تَمَرَاتٍ.

۱۷۵۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی عید الفطر کے روز عید گاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے تاشہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپ کے پاس جمع ہوتا

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغْبِلِ ثَنَا مِزْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْلُذُوا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَغْدَى أَصْحَابَهُ مِنْ

صَدَقَهُ الْفِطْرُ.

نماز عید جانے سے قبل آپ سائیں صحابہ میں سے ہر مادیے۔

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالُوا أَبُو عَاصِمٍ قَالُوا قَابُ  
بْنُ غَبِيَةَ الْمَهْرِيُّ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَكَانَ لَا  
يَأْكُلُ يَوْمَ النُّحْرِ حَتَّى يَرْجِعَ.

۱۷۵۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے  
اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ  
کھاتے۔

۵۰: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ رَمَضَانَ قَدْ  
قَرَّطَ فِيهِ

چاپ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان  
کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالُوا قَتِيْبَةُ قَالَتْ عَمْرُو عَنْ  
أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ  
عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٍ.

۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ  
روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے  
ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

۵۱: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ  
مِنْ نَذْرِ

چاپ: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں  
اور وہ فوت ہو جائے

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ  
كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ غَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْ أَخِي مَاتَ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ  
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَخِيكَ ذَنْبٌ أَكْبَرُ فَقَضَيْتَهُ قَالَ بَلَى  
قَالَ فَحَقَّقِ اللَّهَ أَخِي.

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری  
بھینہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے  
روزے تھے۔ فرمایا: تاؤ اگر تمہاری بھینہ کے ذمہ قرض  
ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔  
فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ أَقْصَوْمُ  
غَنُهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۷۵۹: حضرت بریدہ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:  
اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے اُن کا  
انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ لوں؟  
فرمایا جی۔

**خلاصہ الباب ۵۱** اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدلہ فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے امید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدلہ بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابتی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جمہور کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: قَالَا لَا يَصْلِيْ اَوْ عَنْ اَحَدٍ وَلَا بِصَوْمٍ اَحَدٍ یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزہ رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزہ اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی بہن کو پہنچا دو۔

**باب: جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو**

**۵۲: بَابُ فِيمَنْ اَسْلَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ**

۱۷۶۰: حضرت عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ وہ رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے تہہ لگوایا جب وہ مسلمان ہو گئے تو باقی مہینہ روزہ رکھے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَا أَخَذْنَا مِنْ خَالِدِ الْوُهَيْبِيِّ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَا وَفَدْنَا الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاسْلَامٍ ثَقِيفٍ قَالَا وَقَدِمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ ثَبَّةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اسْلَمُوا صَامُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

**باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی**

**۵۳: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بغير**

کاروزہ رکھنا

**فِي زَوْجِهَا**

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۱۷۶۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ أَنْ يَصُومْنَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهِنَّ.

**خلاصہ الباب ۵۲** جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اُس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار ہوگی۔

۵۴: بَابُ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ

چاپ: مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر

الَّا بِإِذْنِهِمْ

روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا مَوْسَى بْنُ دَاوُدَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي بَرِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو بَكْرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ.

۱۷۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

خلاصۃ الباب ۶۶: یہ حدیث مکرر ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور استحباب پر محمول ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اُسے سختی اور افکار کا بطور خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

۵۵: بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

چاپ: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَثِيبٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَوِيِّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حِظْلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي خُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقْفِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خُرَيْرَةَ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي خُرَيْرَةَ عَنْ سَنَانِ بْنِ سَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۵: حضرت سنان اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اجر و ثواب عنایت کرتے ہیں)۔

۵۶: بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

چاپ: لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ

۱۷۶۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

اَنى اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاتَّبَعْتُهَا فَالْتَمَسْتُهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَّلِ  
اَلَا وَاجِرٌ فِى الْوَتْرِ۔  
دکھا کر بھلا دی گئی۔ تم اے آخری عشرہ کی طاق راتوں  
میں تلاش کرو۔

**خلاصہ الباب** لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ : تنقذ فیہا الارزاق والارجال یعنی اس رات میں ہر انسان  
کی عمر موت رزق اور بارش وغیرہ کی مقدار میں مقرر فرشتوں کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں  
جج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیات میں سے ہے۔ لیلۃ القدر  
کی تعیین میں شدید اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں پچاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ  
بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور کمرہ  
وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔  
تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے کہ  
اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

باب: ماہ رمضان کی آخری دس راتوں

۵۷: بَابُ فِى فَضْلِ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ

کی فضیلت

شَہْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس  
راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے  
علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ ابْنِ  
الشَّوَّارِبِ وَ ابْنُ اسْحَقَ الْهَرَوِیُّ ابْنُ اَبِرْهَیْمَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حاتم قالنا عبد الواحد بن زیاد ثنا الحسن بن عئیدہ  
عن ابرہیم السخعی عن الامود عن عائشہ قالت کان  
النبی ﷺ یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ۔

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری  
کرتے ازار کس لیتے اور گھر والوں کو (عبادت کے  
لئے) جگا دیتے۔

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِیُّ ثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ  
ابن عئیدہ بن یسظاب عن ابی الصُّخَّی عن مسروق عن  
عائشہ قالت کان النبی ﷺ اذا دخلت العشر اخیا  
اللیل و شد العیزر و یقف اهلہ۔

باب: اعتکاف

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِعتِکَافِ

۱۷۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ  
اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
وصال ہوا اس سال آپ نے بیس روزہ اعتکاف فرمایا۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هُثَّاءُ بْنُ السَّرِّی ثَنَا ابْنُ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ  
عن ابی حُصَیْنٍ عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال کان  
النبی ﷺ یعتکف کُلَّ عام عشرۃ اَیَّامَ فَلَمَّا کان العام  
الذی فیض فیہ اعتکف عشرین یوماً و کان یعرض علیہ

الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ  
غُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ۔ ہر سال ایک مرتبہ آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا جاتا۔  
وصال کے سال دوبارہ کیا گیا۔

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
مُهَبَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي ذَافِعٍ عَنْ  
أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعِشْرَ الْأَوَّلَى  
مِنْ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ  
اغْتَكَفَ عَشْرَيْنِ يَوْمًا۔ ۱۷۷۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری  
عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال بیس روز اعتکاف  
فرمایا۔

☆ خلاصہ السراپ: اعتکاف: لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پر ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت  
کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکاف نفلی کا زمانہ کم از کم امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی  
ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمد کی  
بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں: (۱) اعتکاف واجب: وہ اعتکاف کہ جو نہ رکرنے یعنی مت ماننے  
سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ (۲) اعتکاف نفلی: جو کسی بھی  
وقت کیا جاسکتا ہے۔ (۳) اعتکاف مستون: وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا  
چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو  
اعتکاف مستون کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

ب: آپ: اعتکاف شروع کرنا اور

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَتَّبِعُ الْإِعْتِكَافَ وَ

قضا کرنا

قَضَاءُ الْإِعْتِكَافِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا يَحْيَىٰ ابْنُ عُبَيْدٍ  
ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ عَلَى  
الصُّبْحِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَسْجِدَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَكِفَ فِيهِ  
فَأَزَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ الْعِشْرَ الْأَوَّلَى مِنْ رَمَضَانَ  
فَأَمَرُ فَضْرَبَ لَهُ خَبَاءَ فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ بِخَبَاءٍ فَضْرَبَ لَهَا وَ  
أَمَرَتْ حَفْصَةُ بِخَبَاءٍ فَضْرَبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ  
خَبَاءَ هَمَّأَ أَمَرَتْ بِخَبَاءٍ فَضْرَبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَرُّ

۱۷۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز  
پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ  
رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے  
پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب  
کر دیا گیا۔ حضرت زینبؓ نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک  
اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا  
گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم



تَرْكُ فَلَمْ يَغْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكِفَ عَشْرًا مِنْ  
 فِي تَمَكِّي كَارَادَهُ كَمَا؟ سَوَّآپْ نِي رَمَضَانَ مِيں اَعْتَكَافِ  
 نِي فَرَمَايَا اَوْ شَوَالِ مِيں اِيكِي عَشْرَه اَعْتَكَافِ فَرَمَايَا:  
 سُؤَالِ

تفرمایا اور سوال میں ایک عشرہ اعتکاف فرمایا:

**خلاصۃ المساب** :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے سال اس کی قضاء فرمائی اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنا پر اعتکاف چھوڑ دیا تھا کہ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی مسجد نبوی میں اپنے اعتکاف کے لیے خیمے لگوائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ فرمایا: یعنی کیا تم نیکی کرنا چاہتی ہو؟ اس کا مطلب حافظ ابن حجرؒ نے یہ بیان کیا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی کہ بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے۔ ان دونوں کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے خیمے لگوائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ مقابلہ نیکی میں غیرت کی وجہ سے ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے یا اس وجہ سے کہ مسجد میں عورتوں کا اجتماع ہو جائے گا اور گھر جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد نفوت ہونے کا اندیشہ ہوا تو سب خیمے اٹھوا دیئے اور خود بھی نہیں اعتکاف فرمایا۔ اس کی قضاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں ان دس دنوں میں کی جس کا ذکر امام ابن ماجہ نے حدیث باب میں کیا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف مسنون کو توڑنے سے قضاء واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ مفتی یہ قول یہ ہے کہ جس دن اعتکاف توڑا ہے صرف اسی دن کی قضاء واجب ہوگی پورے عشرہ کی نہیں۔ یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

۶۰: بَابُ فِي إِعْتِكَافِ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْخَطَمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غَيْثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ لِسَلْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَكَبَّفُهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَكَبَّفَ.

۱۷۷۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

☆ خلاصۃ الکیاب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ اس پر اجماع ہے۔

۶۱: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَلْزَمُ مَكَانًا      باب: معتكف مسجد میں جگہ

مِنَ الْمَسْجِدِ      متعین کرے

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ثَابِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هُبَيْرٍ أَنَا أَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشِيرَ الْأَوَّاهِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

۱۷۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان۔

قال نافع و قد أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْمَكِّيَّ  
الَّذِي يُعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .  
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ  
دکھائی۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا نَعْمٌ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا  
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۱۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الضُّعَاعِيُّ ثَنَا  
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَزِيْةٍ قَالَ سَمِعْتُ  
مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَكَفَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سِدْبَتِهَا  
قِطْعَةً خَصِيرٍ قَالَ فَاخَذَ الْخَصِيرَ بِيَدِهِ فَتَحَاهَا فِي نَاحِيَةِ  
الْقُبَّةِ ثُمَّ اطَّلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ .  
۲۲: بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي خِيَمَةِ الْمَسْجِدِ  
۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنَّنَا ابْنُ الْكَيْثِ ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عَزْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَابِشَةَ  
قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ لَا دُخْلَ الْبَيْتِ لِلنَّاحِيَةِ وَالْمَرِيضِ فِيهِ فَمَا  
أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَ أَنَا مَارَةٌ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا  
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِإِجَابَةِ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ .  
۱۷۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ  
مُحَمَّدَ ثَنَا الْهَيْثَا بْنُ الْغَزَا سَأَلَنِي ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَبْدِ الْحَالِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَكِفُ يَنْتَعِ الْجَنَازَةُ وَ يُعَوِّذُ الْمَرِيضَ .  
۱۷۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۳: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَعُوِّذُ الْمَرِيضَ وَ  
يَشْهَدُ الْجَنَائِزَ  
۱۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنَّنَا ابْنُ الْكَيْثِ ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عَزْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَابِشَةَ  
قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ لَا دُخْلَ الْبَيْتِ لِلنَّاحِيَةِ وَالْمَرِيضِ فِيهِ فَمَا  
أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَ أَنَا مَارَةٌ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا  
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِإِجَابَةِ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ .  
۱۷۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ  
مُحَمَّدَ ثَنَا الْهَيْثَا بْنُ الْغَزَا سَأَلَنِي ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَبْدِ الْحَالِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَكِفُ يَنْتَعِ الْجَنَازَةُ وَ يُعَوِّذُ الْمَرِيضَ .  
۱۷۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۴: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۵: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۶: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۷: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۸: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۲۹: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۰: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۱: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۲: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۳: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۴: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۵: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۶: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۷: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۸: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۳۹: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۴۰: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۴۱: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۷۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .  
۴۲: بَابُ دَوْرَانِ اعْتِكَافِ بيمار کی عیادت اور  
جنائز سے گفتگو فرمائی۔  
۱۸۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اغْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ  
فَرَاشَهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرَةٌ وَرَاءَ أَسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ .

خلاصہ الباب ☆ عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصوداً نکلنا یا اتفاقاً جائز ہے۔ البتہ قضاء حاجت کے لیے آتے جاتے ضمناً عیادت مریض کر لینا جائز ہے لیکن نماز جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ٹھہرے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں ٹھہرنے کی گنجائش ہے لیکن نماز شتم ہوتے ہی فوراً الٹنا واجب ہے۔

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

باب: معتکف سر دھو سکتا ہے اور کنگھی

کر سکتا ہے

وَيُوجِلُّهُ

۱۷۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُذِيبُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأُوجِلُّهُ وَأَنَا فِي خُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے

۶۵: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي

ملاقات کر سکتے ہیں

الْمَسْجِدِ

۱۷۷۹: ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزارا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے حدش ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَمَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَبَّرَا عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَأَبْنَى حَشِيئَتِهِ لَيَّ يَقْذِفُ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متکلف کے گھر والے ملاقات کے لیے آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ٹوٹا نہ رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ یا متکلف منہ پلپٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض متکلفین کے عزیز و اقارب اور احباب مسجد میں آ کر بیٹھ کر دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

## ۶۶: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا بَزْزِيزُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَزَّاءِ عَنْ عَجْزَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اغْتَسَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ فَكَانَتْ تَرَى الْخُمُرَ وَالصُّفْرَةَ فَوَيْلٌ لَهَا وَضَعَتْ تَحْتَهَا الطَّلَسُ.

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کرمہ عاتشہ اغتسکفت مع رسول اللہ ﷺ امراۃ من نساہہ فکانت تری الخمرۃ والصفرۃ فویل لہا وضعت تحتہا الطلس۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز تلاوت، قراءت قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔

## ۶۷: بَابُ فِي ثَوَابِ الْإِعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا ثواب

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا غُنَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ ثَنَا عَنَسِيُّ بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ عَنْ غُنَيْدَةَ الْعَمِّيِّ عَنْ فَرْقِدِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَغْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَ يُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَمَلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متکلف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے زکا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ جب بندہ اعتکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر و تلاوت وغیرہ کے راستہ سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ محروم بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار مسکین، یتیم اور یتیمہ کو مدد کے لیے دوز دھوپ نہیں کر سکتا، کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نماز، جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جا سکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعتکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور حیفہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے۔

## ۶۸: بَابُ فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ

## باب: عیدین کی راتوں میں قیام

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَّازِيُّ عَنْ حُمَيْدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قُورِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا اللَّهُ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

۱۷۸۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی راتوں میں اللہ سے ثواب کی امید پر قیام کرے۔ اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل تموت القلوب۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

## کِتَابُ الزَّكَاةِ

### ۱: تَابُ فَرَضِ الزَّكَاةِ

### باب: زکوٰۃ کی فرضیت

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَحِ ثنا زَكْرِيَّا بْنُ اسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ ابْنِ مُعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَاعْلَمْنَاهُمْ أَنَّ اللَّهَ أَفْضَرُ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَاعْلَمْنَاهُمْ أَنَّ اللَّهَ أَفْضَرُ عَلَيْهِمْ ضِدْفَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوَحِّدُ مِنْ أَغْنِيَاهُمْ فَتَرُدُّ فِي فُقَرَاءِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَزَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ الَّتِي ذَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کے نقشے مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا سُننے کا اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آئینہ نہیں۔

خلاصہ الباب ☆ لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہرت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تملیک جزا مخصوص بمال مخصوص۔ شخص مخصوص للہ تعالیٰ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح ترین یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقوال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقادیر مقرر کی گئیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کون سے میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ ۲ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجرؒ اس کی تردید کرتے ہوئے نسائیؒ ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہؒ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطرا د کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہر حال حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

ہئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجے گا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل یہ کی تحقیق کے مطابق ۹ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے۔ یمن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ یہ پرست اور شرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام و مطالبات ایک ساتھ غلطیوں کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت کٹھن اور ناقابل برداشت ہو جھ محسوس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید و رسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر عقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی و جسمی بات ہے۔ پھر جب مغالطہ کے ذہن اور دل اس کو قبول کر لیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی و جسمانی اور زبانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرقع ہے اور جب وہ اس کو قبول کرے تو اس کے سامنے فریضہ زکوٰۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ زکوٰۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغِ تم سے اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدے کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اسی قوم اور علاقہ کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کر دی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اسی ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوٰۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ اُن کے مویشی اور اُن کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بہتر مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں نصیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے جا رہے ہو۔ ظلم و زیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بندہ جب ظالم کے حق میں بدو عا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

پس آؤ مظلوماں کہ جنگام ذاکہ ان ☆ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت توحید و رسالت نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوٰۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فرضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ آن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو عجم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

## ۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ

بَابُ: زَكَوٰةٌ دِينِي كَيْ سَرَا

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْقُدْنِيُّ ثَنَا شَفِيْعَانُ بْنُ غُبَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْغُبَيْنِ وَ جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ سَمِعَا شَقِيقَ ابْنِ سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قِيَامَتِ السَّكَاةِ كَجَبِّ سَاكِبٍ فِي صَوْرَتِ فِي أَلْكِي كِرُونِ فِي

۱۷۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے روزِ قیامت اس کا مال گنجدے سا کپ کی صورت میں اس کی گردن میں

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد لا یؤدی زکوٰۃ ما لہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعا افرغ حتی یطوق عنقه ثم قرا علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصداقہ من کتاب اللہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین یتسللون بما اتاہم اللہ من فضله .  
الآیۃ .

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اس کے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑی: ﴿وَلَا یَحْسِبَنَّ الذِّنِّیْنَ...﴾ اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں بخل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ اس کے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔“

۸۵ھ: حدثنا علی بن محمد ثنا و کتب عن الأعمش عن المنصور بن سونید عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم ولا بقیر لا یؤدی زکاتہا الا حانت یوم القیامۃ اعظم ما کانت و اسخنة ینطحہ یقرؤنہا و تطوؤہ باخفافہا کلمتا نفدت اخرها عادت اولها حتی یقضی بین الناس .

۱۷۸۵ھ: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی اونٹ، بکری اور گائے والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھر آ جائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۸۶ھ: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان الغسانی ثنا عبد الغزیز بن ابی حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تاتی الابل التی تعط الحق منہا تطا صاحبها باخفافها وتاتی البقر والغنم نظا صاحبها باطلا فلها وتططحہ یقرؤنہا وتاتی الکنز شجاعا امرع فیلقی صاحبه یوم القیامۃ فبقر منه صاحبه مرثین ثم یتسقبلہ فبقر فیقول مالی و لک فیقول انا کنزک انا کنزک فیقتله بیده فیلقہما .

۱۷۸۶ھ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آئیگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں بکریاں آ کر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور خزانہ گنجا ساپ بن کر آئیگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملیگا تو مالک دو بار اس سے بھاگ لٹکے گا پھر وہ سامنے آئیگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک ہاتھ سے پچنا چاہے گا وہ اسکا ہاتھ ہی نگل جائیگا۔

خلاصہ الباب ☆ قرآن و حدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہمیں عوام کے لیے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے کے گناہ کی جو خاص سزائیں بیان ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک ذریعہ ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں پانچوں کو کاٹنا یہی اس گناہ اور اس



کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یہی لطیف مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس بخیل آدمی کو جو حسب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چھٹا رہے اور خرچہ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے بخیل اور خسیس آدمی بھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے عیش میں ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص عذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ ((حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار)) یعنی اس عذاب کا سلسلہ اُس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حسب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

### ۳: بَابُ مَا اُذِيَ زَكُوٰتُهُ لَيْسَ بِكَفَرٍ

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سُوَّادٍ الْمُبْرُزِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ اِسْلَمَ مَوْلَى غُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَحْتُهُ اَعْرَابِيًّا فَقَالَ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّفِيسَةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ ۳۴ اِقَالَ لَهُ ابْنُ غُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ كَنْزِهِ فَلَمْ يُوْذَ زَكُوٰتُهَا فَوَيَّا لَهُ اِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكُوٰةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْاَمْوَالِ ثُمَّ اَنْفَسَتْ فَقَالَ مَا اَبَالِي لَوْ كَانَ لِيْ اُخْذُ ذَهَبًا اَغْلَمَ عَدَدَهُ وَاُزَكِيْهِ وَاَعْمَلُ فِيْهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا احمد بن عبد المليك ثنا موسى بن اُميْن ثنا عمرو بن العارث عن ذراج ابي الشمس عن ابن خزيمة عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال اذا اذيت زكوة مالك فقد قضيت ما عليك.

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا يحيى بن آدم عن شريك عن ابي حمزة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس

۱۷۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ...﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے۔“ کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا: جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے تباہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنادیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔

۱۷۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۹: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

اِنَّهَا سَمِعَتْهُ نَغْنَى النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ  
سِوَى الزَّكَاةِ۔ (فرض) نہیں ہے۔

### باب: سونے چاندی کی زکوٰۃ

### ۴: بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

۱۷۹۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں  
گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی لیکن ہر  
چالیس درم میں سے ایک درم (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ  
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنِّي قَدْ  
عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالزَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا  
زَنْعَ الْفُسْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ ذَهَبًا دُزْهَمًا۔

۱۷۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ہر بیس اور اس سے زائد دینار میں سے نصف  
دینار اور چالیس دینار میں سے ایک دینار زکوٰۃ وصول  
فرماتے تھے۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا  
غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى اَنْبَاْنَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُثَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ وَقْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يَاْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرَيْنِ دِينَارًا فِصَاعًا يَصْفُ دِينَارًا وَمِنْ  
الْاَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا۔

خلاصہ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔ نیز اکثر علمائے ہند نے دوسو درہم کو  
ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین سائے ایک رتی اور ایک رتی  
کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے  
کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔

### باب: جس کو مال حاصل ہو

### ۵: بَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا

۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد  
فرماتے سنا: کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہاں تک  
کہ اس پر سال گزر جائے۔

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ  
الْوَلِيدِ ثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُخَبَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى  
يَخُولَ عَلَيْهِ الْخَوْلُ۔

خلاصہ الباب ☆ مالی مستعار: اصطلاح شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد  
درمیان سال میں حاصل ہوا پھر اس کی اولاً دو صورتیں ہیں: (۱) مالی مستعار پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے  
پاس سونا چاندی بقدّر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے  
کہ ایسے مستعار مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا۔ (۲) صورت یہ ہے کہ  
مالی مستعار مالی سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ مالی مستعار مالی سابق  
کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مالی سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں

دوران سال ان کے بیچ پیدا ہو گئے یا مال تجارت موجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستفاد کو مالی سابق میں ضم (ملانا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مالی مستفاد کی زکوٰۃ بھی مالی سابق کے علاوہ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مالی مستفاد مالی سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نماد اور بڑھوتری نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقد روپیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ ہبہ وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے۔ اگر مثلاً شاعر امام الحق کے نزدیک اس قسم کے مالی مستفاد کو مالی سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس قسم کے مالی مستفاد کو بھی مالی سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مالی سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگرچہ مال حاصل ہو اور وہ مالی سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حوالان حول سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس سے علاوہ حدیث باب کے عموم پر اگر مثلاً بھی عمل نہیں کرتے۔

## ۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو نَاسَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَبِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍاءَ وَعَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اللَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا صَلَاقَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسَةٍ أَوْ سَاقٍ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ مِنَ الْأَبْلِ.

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ زَوْجٌ صَدَقَةٍ وَلَا لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ أَوْاقٌ صَدَقَةٍ وَلَا لَيْسَ أَوْسَاقٌ صَدَقَةٍ.

۱۷۹۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں۔

۱۷۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (غلہ) میں۔

## ۷: بَابُ تَعَجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا إسماعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حُجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ خُجَيْجَةَ بْنِ عَبْدِ عَدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

عَلَيْهِ فِي نَجْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحُلَّ فَرُخَصَ لَهُ فِي ذَلِكَ. اجازت دی۔

## ۸: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ اخْرَاجِ

بَابُ: جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے

## الرَّكُوعِ

والایہ دعا ہے

۱۷۹۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعا دیتے تو میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ دو تو اس کا جرمت بھولیوں کہو اے اللہ! اسے نصیب بنا دیجئے تاوان نہ بنائے۔

## بَابُ: اَوْتُنَّوْنَ كِي زَكَاةٍ

۱۷۹۸: حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوٰۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے پچیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) پچیس سے ایک بھی زائد ہو تو پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساڑھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساڑھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچیس تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچیس میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو میں تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ مَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ فَاتَيْنَتْهُ بِصَدَقَةٍ مَالِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْيَحْيَى بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيسَ الزَّكَاةُ فَلَا تَنْسَوُا بُيُوتَهُمْ أَنْ تَقُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا.

## ۹: بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي خَمْسٍ عَشْرَةٍ ثَلَاثُ بُيُوتٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ بُيُوتٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ثَمَنُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ ثَمَنَ مَخَاضٍ فَإِنَّ لَبُونِ ذَكَرٌ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَاحِدَةٌ فَبُيُوتُ لَبُونِ إِلَى خَمْسَةٍ وَارْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَاحِدَةٌ فَبُيُوتُ حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَاحِدَةٌ فَبُيُوتُ ثَمَنُ لَبُونِ إِلَى ثَمَنِ لَبُونِ فَإِنْ زَادَتْ

تین سالہ ایک اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودہ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور دس سے چوبیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو ساٹھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو اس میں ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

عَلَى تِسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقُّانِ الْاَلْ عَشْرِينَ وَ مِائَةً فَاِذَا كُنْتُ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةً وَ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَنْتٌ لِّبُؤْنٍ .  
۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ النَّسَائِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَسْحَنِ ابْنِ عِمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيهَا فَوْنٌ خُمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْاَزْبَعِ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعًا فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاِذَا بَلَغَتْ خُمْسَ عَشْرَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثٌ شِاِءٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ عَشْرَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرِينَ فَفِيهَا اَرْبَعٌ شِاِءٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعًا وَ عَشْرِينَ فَاِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَ عَشْرِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ مُخَاضٌ اِلَى خُمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ فَاِذَا لَمْ تَكُنْ بَنْتٌ مُخَاضٌ فَاَبْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيرًا . فَفِيهَا بَنْتٌ لِّبُؤْنٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خُمْسًا وَ اَرْبَعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سِتِّينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خُمْسًا وَ سَبْعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنْتٌ لِّبُؤْنٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ فَاِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّتَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَ مِائَةً ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةً وَ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَنْتٌ لِّبُؤْنٍ .

خلاصۃ الباب ☆ اونٹوں کی زکوٰۃ میں ایک سو بیس تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل ہونا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو بیس کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض خفیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور بیس سے ان کے نزدیک حساب اریضات اور نرمیات پر وارد ہو جائے گا یعنی اس عدد میں چھٹی اریضات ہوں اتنی بنت لبون اور چھٹی نرمیات ہوں اتنے بنت لبون گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اریضات ہیں پھر ایک سو بیس پر دو بنت لبون اور ایک حق واجب ہوگا پھر ایک چالیس پر دو حق اور ایک بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین حق واجب ہوں گے۔ امام مالک کا مسلک بھی شافعی کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ اریضات اور نرمیات کا یہ حساب امام شافعی کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ حساب ایک سو بیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو اسیس تک دو حق واجب رہیں گے اور ایک سو بیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ☆ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے۔ اس کے بعد استیناف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حقے اور ایک بنت مخاض۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ اس کو استیناف ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بنت لبون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد استیناف کامل ہوگا۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عمرو بن حزمؒ کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

۱۰: بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًا دُونَ سِنٍ

باب: زکوٰۃ میں دو سنا یا زیادہ

أَوْ فَوْقَ سِنٍ

عمر کا جانور لینا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹیاں لے لی جائے اور چار سالہ کی جگہ میسر ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ دو بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے۔ اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس ۱۰

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالُوا: إِنَّا مَحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ كَتَبَ لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مِنْ أَسْئَانِ الْإِبِلِ فِي فَرَابِضِ الْغَنَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ عِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَ يُسْجَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ الصَّدَقَةُ بَنَتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بَنَتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنَتُ لَبُونٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَ يُعْطَى الْمَصْدَقُ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بَنَتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

بلغت صدقته بنت مخاب و ليست عنه و عنه ابنة  
لبن فاتها تقبل منه بنت لبن و يعطيه المصدق عشرين  
درهما او شائئ فممن لم يكن عنه ابنة مخاب على  
وجهها و عنه ابن لبن ذكر فاته يقبل منه و ليس معه  
شيء

۱۱: بَابُ مَا يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْإِبِلِ

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَعٌ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ  
عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْبَلْبَعِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَ قَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ  
بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ مُجْمَعٍ خَشِيَ الصَّدَقَةَ فَأَتَاهُ  
رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ مَمْلُوءَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا فَأَتَاهَا بِأُخْرَى  
وَزُوْنَهَا فَأَخَذَهَا وَ قَالَ أَيُّ أَرْضٍ تَقْلُبِينَ وَ أَيُّ سَمَاءٍ تَطْلُبِينَ  
إِذَا انْتَبَهَ رَسُولُ اللَّهِ وَ قَدْ أَخَذْتَ خَيْارَ أَهْلِ رَجُلٍ  
مُسْلِمٍ

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَعٌ عَنْ اسْرِئِيلَ  
عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَابِرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لَا يُرْجَعُ الْمُصَدِّقُ إِلَّا عَنْ رِضَا

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضور کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا  
تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ! یہ  
شان صحابہ کرام کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے جب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

باب: گائے تیل کی زکوٰۃ

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نُمَيْرٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ  
عَبَسٍ الرَّسَمِيُّ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ  
مُعَاذِ بْنِ جَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَقَرِ  
وَأَمْرِي أَنْ أَخْذَمَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَسْدًا وَ مِنْ كُلِّ

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور  
فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر  
تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا تیل وصول

کروں۔

فَلَا تَيْنَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً.

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي فَلَاتَيْنِ مِنَ الْبَقْرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مَسَةً.

۱۸۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس گائے میں ایک سالہ گائے یا تیل ہے اور چالیس میں دو سالہ۔

**خلاصہ الباب** احمد اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تیس سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور تیس پر ایک تبیع ہے اور چالیس پر ایک مسہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی ہر تیس پر ایک تبیع اور ہر اربعین پر ایک مسہ ہے۔ پھر امتداد اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساٹھ ہو جائے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اس بارے میں تین روایات ہیں: (۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے لہذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر ربع عشر مسہ یعنی مسہ کا چالیسواں حصہ واجب ہوگا علیٰ ہذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

### باب: بکریوں کی زکوٰۃ

### ۱۳: بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يُوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَبَيْنَهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَبَيْنَهَا ثَلَاثُ شِيَاءٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا كَثُرَتْ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَوَجَدْتُ فِيهِ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مِئَتَيْنِ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مِئَتَيْنِ وَوَجَدْتُ فِيهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ نِيسٌ وَلَا هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ.

۱۸۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے زکوٰۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سوئیں تک۔ اس میں ایک بھی زائد ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اس سے ایک بھی زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زائد ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ مقرر کو مجتمع اور مجتمع کو مقرر نہ کیا جائے اور یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں زبوز حار اور معيوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَلَدٍ عَزَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَسَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَخَّضْ صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِجَاهِهِ.

۱۸۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پانچوں (ذیروں) پر ہی وصول کی جائے۔



۱۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْفِيُّ ثنا  
 أَبُو نَعِيمٍ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَنَدِ  
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هَنْبَلَةَ عَنْ سَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ  
 النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً الْإِثْنَيْنِ وَمِائَةً فَإِذَا  
 زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَتَاانِ إِلَى الْمِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً  
 فَفِيهَا ثَلَاثٌ شَتَاةٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ  
 شَاةً لَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ  
 الصَّدَقَةِ وَكُلُّ حَلِيطٍ يَتَرَجَعَانِ بِالشَّوْبَةِ وَلَيْسَ  
 لِلْمُصَدَّقِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا نِيسَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
 الْمُتَصَدِّقُ.

### ۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَمَالِ الصَّدَقَةِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا اللَّيْثُ بْنُ  
 سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ  
 بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَدِّ فِي  
 الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيهَا

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ قَتَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ  
 بْنُ فَضِيلٍ وَيُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ  
 عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ زَافِعِ بْنِ  
 خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى  
 الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عُمرُو بْنُ سَوَّادٍ الْبَصْرِيُّ ثنا أَبُو وَهَبٍ  
 أَخْبَرَنِي عُمرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُوسَى بْنَ خَبِيرٍ حَدَّثَنَا أَنَّ  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَبَابِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ تَذَاكَرَهُ وَغَمَزَ بْنَ الْخَطَّابِ  
 'يَوْمَا' الصَّدَقَةِ فَقَالَ عُمرُو أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 حِينَ بَدَأَ غُلُولَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيرًا' أَوْ شَاةً

۱۸۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں  
 چالیس سے ایک سو بیس تک بکریوں میں ایک بکری ہے  
 اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دوسو  
 تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں  
 تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک  
 بکری ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے  
 اور مجمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے  
 حصوں کے تناسب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی  
 اور حساب کریں اور پوڑھا معیوب اور تر جانور صدقہ  
 وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے الا یہ کہ وہ خود چاہے۔

### بَابُ زَكَاةِ وَصُولِ كَرْنِ وَالْوَلِّ كَرْنِ

۱۸۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول  
 کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوٰۃ نہ  
 دینے والے کی مانند ہے۔

۱۸۰۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:  
 امانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ  
 میں لانے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر  
 اپنے گھر آئے۔

۱۸۱۰: ایک روز حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوٰۃ سے متعلق گفتگو  
 ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں چوری کا ذکر  
 فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوٰۃ کا اومن  
 یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

پیش ہو گا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

ابن ابی یزید القیسامی یسجد قال فقال عبد اللہ بن انیس بنی۔

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے ان سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس مہارک دور میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدٍ غُثَايَةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا أَبُو عَتَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ رَجِيمٍ بْنُ غَطَّاءٍ مَوْلَى عُمَرَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَانَ بْنُ الْحَضِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَ لِلْمَلِكِ أَرْسَلَنِي أَخَذَهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ۔

خلاصہ الباب ☆ صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گناہ کار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔ یہ عید بھی سادی کہ زکوٰۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آئے گا۔ علی رؤس الاشباد۔ ذلیل و خوار ہوگا۔

پانچ: گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۵: بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

۱۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شُعْبَانُ بْنُ غُنَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ نَسَارٍ عَنْ عَزَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي رَقَبَةٍ صَدَقَةٌ۔

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا شُعْبَانُ بْنُ غُنَيْمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ غَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ غَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَجَوَّزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ۔

خلاصہ الباب ☆ جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے ہیں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کیا جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائے ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدمی کے لیے وہ مال ہے۔ تیسری وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں حتیٰ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریہ دے دیا جائے اور دوسرا حق رقب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے البتہ اگر چاہے تو گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی منقول ہے۔

### باب: اموال زکوٰۃ

### ۱۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۸۱۴: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا: اناج میں سے اناج، بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا غَمْرُ بْنُ سَوَّادٍ الْمُبْصَرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَقَالَ لَهُ اخُذْ الْحَبَّ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ.

۱۸۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی مکدم، جو، کھجور، کشمش اور جواری۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُنَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ غَمْرٍ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّمَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْخَمْسَةِ فِي الْحَبْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّيْتِ وَالذُّرَّةِ.

خلاصہ الباب ☆ کوئی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ زمین کی بہ ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے سوا جلانے کی لکڑیوں اور سرکنڈوں اور سرگھاس کے خواہ وہ پیداوار قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷۱ صندقہ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت: ﴿وَاتُوا حَقَّه يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین یہ کہتے ہیں ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سرنے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبید اللہ خزرجی ہے جو متروک ہے۔

### باب: بھتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

### ۷۱: بَابُ صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالْثَمَارِ

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زمین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو زمین بارش اور نہروں چشموں سے سیراب ہو یا بعلی ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشر لوں اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں سے نصف عشر لوں۔

یہی بن آدم کہتے ہیں بعل اور عشری اور ندی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عشری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انگور کی بیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور بیل کہتے ہیں ندی کے پانی کو اور غیل بیل سے کم ہوتا ہے۔

پہاڑ: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

عاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَاصِمٍ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي ذُؤَبٍ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى النَّاسُ نِصْفَ الْعُشْرِ. ۱۸۱۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُبَصْرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ 'أَوْ كَانَ بَغْلًا' الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى النَّاسُ نِصْفَ الْعُشْرِ.

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ غَفَانَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ مَا سَقَى بَغْلًا الْعُشْرُ وَ مَا سَقَى النَّاسُ نِصْفَ الْعُشْرِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ الْبُغْلُ وَالْعُشْرُ وَالْبُغْلُ هُوَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْعُشْرُ مَا يُزْرَعُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ خَاصَّةً لَيْسَ يُصَيِّبُهُ إِلَّا مَاءُ الْمَطَرِ وَالْبُغْلُ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُومِ فَذُفِئَتْ غُرُوقُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْمَاءِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى السَّقْيِ الْخُمْسُ سِنِينَ وَالسَّيْلُ يَحْمِلُ تَرَكَ السَّقْيِ لِهَذَا الْبُغْلِ وَالسَّيْلُ مَاءُ الْوَادِي إِذَا سَالَ وَالْبُغْلُ سَيْلٌ دُونَ سَيْلٍ.

۱۸: بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعَنْبِ

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ الْبَغْدَادِيُّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ نَجْدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الثَّمَارِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ مِنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَبِمَا زَمَهُمْ.

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ ثَنَا عَمْرُ بْنُ

أَيُّوبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ  
مُقْسِمِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ الْفَحَّ خَبِيرَ اشْطَرَطَ عَلَيْهِمْ  
أَنْ لَسَ الْأَرْضُ وَ تَحُلَّ صَفَرَاءُ وَيُضْءَ الْذَّهَبُ  
وَالْفُضَّةُ وَقَالَ لَهُ أَهْلُ خَبِيرِ نَحْنُ بِالْأَرْضِ فَأَعْطَاهَا  
عَلَى أَنْ نَعْمَلَهَا وَ يَكُونُ لَنَا يَصْفُ الثَّمَرَةُ وَلَكُمْ يَصْفِيَا  
فَزَعِمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُضْرَمُ  
النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَ هُوَ الَّذِي  
يُدْعَوْنَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ الْخُرُصَ فَقَالَ فِي ذَا كَذَا أَوْ كَذَا  
فَقَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَاذَا خَزَزَ النَّخْلَ  
وَأَعْطَيْتُكُمْ يَصْفُ الَّذِي قُلْتُ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ  
نَقُومُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَقَالُوا أَقْدَرَضِينَا أَنْ تَأْخُذَ بِالَّذِي  
قُلْتَ.

جب خبیر فتح فرمایا تو ان سے یہ طے ہوا کہ سب زمین اور  
سونا چاندی ہمارا ہے۔ خبیر والوں نے عرض کیا کہ ہم  
زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر  
(زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار  
ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے  
زمین انکے سپرد کر دی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ  
نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگایا اہل  
مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا  
اس درخت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہ ہونے کہا  
اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں  
تم غلطی کر رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: میں کھجور  
کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے  
دیتا ہوں تو کہنے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم  
ہیں ہم راضی ہیں کہ جتنا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

**خلاصۃ الباب** ☆ خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوٰۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے  
کہ حاکم کھیتوں اور باغوں میں پھلوں کے پکنے سے پہلے ایک آدمی بھیجے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی  
ہے۔ امام احمد کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہو اتنی پیداوار کا عشر اسی وقت پہلے سے کٹے  
ہوئے پھلوں سے وصول کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی اور بقول حضرت شاہ صاحب کے امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ محض  
اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جاسکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس  
سے عشر وصول کیا جائے گا۔

## باب: زکوٰۃ میں برمال نکالنے

### کی ممانعت

۱۸۲۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی  
نے مسجد میں کھجور کا خوشہ یا کچھ خوشے لٹکا دیئے تھے۔

## ۱۹: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْرَجَ فِي الصَّدَقَةِ

### شَرَّ مَا لَهُ

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَابِتِي عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ ابْنِ غَرِيبٍ  
عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ

آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی آپ چھڑی اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آ رہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدقہ دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدقہ میں دیتا۔ ایسا صدقہ کرنے والا قیامت کے روز ردی کھجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: ہراء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَمَا اخْرَجْنَا لَكُمْ.....﴾ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کھجور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے ہاتھوں سے کھجور کے خوشے توڑ کر مسجد نبویؐ میں دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رکھ دیتے اسے فقراء مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں ردی کھجور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ بھٹکا کرتے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ﴾ یعنی خراب اور ردی کھجور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسا ردی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو مگر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ سمجھنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پروا ہے۔

باب: شہد کی زکوٰۃ

۱۸۲۳: حضرت ابویسارہ مرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ میرے لیے مخصوص فرما دیجئے آپ نے میرے لیے مخصوص فرما دیا (اور بطور

اللہ تعالیٰ غنہ الا شحینی قال خرج رسول اللہ ﷺ و قد علق رجل افناء اوقنوا و بیدہ عصاف جعل یظعن ینذق فی ذلک القنو و یقول لو شاء رب هذه الصدقة تصدق باطیب منها ان رب هذه الصدقة یاکل الحشف یوم القيامة۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقِطَّانُ ثَنَا عُمَرُ وَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ ثَنَا اسْبَاطُ بْنُ نَضْرٍ عَنِ الشَّاذِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْهَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ شُبْحَانَهُ: ﴿وَمَا اخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷] قَالَ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ تَخْرُجُ إِذَا كَانَ جَدَاؤُ النَّحْلِ مِنْ جِيطَانِهَا أَقْنَاءَ الْبُسرِ فَيُعْلِقُونَهُ عَلَى جَبَلٍ بَيْنَ أَسْطُوَائِ بْنِ مَسْجِدٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَاكُلُ مِنْهُ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ فِيَعْمِدُ اخْتَدَهُمْ فَيَذَلُّ جَلُّ قُنَا فِيهِ الْحَشَفُ يَطْنُ أَنَّهُ جَائِزٌ فِي كَثْرَةِ مَا يُوَضَّعُ مِنَ الْأَقْنَاءِ فَتَزُولُ فَيَمْنُ فَعَلَ ذَلِكَ: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ﴾ يَقُولُ لَا نَعْمِدُوا لِلْحَشَفِ مِنْهُ يَنْفَقُونَ ﴿وَلَوْلَسْتُمْ بِأَحَدِيهِ إِلَّا أَنْ تَغْمَضُوا فِيهِ﴾ يَقُولُ لَوْ أَهْدَى لَكُمْ مَا قَبِلْتُمُوهُ إِلَّا عَلَى اسْتِغْيَاءٍ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْظًا أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ حَاجَةٌ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَاتِكُمْ۔

۲۰: بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَسَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ الْمُطَفِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي تَخْلًا قَالَ أَدَا الْعُسْرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اخْجَلْهَا لِي فَحَمَّا

ہالی۔

جاگیر (ان کو دے دیا)۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْيٍ، قَالَتْ نَعْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ  
الْمُبَارَكُ قَالَا سَمِعْتُ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْغُلِيِّ الْغُلِيِّ.

خلاصہ الباب: اس حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہ، صاحبین، امام احمد اور امام اہل حق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

## ۲۱: بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

## باب: صدقہ فطر

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمْعٍ الْمَبْرُؤِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ  
الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مَدَنِينَ مِنْ  
حِنْطَةٍ.

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
مُهْدِيٍّ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ  
تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بِذِكْرَانِ وَ  
أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِيِّ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو يَزِيدَ  
الْحَوَلَانِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ  
طَهْرَةً لِلصَّالِمِينَ مِنَ الْغَرِّ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسْكِينِ  
فَمَنْ أَذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَذَاهَا بَعْدَ  
الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

۱۸۲۸: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے  
سے قبل ادا کرے۔ اس کا صدقہ مقبول ہوا اور جو نماز  
کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ  
ہے۔

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَّعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
نَسْلَةٍ عَنْ كَهْشَلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي عُمَارٍ  
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقہ فطر میں کھجور، جنیز، کشمش سب کا ایک صاع دیتے تھے اور ہم اتنا ہی دیتے رہتے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو آپ نے دوران گفتگو یہ بھی کہا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بن عبدالمبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، جو اور بغیر تھکے کے جو کا ایک صاع صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمصدقۃ الفطر قبل أن تنزل الزکوٰۃ فلَمَّا نَزَلَتِ الزکوٰۃ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَبِيصٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سُرَجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مَعَاوِيَةُ الْمَدِينِيُّ فَكَانَ فِينَا كَلِمَ بِهِ النَّاسُ أَنْ قَالَ لَا أَرَى مُذْنِبِينَ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ إِلَّا يُغْدَلُ صَاعًا مِنْ هَذَا فَاحْذَرُوا النَّاسَ بِذَلِكَ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا أَزَالُ أَخْبِرُكُمْ كَمَا كُنْتُ أَخْبِرُكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا مَا عَشْتُ.

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَدِّي ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَدِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْتٍ.

**خلاصہ الباب** ☆ صدقہ فطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقہ فطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولان حول شرط ہے۔ ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے ذخیرہ میں کہیں بھی صدقہ فطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا قوت یوم ولیلۃ رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جا بجا صدقہ فطر کو زکوٰۃ فطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ فطر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی بعینہ صدقہ فطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقہ فطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔



حنفیہ کے واکیل ☆ ۱) ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں گندم (گندم) ایک مد و رطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ ۲) امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں نقل کیا ہے: ادوا زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر و صاعاً من شعیر او نصف صاع من بر او قال قمح عن کل انسان طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کئی اور آثار بھی ہیں جن سے حنفیہ کا مسلک صاف سمجھ میں آ رہا ہے۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن عبد العزیز حضرت مجاہد حضرت حکم حضرت عبدالرحمن بن القاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کئے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعاً من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ یا جرہ یا جوار وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اُس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال بڑھا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی اُس وقت طعام کا لفظ بول کر جوار یا یا جرہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

### باب: عشر وخراج

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا ہجر بھیجا تو میں ایسے بارغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

### باب: وسق ساٹھ صاع ہیں

۱۸۳۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

### ۲۲: بَابُ الْعُسْرِ وَالْخَرَجِ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ جُنَيْدٍ الدَّمَاعِيُّ ثَنَا عَثَابُ بْنُ زَيْنَادٍ الْمُبَرِّزِيُّ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعِيزَةَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خِيَانَ الْأَعْرَجِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ إِلَى هَجْرٍ وَكُنْتُ أُنَبِّئُ الْخَائِطِيكُونَ بَيْنَ الْأَخْوَةِ يُسَلِّمُ احْلُغُمْ فَاحْذُ مِنْ الْمُسْلِمِ الْعُسْرُ مِنْ الْمُنْبْرُكِ الْخَرَجِ.

### ۲۳: بَابُ الْوَسْقِ سِتُّونَ صَاعًا

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكُنْدِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغَنَانِ ثَنَا عَفْرَةُ الْأَزْدِيَّةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْخَثَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيحٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

## ۲۳: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

## بَابُ رِشْتِہ دار کو صدقہ دینا

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَارِثِ ابْنِ الْمُصْطَلِقِ ابْنِ أَحْمَرَ زَيْنَبُ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنِي عَنْ مَنْ الصَّدَقَةُ الشَّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَنَا فِي جَنْبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْرَاجُ أَجْرِ الصَّدَقَةِ وَأَخْرَجُ الْقَرَابَةَ.

۱۸۳۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان یتیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو ہر اجر ملے گا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَارِثِ ابْنِ أَحْمَرَ زَيْنَبُ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَنْ الصَّدَقَةُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فَقِيرٌ وَبَنِي أَخِي لِيْ إِيْسَامُ وَأَنَا أَنْفَقُ عَلَيْهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَ عَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ.

۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ تاداریں اور یتیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینب دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

قَالَ وَكَانَتْ صَنَاعَ الْيَدَيْنِ.

**خلاصہ الباب** ✽ امام شافعی اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصری، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور حنابلہ میں سے ابوبکر کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔ ان حضرات نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافلہ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ علامہ عینی نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ فقہی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۳۳۲۔ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھئے۔

## ۲۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

## بَابُ: سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْأَزْدِيُّ قَالَ لَنَا وَكَبَّعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخِيَّهُ  
فِي سَبِيلِ الْجَبَلِ فَيُجِئَهُ بِخُزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيُضِعُّهَا  
فَيَسْتَقْبِلُ بِمَتْنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَغْطُوهُ أَوْ  
مَنْعُوهُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی  
اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر ٹکڑیوں کا  
گٹھلا دو کر لائے اور چ کر استفتاء حاصل کرے یہ لوگوں  
سے مانگنے سے بہتر ہے۔ (یعنی اُن کی تو مرضی ہے کہ)  
لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَبَّعٌ عَنْ ابْنِ ابْنِ  
ذُنُبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ  
ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ  
يَسْتَقْبِلُ لِي بِوَجْدَةٍ أَتَقْبِلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ اأَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ  
النَّاسَ شَيْئًا.

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سے میری ایک بات  
قبول کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں؟ میں  
نے عرض کیا: میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ  
مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار  
ہوتے اور چھڑی گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے

قَالَ فَكَفَانِ ثَوْبَانٌ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا  
يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ

پکڑا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

**خلاصہ الباب ☆** یہ حدیث کسی تفریق کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طریقہ عمل تھا  
اس کی امت میں پیشہ ورسالوں اور گداگروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا حیر بن کر "معزز  
قسم" کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے مجرم ہیں۔

۲۶: بَابُ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرٍ غَنِيٍّ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ ابْنِ زُرْعَةَ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ  
سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَهَنَّمَ  
فَلْيَسْتَقْبِلْ مِنْهُ أَوْ لِيُكْفَرْ.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں  
سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ  
دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا  
زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ  
عِيَّاشٍ عَنْ ابْنِ حُضَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ الْجَعْفَرِ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحُلْ الصَّدَقَةَ لِنَفْسِكَ وَ  
لَا لِذِي بَرَّةٍ سِوَى.

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے  
صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۸۴۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ادم لَنَا سَفِيَانٌ عَنْ حَكِيمٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَالَ وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ جَاءَتْ  
مَسَالَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَذُوشًا أَوْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوشًا خَافِي  
وَجَهٍ قَبِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يَغْنِيهِ قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا  
أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کیا تو قیامت کے روز اس کا سوال کرنا اس کے چہرہ میں زخم (بدتمنا داغ کی طرح) کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا۔

قَالَ رَجُلٌ لِسَفِيَانٍ إِنَّ شُعْبَةَ لَا يَحْدِثُ عَنْ حَكِيمٍ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سَفِيَانٌ قَدْ حَدَّثَنَاهُ زَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ.

☆ خلاصہ الباب علماء کا اختلاف ہے کئی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہر حال ایسے آدمی کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر اس ناجائز سوال کی وجہ سے بدتمنا داغ ہوگا۔

## ۲۷: بَابٌ مَن تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

## باب: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا  
مُغَمَّرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا  
لِغَنِمَةٍ لِّعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِيٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِغَنِيٍّ  
اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِغَنِيٍّ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ أَوْ  
غَارِمٍ.

۱۸۳۱: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر ہو (وہ اپنی متعین تنخواہ لے) اور راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اسکی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مال دار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔

## ۲۸: بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## باب: صدقہ کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا الْكَلْبِيُّ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا  
تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ

۱۸۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے ہاں پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ تَكَانَتْ ثَمَرَةٌ فَتَرَبُّوا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَكْثَمَ مِنَ الْجِبَلِ وَفَرَبَّهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهٌ أَوْ فَصِيلَةٌ

میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے پالتے رہتے ہیں جیسے تم اپنے بچہ کو پالتے ہو۔ اونٹ کا بچہ افرمایا گھوڑے کا۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ ابْنِ خَاتِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَيَسْتَفِيلُهُ النَّارُ وَيَنْظُرُ عَنْ الْيَمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ وَنَظَرَ عَنْ أَشَافِهِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۳۳: حضرت ابن خاتم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص سے اس کا پروردگار گفتگو فرمائے گا ان کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی دائیں دیکھے گا تو اپنے پیچھے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں دیکھے تو بھی اپنے پیچھے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ لہذا تم میں سے جو بھی دوزخ سے بچنے کی استطاعت رکھے گو گھورے ککڑے کے ذریعہ ہو تو وہ بچ جائے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكَيْفَ عَنِ ابْنِ عَزَنَ عَنْ خُثَيْمَةَ بَنَتِ سَيْبَةَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّابِيعِ ضَلَّيْعَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ غَيْرِ الصَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ.

۱۸۳۴: حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

**خلاصہ الباب** ☆ اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربار خداوندی میں شرف قبولیت پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ اس صدقہ کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترغیب بیان کی ہے کہ بندہ کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہذا صدقہ کرو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا دواہر اجر ہے۔ حدیث باب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے دہنا ہاتھ اور کف یعنی بھنی ثابت کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ جل جلالہ کے دونوں ہاتھ دابھتے ہیں۔ جمیہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنت والجماعت احناف وغیرہم ان احادیث کو آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو ماننے میں لیکن ان کو مخلوق کے مشابہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کسمثلہ شی و هو السميع البصير یہی نور و فلاح کا راستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔